نوادر دکن

TASKEEN

محمد اقبال مجددی
ذخیرہ

سید تسکین عابدی

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

سخنوران دکن

یعنی

عہد عثمانی

کے

اردو شعراء کا تذکرہ

مرتبہ

تسکین عابدی

سلسلۂ نشرات ادبیہ

حیدرآباد دکن

۱۳۵۷ھ

۱۹۳۸

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

129945

طبع اوّل ——————— (۱۰۰۰) جلد

قیمت بغیر جلد ——————— تین ۳ روپیہ

قیمت مجلد ——————— 3/12/-

(ملنے کے پتے)

مکتبہ ابراہیمیہ ناشر و کتب فروش

احمد حسین جعفر علی تاجر کتب چارمینار

مکتبہ علمیہ چارمینار

غلام دستگیر تاجر کتب چارمینار

حیدرآباد دکن

مطبوعہ

عہد آفرین برقی پریس حیدرآباد دکن

Marfat.com

نذیر نیازی

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

از

"علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار"

"سخنوران دکن" اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل انوکھا تذکرہ ہے۔ اس میں تمام اُن شعراء کے حالات اور کلام کے نمونے درج کئے گئے ہیں جو ۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۸ء تک سرزمین دکن میں موجود تھے یا ہیں یعنی اسمیں اعلیحضرت بندگانعالی شاہزادگان بلند اقبال، ملکۂ دکن اور خواتین دکن سے لیکر حیدرآباد کے اُن شعراء تک سب پائے جاتے ہیں جو اس وقت حیدرآباد میں موجود ہیں خواہ وہ دکن کے ہوں یا غیر دکنی۔

سب سے بڑی خوبی اس تذکرہ کی یہ ہے کہ ملکی و غیر ملکی کے سوال سے بلند ہو کر اس کو مرتب کیا گیا ہے یعنی اسوقت جس قدر شعراء حیدرآباد میں مقیم ہیں جناب تسکین صاحب نے "دکن والا" ہی تصور کیا ہے۔ اسلئے وہ عصبیت جو حیدرآبادی اور ہندوستانی

Marfat.com

اہلِ قلم میں پائی جاتی ہے اس میں مطلق نظر نہیں آتی۔

یوں تو یہ تذکرہ ایک ردیف وار انتخاب کی حیثیت رکھتا ہے مگر اس سے حیدرآباد کی شاعرانہ ترقی اور آیندہ رجحانات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ حضور بندگان عالی کے عہد مسعود میں اُردو شاعری نے جسقدر ترقی حیدرآباد میں کی ہے اُس کا اندازہ اس تذکرہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

تسکین صاحب نہ صرف بہترین مصوّر ہیں بلکہ ادبی مذاق بھی نہایت پاکیزہ رکھتے ہیں اور علمی خدمت کا ولولہ بھی۔ اسلئے ان تینوں باتوں نے ملکر اس تذکرہ کو بہت مفید اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اس مجموعہ میں تسکین صاحب کی مصوّرانہ قلمکاری کے نمونے بھی ہیں اور تحقیقی ادب کے بھی۔ ترتیب میں کافی محنت و سنجیدگی سے کام لیا گیا ہے اور مختصر حالات کے ساتھ شعرار کے کلام کا جو انتخاب دیا گیا ہے اس سے تسکین صاحب کے ادبی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ تسکین صاحب نے ملک کی ایک اہم خدمت پوری کی ہے جس کی ملک کو قدر کرنا چاہیئے، اس تذکرہ کے مطالعہ سے مجھے سب سے زیادہ مسرت اس احساس سے ہے کہ حیدرآباد کے نوجوانوں کا ادبی ذوق بہت ترقی کر رہا ہے جو یقیناً فیض ہے حضور بندگان عالی کی ادب پروری اور علم نوازی کا فقط

۱۳ ارستمبر ۱۹۳۸ء

نیاز فتحپوری

Marfat.com

تعارف

از

حضرت اختر قریشی ایڈیٹر سفینۂ نسواں

پندرہ، بیس سال پہلے جو کتابیں شائع ہوتی تھیں ان کے ساتھ تقریظیں ہوتی تھیں یا تاریخیں، مگر اب کچھ تو مذاق کے سلجھاؤ کی وجہ سے اور کچھ مغربی اثرات کے سبب ہماری کتابی اشاعتوں کا طرز بالکل بدل گیا ہے۔ اب ہر کتاب پر مقدمہ "قایم" ہونے لگا، انتساب ضروری ہو گیا، پیش لفظ لازمی ٹھیرا اور تعارف تو گویا سب چیزوں سے مقدم سمجھا گیا، اور یہ "بدعت" ہے بھی بڑی لطیف — کیونکہ کسی کتاب کے مطالعہ سے پہلے اس کے مصنف یا مولف سے واقف ہو جانا کتاب کے مطالعہ کو اور بھی دلچسپ بنا دیتا ہے۔ نیز اس کے نقاط نظر کو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔

تعارف نگاری کو میں نے "بدعت" اس لئے کہا ہے کہ بعض وقت

Marfat.com

"قرعۂ فال" مجھ جیسے "دیوانوں" کے نام پڑجاتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوا ہوتا تو میں تعارف کو بدعت کہنے کا ہرگز گنہگار نہ بنتا ___ مقدمہ، تمہید، پیش لفظ، تنقید، یا تبصرہ یہ ساری چیزیں اتنی مشکل نہیں جتنی کہ "تعارف" نگاری ہے۔ اس میں تصنیف یا تالیف پر نظر ڈالنا پڑتا ہے اور اس میں صاحب تصنیف یا تالیف کو "نظر لگانا" ___ بہرحال چونکہ "سخنورانِ دکن" کے لئے تعارف نگاری کا خوشگوار فرض تسکین نے میرے سپرد کیا ہے اس لئے میں نے اس فرمائش کی تکمیل پر خود کو آمادہ کیا، اور یہ تعمیل اس لئے بھی ہو رہی ہے کہ میں ایک بے تکلف دوست اور قدیم نیازمند ہونے کی حیثیت سے ان سے بہت زیادہ واقف ہوں۔

تسکین امام زین العابدینؓ کی اولاد سے ہیں آپ کے نام کے ساتھ عابدی کی نسبت اسی وجہ سے ہے۔ تسکین کے اجداد اوائل عہد آصفی میں دکن آئے اور مختلف فوجی اور سیول خدمات سے سرفراز رہے چنانچہ تسکین کے والد مولوی سید برہان الدین صاحب مرحوم نے ابتداً فوج میں ملازمت کی اور پھر صرفخاص مبارک میں منتقل ہو گئے۔ حضور بندگانعالی کی فوجی تعلیم میں مولوی سید برہان الدین صاحب نواب سرافسر الملک بہادر مرحوم کے ہمراہ رہ چکے ہیں مرحوم جملہ فنون سپہ گری کے ماہر تھے اسی لئے انھوں نے تسکین کو بھی ابتداً سپہ گری کی تعلیم دی چنانچہ گھوڑے کی سواری نشانہ اندازی وغیرہ میں تسکین نے خاصی مہارت حاصل کی ہے خصوصاً شہسواری میں غیر معمولی کمال رکھنے

Marfat.com

ہیں تسکین کی ابتدائی تعلیم ان کے والد ہی کی نگرانی میں گھر پر ہوئی اور پھر مدرسہ دارالعلوم میں شریک ہو کر باضابطہ سلسلہ جاری رکھا، اردو، فارسی کی تکمیل مولینا سید تمکین کاظمی سے کی اور مضمون نگاری وانشاء پردازی میں بھی حضرت تمکین ہی سے مشورہ کرتے رہے، اور اب بھی بغیر اپنے استاد کی اجازت کے اپنے علم کی دولت سے ایک جملہ بھی کسی اخبار یا رسالہ کو نہیں دیتے۔ یہ تسکین کی سعادتمندی اور ماحول کا اثر ہے۔

چونکہ فن صورت کشی سے تسکین کو فطری ذوق تھا اور آپ کے بڑے بھائی مرحوم (مولوی سید عبدالغفور صاحب) ملک کے ایک اچھے آرٹسٹ تھے۔ (جن سے حضور بندگان عالی نے بعض مشاہیر ایران مثلاً حافظ، سعدی، مولینا روم وغیرہ کی تصاویر بنوائی تھیں) اس لئے ابتداءً اپنے بھائی سے اس فن کو حاصل کرنا شروع کیا اور انھیں کے ساتھ بمبئی اور مدراس جا کر آرٹ کے بعض اہم شعبوں کی تکمیل کی، آرٹ کے ساتھ ہی ساتھ ادبی رجحان بھی بڑھتا گیا اور آپ نے شاعری اور مضمون نگاری شروع کی، چنانچہ ہندوستان کے بیشتر چوٹی کے رسائل میں آپ کے افسانے، ڈرامے اور ادبی، علمی مضامین طبع ہوتے رہتے ہیں۔

زیر نظر " اذکار لطیف " کی ترتیب جس محنت اور سلیقہ سے انھوں نے کی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اشعار کا انتخاب، حالات کی تحریر آپ کے

Marfat.com

ذوق شعری اور قدرت انشاء کو ظاہر کرتے ہیں۔ "آپ بیتی" پھر بھی آسان
ہوتی ہے لیکن "جگ بیتی" کا اظہار ذرا کٹھن ہوتا ہے۔ اوروں کے حالات
کو مختصر اور جس انداز میں آپ نے بیان کیا ہے وہ واضح بھی ہیں اور دلنشین
بھی ——— یہ تو تھا انشاء پردازی کا حال، اب فنِ مصوّری پر جو قدرت
ان کو حاصل ہے اس کو بھی سُنیئے۔ یہ ایک قدرتی عطیہ ہے جو میرے نوجوان
دوست کو قدرت نے ودیعت فرمایا۔ روغنی (آئل پینٹ) آبی (واٹر کلر)
پنسل سب پر آپ کو یکساں عبور حاصل ہے چنانچہ اس تذکرہ کے لئے حضور
بندگانعالی کا ایک شعر

حُسن کے رعب سے اے یار شبِ خلوت میں
شمع کی لَو ہے وہ لرزاں کہ بُجھائے نہ بنے

کو پنسل سے بنایا ہے جس کا بلاک شائع ہو رہا ہے۔ نیز حضرت بندگان آقدس
کی شبیہ مبارک کو جس سے یہ ادبی مرقع منور بنا ہوا ہے آپ نے ایک قدیم
ترین بالکل چھوٹے سے عکس کو پیش نظر رکھ کر خود ہی انلارج کیا اور پھر اس
کا بلاک بنوا لیا ہے، اس طرح یہ نایاب عکس محفوظ ہو گیا۔ شاہانِ آصفیہ
رنگین تصویریں (جن میں سے ایک حضرت آصف جاہ اول کی آئل پینٹ
تصویر بلدیہ ہال میں لگی ہوئی ہے جس کی نقاب کشائی حضور بندگانعالی
نے) شہزادگان والا شان اور دولہن شہزادیوں کے بعض آبی مرقعے نیز نوجوان

Marfat.com

"مصور شاعر" کی "پروازِ تخیل" کے اکثر نمونے ملک اور ملک سے باہر اچھی نظروں سے دیکھے گئے۔

ایک شاعر لفظوں میں اور ایک مصوّر رنگوں کے ذریعہ سحر کرتا ہے ــــــ لیکن جہاں شاعری اور مصوّری دونوں یکجا ہو جائیں تو یہ وہ جادو ہے جو سر چڑھ کے بولنے لگے، میرے دوست ایک ایسے ہی "ساحر" ہیں ــــــ میرے ایک ادنیٰ شعر کو انھوں نے کچھ اس انداز میں مصوّر کیا اور میرے تخیّل کی سطح کو کچھ ایسی رنگینیوں سے اُبھارا ہے کہ خود میں حیران ہوں ــــ میں نے کہا تھا ۵

لُطف تو جب ہے کہ قلبِ سنگ سے ٹپکے لہو
نالہ وشیون میں بلبل یہ اثر پیدا تو کر

بظاہر یہ شعر کسی طرح تصویری قالب میں نہیں ڈھالا جا سکتا، لیکن اس ساحر کی "سحر کاری" نے اس کو رنگین جامہ پہنا دیا ــــ خیال کیجئے ایک ایسی حسین دوشیزہ جس کے "خال" پر "سمرقند و بخارا" ہی نہیں بلکہ دونوں جہان بخش دئے جاتے ہوں غیبت کی کشش اس کو اپنے ہجراں نصیب عاشق کے بستر مرگ پر لاتی ہے اور وہ "ظالم جو خدا کو بھی نہ سونپا" جا سکے مرنے والے کے سرِ نیاز کو اپنے زانو پر رکھ لیتی ہے اور آنسو بہاتی ہے ــــ اس تصویر کا تصور کیجئے اور اوپر کے شعر کا مصرعۂ اول مطالعہ فرمائیے اور اس ساحر کی داد

دیجئے۔ شاعر کا تخیل اتنا نچلا تھا کہ وہ "پتھروں" سے صرف "شرار" پیدا کر سکا
مگر مصوّر نے "قلبِ سنگ" سے آنسو گرا کر پانی کے ان قطروں کو لہو کی
بوندوں سے بالاتر کردیا۔ ایک "دل والے" کے نزدیک لہو کی وہ قیمت نہیں
جو انِ دُر ہائے سفتہ کی ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں عورت کا رونا "قلبِ سنگ"
سے لہو کا ٹپکنا دونوں برابر ہے۔ عورت جب ہنستی ہے تو قدرت ساری کائنات
پر ایک لطیف سی مستی طاری کردیتی ہے۔ مگر اس کے رونے سے کائنات
ہر ذرّہ لرزاں نظر آنے لگتا ہے۔ تسکین نے ایک ایسے "سنگین قلب"
سے لہو ٹپکا کر اپنی قدرتِ کمال کا نادر مظاہرہ کیا۔ اس تصویر کا بلاک ٹھیک
نہ بن سکا ورنہ یہ نمونہ بھی شریک اشاعت رہتا'

میرے دوست ایک اور مستقل کام "ادبی مصوّری کے سلسلہ میں پیش
کرنا چاہتے ہیں جس کی تیاری ہو رہی ہے۔ خدا اسے جلد مکمل کرنے کی ہمت
دے۔ نیز "صد پارۂ دل" کے نام سے اردو شعراء کے سو بہترین فارسی رباعی
کا ایک چھوٹا سا مجموعہ میں نے مرتب کیا ہے۔ خیال تھا کہ اس کو شائع کر کے
"زاویہ ادبیہ" کے سلسلہ اشاعت میں منسلک کردوں مگر باہمت مصورانِ باعج
کو تصویری شکل میں بھی پیش کرنے کا قصد رکھتا ہے۔ خدا کرے یہ کام بھی
جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

ہندوستان میں بہترین آرٹسٹ بھی ہیں اور اعلیٰ پایہ کے ادیب بھی

Marfat.com

وئی شخص ایسا نظر نہیں آتا کہ جو بیک وقت لفظوں اور رنگوں یا لکیروں کے
بہ اظہارِ خیال کر سکے، یعنی مصوّر بھی ہو اور ادیب بھی ایک اچھا ادیب اچھا مصوّ
ما ہے وہ الفاظ میں اپنے تخیّل کے اظہار کی قوت رکھتا ہے اور لفظی تصویر
یچ سکتا ہے مگر مصوّر ادیب نہیں ہو سکتا، وہ اپنا ما فی الضمیر لکیروں اور رنگوں
یں ظاہر کر سکتا ہے الفاظ میں نہیں۔ مگر یہاں قدرت نے یہ دونوں چیزیں
ے نوجوان دوست میں ودیعت کی ہیں، اپنے تخیّل کو تسکین نہ صرف
ں اور لکیروں میں ظاہر کرنے کی قدرت رکھتے ہیں بلکہ الفاظ میں بھی نظم و
ر دونوں طرح اظہارِ خیال اور نمائش جذبات پر حاوی ہیں، یہی چیز ان کو میری
ی نظر میں ہندوستان کے اور مصوّروں اور انشا پردازوں سے ممتاز کرتی ہے۔

ادب حقیقتاً آرٹ ہی کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اچھا ادیب وہی ہو سکتا ہے
اچھا آرٹسٹ ہو، ادب سے آرٹ جدا ہو ہی نہیں سکتا، اگر آرٹ کو ادب سے
کال لیا جائے تو پھر ادب ہی باقی نہیں رہتا۔ تسکین نے ایک مکمل آرٹسٹ
ی حیثیت سے اس تذکرہ کی ترتیب دی ہے۔ انتخاب میں ان کے اسی ذوق
نے کام کیا ہے۔ جا بجا لیتھوگرافی کے بعض اچھے نمونے بھی آپ کو نظر آئیں گے
موصوف ہی کی قلمکاری کے نتیجے ہیں۔

سرورق پر "سخنورانِ دکن" آپ کو ایک بالکل نئے انداز میں لکھا ہوا ملے گا
ظاہر جلی قلم سے نستعلیق میں کتاب کا نام لکھ دیا گیا ہے مگر اس کے اندر ایک ـ

Marfat.com

عجیب و غریب گلکاری بھی موجود ہے جو اپنی نوعیت کی ایک نئی چیز ہے اس
خطِ گلزار سے کوئی تعلق نہیں، یہ نوجوان آرٹسٹ کی جدت آفرینی ہے اور
تسکین اس کتاب کو "عروس جمیل" کی طرح "لباس حریر" میں پیش
چاہتے تھے مگر حیدرآباد میں طباعتی سہولتوں کے فقدان، کاغذ کی گرانی اور
مصروفیتوں اور پریشانیوں کی وجہ سے افسوس ہے کہ وہ "تسکین ذوق" کا
فراہم نہ کرسکے۔ پھر بھی جو کچھ ہوا وہ انُ ہی کی تنہا کوشش، انَ تھک محنت
ذاتی جد و جہد کا نتیجہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ تذکرہ کسی "اہلِ ثروت" کا رہین
رہا اور نہ شعراء کے چندے کا شرمندہ۔

ایک خوددار اور غیور نوجوان نے ملک کے لئے جو کچھ ہوسکا اپنے ذ
کی رعایت سے پیش کیا ہے۔ اب اہلِ ملک کا کام ہے کہ اس کی قدر کر
مجھے یقین ہے کہ یہ تذکرہ اپنی نوعیت کی پہلی چیز ہونے کی وجہ سے مقبول عام
اور جلد اس کے طبع ثانی کا انتظام کرنا پڑے گا فقط

اختر قریشی

بارہ دری پیلس
گوشہ محل
حیدرآباد دکن

Marfat.com

مقدمہ

از

اُستاذی حضرت مولینا سیّد تمکین کاظمی

سخنوران دکن کا مقدمہ لکھوانا چاہیئے تھا کسی مشہور اور قدیم "مقدمہ باز"
س بدعتِ مقدمہ کے موجد مولینا عبدالحق (آف اُردو) ہیں۔ مگر اب ہر
ی بھر کم شخصیت والا مقدمہ لکھنے لگا ہے، اسی لئے اس کتاب کا مقدمہ
ی "نام نہاد" ہی سے لکھوایا جاتا تو بہتر تھا مگر عزیزم تسکین عابدی کو اصرا
کہ مجھی کو مقدمہ لکھنا چاہیئے چنانچہ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر یہ مقدمہ
ا ہوں۔

آج کل اُردو ہندی کا جھگڑا ادبیات سے گزر کر سیاسیات کی حدود
و پنچ گیا ہے اور "ہندو مسلمان" نفرت انگیز پروپیگنڈے کو اُردو ہندی
بیت سے کیا جا رہا ہے، ایسے پُرشور زمانے میں اُردو ادب پر کچھ لکھنا

Marfat.com

ایک حد تک سیاسیات میں اُلجھنا ہے اور سیاسیات سے میں کوسوں دُور
البتہ تاریخی اعتبار سے اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ اُردو ہندو مسلمانوں
مشترکہ زبان ہے اُردو کے لئے ہندوؤں نے بھی اسی قدر جد وجہد کی
جس قدر کہ مسلمانوں نے جتنا حق "ماں باپ" کا اولاد پر ہوتا ہے اتنا
حق "ہندو مسلمانوں" کا اردو پر ہے ——— مسلمان اگر اُردو کو
ملک تصوّر کرتے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے اور ہندو اگر مسلمانوں کے
ادعا کی وجہ سے اس "پوتر پتری" کو "ملکش" سمجھتے ہیں تو یہ
کی غلطی ہے۔ اردو ہندوستان کی زبان ہے اور ہندو مسلمان د
اس کے "ماتا پیتا" ہیں۔۔

تاریخ دکن شاہد ہے کہ مسلمانوں کے دوش بدوش ہندوؤں نے اُردو
تعمیر میں حصہ لیا ہے، پنڈت گانگو، لالہ منسا رام، لالہ لچھمی نراین شفق
(صاحب چمنستان شعراء) مہاراجہ چندو لال بہادر، راجہ رائے رایاں، راجہ گردھار
مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کی اُردو خدمات اور ریاضتیں بھلائی نہیں جا
میں بلا خوف تردید یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل کے ہندوؤں نے اپنے اسلا
کی اُردو خدمات کو بھلا دیا ہے بجائے اپنے بزرگوں کی اُردو خدمات کا اظہ
اُردو پر استحقاق جتانے کے اُردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھ کر اس سے بیزار
اظہار کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

اُردو نہ تو شاہجہاں کے عہد کی پیداوار ہے اور نہ عہدِ اکبری کی، اس دور سے بہت پہلے دکن میں اُردو کی داغ بیل پڑ چکی تھی اور عہدِ بہمنیہ میں اُردو عالمِ وجود میں آ چکی تھی گو ابھی یہ آفت کا پرکالہ گھٹنیوں چل رہی تھی مگر اس پر بڑے بڑے شیدا تھے خواجہ بندہ نوازؒ سے لے کر فیروز شاہ بہمنی تک اس کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر تھے سب سے پہلے شاہانِ بہمنیہ نے گنگو پنڈت کے مشورے سے اردو کو سرکاری زبان قرار دیا اور ''ہندوی'' یا ہندی مدت تک شاہانِ بہمنیہ کی سرکاری زبان بنی رہی جسے عام لوگ دکنی کہتے تھے۔

حضرت خواجہ دکن بندہ نوازؒ گیسو دراز نے گیسوئے اُردو کو سنوارنے میں شاہی حصہ لیا جتنا کہ مذہب کی اشاعت اور اعلائے کلمۂ حق میں لیا تھا حضرت کے کئی ایک رسائل نثر میں اور ایک ضخیم فرس نامہ جو کئی ہزار ابیات پر مشتمل ہے نظم میں موجود ہے۔ شاہانِ بہمنیہ نے اس نوخیز کی انتہائی سرپرستی کی اور اپنا دور ختم کر کے عادل شاہیہ اور قطب شاہیہ کو سونپا، عادل شاہیوں نے اس نوخیز کی بڑی آؤ بھگت کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ رستمی، نصرتی، امین، شوا، مومن، ہاشمی، مرزا جیسے شعرا شانہ بدست گیسوئے اُردو کو سنوارنے لگے قطب شاہیوں نے ملا غواصی، ملا قطبی، ابن نشاطی، جنیدی، نوری، نائز، شاہی، مرزا، اس آفتِ زمانہ کی حفاظت کے لئے مقرر کرنے کے علاوہ خود بھی اس کی خدمت کی محمد قلی قطب شاہ، عبداللہ قطب شاہ اور ابوالحسن تاناشاہ

Marfat.com

نے وہ والہانہ خدمت کی کہ "بھاگ نگر" میں اسی بھاگونتی کا چرچا گھر گھر ہو گیا۔

مغلیہ دور میں مغلوں نے بھی اس نئی نویلی کی بڑی آؤ بھگت کی اور ہر طرح پروان چڑھایا۔ عاجز، بحری، امین، ولی دکنی، وجدی، آزاد، جیسے فدائی اس نوخیز کے پیدا ہو گئے اور انہوں نے وہ وہ آرائشیں اور زیبائشیں کیں کہ اس فتنۂ نوخیز کو آفتِ زمانہ بنا دیا۔

بارہویں صدی ہجری کے وسط میں حضرت آصف جاہ نظام الملکِ اعظم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے دکن کو مفتخر فرمایا تو آپ کی نگاہ بھی اس آفتِ زمانہ پر پڑی اور اس بس کی گانٹھ نے حضرت کا من موہ لیا پھر کیا تھا اس پرکالۂ آتش کے حُسنِ جہاں سوز میں چار چاند ہی لگ گئے ولی اورنگ آبادی، داؤد دکنی، سراج اورنگ آبادی، درگاہ قلی خاں سالار جنگ نوازش علی خاں شیدا، تجلّی علیشاہ، نورالدین رنگین، عاشق علیخاں ایما صمصام الدولہ صارم، لچھمی نراین شفیق، عنایت اللہ فتوت، غلام علی آزاد، غلام علی ارشد، جیسے بلبل اس گل صد برگ پر فدا ہونے لگے اور ان کے زمزموں سے چمنستانِ دکن گونج اٹھا، نواب نظام علی خاں بہادر نے بھی اس کی بڑی قدر دانی فرمائی، قمرالدین منت، احسن اللہ خاں بیان، مرزا علی لطف، حافظ تاج الدین مشتاق، شیر محمد خاں ایمان، محمد صدیق قیس

ۓ حیدرآباد کا قدیم نام۔ ۱۲

Marfat.com

حسن علی خاں ایما، عباس علی خاں احسان، عبدالوالی عزلت، عارف الدین خاں عاجز نے اس فتنۂ زمانہ کے حسنِ جہاں سوز کو رشکِ تجلی طور بنا دیا یہ تو خیر تھے مگر

ع زنے از پردہ بروں آید و کارے بکند

کے مصداق ماہ لقا بائی چندا نے بھی اس پر فدا ہو کر اپنا تن من دھن نثار کر دیا اور اردو میں ایک دیوان مکمل اور مردف کر لیا جو اردو کے لیے پہلی چیز ہے کیونکہ اس سے پہلے کسی عورت نے باضابطہ شاعری کر کے دیوان مکمل نہیں کیا تھا۔

نواب سکندر جاہ کے زمانہ میں اس فتنۂ نوخیز کی بڑی آؤ بھگت ہی مہاراجہ چندو لال جیسا "اندر" اس سنگھاسن کی پری پر ریجھ گیا تھا اس کے کارن شیخ حفیظ اور شاہ نصیر کو دلی سے بلوایا گیا، غالب اور ذوق کو بھی مہاراجہ نے طلب فرمایا مگر ان سے دلی کی گلیاں نہ چھوٹیں۔ مرزا داؤد دہلوی، بہاؤ الدین خاں عروج، وغیرہ نے اس پرکالہ آفت کے چاہنے والوں میں بڑا نام پیدا کیا۔

نواب ناصر الدولہ بہادر اور نواب افضل الدولہ بہادر کے زمانے میں بھی اس نوخیز نے بڑا عروج پایا، حافظ محمود، شاہ معین خاموش، مرزا سالک، روشن خاں روشن، افتخار علی شاہ وطن، مظفر الدین معزاج، حفیظ الدین یاس، ہیرالال تمکین، سیتل پرشاد خرم، شمس الدین فیض، بہاری لال رمز وغیرہ نے اسی کی محبت میں وہ نالہ ہائے موزوں کئے جو آسمان ادب پر شعر بن کر چمکے۔

Marfat.com

عین اسی ہنگامہ میں جبکہ احمد علی عصر، حیدر علی حیدر، ذوالفقار علی صفا، احمد علی شہید، جیسے آتش نوا ترانۂ الفت سنا رہے تھے اعلیحضرت میر محبوب علیخاں بہادر نے تخت سلطنت پر قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت غفران مکان نہ صرف بلند پایہ شاعر ہی تھے بلکہ ایک بلند مرتبہ نقاد بھی واقع ہوئے تھے، حضرت کو اس نوخیز کی چلبلی ادائیں اور دلفریب گھاتیں ایسی بھائیں کہ اس سے دلچسپی پیدا ہو گئی، استاد داغ، امیر مینائی، ظہیر دہلوی نظم طباطبائی، سورج بھان میکش تھانوی، نادر علی برتر، وغیرہ حیدرآباد آگئے مہاراجہ کشن پرشاد بہادر شاد، فیاض الدین خاں فیاض، تراب علی ترور، غلام علی جوش، دلاور علی دانش، امیر حمزہ، مخدوم حسینی رفعت، اقبال یار جنگ بہادر اقبال، لقمان الدولہ بہادر دل، خیرات علی مسیحی، آصف یار الملک بہادر زیبا، محمد تقی نجم، صادق جنگ علم، اعظم علی شایق، نعیم جنگ سرفراز، وغیرہ نے اس دور میں خوش بیانی اور آتش نوائی سے ایک ہلچل پیدا کر دی اور "نئی نویلی اردو" اب نکھر کر اس نوبت پر آگئی جسے دیکھکر استاد داغ نے بے ساختہ کہہ دیا ع

اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

یہ دور اپنی تابناکیوں کا جلوہ دکھا رہا تھا کہ اعلیحضرت بندگانعالی نواب میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے، پھر کیا تھا یہ نشہ دو آتشہ

Marfat.com

ہو گیا، اُستاد جلیل، عبدالحیٔ بازغ، ضیا گورگانی، نادر علی برتر ضامن کنتوری رضی الدین کیفی، منتخب الدین تجلی، جلال الدین توفیق، محمد علیخاں ناظم، وارث علی وارث، حسن علیخاں امیر، صولت جنگ بہادر عابد، عزیز یار جنگ بہادر عزیز نجم الدین ثاقب، احمد حسین امجد، وغیرہ نے اُفق شعر کو چہارم آسمان بنا دیا۔

حضور بندگان عالی نہ صرف اعلیٰ پایہ کے شاعر اور عدیم النظیر سخن فہم ہیں بلکہ فقید المثال نقاد بھی واقع ہوئے ہیں خسرو ملک معانی کی نقطہ رسی ژرف نگاہی نے اُردو کو اور نکھار دیا اور وہ اُردو جو بقول قایم چاند پوری "اک بات لچر سی بزبان دکھنی تھی" علمی زبان بن گئی اُردو ذریعہ تعلیم بنائی گئی، اردو میں علوم و فنون منتقل کیے جانے لگے اردو یونیورسٹی قایم ہو گئی اور وہ اُردو جس کی تعلیم صرف ابتدائی جماعتوں تک دی جاتی تھی اب اپنے پی ایچ ڈی، ڈی لٹ اور ری سرچ سکالر پیدا کرنے لگی۔ اُردو نے نہ صرف دکن بلکہ پورے ہندوستان میں استحکام حاصل کر لیا اور بندگان عالی کی فیاضی اور زر پاشی نے ہندوستان کے منتخب افراد کو حیدرآباد میں جمع کر دیا۔ اور حیدرآباد حقیقی معنی میں رشک بغداد بن گیا ؎

قایم دایم ہے الٰہی یہ شہر رشک فردوس حیدرآباد دکن

توفیق، کیفی، تجلی، ناظم، عابد، امیر وغیرہ نے ایک ایک کر کے آنے والوں کے لیے جگہ خالی کی اور نسفی، غیور، سرمد، باز وغیرہ وغیرہ نے اس جگہ قبضہ کر لیا

Marfat.com

حیدرآباد کی جدید پیداوار جامعہ عثمانیہ کے وہ ہونہار اور بلند پرواز سپوت ہیں جنہوں نے اپنی شیریں نوائی سے اس کا ایقان پیدا کرا دیا کہ مستقبل قریب میں ان میں کا ہر ایک فرد اپنے رنگ کا خاص شاعر اور شیوا بیاں ہوگا، وجد، زیبا، مخدوم، بدر، باقی، رشدی، میکش وغیرہ کی بلند پروازیاں دیکھ کر بے ساختہ دعا دینے جی چاہتا ہے کہ یہ "اٹھان" قیامت کی ترقی کرے اور یہ "شباب" عمر جاوداں کی طرح بڑھے۔

ابتداً دکنی شاعری کا انداز جو کچھ رہا اس سے سب واقف ہیں۔ "دندان تو جملہ در دہانِ اند" قسم کی شاعری کی جاتی تھی، چنانچہ ایک دکنی بزرگ فرماتے ہیں۔

کیا مجھ سے پوچھتا ہے سرجن کدہر گیا　　گھر کی طرف گیا ہے تو تحقیق گھر گیا

یا مولینا ہاشمی کا یہ شعر پڑھیئے۔

جہانکو نکو گگن تم زیادہ چپڑ ہوگا　　بیٹی ہو ہاشمی کی دنیا میں شور ہوگا

یا سیدھی سادی باتیں مولینا نوری کی طرح یوں کہی جاتی تھیں،

ہر کس کہ خیانت کند البتہ بترسد　　بیچارہ نوری نہ کرے ہے نہ ڈرے ہے

چنانچہ سعدی دکھنی نے اسی کو ریختہ بنایا اور "ہم ریختہ ہم گیت ہے" کہہ کر ریختہ میں موتی رولنا شروع کیا، مگر یہ رنگ زیادہ مدت تک نہیں رہا نہایت تیزی کے ساتھ اس میں تبدیلی ہونے لگی اور اشعار میں سوز وگداز

Marfat.com

پیدا ہونے لگا۔

کت در رہوں جاؤں کہاں، مجھ دل پہ ہیل پھاڑ رات ہے
اک باٹ کیسے ہوں گے صنم یاں جی ہی بارا باٹ ہے

یا

جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں ڈر بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر

اس رنگ کو خدائے سخن ولی نے نکھارا اور شاعری کو فرش زمیں سے عرش معلیٰ پر پہونچا دیا۔ چونکہ ابتدا دلی کو اُجاڑ کر دولت آباد کو آباد کیا گیا تھا اور امیران صدہ (بانیانِ سلطنت بہمنیہ) دلی ہی سے آئے تھے شہنشاہ اورنگ زیب نے دلی والوں ہی کو لاکر اورنگ آباد کو آباد کیا تھا، حضرت آصف جاہ اور ان کے مصاحب و خواص ہمراہی اور خدام دلی ہی کے تھے اس لیے دکن کی زبان طرز معاشرت وغیرہ دلی ہی کی سی رہی مگر جب لکھنؤ بنا اور پھر بگڑا تو شعرائے لکھنؤ نے بھی حیدرآباد ہی میں پناہ لی اور دلی اسکول میں لکھنؤ اسکول سمانے لگا۔ دلی اسکول تو اپنی جگہ آخر تک قائم رہا مگر لکھنؤ اسکول اپنی وضع نباہ نہ سکا چولی، محرم، مستی، وسڑی کے مضامین کم ہونے لگے۔ اور خود لکھنؤ اسکول کے اساتذہ نے دلی والوں کا تتبع شروع کر دیا۔ ان میں بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے کچھ دلی اسکول کا اثر قبول کیا اور کچھ لکھنؤ اسکول کا اور اس طرح ایک جدید رنگ جو دلی سے الگ اور لکھنؤ سے

Marfat.com

جدا تھا قائم ہو گیا، اس رنگ میں لکھنؤ والے بھی رنگے گئے اور دلّی والے بھی اور بڑے بڑے اساتذہ نے اس کی چھینٹیں فخر سمجھ کر سر آنکھوں پر لیں، چنانچہ شیخ حفیظ، فیض، علوی، میکش، نظم طباطبائی، برتر غازی پوری وغیرہ کے دواوین اس کے شاہد ہیں، موجودہ اساتذہ میں مہاراجہ بہادر شاد فصاحت جنگ بہادر جلیل، ضامن کنتوری، عزیز یار جنگ بہادر عزیز اور صفی وغیرہ اسی رنگ کے شاعر ہیں، اُستاد جلیل، امیر مینائی کے جانشین اور لکھنؤ اسکول کے اُستاد ہیں مگر آپ کے کلام میں لکھنؤ سے ہٹا ہوا دلّی کی ثقاہت لیا ہوا ایک رنگ ہے۔ اسی طرح مہاراجہ بہادر دکنی بزرگ ہیں اور آپ کو اساتذہ دلّی سے تلمذ رہا ہے مگر آپ کے کلام میں دلّی کی ثقاہت اور لکھنؤ کے چوچلے کے ساتھ ساتھ ایک اور نادرت بھی نظر آئے گی جس کا احساس صرف ذوقِ سلیم کر سکتا ہے۔ یہی حال عزیز، ضامن اور صفی کا ہے۔

حضور بندگان عالی خسرو ملک معانی شہنشاہ اقلیم نکتہ دانی اُستاد جلیل سے مشورۂ سخن فرماتے ہیں حضور کا کلام فصاحت التیام اس لذت اور بے ساختگی سے مملو ہے جو دکن اسکول کا حصہ ہو چکی ہے۔ بندگانعالی کے اشعارِ دُر بار نہ صرف فصاحت و بلاغت کی جان بلکہ تخیّل و محاکات کے عمدہ ترین اور بے مثال نمونے ہیں کیا بلحاظ زبان و طرز ادا اور کیا بلحاظ محاسن شعری و معنوی کلام السلطان، سلطان الکلام ہی ہوتا ہے۔

12775

Marfat.com

تذکرہ نویسی میں دکن ہمیشہ سارے ہندوستان سے آگے رہا ہے لالہ لچھمی نرائن شفیق کا چمنستان الشعراء اور گل رعنا اور فتوحات اور افتخار وغیرہ کے تذکرے دُنیا کے تذکروں میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں مگر آج تک دکنی اور کسی ایک عہد کے شعراء کا تذکرہ مرتب نہیں کیا گیا مولینا صوفی ملکاپوری نے شعراء دکن کا ایک تذکرہ دو حصوں میں شائع کیا تھا مگر اس میں خواجہ حافظ بھی دکنی شاعر بنا دئیے گئے تھے کیونکہ ان کا قصد دکن تشریف لانے کا تھا اس قسم کی بدحواسیاں اور لوگوں نے بھی کی ہیں مگر وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، دکن کے شعراء کا اور پھر ایک خاص دور کی حد تک محدود تذکرہ کسی نے آجتک مرتب نہیں کیا تھا، عزیزم تسکین عابدی نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور عہد عثمانی کے شعراء کا تذکرہ مرتب کر دیا۔ اس میں اواخر عہد حضرت غفران مکان کے شعراء سے لے کر عہد حال کے شعراء تک کے حالات اور کلام کے نمونے ہیں اب اس تذکرہ میں [illegible] شعراء کے حالات ہیں اگر بے احتیاطی سے کلام لیا جاتا تو اس تعداد کو دُگنا ہو جانا بہت آسان تھا مگر تسکین عابدی نے بڑی احتیاط کی ہے اور ایسے شعراء کو نہیں لیا ہے جو ایک آدھ شعر کے مالک ہیں۔

۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۶ء تک کے شعراء کے حالات اور کلام کی فراہمی اور پھر ان کی ترتیب ظاہر ہے کہ کس قدر صبر آزما اور حوصلہ فرسا کام تھا مگر

Marfat.com

تسکین عابدی نے اس کتاب کو نہایت استقلال اور ہمت سے انجام دیا اور ایک مستقل تذکرہ مرتب کر کے شائع کر دیا ہے۔

تسکین کو نہ صرف شعر و سخن ادب اور افسانہ کا سُنہرا مذاق ہے بلکہ وہ بہترین آرٹسٹ اور ایک ماہر فن حُسن کار بھی ہیں آرٹ کے تقریباً تمام شعبوں سے انھیں لگاؤ ہے خصوصاً ادبِ لطیف، شعر اور مصوری سے متعلق ان کی معلومات بڑی اچھی ہیں، حالات کی ترتیب اور اشعار کے انتخاب سے اس کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے کہ یہ کس ذوق کے اور کتنے صحیح المذاق نوجوان ہیں، دورانِ ترتیب میں جن دقتوں اور رکاٹوں کا سامنا ہوا اور نام نہاد شعراء نے جس طرح پریشان کرنا چاہا وہ خود انہیں کی زبانی سن لیجئے۔

میں خوش ہوں کہ آج ایک اپنی نوعیت کا بالکل نیا تذکرہ آپ حضرات کے آگے پیش کر رہا ہوں، اب آپ کی قدردانی پر اس کے دوسرے اڈیشن کی طباعت کا انحصار ہے اگر آپ نے خاطر خواہ قدردانی کی اور پہلا اڈیشن جلد نکل گیا تو انشاء اللہ دوسرا اڈیشن بھی بہت جلد شائع ہو گا۔

تسکین نے اس تذکرے کی ترتیب میں عصبیت سے بالکل کام نہیں لیا ہے ان تمام شعراء کو انہوں نے دکنی تصور کیا ہے جو دکن میں مقیم ہیں چاہے وہ پہلے دلّی میں رہے ہوں یا لکھنؤ میں خدا کا شکر ہے کہ یہ تذکرہ "ملکی غیر ملکی" بحث سے پاک ہے۔ اسی طرح تسکین نے کوشش کی ہے کہ ہندو شعراء کا کلام

Marfat.com

بھی شائع کریں مگر بد نصیبی سے بہت کم ہندو حضرات کا کلام فراہم ہو سکا ؛ بعض ہندو احباب نے وعدے کئے مگر فراہمیٔ مواد میں افسوس ہے کہ کوئی مدد نہیں دی۔ حیدرآباد میں اُردو کی ترقی ہندوؤں اور مسلمانوں کی متفقہ کوشش کا نتیجہ ہے، یہ گانگو پنڈت برہمن وزیر سلطنت بہمنیہ تھا جس نے "ہندوی" کو سرکاری زبان بنایا، مہاراجہ چندو لال کی زر پاشیاں اور ادب نوازیاں کھلی ہوئی ہیں، اس آخر دور میں مہاراجہ چندو لال کے حقیقی جانشین ہز اکسلنسی سر مہاراجہ یمین السلطنت بہادر نے جس قدر شعر نوازی اور ادب پروری کی ہے ایک مستقل مقالہ اس موضوع کے لئے درکار ہے۔ اُستاد داغ، امیر، ظہیر، جلیل، اختر، ثاقب، برتر، فانی سبھی اس شیدائے شاعری کے زیر بار منت رہے۔ آج بھی راجہ نرسنگ راج عالی، ست گرو پرشاد رہبر، رگھوناتھ راؤ درد، راگھویندر راؤ جذب، گورسرن لال آزاد، وغیرہ جیسے اچھے شاعر دکن میں موجود ہیں اور یہ حضرات اُردو کو اپنی مادری زبان کی حیثیت سے استعمال کرتے اور اس کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

سید تمکین کاظمی

سلطان پورہ
حیدرآباد دکن

Marfat.com

کچھ اپنی طرف سے

حضور بندگان عالی کی تخت نشینی کے بعد حیدرآباد میں جو علمی ترقی، ادبی چہل پہل اور تحقیقی سرگرمیاں پیدا ہونے لگیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ گمرانِ زرین کارناموں کی منوّر ضیا کو محفوظ کرنے کے لئے ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جو اِن ترقیوں کی تاریخ مکمل کر سکے، میں نے عہدِ زرین کے صرف شعراء کو لیا ہے اور ۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۸ء تک کا تذکرہ مرتب کیا ہے جو اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ ۲۷ سال کے شعراء اور ان کے کلام کے نمونے فراہم کرنا بظاہر تو کچھ مشکل نہیں معلوم ہوتا مگر حقیقت میں بڑی دقّت طلب چیز ہے۔ کوئی تذکرہ اس زمانے کا موجود نہیں جس سے مجھے یا کسی دوسرے تذکرے نویس کو مدد مل سکتی اور جو تذکرے ہیں اُن میں صرف چند شعراء کے حالات آ گئے ہیں اور بس — رسائل اور گلدستے کلام کی فراہمی میں مدد دیتے ہیں مگر حالات کا پتہ نہیں چلتا، بڑی دقت ابتدائے عہد عثمانی کے شعراء کے حالات کی فراہمی میں ہوئی اور اس سے کٹھن منزل موجودہ شعراء کے حالات اور کلام کا فراہم کرنا تھا، اکثر شعراء کے

Marfat.com

پاس جا کر تقاضے کیے اکثروں کو خطوط لکھے مگر سوا چند حضرات کے کسی نے توجہ نہیں کی، بعضوں نے انکساراً اپنے آپ کو اس قابل خیال نہیں کیا کہ تذکرہ میں ان کا ذکر آئے اور بعض محض اپنی "شاعرانہ ذہنیت" کی وجہ سے یہ سمجھے رہے کہ عام تذکرے میں ان کا ذکر ان کے شایانِ شان نہیں، بہرحال اِن دونوں قسم کے شعرا نے بخالت کی اور مجھے بڑی دقّت اٹھانی پڑی۔

ہمارے پاس ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ہر کام کرنے والے کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ لوگ سوا باتوں کے کوئی کام نہیں کرتے اور ان کا کام جو وہ کرنا چاہتے ہیں اور جس کی تشہیر ہر شخص کے سامنے کیا کرتے ہیں صرف ان کے اپنے تخیل کی چار دیواری ہی تک محدود رہتا ہے۔ اس پر ذہنیت کا یہ عالم کہ "ہم چوں من دیگرے نیست" اگر کوئی دوسرا کچھ کرنے لگے تو جی کھول کر مخالفت کرتے ہیں، چنانچہ اس "طائفۂ دزدانِ ادب" میں سے بعضوں نے ہمارے خلاف پروپیگنڈا بھی کیا مگر ایک "فرشتی" نے جس طرح کہ معلم الملکوت نے آدم کو باغِ ارم سے نکالنے کا عہد کر لیا تھا اور جسے اس نے پورا کیا اسی طرح مجھے بھی "کنج ادب" سے نکال باہر کرنے کا مصمم ارادہ کر کے میرے درپئے ذلت ہوا اور جب میں نے اپنے اس تذکرہ کا سنگِ بنیاد رکھ کر تنوان عصمت اس کی تکمیل کی استدعا کی تو "راندۂ عرش قرشی" نے مجھے مدد دینے کی ٹھان لی اور قدیم شعرا کا کلام فرضی ناموں سے مرتب کر کے ڈیڑھ دو سو شعرا کا اضافہ دیے

Marfat.com

مواد میں کردیا جس میں سے تقریباً پچاس ایک خود آنجناب کے فرضی ارشا
تلامذہ تھے، خدا نے فضل کیا کہ مجھے ان کی پے در پے نوازش پر شبہ ہوا اور میں
پتہ چلا لیا ورنہ وہ حالات اور اشعار تذکرہ میں درج ہو ہی جاتے۔

اس ۲۷ سالہ عہد زریں میں دکن نے ہزارہا شعراء پیدا کیے جن کے حا
اور کلام کے نمونے میں نے فراہم کرلیے ہیں مگر اس تذکرہ میں صرف اچھے منتخب
شعراء کو لیا ہے۔ زیادہ کوشش موجودہ شعراء کو پیش کرنے کی کی ہے اور مرحومین
میں سے بھی اکثر شعراء کو لے لیا گیا ہے مگر کم، اگر اس عہد مبارک کے تمام
شعراء کا انتخاب میں شائع کرنا تو موجودہ ضخامت کی کئی جلدیں درکار ہوتیں
اس امر کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ کلام فراہم کرکے اس میں سے انتخا
کیا جائے اور حالات عموماً مختصر لکھے گئے ہیں۔

اس تذکرہ کی طباعت اواخر ۱۹۳۶ء میں شروع کی گئی تھی مگر آخری اجز
۱۹۳۸ء میں طبع ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس عرصے میں دنیا نے کئی کروٹیں
لیں اور سینکڑوں مرے ہزاروں پیدا ہوئے، چنانچہ ابتدائی اجزا کی طباعت
کے وقت ہزاکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کرسی صدارت عظمیٰ پر جلوہ فرما تھے مگر
مارچ ۱۹۳۷ء میں مستعفی ہوگئے، نواب لطف الدولہ بہادر حیات تھے مگر ان
اجزا کی طباعت کے بعد ۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو انتقال فرمایا، اسی طرح
مودود احمد تشنہ، نادر علی برتر، شرف الدین ساقی، خیر اللہ خیر، اور محمد حسین

ھی ان دنوں زندہ تھے جبکہ ان کے حالات طبع ہوئے مگر طباعت کے بعد ۱۹۳۲ء ہی میں ان حضرات نے انتقال کیا۔

افسوس ہے کہ میری خانگی پریشانیوں اور طباعتی دشواریوں کی وجہ سے اس قدر تاخیر اس تذکرہ کی تکمیل میں ہوئی اور ممکن تھا کہ میری پریشانیاں طول کھینچتیں اور تذکرہ یوں ہی پڑا رہ جاتا مگر حضرت مولینا سید خورشید علی مدظلہ ناظم دفتر دیوانی و مال و ملکی سرکار عالی نے بروقت میری دستگیری فرماکر مجھے نہ صرف پریشانیوں سے نجات دلائی بلکہ اس قابل بنا دیا کہ میں اس کام کی تکمیل کر سکوں مولینا موصوف کی نوازشوں کی وجہ سے ایک طرف تو مجھے افکار و آلام سے نجات ملی اور دوسری طرف مولینا نے میری دل افزائی فرماکر اس تذکرہ کی تکمیل میں بہت بڑا حصہ لیا جس کے لئے میں مولینا موصوف کا ممنون احسان ہوں۔

نواب عنایت جنگ بہادر کا بھی ممنون ہوں کہ نواب صاحب موصوف نے نہ صرف مجھے اس تذکرے کے سلسلہ میں مفید مشورے دئے بلکہ خاصی دلچسپی میرے کام سے لی۔

حضرت محترم استاذی مولینا سید تمکین کاظمی کے بزرگانہ شفقت اور احسانات کا شکریہ ادا کرنا میرے امکان سے باہر ہے۔ یہ مولینا ہی کے فیوض و برکات کا نتیجہ ہے کہ آج میں ایک ایسا اہم کام انجام دے رہا ہوں جس کا مجھے آج سے آٹھ دس سال پہلے گمان تک نہ تھا۔ میں اس امر کا اظہار کرتے ہوئے بجید

Marfat.com

مسرور ہوں کہ آپ نے میری استدعا پر اپنی اولین فرصت میں اس تذکرے کے لئے ایک گراں مایہ مقدمہ لکھ دیا۔

محترمی مولینا نیاز فتحپوری کا بے انتہا منت پذیر ہوں کہ باوجود کم فرصتی کے آپ نے سخنوران دکن کے اجزا کو دیکھا اور اپنی انمول طرز میں "پیش لفظ" تحریر فرمانے کی زحمت گوارا فرمائی۔

مولوی میر تراب علی خاں صاحب آباز کا بھی رہین منت ہوں کہ آپ نے حالات کی فراہمی میں میری بہت مدد کی اور اس تذکرہ کے سلسلہ میں ہر وقت مسرت کا اظہار کیا۔

محبی اختر قریشی صاحب نے نہ صرف فراہمی مواد اور طباعت میں میرا ہاتھ بٹایا، بلکہ "تعارف" بھی لکھ دیا جس کے لئے میں عزیز اختر کا شکرگزار ہوں،

اس تذکرہ کے کاتب منشی غلام محی الدین خاں اکبر آبادی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس تذکرہ کو بزمانہ علالت بڑی دلچسپی اور محنت سے لکھا اور مجھے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا، منشی صاحب ایک کہنہ مشق، زود نویس کاتب ہونے کے علاوہ صحیح نویس اور خوشنویس بھی ہیں،

اس تذکرہ کی طباعت ابتداءً میں نے کریمی مشین پریس میں شروع کرائی ابتدا کے چند اجزا تو مجھے وقت پر ملے مگر بعد میں "روائتی لیتھوگرافی" نے اس مطبع کو بھی متاثر کر لیا اور مجھے بڑی تکلیف اٹھانی پڑی، آخری اجزا اور پیش لفظ

Marfat.com

وغیرہ مطبع عہد آفریں میں طبع ہوئے ہیں جہاں وعدے کی پابندی اور کام کی عمدگی پیشِ نظر رہتی ہے۔

تصاویر کے بلاک ہم نے فوٹو ہاف ٹون کمپنی لاہور میں بنوائے ہیں البتہ پانچ بلاک مستعار لے کر طبع کئے گئے ہیں اور بس۔

مجھے اپنی کمزوریوں کا احساس ہے۔ ایک فردِ واحد جس قدر کوشش کر سکتا تھا میں نے کی ہے اور ایک کتاب کے لئے جس قدر صعوبتیں برداشت کی جا سکتی تھیں برداشت کی ہیں مگر باوجود اس کے ترتیب اور طباعت میں خامیاں رہ گئی ہیں جن کا مجھے افسوس ہے اگر برادرانِ وطن نے قدر کی اور موجودہ جلدیں جلد ختم ہو گئیں تو انشاء اللہ دوسرا اڈیشن بہت جلد شائع کیا جائے گا جس میں ان فروگزاشتوں کی تلافی کی جائے گی۔

حضور بندگانِ عالی کی شبیہِ مبارک تخت نشینی کے وقت کی ہے جس کا ایک دُھندلا سا عکس مجھے بڑی دقت سے ملا اور میں نے پنسل سے انلارج کر کے بلاک بنوایا ہے۔ بندگانِ عالی کے ایک شعر کو بھی میں نے پنسل میں بنایا ہے جو شریکِ تذکرہ ہے، بندگانِ عالی کے اشعار دُربار نہ صرف فصاحت و بلاغت کی جان ہوتے ہیں بلکہ خاکات کے عمدہ ترین نمونے بھی۔ انشاء اللہ قریب میں حضورِ اقدس کے بعض اور اشعار کی تصاویر بھی پیش کی جائیں گی۔

Marfat.com

آخر میں ان تمام حضرات کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے قدمے سخنے میری مدد کی اور ان بزرگوں کا بھی رہینِ منت ہوں جو میرے کام سے دلچسپی لیتے رہے۔

۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء
محلہ رسالہ عبداللہ قدیم
حیدرآباد دکن

تسکین عابدی

Marfat.com

فہرس

عثمان	حضور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ	۱	ادا	اہلیہ ابوالخیار نظامی	۳۵
اعظم	نواب اعظم جاہ بہادر	۷	ادیب	عابدہ بیگم	۳۶
شجیع	نواب معظم جاہ بہادر	۹	اسیر	رحمت بیگم	۳۶
کاظم	نواب کاظم جاہ بہادر	۱۲	افسر	ام الخیر عزیز فاطمہ	۳۷
حشمت	نواب حشمت جاہ بہادر	۱۵	انجم	بنت حیدر یار جنگ بہادر	۳۷
ہاشم	نواب ہاشم جاہ بہادر	۱۶	ایجاد	کمال النساء	۳۷
تقی	نواب تقی جاہ بہادر	۱۸	باصن	حسینی بیگم	۳۹
بشارت	نواب بشارت جاہ بہادر	۱۹	باقرہ	عصمت النساء	۳۹
سعادت	نواب سعادت جاہ بہادر	۲۰	بدر	بدر النساء	۳۹
شاد	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر	۲۱	برق	بنت عمر خاں	۴۰
لطف	نواب لطف الدولہ بہادر	۲۵	بشیر	بشیر النساء	۴۰
معین	نواب معین الدولہ بہادر	۲۸	ترک	اقبال بیگم	۴۱
			تراب	تراب النساء	۴۱
اعجاز	حضرت امین پادشاہ خلد اللہ ملکہا	۳۳	تغنیہ	تقیہ بیگم	۴۲
ادا	ف، بیگم	۳۵	ثریا	ثریا بیگم	۴۲
ادا	اہلیہ اسحٰق احمد	۳۵	جہاں	جہاں بانو نقوی	۴۳

Marfat.com

جیلانی	اہلیہ نواب ظہیر یار جنگ بہادر	۴۴	صفیہ	صفیہ بیگم	۵۵
جیلانی	جیلانی بیگم	۴۴	عابد	عابد النساء	۵۵
حافظہ	افسر النساء	۴۵	عزیز	عزیز النساء	۵۶
حجاب	امۃ الزہرا	۴۵	عسکری	بنت رعد	۵۶
حیا	صغرا بیگم	۴۶	فاطمہ	افضل النساء	۵۷
حیا	—	۴۶	قمر	صفیہ بیگم	۵۷
رابعہ	رابعہ بیگم	۴۷	کریم	کریم النساء	۵۷
رعنا	س بیگم	۴۷	کمتر	رقیہ بیگم	۵۸
زہرہ	زہرہ بیگم	۴۸	کنیز	کنیز فاطمہ بیگم	۵۸
زہرہ	بنت عبد الرب	۴۸	گوہر	کلثوم بیگم	۵۹
سارہ	سارہ بیگم	۴۹	لطیف	لطیف النساء	۵۹
سلمیٰ	جمال النساء	۵۰	لیلیٰ	لیلیٰ بیگم	۶۰
سلطانہ	اکبر النساء بیگم	۵۰	محمودہ	محمودہ اختر	۶۰
سلطانہ	اہلیہ محمد اللہ خاں	۵۱	مدنی	شہناز بیگم	۶۱
سکینہ	سکینہ بیگم	۵۱	مریم	مریم بیگم	۶۱
ش	ش بیگم	۵۲	مریم	مریم بیگم	۶۲
شاکرہ	شاکرہ بیگم	۵۲	منعم	امۃ الفاطمہ	۶۲
شریف	شریف بانو	۵۳	نسیم	ع، بیگم	۶۳
شہزاد	—	۵۳	نفیس	ن، بیگم	۶۴
عصمت	عصمت النساء	۵۴	نکہت	ع، بیگم	۶۴
صغرا	بیگم علی	۵۴	نوشابہ	نوشابہ خاتون	۶۵

Marfat.com

دانا	افسر سلطانہ	۶۵	اثر	عزیز اللہ	۷۷
ہاجرہ	ہاجرہ بیگم	۶۶	اثر	افتخار علی	۷۸
	آ		اجلال	علی محمد	۷۸
آفت	جمشید جی	۶۹	احمد	احمد علیخاں	۷۹
آلف	جہانگیر علیخاں	۶۹	احمد	امیر احمد	۷۹
آرزو	جعفر علیخاں	۷۰	احمد	احمد علی شاہ	۸۰
آرام	غلام احمد شریف	۷۰	احمد	سید احمد	۸۰
آزاد	محمد حسین	۷۰	احقر	احقر صدیقی	۸۰
آزاد	گوبسرن لعل	۷۱	اختر	نواب اختر یار جنگ بہادر	۸۱
آزاد	انصاری	۷۱	اختر	علی اختر	۸۱
آزاد	عبدالبصیر	۷۲	اختر	اختر قریشی	۸۲
امجد	محمد اصغر	۷۲	احترام	احترام احمد	۸۲
آبد	محمد اسمٰعیل	۷۳	ادیب	محمد حسین	۸۴
آبد	غلام دستگیر	۷۴	ارمان	قادر محی الدین	۸۴
ابرار	ابرار احمد	۷۴	ازل	اسمٰعیل شریف	۸۵
ابوظفر	عبدالواحد	۷۵	اسد	صدیق علی	۸۶
ابراہیم	حسینی	۷۵	اسد	احتشام احمد	۸۶
اثر	صدیق احمد	۷۶	اسد	صفی اللہ خاں	۸۶
اثر	احمد اللہ بیگ	۷۶	اسعد	سعید الرحمٰن	۸۷
اثر	جلال الدین	۷۷	اسمٰعیل	محمد اسمٰعیل	۸۷
اثر	احمد علیخاں	۷۷	اشہر	منظر علی	۸۸

Marfat.com

اشک	جلال الدین	۸۹	اکبر	دفا قانی	۱۰۳
اشرف	اشرف الدین علیخاں	۸۹	اکرم	اکرم الدین خاں	۱۰۴
اشرف	محمد نصیر	۹۰	اکرم	محمد اکبر قادری	۱۰۵
اشرف	علی اشرف	۹۰	الم	مہدی حسین	۱۰۵
اشرف	اشرف حسین	۹۱	امید	شاد علیخاں	۱۰۶
اصغر	نواب اصغر یار جنگ بہادر	۹۱	امین	امین علیشاہ	۱۰۶
اطہر	اعظم اللہ حسینی	۹۲	امجد	احمد حسین	۱۰۷
اطہر	بشیر احمد	۹۲	امیر	حسن علیخاں	۱۰۸
اطہر	محبوب علی	۹۳	امیر	محمد امیر	۱۰۹
اطہر	دلدار حسین	۹۳	امیر	امیر احمد	۱۱۰
اطہر	منصور علی	۹۴	امید	شیخ نبی	۱۱۱
اعظم	یاور علی	۹۴	انوار	حقیقت نما شاہ	۱۱۱
اعظم	اعظم علیخاں	۹۸	انجاد	غلام محمد خاں	۱۱۲
اعجاز	اعجاز حسین	۹۸	اوجعفر	باقر حسین	۱۱۲
اعجاز	یعقوب خاں	۹۸	اختر	معظم خاں	۱۱۳
افضل	افضل الدین	۹۹	اخگر	قاسم علی بیگ	۱۱۳

ب

افسر	حشمت علی	۹۹			
افسر	شیخ احمد	۱۰۰	بابر	ظہیر الدین احمد	۱۱۴
اقدس	محمد عباس	۱۰۰	باز	تراب علی خاں	۱۱۴
اقبال	عبدالوحید خاں	۱۰۱	بازغ	عبدالحی	۱۱۵
اکبر	اکبر علی	۱۰۱	باغ	کاظم علی	۱۱۶

Marfat.com

باقی	عبدالقیوم	۱۱۷	بیتاب	غضنفر علی	۱۲۹
باقر	باقر علی	۱۱۸	بیتر	غوث الدین	۱۳۰
بانی	محمد حسین	۱۱۸		**پ**	
بدر	ابوالکلام	۱۱۸	پہلوان	محمد غفار	۱۳۱
بدر	بدرالاسلام	۱۱۹		**ت**	
بدیع	بدیع الدین احمد	۱۲۰	تاثیر	ندیم الحسن	۱۳۲
برتر	نادر علی	۱۲۰	تاج	تاج الدین	۱۳۲
برتر	محمد احمد	۱۲۱	تاب	صبغت اللہ	۱۳۳
برق	محمود مرزا	۱۲۱	تابک	تبارک علی	۱۳۴
بزم	عباس حسین خاں	۱۲۲	تجلی	منتجب الدین	۱۳۳
بزمی	غوث اللہ شاہ	۱۲۲	تحیر	عبدالحکیم	۱۳۷
بسمل	امین الحسن	۱۲۲	ترکی	ترک علی شاد	۱۳۸
بسمل	عبدالرزاق	۱۲۴	تسلی	قطب الدین علی	۱۳۹
بشر	عبدالحلیم	۱۲۴	تسکین	عابدی	۱۴۰
بشیر	صالح بن ناصر	۱۲۵	تسلیم	بشیرالدین	۱۴۱
بشارت	بشارت علی خاں	۱۲۶	تسنیم	فریدالدین حسین	۱۴۲
بلند	انوارالدین	۱۲۶	تسنیم	اسمعیل احمد	۱۴۳
بلبل	احمد عبدالعلی	۱۲۶	تشنہ	مودود احمد	۱۴۳
بہار	سید ... علی	۱۲۷	تنویر	علی نواز	۱۴۴
بہادر	بہادر علیخاں	۱۲۷	تفنن	تفضل حسین	۱۴۵
بیم	عابد مرزا	۱۲۸	تمنا	ابراہیم علی	۱۴۶

Marfat.com

تمکین	قادر الدین خاں	۱۴۶
تمکین	تمکین کاظمی	۱۴۶
توفیق	جلال الدین	۱۴۸
توحید	اللہ بخش	۱۵۲
	ث	
ثاقب	نجم الدین	۱۵۴
	ج	
جامی	خورشید احمد	۱۵۵
جاوید	مصطفیٰ احمد	۱۵۶
جدت	خواجہ محی الدین	۱۵۶
جذب	راگھوبندر راؤ	۱۵۶
جلیل	محمد اسمٰعیل	۱۵۸
جلیل	نواب فصاحت جنگ بہادر	۱۵۸
جمال	جمال الدین حسین خاں	۱۶۰
جمیل	نزاب علی	۱۶۰
جنوں	نذیر حسین	۱۶۰
جوہر	سعید محمد	۱۶۱
جوہر	تلجا رام	۱۶۲
	چ	
چیاق	عبد الرزاق	۱۶۳
چنچل	سید اسحٰق	۱۶۳
چشتی	محمود صدیقی	۱۶۴
	ح	
حامد	حامد علیخاں	۱۶۵
حامد	حامد محی الدین	۱۶۵
حامد	احمد سعید	۱۶۶
حبیب	حبیب اللہ	۱۶۶
حزیں	شعیب احمد	۱۶۷
حسرت	عبد القدیر	۱۶۷
حسرت	ذکر اللہ	۱۶۸
حسرت	غلام محی الدین	۱۶۸
حسن	نواب حسن نواز جنگ بہادر	۱۶۸
حسن	حسن الدین	۱۶۹
حسن	علی حسن	۱۷۰
حشمت	حبیب علیخاں	۱۷۰
حقیر	غلام دستگیر	۱۷۱
حکیم	حیدر علیخاں	۱۷۱
حکیم	اورنگ آبادی	۱۷۲
حکیم	دلدار علی	۱۷۲
حلیم	نواب صادق جنگ بہادر	۱۷۳
حلمی	محمد عباس	۱۷۳
حیدر	حیدر بادشاہ	۱۷۴

Marfat.com

خ

خالد	سیف اللہ خاں	۱۷۵
خاطر	سورج نرائن	۱۷۵
خسرو	نواب حسین نواز جنگ بہادر	۱۷۶
خلق	نواب بہادر یار جنگ بہادر	۱۷۷
خلیق	محمد حسین	۱۷۸
خلیل	سید ابراہیم	۱۷۸
خواب	احمد علی	۱۷۹
خوشدل	رحمت اللہ	۱۷۹
خوشتر	بشن سنگھ	۱۷۹
خورشید	خورشید احمد	۱۸۰
خورشید	کریم بخش	۱۸۰
خیر	خیر اللہ	۱۸۰
خیال	عبدالحمید زلشتی	۱۸۱
خیالی	عبدالحمید	۱۸۲

د

دل	نواب لقمان الدولہ بہادر	۱۸۳
درخشاں	مومن علی	۱۸۳
درد	نذر علی	۱۸۴
درویش	درویش محی الدین	۱۸۴
دلباز	سید محمد	۱۸۵

ذ

ذبیح	ماجد علی	۱۸۶
ذرہ	دلدار علی	۱۸۶
ذکی	سید محمد علی	۱۸۶
ذکی	عبدالسلام	۱۸۷
ذکی	غلام جیلانی	۱۸۸
ذہین	غلام مصطفیٰ	۱۸۸
ذہین	خواجہ محی الدین	۱۸۹

ڈ

ڈاکٹر		۱۹۱

ر

راز	عبدالقادر	۱۹۲
راز	قدرت احمد	۱۹۲
راز	قاسمی	۱۹۳
راحت	شرافت علی	۱۹۳
راسخ	عباس حسین	۱۹۴
راشد	عبدالرزاق	۱۹۴
راہی	احمد علی د[illegible]	۵۵
رحمت	[illegible]ت اللہ	۵۵
رحیم	[illegible] خاں	۵[illegible]
رحیم	عبدالرحیم قادری	۵[illegible]
رحیم	عبدالرحیم	[illegible]

Marfat.com

رسا	غلام مصطفےٰ	۱۹۷
رشیدی	حبیب اللہ	۱۹۸
رشید	عبدالرشید	۱۹۹
رشید	غلام دستگیر	۱۹۹
رشید	تیغ علی	۲۰۰
رشید	رشید الدین کاظمی	۲۰۱
رضا	غلام مصطفےٰ	۲۰۱
رضا	عبدالرزاق	۲۰۱
رضوی	محمد ابراہیم	۲۰۲
رعد	نادر علی	۲۰۲
رعنا	حمید الدین	۲۰۳
رفیق	محمد تقی خاں	۲۰۳
رقیق	عبدالغفار	۲۰۳
رنگ	وزیر خاں	۲۰۴
رنگین	محمد ایوب	۲۰۴
روشن	روشن رائے (ج)	۲۰۵
رونق	امام بیگ	۲۰۶
رہبر	ست گرو پرشاد	۲۰۶
رہبر	غلام دستگیر خاں	۲۰۷
ریاض	ریاض الدین علی	۲۰۷

ز

زاہد	حیدری	۲۰۸
زاہد	عبداللطیف	۲۰۸
زاہد	باقر علی	۲۰۹
زبیر	محمد زبیر	۲۰۹
زعم	غلام محمد	۲۱۰
زور	محی الدین قادری	۲۱۰
زور	معین الدین احمد	۲۱۱
زیبا	علی حسنین	۲۱۲
زیبا	حبیب حسین	۲۱۲
زیب	علی احمد	۲۱۳

س

ساجد	سبحانی	۲۱۴
ساحر	برہان الدین	۲۱۴
سالک	علی حسن نقوی	۲۱۵
ساقی	شرف الدین	۲۱۵
سائی	ویرا سائی	۲۱۵
سحر	عزیز الحق	۲۱۶
سحر	محمد حسین	۲۱۶
سخا	نظیر حسین	۲۱۷
سخنور	یعقوب علیخاں	۲۱۷

Marfat.com

سراب	سمیع الزماں	۲۱۹	سیف	لیاقت علی	۲۳۳
سرتاج		۲۱۹	سیف	فخرالدینخاں	۲۳۴
سردار	علی نقی خاں	۲۲۰	سیفی	سید حسین	۲۳۴
سرمد	عظمت اللہ خاں	۲۲۰	سیفی	عبدالرحیم	۲۳۵
سرور	احمد محی الدین	۲۲۳		ش	
سرور	ابوالقاسم	۲۲۳	شاغل	شیخ حسین	۲۳۶
سروش	فتح اللہ	۲۲۴	شاکر	شاکر علی	۲۳۶
سریر	سید علی	۲۲۵	شاکر	یوسف علی	۲۳۷
...ت	محمد علی	۲۲۶	شاہد	زین العابدین	۲۳۷
سعدی	عبدالحی	۲۲۶	شباب	شیخ احمد	۲۳۸
سعید	نواب تراب یار جنگ بہادر	۲۲۶	شباب	معین الدین علیخاں	۲۳۸
سعید	عابد علی	۲۲۷	شباب	سیف الدین	۲۳۹
سعید	محمد سعید	۲۲۸	شبیر	علی شبیر	۲۳۹
سفیر	شایق حسین	۲۲۸	شبیر	شبیر بادشاہ	۲۴۰
سلام	سلام اللہ	۲۲۹	شبنم	محمد شمعون	۲۴۱
سلامی	عبدالرحمن	۲۲۹	شرف	شرف الدین علیخاں	۲۴۱
سلطان	سلطان احمد	۲۳۰	شرر	عبدالغفور	۲۴۲
...م	وحید الدین	۲۳۰	شرر	دولت خاں	۲۴۲
...م	محمد یونس	۲۳۲	شرر	شیخ احمد	۲۴۲
...م	سراج محی الدین	۲۳۲	شریف	محمد شریف	۲۴۳
...ید	سید حسین	۲۳۳	شعار	شعار احمد	۲۴۳

Marfat.com

شفیق	پرورش علی	۲۴۴	صابر	نعیم الدین	۲۵۶
شفا	خواجہ عبدالقادر	۲۴۴	صابری	بشیر احمد	۲۵۶
شکیب	بدرالدین	۲۴۴	صادق	جعفر علی	۲۵۶
شمشاد	غلام پنجتن	۲۴۵	صادق	عبدالغنی	۲۵۷
شمس	سید عمر	۲۴۶	صبا	غلام علی	۲۵۷
شمیم	نبی الحسن	۲۴۷	صبر	نظام الدین	۵۸
شمس	عبدالرحیم	۲۴۸	صدر	اکرام الحق	۵۸
شمس	شمس الدین	۲۴۸	صدق	تصدق حسین	۵۸
شمشیر	عبدالکریم خاں	۲۴۹	صدیقی	عبدالعلی	۵۹
شوق	غلام محمد	۲۵۰	صغیر	حبیب الدین	۵۹
شوق	برہان الدین احمد	۲۵۰	صفی	بہبود علی	۶۰
شوق	عبدالحمید	۲۵۱	صمد	عبدالصمد	۶۲
شوکت	احمد علی خاں	۲۵۱	صمد	رضوی	۶۲
شہرت	اعجاز علی	۲۵۱	صمصام	عباس شیرازی	۶۳
شہید	نواب شہید یار جنگ بہادر	۲۵۲	صہبا	احمد حسین	۶۳
شیدا	محمد علی	۲۵۳		**ض**	
شیدا	عبدالعزیز	۲۵۴	ضامن	کنتوری	۶۴
شیدا	شیخ احمد	۲۵۴	ضیا	مرزا منیر الدین	۶۵
	ص		ضیغم	عبداللہ خاں	۶
صابر	عبدالوکیل	۲۵۵		**ط**	
صابر	انوار اللہ	۲۵۵	طالب	نواب عثمان نواز جنگ بہادر	۸

Marfat.com

لب	سراج الدین	۲۶۸
ہر	ملک طاہر	۲۶۹
ہر	طاہر علی	۲۶۹
بب	غلام طیب	۲۷۰
ب	طیب علی	۲۷۰
	ظ	
یف	عبدالقادر	۲۷۱
	ع	
بد	نواب صولت جنگ بہادر	۲۷۳
	زین العابدین	۲۷۴
	عابد علی بیگ	۲۷۴
بد	سید محمد عابد	۲۷۵
بز	قدرت اللہ	۲۷۵
یت	لطف علی	۲۷۵
ل	فخرالدین	۲۷۶
ل	عاقل علیخاں	۲۷۷
	محب اللہ خاں	۲۷۷
	نرسنگ راج	۲۷۸
	اسمعیل خاں	۲۷۹
	عبدالرسول	۲۷۹
	انصاری	۲۸۰

عبدالعزیز	———	۲۸۰
عتیق	انوارالدین	۲۸۱
عتیق	محی الدینخاں	۲۸۱
عثمان	عثمان خاں	۲۸۱
عثماں	صحرائی	۲۸۲
عجیب	محمد حسین	۲۸۲
عدیل	———	۲۸۲
عریاں	———	۲۸۳
عرشی	عبدالرزاق	۲۸۴
عروضی	معین الدین	۲۸۴
عزیز	نواب عزیز یار جنگ بہادر	۲۸۵
عزیز	عزیز احمد	۲۸۷
عزیز	عبدالقادر	۲۸۷
عزیز	عزیز اللہ	۲۸۷
عشرتی	غلام خواجہ خاں	۲۸۸
عشق	حبیب اللہ	۲۸۸
عظمت	عظمت اللہ خاں	۲۸۸
عظیم	لطیف احمد	۲۹۰
عفو	شاہ ابراہیم	۲۹۰
علی	علی احمد	۲۹۱
علم	شمس الدین	۲۹۱

Marfat.com

علیم	علیم الدین خاں	۲۹۲
علیم	علیم الدین	۲۹۲
عنایب	عبدالوہاب	۲۹۳
عیش	شرف الدین	۲۹۳
عیشی	غوث الدین	۲۹۴
	غ	
غازی	غازی الدین خاں	۲۹۵
غربت	میر خاں	۲۹۵
غفار	عبدالغفار	۲۹۶
غفور	عبدالغفور	۲۹۶
غمگین	عبدالصمد	۲۹۷
غنی	محمد ابراہیم	۲۹۸
غیور	عابد علی	۲۹۸
	ف	
فاتح	محمود فاتح	۲۹۹
فاروق	فاروق علی	۲۹۹
فاضل	قطب الدین محمود	۳۰۰
فاضل	حسام الدین	۳۰۰
فاضل	محمد حسین	۳۰۱
فاضل	محمد فاضل	۳۰۱
فانی	نواب احمد نواز جنگ بہادر	۳۰۲

فانی	شوکت علیخاں	۰۲
فخر	فخرالدین	۳۰۳
فدا	عبدالغفور	۰۳
فدائی	ہدایت محی الدین	۰۴
فرحت	رائے بالا پرشاد	۰۴
فرحت	فرحت اللہ بیگ	۰۴
فرحت	امان خاں	۰۵
فرخ	نواب فرخندہ یار جنگ بہادر	۰۵
فروغ	عبدالوالی	۰۶
فروغ	محمد علی	۰۶
فزا	محمد غوث	۰۶
فضل	عبدالمقتدر	۷
فقیر	فقیر احمد	۷
فوق	صفدر علیخاں	۸
فہیم	غلام دستگیر	۱۰
فیاض	ابوالفیض	۰
فیاض	فیاض علی	۱۱
فیضی	اشرف الدین	۱۱
	ق	
قابل	بھیروں پرشاد	۲
قادر	قادر حسین	۲

Marfat.com

نام	تخلص	صفحہ
محمد قاسم		۳۱۳
محمد یحیی		۳۱۳
حفیظ الدین		۳۱۴
محبوب علی		۳۱۴
یحیی حسینی		۳۱۴
نواب قدرت نواز جنگ بہادر		۳۱۵
نور الرسول		۳۱۵
نواب قطب یار جنگ بہادر		۳۱۶
سید ابراہیم		۳۱۷
سید منجو		۳۱۷
عبد الحمید خاں		۳۱۸
کاظم حسین		۳۱۸
قمر حسن		۳۱۸
عبد الحق		۳۱۹
بدیع اللہ		۳۱۹
ابو الحسن		۳۲۰
قیصر علی		۳۲۰
محمد علی خاں		۳۲۱
ک		
عبد الرحیم		۳۲۲
کاظم علی خاں		۳۲۳

نام	تخلص	صفحہ
انیس احمد	حکیم	۳۲۳
کمال الدین	کمال	۳۲۳
	متین	۳۲۴
رضی الدین حسن	کیفی	۳۲۴
گ		
عبد الکریم	گل	۳۲۷
مصطفی علی اکبر	گرامی	۳۲۷
محی الدین حسینی	گلشن	۳۲۸
فیض اللہ خاں	گہر	۳۲۸
ل		
نظام شاہ	لبیب	۳۲۹
عباس حسین	لطفی	۳۳۰
نوازش علی	لمعہ	۳۳۱
م		
منظور حسین	ماہر	۳۳۱
علی رضا	ماہر	۳۳۱
عزیز الدین	مبشر	۳۳۲
احمد مصطفی	مجنوں	۳۳۲
محمد جہانگیر	مجید	۳۳۲
محب حسین	محب	۳۳۳
معین الدین	محبت	۳۳۳

Marfat.com

محبوب	محبوب راج	۳۳۴	معتمد	گیسو دراز خاں	۴۳
محبوب	شیخ محبوب	۳۳۴	مقتول	بادشاہ محی الدین	۴۴
محسن	میر محسن خاں	۳۳۵	مقبل	تاج الدین	۴۴
محسن	حبیب محسن	۳۳۵	مقصود	عبدالحفیظ	۴۴
محسن	محسن اللہ خاں	۳۳۵	کمند گیر	—	۴۵
محسن	محسن علی	۳۳۵	ملال	عنایت علی	۴۵
محشر	محمد عابدی	۳۳۶	منیر	منیر الدین	۴۶
محمود	سید محمود	۳۳۷	منظور	نواب منظور جنگ بہادر	۴۶
مخدوم	مخدوم محی الدین	۳۳۷	منظور	سید علی	۴۷
مدن	مدن موہن	۳۳۸	مہر	آفتاب علی	۴۷
مرزا	مرزا حسن بیگ	۳۳۸	موحد	محمد حسین	۴۸
مرکز	یٰسین علیخاں	۳۳۹	مونس	مونس احمد	۴۸
مزاج	نواب نثار یار جنگ بہادر	۳۳۹	مہدی	محمد مہدی	۴۹
مست	نوازش علی	۳۴۰	مہدی	محمد علی	۴۹
مست	عبدالغفور خاں	۳۴۰	میکش	محمد علی خاں	۵۰
مسرور	محمد علی	۳۴۱		**ن**	
مسلم	طاہر علیخاں	۳۴۱	نائب	عبدالستار	۵۱
مشتاق	مشتاق احمد	۳۴۲	ناچیز	محبوب علی شاہ	۵۱
مشیر	فخر الدین	۳۴۲	نادان	امراؤ مرزا	۵۲
مظہر	مظہر الدین	۳۴۳	ناطق	احمد بیگ	۵۲
معین	معین الدین علیخاں	۳۴۳	ناظم	محمد علیخاں	۵۳

Marfat.com

اظم	عبدالمقتدر خاں	۳۵۳	نہار	سید محمد علی	۳۶۲
اظم	ظہور الحسن	۳۵۴	نیساں	شامن علی	۳۶۳
اظر	پاپا لال	۳۵۴		و	
امی	عبدالغفور خاں	۳۵۵	واثق	ارشاد حسین	۳۶۴
امی	کوہ سوار	۳۵۵	وارث	عبدالوارث	۳۶۴
ار	سید علی الحسن	۳۵۶	واصل	قادر علی خاں	۳۶۵
جم	محمد احمد	۳۵۶	واصف	محمد علی	۳۶۵
م	نجم الدین	۳۵۶	واصفی	عبدالصمد	۳۶۵
یب	نجیب الدینخاں	۳۵۷	واقف	داؤد علیخاں	۳۶۶
سیم	سلطان محی الدین خاں	۳۵۷	وجد	سکندر علی	۳۶۶
شتر	عبدالجلیل	۳۵۷	وجودی	بادشاہ محی الدین	۳۶۷
شتر	محمد شریف	۳۵۸	وحید	وحید اللہ	۳۶۷
ظم	نواب حیدر یار جنگ بہادر	۳۵۸	وحید	عبدالوحید	۳۶۸
ظم	ٹھاکر پرشاد	۳۵۹	وحید	وحید الدین خاں	۳۶۸
ظمی	نظام الدین علیخاں	۳۵۹	وفا	رکن الدین احمد	۳۶۹
واز	نوازش حسین	۳۶۰	وفا	غلام محمد	۳۶۹
ر	نور الحق	۳۶۱	وفا	حبیب اللہ	۳۷۱
ر	محمد شاہ نور خاں	۳۶۱	وفا	صدیق الزماں	۳۷۱
ر	نور الدین خاں	۳۶۱	وفا	صالح بن عمر	۳۷۲
ر	عبدالکریم	۳۶۲	وفا	عمر خاں	۳۷۲
ری	نور اللہ محمد	۳۶۲	وفا	ولایت علی	۳۷۳

Marfat.com

وقار	کاظم علیخاں	۳۷۳
وکیل	عبدالقادر	۳۷۴
وکیل	عنایت حسین	۳۷۴
ولا	نواب عزیز جنگ بہادر	۳۷۵
	ہ	
ہاتف	عاشق حسین خاں	۳۷۶
ہاشمی	فرید آبادی	۳۷۷
ہرمز	شیخ ہرمز	۳۷۷
ہلال	محی الدین اکبری	۳۷۹
ہوش	بلگرامی	۳۷۹
	ی	
یزدانی	محمود علی	۳۸۱
یسین	غلام یسین خاں	۳۸۱
یقین	سید غوث	۳۸۲
یکتا	فرید الدین	۳۸۲
یوسف	یوسف علیخاں	۳۸۳
یوسف	یوسف علی	۳۸۴

Marfat.com

حضور بندگانعالی

Marfat.com

Marfat.com

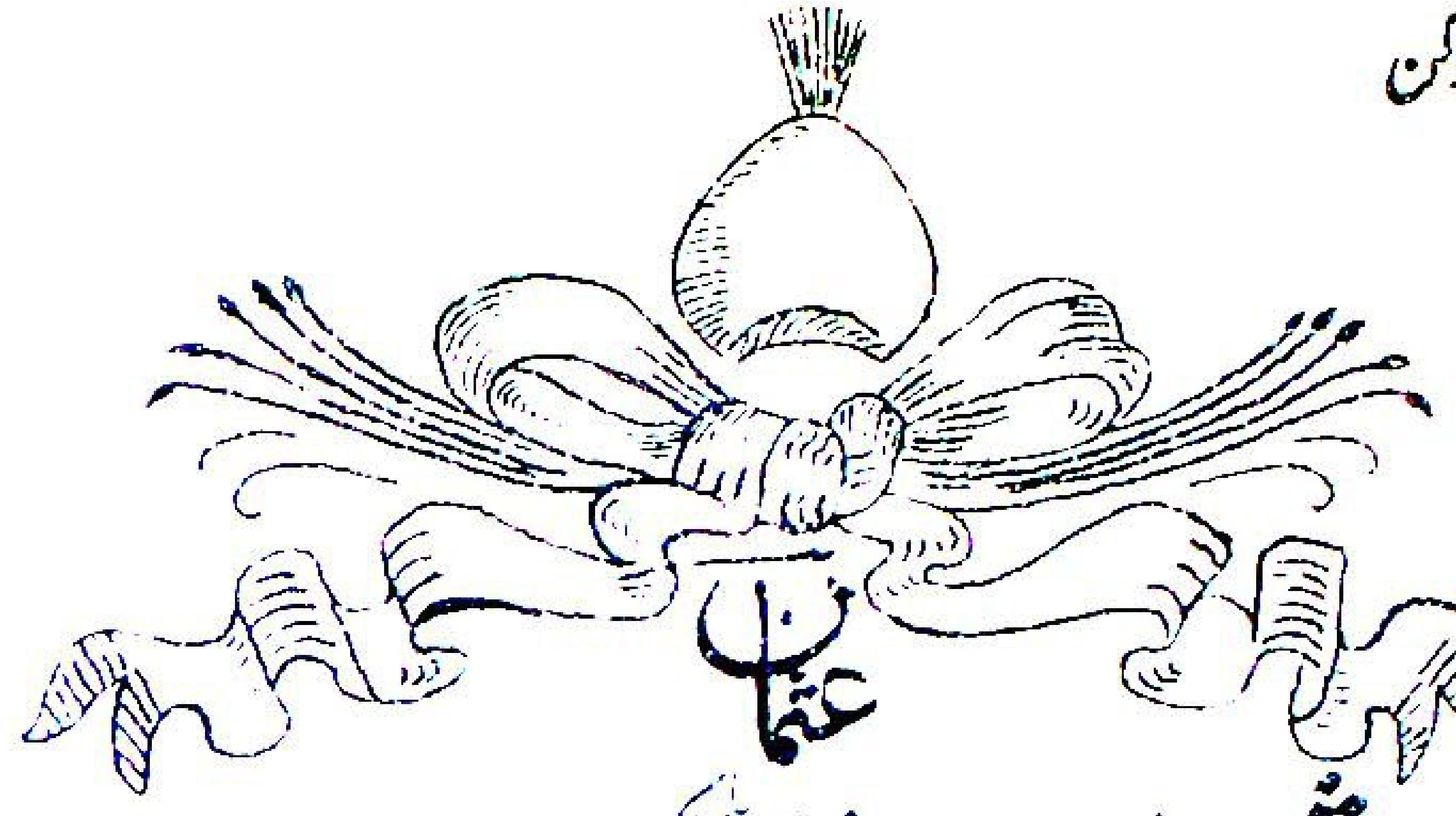

نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ — حضرت اقدس و اعلیٰ

قدر قدرت، بلند شوکت، ذوالحشمت، فریدون منزلت، ہز اگزالٹڈ ہائینس
مظفر الملک و الممالک، آصف جاہ، نظام الدولہ، نظام الملک، سپہ سالار،
میر عثمان علیخاں بہادر، فتح جنگ، سلطان العلوم آصف سابع، یار وفادار،
جی سی ایس آئی۔ جی بی ای، شہریار دکن و برار ادام اللہ اقبالہ

بندگان عالی کی ولادت باسعادت ۲۹ جمادی الاول ۱۳۰۳ ہجری (۵ اپریل ۱۸۸۶ء) کو ہوئی پانچ سال کی عمر شریف تھی کہ رسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ بندگان عالی نے مولانا انوار اللہ خاں المخاطب بہ نواب فضیلت جنگ بہادر سے عربی اور مذہبی تعلیم پائی۔ نواب عماد الملک سے اردو، نادر الملک آغا سید علی شوستری سے فارسی کی تحصیل اور مسٹر ایجرٹن سے انگریزی کی تکمیل فرمائی۔ کرنل افسر الملک بہادر سے فنون سپہ گری کی تعلیم حاصل فرمائی۔ بندگان عالی کا ولیعہدی کا زمانہ علوم متعارفہ کی تحصیل اور امور سلطنت کے تجربہ میں بسر ہوا۔

Marfat.com

سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت غفران مکان کے ہمراہ کلکتہ تشریف لے گئے ہ۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں جب شاہ اڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی میں شرکت فرمائی۔

سنہ ۱۳۲۴ھ میں بندگان عالی کا عقد ہمایون، نواب جہانگیر جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوا، ۸ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ کو والاشان پرنس آف برار نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد اور ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ کو والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر تولد ہوئے۔

۴ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ (۲۲ مہر سنہ ۱۳۲۰ف) (۲۹ اگسٹ سنہ ۱۹۱۱ء) کو بندگان عالی نے ستائیس سال کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوہ فرمایا، سنہ ۱۹۱۱ء ہی میں شاہ جارج پنجم کی تاجپوشی میں شرکت فرمائی ہ سنہ ۱۹۱۱ء میں وایسرائے کی دعوت قبول فرماکر شملہ تشریف لے گئے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہوی تو سلطنت برطانیہ کو عظیم الشان امداد دی، امداد کے لیئے امپیریل سروس ٹروپس روانہ کی گئی۔ ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ روپیہ نقد دیا گیا اور پندرہ لاکھ روپیہ، محکمۂ بحری کے لئے الگ مرحمت ہوا۔ ان کے علاوہ نو لاکھ روپے کا سامان حرب علٰحدہ دیا گیا، سرکاری جو افواج جنگ پر بھیجی گئی تھیں ان کے پورے مصارف برداشت کئے گئے، اور جب حکومت ہند کی مالی حالت خراب ہوگئی تو (۵۰) لاکھ روپے کی چاندی سے مدد کی گئی، سنہ ۱۹۱۸ء میں ملک معظم نے "یار وفادار سلطنت برطانیہ" کا خطاب دیتے ہوئے اپنے ایک دستخطی مکتوب کے ذریعہ سے ان خدمات کا اعتراف کیا، جنوری سنہ ۱۹۲۲ء میں پرنس آف ویلز حیدرآباد تشریف لائے تو انہوں نے بھی اپنی تقریر میں ان خدمات کا اعتراف فرمایا۔

Marfat.com

بندگانِ عالی نے اپنی تخت نشینی کے بعد سے رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے ہر محکمہ میں سعی فرمائی۔ تعلیم عام کر دی۔ تعمیرات اور آرائش کے محکمے قائم فرما دیئے۔ مالگزاری میں رعایا کو سہولتیں بہم پہنچائیں۔ تقاوی دے کر زراعت پیشہ لوگوں کی امداد فرمائی۔ زراعت اور علاجِ حیوانات کے محکموں کی تنظیم بھی انھیں مزارعین کی سہولت کے خیال سے ہوئی۔ بالآخر ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ میں ایک فرمان کے ذریعہ عثمانیہ یونیورسٹی قائم کر کے حیدرآباد کو بغداد بنا دیا۔ سنہ ۱۳۳۱ف میں دارالترجمہ قائم ہوا جس نے علوم و فنون کی سینکڑوں کتابیں اور کروڑوں علمی اور فنی اصطلاحات کا ترجمہ اردو میں کر دیا۔

نومبر ۱۹۱۹ء میں بندگانِ عالی نے اگزیکٹو کونسل قائم فرمایا۔ بڑے بڑے نالے اور بہترین عمارات بنوائیں۔ نفیس ترین سڑکیں اور غریب رعایا کے لیے نام پلی، ملک پیٹ، یاقوت پورہ اور علیپورہ وغیرہ میں مکانات بنوائے اور اناث و ذکور دونوں کی تعلیم کے لیے روپیہ پانی کی طرح بہا دیا۔

۲۰ جنوری ۱۹۳۳ء کو رزیڈنسی ختم ہوگئی اور اس خطّے کی آرائش بھی شروع کی کی جا رہی ہے کہ عنقریب سکندرآباد بھی ختم ہو جائے گا۔ خدا وہ دن جلد لائے۔

بندگانِ عالی کو اوائل ہی سے مذہبیات سے بہت لگاؤ رہا ہے [illegible] تخت نشینی کے بعد سے ملک میں اصلاحیں کیں [illegible] ذاتی [illegible] صفات کو [illegible] اور [illegible] رعایا کی [illegible] کی۔ بندگانِ عالی نہ صرف ایک مصلح اور مدبر کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ ایک شاعر اور ادیب

Marfat.com

بھی ہیں امور سیاسی اور مذہبی دونوں میں فکر فرماتے ہیں اور ادب و شعر پر بھی انتہائی
عبور رکھتے ہیں۔ نثر کا ایک ایک فقرہ مسجع و مقفیٰ ہوتا ہے تو نظم کا ایک ایک شعر گو...
خوش آب۔ خوش نصیب ہے دکن کہ اس ملک کو بندگانِ عالی جیسا سلطان العلوم عالم
فاضل، مدبر، متفکر، سیاس، سخنگو، سخنور، سخن فہم، سخن شناس، حلیم، بردبار، فیاض
عادل، سخی اور رعایا پرور بادشاہ نصیب ہوا۔ دعا ہے کہ خداوندِ عالم بندگان...
کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر ہمیشہ قائم اور برقرار رکھے۔

زندہ کردی چوں مسیحا علم و فن را در دکن
شاد باش اے حضرتِ عثمان علیخاں شاد باش

بندگانِ عالی فارسی، عربی اور اردو تینوں زبانوں میں شاعری فرماتے
ہیں۔ فارسی اور اردو میں اس قدر فکرِ سخن فرمائی ہے کہ دونوں زبانوں کے دو
دیوان نہایت ضخیم مرتب ہوسکتے ہیں۔

اردو کلام نہایت بلند پایہ اور نفیس ہوتا ہے، زبان نہایت ستھری خیال
بلند ترین اور اچھوتے، روزمرہ بہترین اور صاف، مضامین سادہ اور خوش...
کیا بلحاظ رفعتِ تخیل اور کیا بلحاظ محاسنِ شعر ہر غزل اپنی آپ جواب ہوتی ہے
استاد جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل سے مشورہ فرماتے ہیں اور
فارسی کے علاوہ برج بھاشا پر بھی اعلیٰ عبور ہے، چنانچہ بندگانِ عالی نے اتنی
اور اعلیٰ ٹھمریاں ارشاد فرمائی ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یوں تو بندگانِ عالی

Marfat.com

حسن کے رعب سے لے یار شب خلوت میں
شمع کی لو ہے وہ لرزاں کہ بجھائے نہ بنے

اعلیٰحضرت میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ

Marfat.com

Marfat.com

کا سارا مطبوعہ کلام جو جرائد اور رسائل وغیرہ میں اب تک طبع ہو کر ہم تک پہنچا ہے اس قابل ہے کہ سنہری حرفوں میں نقل کیا جائے مگر اس وقت صرف چند اشعار بطور نمونہ نقل کئے جاتے ہیں۔

محبت میں نہ دل باقی نہ ہے تاب و توانائی — ابھی [illegible]

گل و ریحان و [illegible] میں ہو گئے [illegible] — [illegible]

شب [illegible] کی [illegible] میں [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

Marfat.com

دیکھ کر چہرہ ترا ماہِ درخشاں کی قسم
پھنس گئے دام میں ہم زلفِ پریشاں کی قسم

اور ہوں گے گہر و لعل پہ مرنے والے
ہم تو لب پہ ترے لعلِ بدخشاں کی قسم

شمع پروانے نے دیکھ کے صورت تیری
جل بجھے ہم تو کہا ہو گئے شمعِ شبستاں کی قسم

موسمِ گل کا آیا، تو بھی دکھا دے نقشہ
پی لے اے شیخ تجھے سبزہ و ریحاں کی قسم

ہیں لگے سو بار رہِ عشق میں تالے کیسے
تنگ ہی تنگ ہماری در و داماں کی قسم

دیکھ لے قیس اسے جب امارہ ہی کہتے ہیں
تار باقی نہ رہا جیب و گریباں کی قسم

ہو گئی ختم نبوت جو نبی پر عثماںؔ
ہے یہ ایمان ازل سے مرا قرآں کی قسم

داغِ غم اشک کے چھینٹوں سے مٹائے نہ بنے
چند قطرے ہی سے لگی دل کی بجھائے نہ بنے

رخِ روشن کا نظارہ تو ہے آسان لیکن
شعلۂ حسن سے دامن کو بچائے نہ بنے

موسمِ گل کا یہ ہم سے ہے تقاضا پیہم
شیخ کو بھی تو بغیر آج پلائے نہ بنے

غنچۂ دل کو کھلائے گی تو کیا بادِ صبا
تجھ سے جب پردۂ رخسار اٹھائے نہ بنے

حسن کے جلوے سے لے یار شبِ خلوت میں
شمع کی لو ہے وہ لرزاں کہ بجھائے نہ بنے

بھی مرے قصّے میں یاد کچھ ایسا ہوں کہ آج
غیر دنیا تو وہ اسے بھی سنائے نہ بنے

نہیں کچھ جسم حقیقت کو بدلنا عثماںؔ
یاد رکھ دل ہے ترا اس کو بنائے نہ بنے

Marfat.com

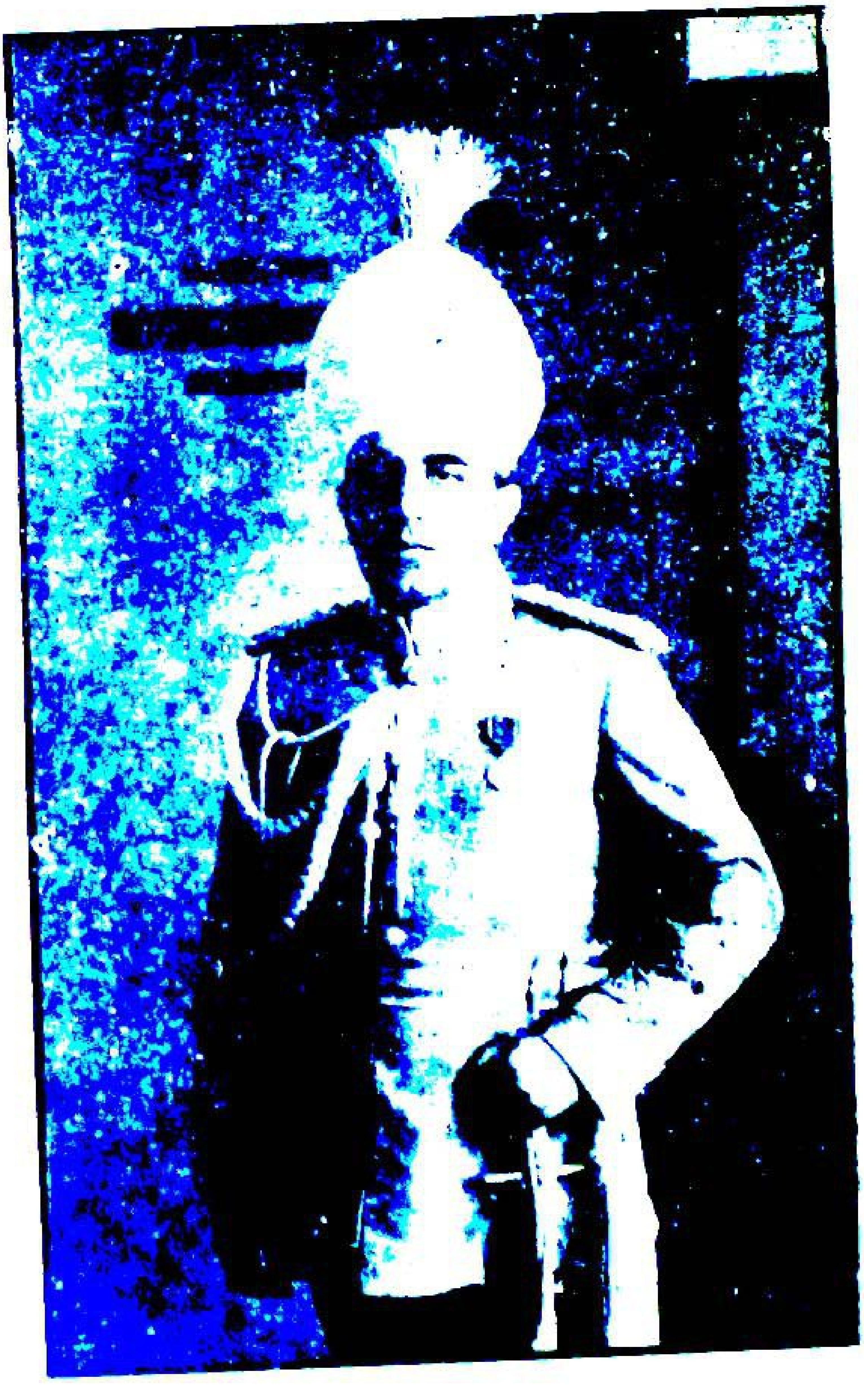

والاشان نواب اعظم جاہ بہادر

Marfat.com

Marfat.com

۱

نواب میر حمایت علی خاں بہادر — والا شان شہزادہ اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار، جنرل و کمانڈر انچیف و ولیعہد دولت آصفیہ

والا شان کی ولادت باسعادت ۔ محرم ۱۳۲۵ھ کو ہوئی ۔ حضور نظام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت فرمائی ۔ عربی ، فارسی اور انگریزی کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ۔ فنون سپہ گری میں بھی خاص مہارت حاصل ہوئی ۔

۱۹۳۱ء میں والا شان نے یورپ کا سفر فرمایا اور اسی دوران [illegible] ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء (یکم رجب ۱۳۵۰ھ) کو شہر نیس میں جنوبی فرانس [illegible] سلطان عبدالمجید خاں سابق سلطان ترکی کی اکلوتی شہزادی [illegible] سے عقد ہوا ۔ [illegible] ۱۹۳۳ء (۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ م یکم آذر ۱۳۴۳ف) یوم جمعہ کو نواب میر برکت علی خاں بہادر مکرم جاہ بہادر تولد ہوئے ۔ ۔ شہریور ۱۳۴۲ف کو بندگان عالی [illegible] حضرت ولیعہد بہادر کو افواج آصفی کے کمانڈر انچیف کے عہدہ سے سرفراز [illegible] ۔ ۱۳۴۶ف میں ملک معظم نے رائل [illegible] کا خطاب عطا فرمایا ۔

والا شان کی تعلیم و تربیت نہایت مکمل اور مستحکم طریقے سے ہوئی ہے

Marfat.com

عربی فارسی اردو اور انگریزی نہایت اچھی جانتے ہیں۔ امورِ سلطنت سے کما حقہ باخبر ہیں۔ فنونِ حرب کی تعلیم بھی بہترین ہوئی ہے اور فوجی کرتبوں اور کھیلوں میں بھی بہت حصہ لیتے ہیں۔ رعایا کی فلاح و بہبود اور اہلِ ملک کی ترقی کی فکر سے غافل نہیں رہتے علمی ادبی مذاق بھی نہایت پاکیزہ ہے۔ مطالعہ ہمیشہ رہتا ہے۔ شعر و سخن سے بھی خاصی دلچسپی ہے۔ اردو میں فکرِ سخن فرماتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمیں والا شان کا زیادہ کلام نہ مل سکا۔ صرف ایک غزل دستیاب ہوئی ہے جو نقل کی جاتی ہے۔

مار ہی ڈالا مجھے ناز و ادا سے پہلے
جان دینا ہی پڑا مجھ کو قضا سے پہلے

آمدِ فصلِ بہاری کی کرامت ہے یہی
گل کھلے جاتے ہیں گلشن میں صبا سے پہلے

نہیں امید کہ ہو دستِ مسیحا سے شفا
کام یاں ہو ہی گیا اپنا دوا سے پہلے

ہو گیا عشق میں اب خونِ جگر بھی اپنا
رنگ طرفہ ہوا پیدا یہ حنا سے پہلے

اے تقاضائے محبت میں تصدق تجھ پر
اثرِ آہ نمایاں ہے دعا سے پہلے

ہائے اس شوخ جفا جو کے ستم کے انداز
اس نے دی مجھ کو سزا بھی تو خطا سے پہلے

زمزم و کوثر و تسنیم سے تو اے اعظم
دھو لے منہ اپنا ذرا حمدِ خدا سے پہلے

والاشان نواب معظم جاہ بہادر

Marfat.com

Marfat.com

نواب میر شجاعت علی خان بہادر دام اقبالہ — شہزادۂ والا شان میجر جنرل معظم جاہ بہادر، صدر نشین آرائش بلدہ۔

والا شان کی ولادت ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ کو ہوئی۔ حضور بندگان عالی نے اپنی نگرانی میں تعلیم و تربیت دلوائی اور عربی و فارسی، انگریزی کی خاص تعلیم دی گئی۔

۱۹۳۱ء میں نواب والا شان نے شہزادہ اعظم جاہ بہادر کے ساتھ یورپ کا سفر فرمایا اور اسی مبارک سفر میں والا شان کا عقد ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳۵۰ھ روز پنجشنبہ بمقام نیس خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالمجید خان بہادر سلطان ترکی کی بھتیجی اور سلطان مراد خان دوم کی نواسی شہزادی نیلوفر سے ہوا۔

یکم ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ کو بندگان عالی نے معظم جاہ آرائش بلدہ کے عہدہ جلیلہ سے ممتاز فرمایا۔

شہزادہ والا شان نہایت حلیم، بااخلاق [illegible] طبیعت اچھی پائی ہے۔ مذاق شعر نہایت عمدہ اور اعلیٰ ہے [illegible] مطالعہ جاری رہتا ہے۔ دیوان مرتب ہو چکا ہے جو زیر طبع ہے۔ سلام اور غزل

Marfat.com

پر زیادہ طبع آزمائی فرماتے ہیں۔

آئے گر اُن کی مہربانی سے — موت اچھی ہے زندگانی سے

ختم ہو تو شورِ حشر اُٹھے — متصل ہے مری کہانی سے

کہہ چکے حالِ دل زباں سے بہت — اب سنا لینگے بے زبانی سے

منزلِ عشق میں نشان تیرا — ہم نے پایا ہے بے نشانی سے

رنگِ جوشِ بہارِ اہلِ چمن — مانگ لائے تیری جوانی سے

قتل کرتے ہیں وہ کریں کیا غم — پر جلا دیں گے مہربانی سے

کیا ہے نسبت کسی خوشی کو شجیع
غمِ الفت کی شادمانی سے

محشر کا تھا سماں ترے ناز و ادا کے بعد — تو اُٹھ چلی نگہِ فتنہ زا کے

پھر ایسے چاہنے والے نہ ہو سکے — نام وفا ہی مٹ گیا اہلِ وفا کے

جب تک نہ ہو فراق مزا کیا وصال کا — مہر و وفا کا لطف ہے جور و جفا

ہے بندگی میں اُن کی ہر اک بندۂ خدا — بت بھی خدائی کرنے لگے مرتبہ

کھولے ہیں بند کیا کسی گل پیرہن نے آج — آتے ہیں کیوں نسیم کے جھونکے

یہ بھی تھا اُن کے لطف و عنایت کا اقتضا — یہ ہم خطا جو مجھ سے ہوئی ہے خطا

عظمت میں اور شرف میں شجاعت میں فضل میں
حسینؑ ہی شجیع رہے مرتضیٰؑ کے بعد

Marfat.com

ہیں یہ الفت کے کرشمے کہ مرے حصّہ میں زیست ایسی ہے کہ مرتا ہوں قضا سے پہلے

گرچہ بے خود ہوں مگر ہوش ہے اتنا ساقی ہوش اُڑے تھے نگہ ہوش ربا سے پہلے

مجھ کو وہ چین سے مرنے بھی نہ دیں گے شاید آ گئے ہیں مرے بالیں پہ قضا سے پہلے

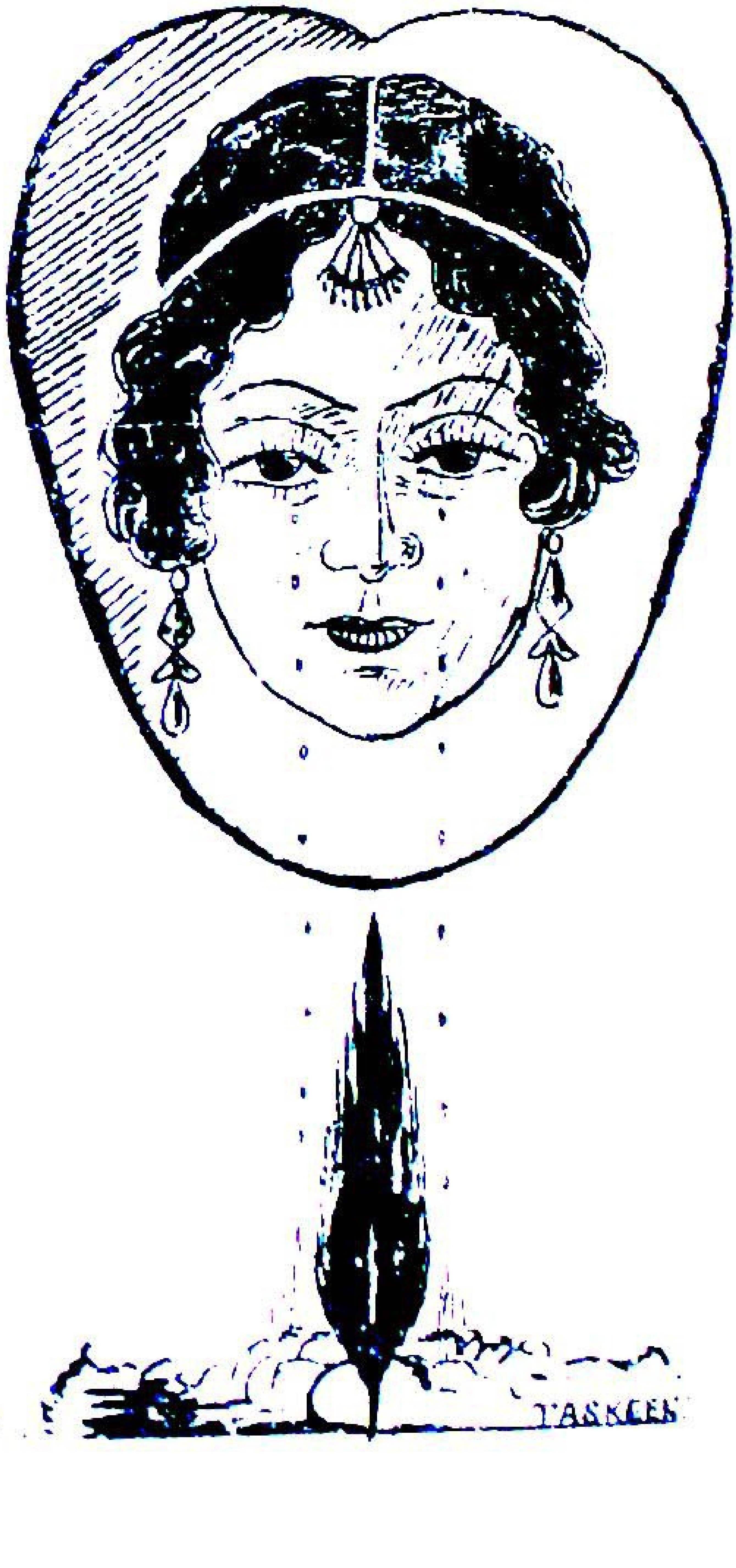

Marfat.com

کاظم

نواب میر کاظم علی خاں بہادر (اقبال) نام ——— شہزادہ کاظم جاہ آپ کی ولادت ۵ شعبان ۱۳۲۳ھ کو ہوئی۔ شاہانہ طور پر نہایت اہتمام کے ساتھ تعلیم و تربیت ہوئی عربی، فارسی، انگریزی اچھی طرح جانتے ہیں، شاعری کا شوق ہے، غزل خوب فرماتے ہیں۔

عجب انداز عجب ناز سے آئی ہے بہار — شاخ پر بار بھی ہے پھولوں کا انبار بھی ہے
جام پر جام پلانے کا ہے موقع ساقی — ابر دُربار بھی ہے بادۂ گلنار بھی ہے

یاد آگئیں ہماری وفائیں جو بعد قتل — قاتل بھی شرمسار ہے جور و جفا کے بعد
صدمے اٹھائے لاکھ مرے دل نے عشق میں — قائل وہ کب ہوئے مرے صبر و رضا کے بعد

اب علاج دل بیمار کہاں ممکن ہے — لا دوا ہو گیا درد اپنا دوا سے پہلے
دیکھنا شان حقیقت کا اگر ہے منظور — دل کو آئینہ بنا ذکر خدا سے پہلے

Marfat.com

ہزار نغمے سنائے چمن چمن لیکن — ستم کے شکوے پہ کھلتی نہیں زبانِ صیاد
ابھی بہار ہے مجھ کو چمن میں رہنے دے — چلا ہے لیکے یہاں سے مجھے کہاں صیاد

تجھ کو خوفِ خدا نہیں آتا — فائدہ کیا ہے جانستانی سے
دل ہوا ہے مرا بحمد اللہ — مطمئن دورِ آسمانی سے

یہ دل ہے گوہرِ یکتا کے مانند — یہ سینہ مثلِ آغوشِ صدف ہے
یہ کہتا ہے تجھے سارا زمانہ — شہا تو فخرِ شاہانِ سلف ہے

شاہِ دکن کہ علم کا دریا کہیں جسے — وہ ذات ہے کہ دہر میں یکتا کہیں جسے
کاظم یہ شہ کی شان میں کہتا ہے آسماں — ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

خمسہ بر غزل بندگانِ عالی

دین کے ساتھ کسی کو زر و دینار کے ساتھ — ذوق جو اک ہے خمانہ خمار کے ساتھ
عشق پروانہ کو ہے شمع پر انوار کے ساتھ — انس ہے بلبلِ شیدا کو گلزار کے ساتھ
وہی نسبت ہے مجھے کوچۂ دلدار کے ساتھ

چھپ گیا آ گئی منہ اپنا خزاں نے موڑا — میکدے میں نئی کاگوں کا نہیں اب توڑا

Marfat.com

خوب رندوں کو ملا بنت عنب کا جوڑا
موسم گل نے نیا آج شگوفہ چھوڑا
کہ اڑی جاتی ہے مے ساغر گلنار کے ساتھ

Marfat.com

حشمت

نواب میر حشمت علیخاں بہادر دام اقبالہ ـــــ شہزادہ حشمت جاہ، آپکی ولادت ۱۳ صفر ۱۳۲۱ھ کو ہوئی، تعلیم و تربیت بڑی اچھی ہوئی، شاعری کا ذوق ہے فکر سخن خوب فرماتے ہیں۔

اب عہد کرلیا ہے یہ میں نے خزاں کے بعد | منت پذیر غنچہ نہ ہوں گا کھلا کے بعد
دربار حسن و عشق میں دل پیشکش ہوا | سیکھا یہ ابتدا نے کتاب وفا کے بعد
پژمردہ گل پہ دو قطرے ماتم اپنا اگر | رونے لگا کون گل خزاں نوا کے بعد
آیا جو راز دل سے لب تک دوام اقبال | پیدا آشنائی نگہ بنا کے بعد

سامنا حسن خداداد میں کوئی کرسکتا نہیں | ہاں ترا عکس جمال ہو تو ترا آئینہ ہو

قطعہ

معمور طرب شاہ کا کاشانہ ہو | ہر روز فزوں شوکت شاہانہ ہو
برتری ہیں گر جہاں پہ جہاں تک آئینہ | ہر ایک کی زباں پہ [illegible]

Marfat.com

ہاشم

نواب میر ہاشم علیخاں بہادر دام اقبالہ — شہزادہ ہاشم جاہ، ولادت ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ کو ہوئی، تعلیم و تربیت نہایت عمدہ ہوئی ہے، شاعری کا شوق ہے فکرِ سخن خوب فرماتے ہیں:۔

حضرت کی ذات پاک ہے ذاتِ خدا کے بعد — پیدا ہوا نہ کوئی نبی مصطفےٰ کے بعد

اگر تیرے در کی ملے خاک خواجہ — تو ہو جاؤں میں خاک سے پاک خواجہ
یہ پائی ہے گنبد نے تیرے بلندی — کہ خم جس کے آگے ہیں افلاک خواجہ

چھوٹ جائے نہ کہیں گیسوئے مشکیں سے تیری — باندھ لے دل کو مرے زلفِ دوتا سے پہلے
ہم کو معلوم ہے دنیا کو فنا ہے ناصح — لوٹ لیں کیوں نہ مزے روزِ جزا سے پہلے

چار دن کی ہے حقیقت میں بہار ہستی — زندگی پر کسی انسان کو دھوکہ کیوں ہو
شاہِ عثماں کا پسر دل کا غنی ہو ہاشم — دولت و جاہ و حشم کی مجھے پروا کیوں ہو

Marfat.com

ترانہ سازِ عشرت کا یہی ہر انجمن میں ہے
کوئی لذت اگر ہے تو مئے توبہ شکن میں ہے

یہ موسم یہ گھٹا اور یہ ہوائے سرد کیا کہنا
کھلے ہیں پھول ہر سو نغمہ زن بلبل چمن میں ہے

نسیمِ صبح اتراتی ہوئی پھرتی ہے عالم میں
وبوئے عطر افشاں آج گل کے پیرہن میں ہے

ہوئے بے پردہ جلوے جم گیا رنگِ نشاط ایسا
نئی تاثیرِ ساقی جامِ صہبائے کہن میں ہے

طلسمانِ مسرت کا نہ عالم پوچھ اے ہاشم
گماں ہوتا ہے جنت کا بہار ایسی چمن میں ہے

ہوئی کیا خوش ہو زندگانی سے
سب کو جانا ہے دارِ فانی سے

ہے منور یہ عالمِ امکاں
روئے انور کی ضوفشانی سے

Marfat.com

تقی

نواب میر تقی علیخاں بہادر دام اقبالہٗ ——— شہزادہ تقی جاہ، آپ ۲ ربیع
کو تولد ہوئے، تعلیم و تربیت اعلیٰ ہوئی ہے فکر شعر بھی فرماتے ہیں، غزل اور ر
خاص طور پر خوب فرماتے ہیں،

دل کی وہی تڑپ رہی زیر مزار بھی — کچھ مل سکا سکون نہ ہم کو فنا کے بعد
سرخی ہو گیا حنا کی حسینوں کے ہاتھ میں — رنگ وفا ہی اڑ گیا اہل وفا کے بعد

شربت دید کا طالب ہوں قضا سے پہلے — کاش بھر جائیں مری آنکھوں کے کا
کوئی تدبیر ہو اے پیر مغاں ایسی بھی — کہ ملے جام بقا جام فنا سے

قطعہ

نام کیا کیا گل و شمشاد و سمن کے نکلے — ناز پروردہ سب آغوش چمن کے
اور بھی رنگ تقی جشن گرہ میں دیکھا — جھومتے مست جو صہبائے کہن

Marfat.com

بشارت

نواب میر بشارت علی خان بہادر دام اقبالہ ــــــــ شہزادہ بشارت جاہ،

آپ کی ولادت ۱۸ رجب ۱۳۳۳ھ کو ہوئی۔ تعلیم و تربیت نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی، غزل گوئی کا شوق ہے۔ فکر سخن خوب فرماتے ہیں۔

شرم کیوں آتی ہے میخانہ میں واعظ تجھ کو
سب ہیں مدہوش یہاں کیا کوئی ہشیار بھی ہے

اے صبا کچھ تو دکھا شان مسیحائی کی
کہ ہوا خواہ ترا نرگس بیمار بھی ہے

بے پر و بال ہو کے ہم آزاد
ہو گئے بند پرفشانی سے

لے اڑا جلوہ شاہد مے کو
تجلۂ جام ارغوانی سے

رکھ دیا بار محبت ترے شیدائی پر
جو کبھی اٹھ نہ سکا ارض و سما سے پہلے

درد دل کم جو ہوا اور بڑھا درد جگر
حال بیمار کا اچھا تھا تمنا سے پہلے

بانیٔ دین نے کیا کفر اشتہار باطل
منہدم ہو گیا بت خانہ کیا خوب کیا

Marfat.com

سعادت

نواب میر سعادت علیخاں بہادر دام اقبالہٗ ——— شہزادہ سعادت جاہ

ولادت ۸ صفر ۱۳۲۶ھ کو ہوئی تعلیم و تربیت اعلیٰ ہوئی ہے، مذاقِ شعر نہایت اچھا ہے، فکرِ سخن خوب فرماتے ہیں۔

ہر شے کی فکر ہوتی ہے اس کی فنا کے بعد　　یاد آئے گی وفا انہیں اہلِ وفا کے بعد
کیوں غمگسار ہم اسے سمجھیں کہ کوئی اور　　غمخوار ہو گیا دلِ درد آشنا کے بعد
اچھا ہوا کہ اُن کی اداؤں پہ مر مٹے　　باقی نہیں ہے موت کوئی اس قضا کے بعد

چارہ گر آج تری شرم خدا نے رکھ لی　　درد جاتا رہا تجویزِ دوا سے پہلے
لب تک آیا نہ تھا نالہ کہ ہوئے اشک رواں　　کارواں چلنے لگا بانگِ درا سے پہلے

جلوہ حضرتِ ناز دکھلائیے　　اب نہ شوقِ دید میں تڑپائیے
صاف کہہ دیجئے نہیں مطلوبِ دل　　یوں نہ پائے ناز سے ٹھکرائیے
دل سی شے اور اس طرح پامال کی　　قدردانی دیکھ لی بس جائیے

Marfat.com

مہاراجہ یمین السلطنت کرشن پرشاد بہادر

Marfat.com

Marfat.com

شاد

راجہ کشن پرشاد (ناظر اعلیٰ) ——— راجہ راجایان ہز اکسلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت کے سی آئی ای، جی سی آئی ای، پیشکار و صدر اعظم باب حکومت۔

آپ راجہ راجایان ہری کشن بہادر کے صاحبزادے اور راجہ نرائن پرشاد نرندر بہادر کے نواسے، راجہ چندو لال دیوان دکن کے خاندان سے اور راجہ ٹوڈرمل کی یادگار ہیں، ۱۰۔ جمادی الآخر سنہ ۱۲۸۰ھ کو آپ کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی۔ راجہ نرندر بہادر نے آپ کا نام کشن پرشاد رکھا اور اپنی آغوش عاطفت میں پرورش کی، عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور انگریزی کی تعلیم باقاعدہ ہوئی مرہٹی اور تلنگی بھی آپ نے سیکھ لی، ان زبانوں کو آپ بے تکلف بولتے ہیں، فارسی اردو اور سنسکرت پر آپ کو ادیبانہ عبور ہے، اور ان زبانوں میں شعر بھی کہتے ہیں۔

سنہ ۱۳۱۹ھ میں حضرت غفران مکان نے آپ کو راجہ بہادر خطاب سے معزز فرمایا، سنہ ۱۳۲۰ھ میں آپ اپنے نانا راجہ نرندر بہادر مرگباشی کے جانشین اور ۱۳۲۱ھ میں پیشکاری سے سرفراز ہوئے اور راجہ راجایان مہاراجہ بہادر خطاب بھی سرفراز ہوا۔

Marfat.com

اسی کے ساتھ وزارتِ افواج بھی عطا ہوئی ۔ ۱۳۱۵ھ میں مجلس امرا کے رکن مقرر ہوئے
۱۳۱۹ھ میں منصرم مدار المہام اور ۱۳۲۰ھ میں مستقل ہوئے ۔ ۱۳۲۱ھ میں گورنمنٹ آف
انڈیا نے آپ کو نائٹ ہڈ اور کے ، سی ، آئی ، ای ، اور ۱۳۲۸ھ میں جی ، سی ، آئی
ای کا اعزاز اور تمغہ عطا کیا ، ۱۳۲۰ھ میں آپ کو یمین السلطنت کے خطاب سے
معزز کیا گیا ، گیارہ سال تک آپ نے قلمدان وزارت سنبھال کر ۱۳۳۰ھ میں
استعفا دیا ۔ ۱۳۳۶ف میں آپ صدر اعظم بابِ حکومت ہوئے اور تادم تحریر اس
عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں ۔

آپ نہایت زندہ دل ، سادہ مزاج منکسر الطبع ، حد درجہ پابند وضع ، ہمدرد
ملنسار ، اور امیرانہ وضعداری کے پابند ہیں ۔ ملک و مالک کے حد درجہ وفادار
شرفا اور امرا کے شفیق اور غمگسار ، ماتحتین پر لطف و کرم کرنے میں یکتا ہیں ۔
ادبیات سے بہت لگاؤ ہے ، کم و بیش پچاس کتابیں آپ کے قلم سے نکل چکی
ہیں ۔ جو طبع ہو کر نہایت مقبول ہوئیں ، افسانہ ، ناول ، تصوف ، عروض ، تذکرہ
تاریخ ، سفرنامہ ، ادب وغیرہ پر آپ کے بلند پایہ معلومات کا حال ان تصانیف کے
مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ، کلام کے کئی ایک مجموعے ، رباعیات کے مجموعے
کئی ایک مثنویاں بھی طبع ہو چکی ہیں ۔ فنون لطیفہ کا نہایت اچھا ذوق ہے مصوری
اور خطاطی میں بھی ید طولیٰ حاصل ہے ۔ روغنی اور آبی رنگوں (آئیل اینڈ واٹر کلر) میں
آپ بڑی اچھی تصویریں بناتے ہیں ، آپ کے قطعات خوش نویسی کے بہترین نمونے

Marfat.com

ہوتے ہیں۔

باوجود انتہائی مصروفیت کے اردو اخبارات اور رسائل اور جدید مطبوعات اردو کا مطالعہ جاری رہتا ہے، علماء، فضلاء اور شعراء سے صحبتیں گرم رہتی ہیں، انشا پردازوں، شاعروں اور اہل علم کی امداد و اعانت ہمیشہ فرماتے ہیں، مدت سے اپنی ڈیوڑھی پر ماہوار مشاعرہ فرماتے ہیں حیدرآباد کے ہر ایک علمی ادبی کام میں نہایت فراخدلی سے حصہ لیتے ہیں۔ ابتداءً حضرت غفران مکان، اور استاد داغؔ سے مشورہ کیا کرتے تھے، یوں تو تمام اصناف سخن پر کامل عبور ہے مگر غزل، قطعہ اور نثر بڑی اچھی کہتے ہیں، طبیعت بڑی اچھی پائی ہے نزاکت و بلندیٔ تخیل ہر شعر سے نمایاں رہتی ہے۔ نہایت جلد اور سیر غزل کہتے ہیں اور اپنے خاص رنگ کے مالک ہیں۔

فنا کہتے ہیں کسکو؟ موت سے پہلے ہی مرجانا — بقا ہے نام کس کا؟ اپنی ہستی سے گزر جانا
جو روکا راہ میں جس نے تو شہ عباسؑ سے بولے — مرے بھائی نہ غصے میں کہیں حد سے گزر جانا
کہا اہل حرم نے رو کے یوں اکبرؑ کے لاشے پر — جواں ہونے کا شاید تم نے رکھا نام مرجانا
بقا میں تھا فنا کا مرتبہ حاصل شہیدوں کو — وہاں اس پہ عمل تھا موت سے پہلے ہی مرجانا
نہ لیتے کام گر سبط نبیؐ صبر و تحمل سے — لعینوں کا نگاہ خشم سے آسان تھا جلانا
دکھائی جنگ میں شوکت ادھر جا پہنچے کوثر پہ — یہ اصغرؑ ہی کی تھی رفتار ادھر آنا ادھر جانا
یہاں کا زندہ رہنا موت سے بدتر سمجھتا ہوں — حیات جاوداں ہے کربلا میں جاکے مرجانا

Marfat.com

خیال اتنا رہے اے شاد برپا جب قیامت ہو
غم سبط نبی میں پیش داور نوحہ گر جانا

اب دماغ و دل میں وہ قوت نہیں وہ دل نہیں — شاد اب اشعار میرے درخور محفل نہیں
تو میرے اشک ندامت کی حقیقت کچھ نہ پوچھ — اس کا ہر قطرہ وہ دریا ہے جہاں ساحل نہیں
گھر خدا کا تھا مگر بت اس میں آکر بس گئے — اب مرقع ہے حسینوں کا ہمارا دل نہیں
نکتہ چیں ہو میری رندانہ روش پر کیوں کوئی — میں کوئی زاہد نہیں، واعظ نہیں عاقل نہیں
پردہ داری کرتی ہے در پردہ لیلیٰ عشق کی — جذبۂ دل قیس کا ہے پردہ متحمل نہیں
انقلاب دہر سے الٹا زمانے کا ورق — اہل محفل وہ نہیں وہ رونق محفل نہیں

ہند میں چلنے لگی ہے اب ہوائے انقلاب
شاد سچ ہے یہ جگہ رہنے کے قابل نہیں

ساغر مے پیش کرکے شیخ سے کہتا ہوں میں — ہدیۂ احقر ہے یہ گو آپ کے قابل نہیں
حق ہیں اب عاشق سے دیکھیں فیصلہ ہوتا ہے کیا — عشق کا دعویٰ حضور حسن تو باطل نہیں

مضمر ہے بقا ہستی عالم کی فنا میں — اک جادۂ وحدت بھی ہے کثرت کی فضا میں
آواز الست آپ کی جب سن تو چکا تھا — اپنے کو پھنسایا ہے بلا کہہ کے بلا میں
نیرنگی انداز نظر دیکھ رہا ہوں — ڈوبی ہوئی ہے شوخ نظر شرم و حیا میں

Marfat.com

نواب لطف الدولہ بہادر مرحوم

Marfat.com

Marfat.com

لطف

نواب لطف الدولہ بہادر مدظلہ العالی

نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر کے فرزند اور نواب سر خورشید جاہ بہادر کے پوتے ہیں [illegible] ۱۲ محرم ۱۲۸۶ھ کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے، محمد لطف الدین خاں نام رکھا گیا، مکان ہی پر تعلیم و تربیت ہوتی رہی، بچپن سے شعر و سخن کا شوق تھا اور اسی زمانے میں شعر کہنا شروع کیا،

اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد ۱۱ ذی حجہ ۱۳۲۲ھ کو پائیگاہ خورشید جاہ کے والی مقرر ہوئے ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ سے آپ نے اپنے چھوٹے بھائی نواب محمد اکرم الدین خاں بہادر کو ساتھ لے کر اپنی پائیگاہ کا کام انجام دینا شروع کیا ۱۷ رجب ۱۳۲۹ھ کو لطافت جنگ اور ۲۹ جمادی الاخر ۱۳۳۲ھ کو لطف الدولہ خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ۲۹ شوال ۱۳۲۹ھ کو معین المہام [illegible] مقرر ہوئے اور غرہ رجب ۱۳۳۳ھ کو معین المہام تعمیرات ہوئے ۱۳۳۷ھ میں صدر المہام عدالت و امور مذہبی مقرر ہوئے اور اب تک صدر المہامی سے سرفراز ہیں، آپ نہایت علم دوست قابل اور ذی حس نیز ہیں، شعر نہایت اچھے

Marfat.com

ہے کہتے ہیں۔

اذیتیں دل کو سب سے پہونچیں بتوں سے کیا اک جہاں ہے ہمکو
شکایت اپنے نصیب کی ہے گلہ نہیں آسماں سے ہم کو

نہ قول و عہد و قسم سے مطلب غرض نہیں ہے نہ ہاں سے ہم کو
کلام سننا ہے آج کوئی زبان معجز بیاں سے ہم کو

سنائیں کیا حال دل انہیں ہم چھپائیں کیا حالِ دل کو اُن سے
سکوت سے فائدہ نہ کوئی نہ کچھ ہے حاصل بیاں سے ہم کو

یہ صاف معلوم ہو رہا ہے عدو سے ملنا غلط نہیں ہے
تمہارے اندازِ گفتگو سے تمہاری طرزِ بیان سے ہم کو

بھلے ہی غیر ہم نے مانا بھلا کہو تم بلا سے ان کو
بُرے سہی ہم مگر نہ بولو بُرا تم اپنی زباں سے ہم کو

وہ جانے والے ہیں غیر کے گھر مدد کرائے شورِ نالۂ دل
جگانا ہے فتنۂ قیامت کو آج خوابِ گراں سے ہم کو

وفا شعاری وجاں نثاری یہی ہے طرزِ روش ہماری
تمہاری چالیں عدو کی گھاتیں بھلا یہ آئیں کہاں سے ہم کو

ازل سے ہے سجدہ گاہ ہماری یہیں گزاریں گے عمر ساری
مٹاؤ خطِ جبین کو پہلے اوٹھاؤ پھر آستاں سے ہم کو

Marfat.com

انھیں کا ہے نام حضرتِ لطف یہی تو مشہور پارسا ہیں
دکھائی دیتے ہیں میکدہ میں خموں کے وہ درمیاں سبھی کو

ہے نور الٰہی کی جلوہ گری تم سے — کونین منور ہے ماہ مدنی تم سے
ہے باغِ دو عالم کی تم سے چمن آرائی — پہونچی ہے گلوں کو بھی گل پیرہنی تم سے

لہی وسعتِ رحمت کو دیکھ کر تیری — گناہ اتنے کئے ہیں کہ کچھ حساب نہیں
ں سے شرم ہمیں سے حجاب ہی سارا — حیا نہیں تمہیں غیروں سے کچھ حجاب نہیں
کوئی رنگ ہے بیٹھے ہو منہ بنائے ہوئے — یہ کوئی بزم ہے ساغر نہیں شراب نہیں

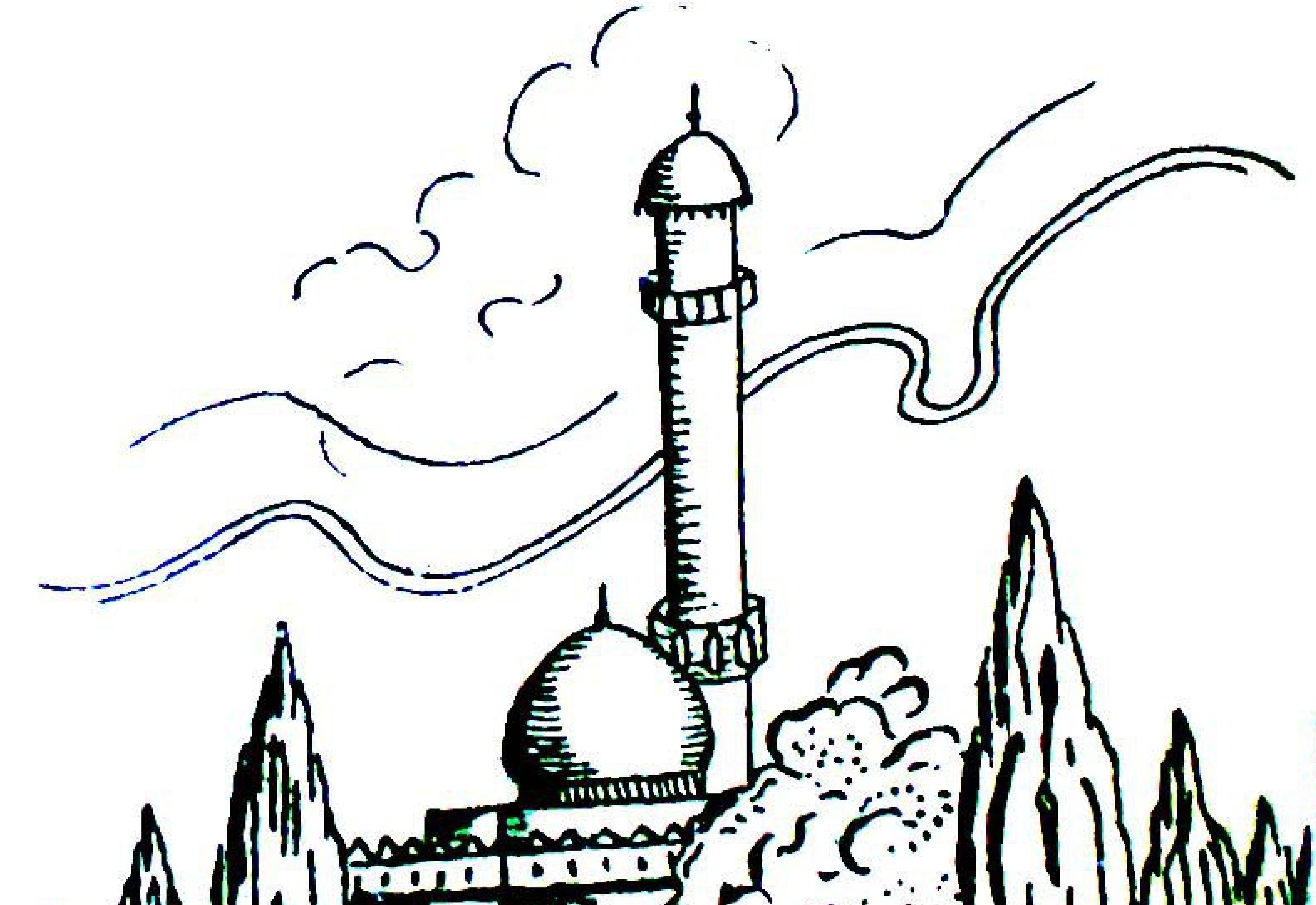

Marfat.com

معین

نواب معین الدولہ بہادر مدظلہ العالی نواب سر آسمان جاہ بہادر
فرزند ہیں، ۷ رذیقعدہ ۱۳۰۵ھ کو حیدرآباد میں تولد ہوئے اور خانگی طور پر تعلی
ہوتی رہی۔ ۱۳۱۱ھ میں آپ کے والد نے خلعت یتیمی دیا تو حضورِ غفران مکان
اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ ۱۳۲۴ھ میں آپ کی والدہ شہزادی پرورش النسا
صاحبہ نے انتقال کیا تو حضور نے پائیگاہ سر آسمان جاہ کا والی آپ کو مقرر
۱۳۲۳ھ میں آپ نے محکمۂ مال کے کام کا تجربہ حاصل فرمایا، ۱۳۳۰ھ میں
اعانت جنگ اور ۱۳۴۱ھ میں معین الدولہ خطاب سرفراز ہوا۔ ۲۵ رصفر ۱۳۴۲
کو آپ صدر المہام صنعت و حرفت مقرر ہوئے، غرہ رجب ۱۳۴۳ھ کو صدر الم
افواج مقرر ہوئے مگر بعد میں آپ سبکدوش ہوگئے۔

آپ کو بچپن ہی سے شاعری اور شکار کا شوق ہے دونو
آپ نے خصوصیت حاصل کی ہے نہایت اچھے شاعر ہیں اور بڑے مشہو
قادر انداز۔ ۱۳۳۱ھ میں آپ بغرض شکار کشمیر تشریف لے گئے جہاں بڑ
معرکہ کے شکار کئے ہیں جو مدت تک حیدرآباد کے بچے بچے کی زبان پر

Marfat.com

نواب معین الدولہ بہادر

Marfat.com

Marfat.com

آپ حد درجہ سادہ مزاج ، ہمدرد ، شفیق اور نیک طینت امیر ہیں ۔

بوالہوس عشق میں اے شعبدہ گر کچے ہیں
گو ترے چاہنے والے ہیں مگر کچے ہیں

آتش سوزِ نہاں اور بھڑک تھوڑی دیر
تیغ مژگاں پہ ابھی لخت جگر کچے ہیں

یہ چھیڑ اچھی نہیں اس ناوک بیداد کے ساتھ
تیرے انگور ابھی زخم جگر کچے ہیں

غیر کے فقروں میں آجائیں تو کچھ دور نہیں
لاکھ پختہ ہیں وہ کانوں کے مگر کچے ہیں

چھٹ گئے کنج قفس سے بھی تو کیا اے صیاد
تاب پرواز کہاں ہے ابھی پر کچے ہیں

بڑھ کے شیشہ سے بھی عشاق کے دل میں نازک
اے بتو رہتے ہو تم جن میں وہ گھر کچے ہیں

اے معین اہل حسد میں نہیں وہ رائے یقینی
پختہ کاری کا تو دعویٰ ہے مگر کچے ہیں

رلا رہا ہے زمانہ ہنسا ہنسا کے مجھے
بگاڑتا ہے مقدر بنا بنا کے مجھے

تم اپنی طرز میں یکتا ہیں اپنے رنگ میں فرد
جفا کے ڈھنگ تمھیں یاد ہیں وفا کے مجھے

گلہ کروں کسی نا آشنا کا کس منہ سے
کہ یاد ہیں ستم و جور آشنا کے مجھے

بتوں کا عشق ہے دل میں مگر یہ خوف بھی ہے
کہ انفعال ہو روبرو خدا کے مجھے

عدو کا ہوں میں عدو اور دوست کا ہوں دوست
معین دیکھ لیا سب نے آزما کے مجھے

غیروں کی دوستی پہ نہیں اعتبار دوست
یہ رنگ کیا جمتے ہو تم پائدار ہے

وہ ہے عدو کی بزم ہے اور سو طرح کے رنگ
میں ہوں سکوت شب غم انتظار ہے

Marfat.com

چاہا جو اُس نے مجھ کو عدو کٹ کے مر گئے
تلوار ہے کوئی کہ ستمگر کا پیار ہے

ہے داغِ عشق ہی سے مرے دل کی خبر میں
یہ ایک پھول لالہ چمن کی بہار ہے

میرا کوئی رفیق نہیں شامِ ہجر میں
دل ہے تو وہ بھی اس کے لئے بیقرار ہے

دل جس کا خوش ہو اسکو ہے ہر حال میں خوشی
بادِ خزاں بھی رشکِ نسیمِ بہار ہے

کیا غم ہے اے **معیںؔ** مجھے میزانِ حشر کا
پلّے پہ میرے رحمتِ پروردگار ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اعجاز

حضرت ملکہ دکن دلہن پاشا مدظلہا — آپ نواب جہانگیر جنگ بہادر
ابن نواب حیدر الدولہ حیدر جنگ بہادر ابن حیدر الملک رفیع الدولہ بہادر کی
صاحبزادی ہیں، آپ کی دادی راحت النساء بیگم صاحبہ قبلہ نواب احتشام الدولہ بہادر
خلف غفران منزل نواب ناصر الدولہ بہادر کی صاحبزادی تھیں، آپ کے
والد اعزاز شہزادگی، جاگیر، منصب اور خطاب سے سرفراز تھے آپ
کی تعلیم و تربیت والد بزرگوار ہی کی نگرانی میں ہوئی اور آپ کا عقد مبارک
حضور بندگان عالی متعالی اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ سے
۱۹ ر صفر ۱۳۲۴ھ (۱۳۱۵ ف) کو (جبکہ بندگان عالی ولیعہد تھے) حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر
نے فرمایا، والاشان پرنس آف برار نواب میر حمایت علیخان بہادر اعظم جاہ
ولیعہد و سپہ سالار عساکر آصفی آپ ہی کے بطن مبارک سے ۶ محرم ۱۳۲۶ھ
کو اور والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو تولد ہوئے
آپ نے ۱۳۵۴ھ میں فریضۂ حج و زیارت بھی ادا فرمایا ہے۔ شعر و سخن سے

Marfat.com

آپ کو نعت میں کبھی کبھی گاہے گاہے فکرِ شعر بھی فرماتی ہیں۔

ان کو عہدِ وفا کی لاج نہیں — دردِ دل کا کوئی علاج نہیں
حالِ عاشق کبھی سنا تو کرو — کیا حسینوں میں یہ رواج نہیں
دو ہی دن میں بدل گیا نقشہ — کل جو تھا لطف مجھ پہ آج نہیں
بوئے گیسو صبا جو لائی ہے — دل کو تسکین ہے اختلاج نہیں
سچ ہے بس خسروِ دکن کے سوا — کوئی شایانِ تخت و تاج نہیں
سارا عالم ہے بندۂ اخلاق — کوئی سلطان سا خوش مزاج نہیں
درد دینے لگا مزا دل کو — اب دوا کی کچھ احتیاج نہیں

کیا تجھے عشق ان سے اے اعجاز
سنگ و شیشہ میں امتزاج نہیں

میرا مولا درِ اقدس پہ مجھے لایا ہے — آج کیا اخترِ طالع نے شرف پایا ہے
بڑھ کے جب بابِ علیؓ سے نظر آیا گنبد — مرحبا صلِ علیٰ لب پہ مرے آیا ہے
ہے وہ در آپ کا دربان ہیں جس کے جبریلؑ — اور اسی بات سے خالق کا سلام آیا ہے
روضۂ پاک پہ دیکھی وہ تجلی جس سے — طور پر حضرتِ موسیٰ نے بھی غش کھایا ہے
کیا بشر کی ہے حقیقت جو بیاں وصف کرے — شان میں آپ کے لولاک لما آیا ہے
عرضِ مقصد ہو کیا ہیبت کے باعث ہے عجیب — کس زباں سے کہوں ملیں جو جواب آیا ہے

اے مسیحِ دو جہاں لطف ہوا اعجاز پہ بھی
سب مریضوں نے یہیں جامِ شفا پایا ہے

Marfat.com

آدا

ف بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اکثر نسوانی رسائل میں آپ کا
کلام طبع ہوتا ہے بڑے اچھے شعر کہتی ہیں۔

رکر دل پہ اک بجلی سی وہ چلتے ہوئے آخر
تڑپتے رہ گئے ہم رہ گزر پہ نیم جاں ہو کر

وا اب خیر ہو دل کی ہمارے بزم جاناں میں
نگاہیں ان کی دل پر گر گئیں برق تپاں ہو کر

کامیاب ایک مدعا نہ ہوا
نخل امید کا ہرا نہ ہوا

آپ وعدہ تو ہم سے کر لیتے
اس سے کیا وہ وفا ہوا نہ ہوا

آدا

حق احمد کی اہلیہ اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں عموماً مشاعروں کی طرحوں میں غزلیں
ہتی ہیں۔

ر جہاں ہمارا شہ ذی وقار ہے
یکتائے روزگار یہی شہریار ہے

شن مہک رہا ہے دکن میں بہار ہے
بلبل چہک رہا ہے کھلا لالہ زار ہے

ں باغ جھوم رہا ہے خوشی سے آج
نکہت گلوں کی آج گلوں پر نثار ہے

ان علی کے سایہ میں پھولے پھلے دکن
تجھ سے دعا یہی مرے پروردگار ہے

آدا

حامد نظامی کی اہلیہ حیدرآباد کی رہنے والی اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں۔

یوں نہ ہے اوج ثریا پہ مقدر
قسمت سے ملا ہے شہ دیندار دکن کو

Marfat.com

ہر سمت سے آتی ہے ہوا عطر میں ڈوبی — پھولوں نے کیا غیرتِ گلزار دکن کو
ہر سبزہ بھی غیرتِ طوطی ہے یہاں کا — بوٹوں نے بنایا ہے خطر جدار دکن کو
ہر جا پہ ارف دیکھ کے جیالات بخشش فضائیں — ذرّوں نے نشاں کہتے ہیں اغیار دکن کو
اے ابرِ سخا جود و کرم عام ہے تیرا — بخشش نے تری کر دیا گلزار دکن کو
روشن ہیں تمہیں رخ سے علاماتِ سیادت — جلووں نے کیا جنگلے پرانوار دکن کو

ادیب

قادرہ بیگم ـــــــ منگھ بگھ میں رہتی اور شعر بھی خوب کہتی تھیں معلوم نہیں اب کہاں ہیں حیدرآباد ہی کی رہنے والی تھیں۔

قوم ہر مشکل تری ہو گئی ہے آسان ہے — تا ہر ہر فرد ہمدردی کا جب خواہاں ہے
اب بھی ہمت کرے تو ہو کشایش پھر نصیب — پھر نگاہوں میں وہی اگلی سی تیری شان ہے
چھوڑ دے اب تو نفاق اور کرلے باہم اتفاق — تیری کلفت دور ہو پھر عیش کا ساماں ہے
کام لو ایثار سے ہمت کرو ہمت کرو — قوم کے کام آؤ لوگو تن میں جبتک جان ہے۔

اسیر

رحمت بیگم ــــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں رسالہ شہاب میں آپ کا اکثر طبع ہوتا ہے شعر خوب کہتی ہیں۔

دیکھنا پیدا ہوا اس سے کسی کو اشتباہ — روئے زیبا پر نگاہِ شوق جم جانا نہ ...
ناصحا اس لطف سے بالکل ہی تو نا آشنا — خوب ہم سمجھے ہوئے ہیں ہم کو سمجھانا نہ ...

Marfat.com

اشتیاق دید میں ہر دم گزرتا ہے اسیر
ہم نے کب ملنے کو ان سے مغتنم جانا نہیں

افسر

ام الخیر عزیز فاطمہ ــــــ حیدرآباد کی رہنے والی ہیں محبوبیہ گرلز اسکول میں تعلیم پائی ہے شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

اے میرے وطن کے بھائی بہنو! آؤ میری ایک بات سن لو!
ہے علم کا اب جہاں میں چرچا بجتا ہے ہر اک جگہ یہ ڈنکا
ہمت سے کرو جو کام اپنا روشن ہو جہاں میں نام اپنا
ہے تم میں ضرور ہوشمندی پیدا ہو خیال میں بلندی
ہمت سے بنے ہیں سینکڑوں کام ہمت والوں کا ہے بڑا نام
کہنے کا مرے برا نہ مانو مجھکو اپنی رفیق جانا

انجم

نواب حیدر یار جنگ طباطبائی مرحوم کی دختر ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

سختی کے بعد آتی ہے سر حد مراد کی
یہ شاہراہ ملتی ہے دشت بلا کے بعد
انجمؔ ہے یہ آصف سابع بعز و جاہ
فتح و ظفر جلو میں ہو فضل خدا کے بعد

ایجاد

کمال النساء ــــــ نواب خسرو جنگ بہادر (فرزند کرنل افسر الملک مرحوم) کی اہلیہ سکندر جہاں بیگم کی والدہ ہیں، سکندر بیگم نے ۱۳۴۰ھ میں بائیس سال

کی عمر میں انتقال کیا، تو آپ کو اپنی جواں مرگ بیٹی کا بے انتہا غم ہوا چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ نے ایک مثنوی "غمگسار بیوہ" کے نام سے شائع کی، حیدرآباد کے شریف اور معزز گھرانے سے ہیں، سکندر بیگم مرحومہ کی قبر پر رہتی ہیں ساری دنیا کو چھوڑ کر بیٹی کی گور پر بیٹھی رہتی ہیں۔

حمد باری میں سر جھکا کے قلم ۔۔۔ شاخِ طوبیٰ کا بن گیا ہمدم
بارور کیوں نہ ہو وہ ذی پایہ ۔۔۔ حمدِ حق ہے اسی کا سرمایہ
نے میں گویا زباں اسکی ہے ۔۔۔ ہر رگِ گل میں جان اسکی ہے
یہی خامے سے آرہی ہے صدا ۔۔۔ حیّ و قیوم تیری ذات سدا
دو جہان تیرے اختیار میں ہے ۔۔۔ عقل انسان کی کس شمار میں ہے
یاں نہیں عجز کے سوا چارہ ۔۔۔ حمد لکھنے کا ہے کسے یارا

سرورِ کائنات فخرِ رسل ۔۔۔ باغِ عالم کے سر سبد ہیں گل
بے حساب ان پہ ہو درود و سلام ۔۔۔ کہ وہ ہادی ہیں اور خیر انام

اے سکندر جہاں کہاں ہو تم ۔۔۔ دخترِ مہرباں کہاں ہو تم
کس نے تمکو جدا کیا ہم سے ۔۔۔ نہ رہا لطفِ زندگی غم سے
میری نورِ نظر کہاں ہو تم ۔۔۔ رنج فرقت سے مرے ہوش ہیں گم
عدم آباد کو کیا آباد ۔۔۔ مجھ ضعیفہ کو کردیا برباد

Marfat.com

باطن

حسینی بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اور شعر بھی خوب کہتی ہیں اور نثر بھی بڑی اچھی جانتی ہیں۔ ایک کتاب "حمایت الاسلام" کے نام سے شائع کر چکی ہیں جس میں فرائض اور اخلاق پر چند سبق ہیں نظم اور نثر دونوں لکھتی ہیں۔

شاہِ دکن کی ہم پہ عنایت عظیم ہے ——— اہلِ دکن سے ان کو محبت عظیم ہے
خاک کا پتلا ہے باطن آدمی ——— دل کو وسعت سے بنایا عرش تھا

باقرہ

عصمت النساء بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی اور صاحبزادی سعادت النساء بیگم (بنتی سر وقار الامراء بہادر) کی آتالیقہ تھیں۔ شعر بھی بڑے اچھے کہتی تھیں۔ چند سال سے معلوم نہیں کہاں ہیں۔

عیب سے خالی نہیں کوئی بشر ——— دوسرے کے عیب پر مت کر نظر
مان لو میرا کہا اے ساجو ——— یاد رکھو یہ نصیحت دوستو!
تم کرو ضائع نہ ان اوقات کو ——— کام میں لاؤ انہیں دن رات کو
آج کا جو کام ہے ہو جائے آج ——— کامیابی کا رہے تا سر پہ تاج

النساء بیگم ——— کیپٹن سید محمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور مسا شیخ نادر علی صاحب دل تعلقدار ضلع کریم نگر کی اہلیہ ہیں۔ تعلیم یافتہ خاتون

Marfat.com

اور شعر بھی بڑے اچھے کہتی ہیں،

گلدستۂ ریاضِ رسولِ خدا علیؑ — مشکل کشا علی و شہ لافتیٰ علی

نفسِ نبیؐ و قاسمِ فردوس ظلِ رب — کشتیٔ دینِ حق کے ہو تم ناخدا عل

سب دور ہو بلا ہے کچھ بھی خوف و بیم — جب ڈر کے وقت منہ سے نکل جائے یا

سردارِ انبیاء و وصیٔ رسولِ حق — سالارِ اولیا و شہِ دوسرا عل

برق

بشیر النساء بیگم —— نواب محمد عمر خاں وقار مرحوم کی صاحبزادی اور نوا
سر افسر الملک کی نواسی تھیں، شعر بڑے اچھے کہتی تھیں عین جوانی
فوت ہوئیں۔

ہم ترے بندے ہمارا تو خداوند کریم — دستِ قدرت میں ترے دونوں جہا

بن ترے حکم کے پتا نہیں ہلتا ہرگز — اذن سے تیرے ہی چلتی ہے زمانے میں

تجھ سے پوشیدہ نہیں راز کسی کا کوئی — کہ تری ذات سے ہے اسرارِ نہانی

تیرے کوچے کی گدائی کی تمنا ہے مجھے — میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملے

کر دئے برقِ تجلی نے مگر حوصلے پست — تم کو واللہ بڑی دور کی سوجھ

بشیر

بشیر النساء بیگم —— مرزا ضامن علی غازی کی رفیقۂ حیات ہیں
ہی کی رہنے والی اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی اے کر

Marfat.com

ضبط کب تک ہو کہاں تک جان مشکل میں ہی — اب تو ناممکن ہی میرا رازِ دل دل میں رہے

جان جاتی ہی چلی جائے بلا سے مجھ کو کیا — آبرو میری جو چشمِ نازِ قاتل میں رہے

اُلٹ جاتی ہی قسمت بھی زمانہ جب پلٹتا ہی — جو اب دشمن ہی اپنا وہ کبھی تھا ہمراز اپنا

بشیر امید کیا رکھیں چمن میں ہمصفیروں سے — لگائی آگ انھوں نے جب جلایا آشیاں اپنا

ترک

اقبال بیگم —— گرامی کی بیوی ہیں شعر بھی اچھے کہتی ہیں سرکار کی طرف سے کچھ وظیفہ مقرر ہے۔ گرامی کے انتقال تک حیدرآباد میں تھیں اب غالباً لاہور میں ہیں۔

گرفتاری کا سودا عاشقِ دلگیر رکھتے ہیں — کہ گردن میں کمند اور پاؤں میں زنجیر رکھتے ہیں

ہی کیا حاجت بھلا کوششِ علم کی ہم فقیروں کو — کہ ہم آہِ سحر اور نالۂ شبگیر رکھتے ہیں

تراب

ترابُ النساء بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

چشم بد دور آج مرکز بن گیا — حیدرآباد دکن تعلیم کا

جانتے ہیں سب حقیقت علم کی — علم کیا شے ہی کہوں کیا میں بھلا

آدمی بنتا ہی اس سے باتمیز — اور آتا ہے سلیقہ کام کا

چاہیئے تعلیم نسواں میں ضرور — ہم کریں عربی کا جاری سلسلہ

پڑھتی ہیں انگریزی اُردو فارسی — لڑکیاں اپنی بصد صدق و صفا

Marfat.com

کیسی غفلت کیسی نادانی ہے یہ مطلقاً جانیں نہ وہ عربی ہے کیا

تقیہ

تقیہ بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی اور مدرسہ انجمن خواتین دکن کی اُستانی نہایت شریف، پاکباز اور تعلیم یافتہ خاتون تھیں انجمن کے مدرسہ میں مفت تعلیم دیتی تھیں انہیں کی کوشش اور محنت سے مدرسہ نے اس قدر ترقی کی تھی کہ اسکی تعلیمی حالت کی عمدگی کی وجہ سے سررشتہ تعلیمات نے ماہوار چالیس روپیہ کی امداد منظور کی تھی، اسی مدرسہ کی خدمت کرتے کرتے ۱۹۲۵ء میں مریں، شعر بھی خوب کہتی تھیں، انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایک نظم پڑھی تھیں جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں۔

پھولا پھلا ہے یہ باغ دکن ہمارا ۔۔۔ یہ ہے چمن ہمارا یہ ہے وطن ہمارا
دل تیرِ جہل سے تھے مدت سے اپنے مجروح ۔۔۔ اب بھر چلا ہے کچھ کچھ زخمِ کہن ہمارا
ہم نفسِ بد کو ماریں اس سے مراد یہ ہے ۔۔۔ اے بی بیو اسی سے ہے نام زن ہمارا
خذ ما صفا کے معنی دع ما کدر کا مطلب ۔۔۔ یہ چال ہو ہماری یہ ہو چلن ہمارا

ثریا

ثریا بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی اور آج کل ورنگل میں مقیم ہیں، شعر خوب کہتی ہیں۔

وفورِ جوشِ عقیدت سے شاخ شاخ ہے خم ۔۔۔ کہ باغباں نے نیا خلعت کتاں بدلا

Marfat.com

حیاتِ نو متبسم ہے پھول پھول پہ آج — کلی کلی کا جنم کیا ہی دلستاں بدلا
شجر شجر پہ بہارِ زمردیں چھائی — روش روش پہ نیا فرش کہکشاں بدلا

جہاں

جہاں بانو نقوی ـــــ مسٹر ابو رضا بیرسٹر مرحوم کی دختر نواب دولت یار جنگ فدائی کی نواسی اور نور الحسن نقوی بی، اے کی شریکِ حیات ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی، اے کامیاب کیا ہے، فوقانیہ گرلس اسکول کی صدر معلمہ ہیں آج کل اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ گئی ہوئی ہیں نظم و نثر خوب لکھتی ہیں، افسانوں کا ایک مجموعہ "رفتارِ خیال" کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ شعر بھی خوب کہتی ہیں؛

صبا کی چال پہ نکہت کی بادہ پیمائی — عجب نہیں جو روش شیخ ناگہاں بدلا
پلک جھپک کے بنی رشکِ کہکشاں غنچے — چمک چمک کے ستاروں نے آسماں بدلا
جبیں سائی کا سودا اُدھر ہی لے کے گیا — جہاں جہاں وہ صنم سنگِ آستاں بدلا
نگاہِ ناز اُدھر سے اِدھر کو پھرنا تھا — کہ مثلِ قبلہ نما طالعِ جہاں بدلا
صبح ہستی آشنائے شام ہستی ہو چلی — مہرِ تاباں کی درخشانی میں پستی ہو چلی
نادِ انجم چھپ گیا تاروں کی بستی ہو چلی — اور مسلط چار سو یک گونہ مستی ہو چلی
شام کے آغوش میں مہرِ تاباں روپوش ہے — شب کی تاریکی میں دنیائے عمل روپوش ہے

Marfat.com

جیلانی

نواب سردار نواز جنگ بہادر سابق ناظم ٹپہ سرکار عالی کی صاحبزادی ا
نواب ظہیر یار جنگ بہادر اول تعلقدار گلبرگہ شریف کی اہلیہ ہیں، شعر و سخن
بڑی دلچسپی ہے، بڑے اچھے شعر کہتی ہیں رسالہ النساء میں ایک معمہ شا
ہوا تھا جسے آپ نے حل کر کے بھیجا تھا اسی کو نقل کیا جاتا ہے،

آپ کا اردو رسالہ النساء — مجھ سے تعریف اسکی ہو کیونکر ادا
صفحہ انتیس کا مضمون بھی — غور سے میں نے اسے دیکھا بڑھا
کیا عبارت اور کیا اچھا سوال — آپ ہی کی عقل تھی دل آپ کا
عرض جو کچھ ہے اسے کیجے قبول — گر قبول افتد زہے عز و عطا
بات تو یہ ہے ذراسی فکر میں — بھید جو کچھ تھا وہ سارا کھل گیا
خط سے جیلانی کا دل کہتا ہے یہ — واہ کیا اچھا معمہ حل ہوا

جیلانی

جیلانی بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی خواجہ حسن نظامی سے بیعت
ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

اے شاہ کربلا تو ہمارا سلام لے — اے آل مصطفیٰ تو ہمارا سلام
دی جان اپنے نانا کی امت کیواسطے — فرزند مرتضیٰ تو ہمارا سلام
———
شمر سے شہ نے کہا کیسی ستمگاری ہے — سر کے لینے کی میرے ہوتی یہ تیار
ہائے افسوس چمن لوٹ لیا زہرہ کا — ہوئی کونین میں کسطرح تری خوا

Marfat.com

حافظہ

فخر النساء بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی اچھے کہتی ہیں

بیٹھے بیٹھے آگیا اک دن خیال — اسکے آنے سے ہوا بیحد ملال
یاد تڑپانے لگی ماں باپ کی — زندگی میں قدر جنکی کی نہ تھی
چل بسے دنیا سے آیا ہوش تب — رنج کرنا اس گھڑی تھا بے سبب
جاکے گورستان میں مل لیجئے — حالِ دل کچھ اپنا کہہ سن لیجئے
الغرض سوئے شہر خموشاں گو رواں — ہوگئی پر دل تھا بیحد ناتواں
جب پڑی مرقد پہ پیاروں کے نظر — خاک میں سوتے پڑے تھے بیخبر
ایک برچھی آن کر دل پر لگی — تھام ہاتھوں سے کلیجہ میں جھکی

حجاب

امۃ الزہرا —— نواب شہید یار جنگ بہادر کی شریک حیات ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

ستارہ اوج پہ ہے دور آسماں بدلا — گرہ کے جشن نے پھر رنگ بوستاں بدلا
مجھے بھی ذہن ہے کہ کچھ مدح نقشِ پا لکھوں — جو یوں ضمیر پکارا کہ دورِ گماں بدلا
یونہیں ہو جشن مسرت سدا بجاہ و حشم — ہو جوش گل میں یونہی رنگ بوستاں بدلا
حضور عالیہ شہزادگانِ والا تبار — شباب سے ہو مسرت بہ بخت نوجواں بدلا

Marfat.com

حیاؔ

صغرا بیگم —— ڈاکٹر صفدر حسین مرزا مرحوم کی صاحبزادی اور ہمایوں مرزا بیرسٹرایٹ لا کی اہلیہ اور بڑی قابل خاتون ہیں، سارے ہندوستان اور یورپ کا سفر کرچکی ہیں، کئی ایک تصانیف شائع ہوچکی ہیں مدت تک رسالہ النساء بھی نکالتی رہیں، قومی کاموں کا بڑا شوق ہے، کچھ نہ کچھ کرتی ہی رہتی ہیں۔

گل میں شجر میں تو ہے شمس و قمر میں تو ہے
ہر جا چمک رہا ہے ہر جا پہ تیری بُو ہے

الٰہی تو دے اپنی الفت مجھے
ہو دنیائے فانی سے نفرت مجھے

میں دنیا میں جب تک کہ زندہ رہوں
عطا کر خدایا تو صحت مجھے

آنکھ میں نور ہو دل میرا منور ہو جائے
بجز تجلی کے تیرے اور نظر کچھ بھی نہ آئے

بے خبر سب سے رہوں محوِ تصور ہو کر
یاد تیری مجھے دنیا کے بکھیڑوں سے چھڑائے

نازکیوں نکرنہ کروں اپنے مقدر پہ بھلا
کھل گئی دل کی کلی روضۂ خواجہ دیکھا

میرے خواجہ مری بگڑی کے بنانیوالے
مقصدوں اور مرادوں کے دلانیوالے

کوئی کیوں آئیگا تربت پہ بھلا مرنے کے بعد
خاک آ آ کے اڑائیگی صبا میرے بعد

جیتے جی قدر کسی نے بھی نہ جانی افسوس
روئیگا کون مرے غم میں بھلا میرے بعد

حیاؔ

کسی مدرسۂ نسواں کی معلمہ اور مفید صاحب سے مشورہ کرتی ہیں حیدرآباد کی رہنے والی ہیں، مشاعروں میں اپنی غزل بھی بھیجتی ہیں۔

Marfat.com

شہ انبیا پہ میرا جو نہ دل نثار ہوتا | تو حیا جہان بھر میں نہ میرا وقار ہوتا
وکرم کا تیرے خالق نہ امیدوار ہوتا | نہ گناہ بندہ کرتا نہ گناہگار ہوتا
برے دل پہ کاش پڑتا جو نبی کے رخ کا پرتو | میری جان میں جان آتی مجھے کچھ قرار ہوتا
دین کی آج الفت جو نہ ہوتی اپنے دلمیں | یہ محال تھا حیا کا کوئی پردہ دار ہوتا

رابعہ

بیگم ——— رقیہ بیگم کمتر مرحوم کی دختر اور ۔۔۔ والی بہن ہیں، رابعہ اور
نعیہ دونوں تخلص کرتی ہیں، خاصی تعلیم یافتہ ہیں، محبوبیہ گرلز اسکول میں معلمہ
شعر خوب کہتی ہیں۔

ہوں چہکنے والی بلبل ہے نام میرا | پھولوں کی ڈالیوں پہ ہر دم قیام میرا
ل پہ جا چہکنا اس گل پہ جا پھدکنا | میٹھے سروں میں گانا بس ہے یہ کام میرا

برہم تھی مزاج یار اگر برہم نہ تھا | بخت یاور تھا دل وحشی مگر بے رم نہ تھا
یا کس وقت یا رب وہ مریض غم کے پاس | لب میں گویائی نہ تھی آنکھوں میں باقی دم نہ تھا
یہ جب سے طبیعت خوگر حرماں ہوئی | تھا ہجوم یاس لیکن دل پہ بند غم نہ تھا

رعنا

بیگم ——— حیدر آباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں رسالہ
نسا لاہور میں آپ کا کلام اکثر طبع ہوتا ہے مضمون بھی لکھتی ہیں۔

سا تم نے ہم۔ اگر معلوم یہ ہوتا | تمہاری چاہ ہم کو رنج دیگی آسماں ہو کر

Marfat.com

کیا گرویدہ تم نے جن سے اس سے تو بہتر ہے　　کرو تسخیر اک عالم کو تم شیریں زباں ہو کر

زہرہ

زہرہ بیگم ــــــــ سید امیر حسن صاحب وظیفہ یاب اول تعلقدار کی دختر اور علم دار حسین صاحب کی اہلیہ ہیں۔

دیکھ کر تاج محل ہو گئی حیرت مجھ کو　　کیا کہوں کیسی ہوئی پھر تو مسرت مجھ کو
ایک ہی دفعہ جو دیکھی ہے عمارت اسکی　　دیکھوں پھر جا کے یہی ہوتی ہے خواہش
عقل کو دخل نہیں ایسی ہے تعمیر اسکی　　ساری دنیا میں جو دیکھا تو ہوئی تشہیر
صبح سے شام تلک لوگ چلے آتے ہیں　　ہو کے حیرت زدہ سیاح چلے جاتے
دیکھنا جس کو ہو قدرت کا نمونہ دیکھے　　چاندنی راتیں ہی ملتا ہی دونا دی

زہرا

زہرا بیگم ــــــــ ڈاکٹر محمد عبد الرب وظیفہ یاب سنٹرل جیل سرجن گلب کی صاحبزادی اور مولوی سید محمد یوسف الدین مرحوم صوبہ دار گلبرگہ کی ہمشیر زاد کے بطن سے ہیں تعلیم یافتہ اور شاعرہ ہیں، نظم اور نثر دونوں خوب لکھ مضمون نگاری کا بھی شوق ہے بڑے اچھے شعر کہتی ہیں، واقعہ ہجرت کو ن ہے جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں۔

مشرکوں نے جو کیں گستاخیاں آنحضرت سے　　آپ نے ترک وطن کا کیا قصد ا
وقت دوپہر کا شدت کی تپش گرم ہوا　　آپ اس دھوپ میں تنہا گئے صد

Marfat.com

اور فرمایا کہ اے یارِ وفادار سنو! — تم بھی اب چھوڑنے کیواسطے تیار رہو گھر
اس قدر انکو ہوئی اپنی معیت کی خوشی — آگئے آنکھوں میں صدیقؓ کے آنسو بھر بھر
اور ادب سے یہ کیا عرض کہ ماں باپ فدا — خدمتِ پاک میں دو اونٹنیاں ہیں حاضر

یہ دشت بلا میں ہوئے سامان مہیا — نورِ نظر سیدِ ابرار کی خاطر
خنجر جو بجھے زہر میں تلواریں چڑھیں باڑ — لختِ جگر حیدرِ کرار کی خاطر

مٹ گئے سارے نشانِ اہلبیت — لٹ گیا سب خاندانِ اہلبیت
دھوپ میں پیاسے لڑے بھوکے مرے — پر نہ کھوئی آن بان اہلبیت
ہے یہ حسرت جی میں دیکھوں کربلا — میں رہوں اور آستانِ اہلبیت

سارا

سارا بیگم ——— رقیہ بیگم کمترؔ مرحومہ کی دختر ہیں خاصی تعلیم یافتہ اور اچھی شاعرہ ہیں مدت تک محبوبیہ گرلز اسکول کی معلمہ رہ چکی ہیں،

جوشِ گریہ نے کر دیا خاموش — قصۂ غم انہیں سنا نہ سکے
کی دمِ نزع اسنے پرسشِ حال — لب کو جنبش ہوئی بتا نہ سکے
یوں سما جاؤ میری نظروں میں — پھر کوئی دوسرا سما نہ سکے

اگر اس نے پوشاک بدلی ہے دھانی — مِرا زخمِ دل کیوں ہرا ہو رہا ہے
یہاں خون ہے چشمِ گریاں سے جاری — وہاں اس کو شوقِ حنا ہو رہا ہے

Marfat.com

سلمیٰ

جمال النساء بیگم ——— مولوی نادرالدین کی دختر اور جناب امجد کی اہلیہ تھیں، نثر اور نظم دونوں لکھتی تھیں چار چھ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کیا۔ شعر بہت اچھے کہتی تھیں،

وہ یوسفِ گم گشتہ کس جائے نہاں ہوگا — کس پہلو میں پوشیدہ وہ راحتِ جاں ہوگا
یہ عالمِ کثرت کب توحید نشاں ہوگا — اس جسم کی مسجد میں کب شورِ اذاں ہوگا
میرا عربی آقا اللہ کہاں ہوگا

نہ ہو کوئی ہمرہی ہمرہی ہے — نہ ہوں بے خبر میں یہی آگہی ہے
کبھی ہے قیام اور کسی وقت سجدہ — کبھی سرکشی ہے کبھی عاجزی ہے
کبھی ٹیس دل میں کبھی لب پہ آہیں — مری جان کو اک نہ اک دل لگی ہے
نہ میری سنیں گے نہ بولیں گے مجھ سے — عجب بے کسی ہے عجب خامشی ہے

سلطانہ

اکبر النساء بیگم ——— نواب باقر نواز جنگ مرحوم کی پوتی اور ڈاکٹر مرزا رضا خاں وظیفہ یاب سیول سرجن کی اہلیہ ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

طریقہ آپ نے اپنا جو مہرباں بدلا — ادھر زمانہ ادھر رنگ آسماں بدلا
ہوا کچھ ایسی چلی رنگِ دوستاں بدلا — زمانہ بدلا زمیں بدلی آسماں بدلا
چمن میں سیر کو آیا جو وہ گلِ رعنا — بہار آئی نئی موسمِ خزاں بدلا

Marfat.com

سلطانہ

نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی صاحبزادی اور مسٹر محمد اللہ خاں سشن جج اورنگ آباد کی شریک زندگی ہیں، شعر بھی خوب کہتی ہیں،

آپ کی دید ہے خدا کی دید — مظہر کبریا سلام علیک
وجد میں آ کے آج سلطانہ — کہہ رہی ہے شہا سلام علیک
عیاں ہوتے بوٹے سے ہے شان رحمت — ہے کیا جانفزا مرغزار مدینہ

سکینہ

سکینہ بیگم ——— نواب خدیو جنگ بہادر مرحوم کی صاحبزادی نواب عماد الملک مرحوم کی نواسی سید رحمت اللہ صاحب قادری کی اہلیہ ہیں نہایت اچھی تعلیم ہوئی ہے شعر بھی خوب کہتی ہیں، اپنے نانا عماد الملک کی مدح میں ایک قصیدہ کہا تھا جس کے چند شعر یہ ہیں۔

عالم ہو تم شفیق ہو تم نکتہ داں ہو تم — فاضل ہو تم ادیب ہو تم خوش بیاں ہو تم
فخر دکن ہو باعث فخر جہاں ہو تم — باذل ہو تم لطیف ہو تم مہرباں ہو تم
استاد شاد ملک دکن ہو فہیم ہو — عاقل ہو تم عزیز ہو تم قدرداں ہو تم
اقبال و عمر میں ہو ترقی دعا یہ ہے — مونس ہو تم شفیق ہو تم نانا جان ہو تم
مدح و ثنا سکینہ کہاں تک رقم کرے — یکتا ہو تم زمانے میں فخر جہاں ہو تم

Marfat.com

نش بیگم

حیدرآباد کی رہنے والی تھیں نظم و نثر دونوں لکھتی تھیں، غزل بھی خوب کہتی تھیں افسوس ہے کہ جوانی میں وفات پائی۔

سینہ چھلنی ہو گیا سن کر فغانِ عندلیب
آہ کیا حسرت بھری تھی داستانِ عندلیب

روز لیجاتا ہے لاکھوں توڑ کر بیدرد پھول
باغباں لینے لگا اب امتحانِ عندلیب

آسماں ہے ایک اور مہرِ منور بے شمار
لو ابھر آئے ہر اک داغِ نہانِ عندلیب

شاکرہ

شاکرہ بیگم —— یوپی کے ایک قدیم اور شریف گھرانے کی خاتون اور مشہود علی صاحب وکیل کی بیوی ہیں، مدتوں حیدرآباد میں رہیں اب غالباً اپنے والد کے ہمراہ وطن چلی گئی ہیں، سالگرہ مبارک ۱۳۵۳ھ کے مشاعرہ میں غزل کہی تھی۔

ٹھیری جو تیری دید ہماری فنا کے بعد
کیونکر جئیں گے وعدۂ صبر آزما کے بعد

دستِ طلب دراز ہیں کس کی جناب میں
آمین کہیں فرشتے ہماری دعا کے بعد

غفلت میں کھویا عہدِ جوانی ہزار حیف
ہے فکر زادِ راہ کی بانگِ درا کے بعد

جدت پسند ہو تو ستم ہوں نئے نئے
ہاں اور کوئی تازہ جفا اس جفا کے بعد

Marfat.com

شریف

شریف بانو —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں اور شعر بڑی خوب کہتی ہیں، آپ کی نظمیں اکثر رسائل میں طبع ہوتی رہتی ہیں۔

سنتے ہیں ہر خوشی کیلئے یہ ضرور ہے
سینے میں دل ہو دل میں سکون صبر سے مزید

گھر ہو، وطن ہو، دوست ہوں خاطر ہو مطمئن
گلشن ہو آشیانہ ہو اور ہو گلوں کی دید

جب یہ نہیں تو عیش و مسرت میں سیا لگ
فرقت میں ذکرِ وصل بھی ہے کلفت شدید

اندوہگیں دلوں کو مسرت سے کیا غرض
انکی بلا سے حیا قریب آئے یا بعید

دل ہی نہیں کہ جس سے کسی گل کے شاد ہوں
کس کی نگاہِ لطف کو دکھلائیں شوقِ دید

کنجِ قفس میں کون ہے بلبل کا ہم نفس
بھولوں کو کیا پڑی ہو سنائیں نوید عید

کیفِ شباب عمر میں یوں مست عیش ہو
ہر شب شبِ برات ہو ہر روز روزِ عید

شہزاد

حیدرآباد کی ایک خاتون ہیں شعر بھی نہایت اچھے کہتی ہیں ان کا ایک لاجواب سہرا ہمارے پاس ہے جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں اور حالات معلوم نہ ہوسکے۔

گڑیا کا سہرا

سرِ اقبال پر باندھا گیا ہے گلفشاں سہرا
لڑی مقیش کی کیا ہی بنا ہے کہکشاں سہرا

یہ بیلا ہے یہ گیندا ہے یہ ہے بٹ موگرا دیکھو
دھتورے کی ہے یا پھول اس میں ہے یکتا ئے زماں سہرا

چنبیلی موتیا جوہی وغیرہ کی حقیقت کیا — بنایا ہے فرنگی گل سے تیرا باغباں سہرا
تری شادی کی محفل کیا ہے اک طرفہ تماشا ہے — کہ سارنگی بجائیں غوک گائیں مچھلیاں سہرا
عجب طبلے کی دیتا تھاپ ہے شہ تال کیا کہنا — کہ جس سے مست ہو کر گا رہا ہے قلفیاں سہرا
مبارکباد دیتے شہزادے دولہا اور دلہن کو — ہوا ان دونوں کے سرتاج جو سر پر گلفشاں سہرا

عصمت

عصمت النساء بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں شعر بڑے اچھے کہتی ہیں،

ہم اپنے دل میں آپکا جو گھر بنائیں گے — کعبہ کو توڑ دیر مقدر بنائیں گے
قوس قزح تو آپکی بن جائے گی کماں — کیا اب ہلال عید کو خنجر بنائیں گے
قصر بہشت آپکے لائق ہے واعظو! — ہم اپنا کوئے یار ہی میں گھر بنائیں گے
لکھیں گے گل بدن کو جو خط برگ گل پہ ہم — رگ ہائے گل کو کھینچ کے مسطر بنائیں گے

صغرا

صغرا بیگم خاں —— محبوبیہ گرلز اسکول میں تعلیم پا رہی ہیں بڑی اچھی طبیعت پائی ہے خوب شعر کہتی ہیں۔

خموشی سی عالم پہ جب چھا رہی تھی — میں تنہا سنے سوئے عدم جا رہی تھی
عجب وحشت انگیز تھا وہ سماں بھی — میں صحرا نوردی سے گھبرا رہی تھی
اکیلی تھی میں اور دل میں مرے ڈر — مجھے اپنی تنہائی دہلا رہی تھی

Marfat.com

سہانا تھا دشت اور اُجلا سماں تھا — جہاں بادِ صرصر بھی منڈلا رہی تھی
اور اس وقت میں مجھ کو رحمت خدا کی — خوش آیند لوری سے بہلا رہی تھی
غرض شانۂ لطف سے شانِ رحمت — مری اُلجھی زلفوں کو سُلجھا رہی تھی

صفیہ

صفیہ بیگم —— کیپٹن شہرت مرحوم کی دختر ہیں شہرت نے بڑی محنت سے تعلیم دی تھی شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

ہوائے عیش چلی رنگِ بوستاں بدلا — چمن میں بلبلِ شیدا نے آشیاں بدلا
پلا دے بادۂ گلرنگ توڑ دے توبہ — ہمارا طور بھی ساقیٔ مہرباں بدلا

رہ گیا ہے ہر زباں پر ایک افسانہ تیرا — یوں بنا کر عالمِ ہستی کو چھپ جانا تیرا
اصل مقصد سب کا تو ہی گو جداگانہ ہوا — ہے کلیسا تیرا کعبہ تیرا بت خانہ تیرا

عابد

عابد النساء —— سید عارف الدین صاحب کی دختر ہیں محبوبیہ گرلز اسکول میں تعلیم پا رہی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں۔

الفت ہے اے خدا کیا ہم کو ذرا دکھا دے — الفت ہے نام کس کا الفت ہمیں سکھا دے
دنیا کا ذرہ ذرہ الفت سے باخبر ہے — الفت ہے کیا؟ مطلب ہم کو بھی تو بتا دے
الفت کی لذتوں سے محروم ہو گئے ہیں — الفت کی نعمتوں کا ہم کو مزا چکھا دے
دنیا کی فرقہ بندی بڑھتی ہی جا رہی ہے — آپس کے بیر کو سب اب تو خدا بھلا دے

Marfat.com

عزیز

عزیز النساء بیگم ——— مدرسہ رحمانیہ کی صدر معلمہ تھیں، مدارس نسواں کے مصنوعات کی نمائش ہوئی تو آپ نے ایک نظم کہی بڑے اچھے شعر کہے ہیں، معلوم نہیں محترمہ اب کہاں ہیں،

یہ لوگ آج ہزاروں کدھر کو جاتے ہیں — عیاں ہے صاف ہمایوں نگر کو جاتے ہیں
لگائی ہے جو نمائش مسز ہمایوں نے — معلمات و نسواں ادھر کو جاتے ہیں
نہیں ہے یہ کوئی مینا بازار یا میلا — جہاں پہ عورتیں سب شور و شر کو جاتے ہیں
یہ طالبات کی ہے دستکاریوں کا نمود — ہزاروں دیکھنے جنکے ہنر کو جاتے ہیں
یہاں پہ جانا ہمارا ہے قوم کی خدمت — نہ سینما کو نہ ہم ناچ گھر کو جاتے ہیں
مسز ہمایوں مبارک ہو آپ کو یہ کام — ہم آئے خوش ہوئے اب اپنی گھر کو جاتے ہیں

عسکری

حکیم میر نادر علی رعد کی دختر بلند اختر ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں،

جشن ہر سال شادمانی سے — ہو فزوں عمرِ جاودانی سے
حیدرآباد مامنِ عالم — شاہِ عثمان کی قدردانی سے
آپ سلطانِ ملکِ علم و کمال — رحمتِ حق ہیں مہربانی سے
تا قیامت ہو جشن سالگرہ — شادمانی سے کامرانی سے

Marfat.com

فاطمہ

فضل النساء ——— محمد درویش خاں صاحب کی صاحبزادی اور شمس الدین محمد صاحب علم کی اہلیہ تھیں افسوس ہے کہ سال گذشتہ عین شباب یں فوت ہوئیں شعر بھی کہتی تھیں،

داحمد میں بس اب اے دلِ مضطر نہ مچل
چل مدینہ کی طرف چل تجھے لے چلتے ہیں چل

قمر

صفیہ بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں آج کل ورنگل میں رہتی ہیں، شعر ی خوب کہتی ہیں،

زمانے کی گردش کو دیکھا کئے
مقدر کے لکھے کو رویا کئے

چلا کچھ بھی تقدیر پر جب نہ زور
تو لاچار قسمت کو رویا کئے

جو کہا تم نے سب بجا نکلا
جو کہا ہم نے نا سزا نکلا

ظلم تیرا کہ میری مظلومی
جو ہوا حد سے وہ سوا نکلا

چاک کر ڈالا نامۂ عصیاں
تری رحمت کا آسرا نکلا

کریم

ام النساء ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں

ترانی شگوفے کھلے سماں بدلا
نکل قفس سے او بلبل اب آشیاں بدلا

اب وہی خورشید فیض سلطاں سے
دکن میں دور ترقی کا بے گماں بدلا

Marfat.com

حرم میں جلوہ اسی کا ہے بتکدہ میں وہی — مکین ایک ہے دونوں کا پر مکاں بدلا
کہانی قیس کی قصہ مرا نہیں ہے جدا — حقیقت ایک ہے اندازِ داستاں بدلا

کمتر

رقیہ بیگم —— سید احمد مدنی صاحب کی اہلیہ اور محبوبیہ گرلز اسکول کی معلمہ تھیں، شعر بھی خوب کہتی تھیں،

تجھ کو دیکھا تو نہ آنکھوں میں سمایا پھر عرش — واہ کیا شان ہے اے گنبدِ خضرا تیری
جان اُن پر فدا کئے ہی بنی — تیغِ قاتل کو سر دیئے ہی بنی
دل کے ہاتھوں سے ہو گئے مجبور — یارِ الفت کو سر لئے ہی بنی
زمانے نے پیسا ہے کمتر کو ایسا — کہ مرنے سے پہلے فنا ہو رہی ہے

کنیزہ

کنیز فاطمہ —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں آجکل گوڑہ میں رہتی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں ایک ولولہ انگیز نظم کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں،

وہ ہمت کیا ہوئی ہم میں جو تھی اسلام کی بہنو! — مسلمانی ہماری رہ گئی اب نام کی بہنو!
فلاکت چھا رہی ہے چار سو ہم پر زمانے کی — خبر لیکن ہمیں اب تک نہیں انجام کی بہنو
تباہی اک طرف اور پھر شماتت اہلِ دنیا کی — تسلی ہو تو کیونکر ہو دلِ ناکام کی بہنو
زمانہ میں کبھی پایہ ہمارا سب سے بھاری تھا — نہ تھی مطلق ہمیں پرواہ کبھی آرام کی بہنو
کہیں بہتر ہے اک دم ڈوب مرنا اسی خواری سے — یہ ذلت کی بھی آخر زندگی کس کام کی بہنو!

Marfat.com

نیز ہو قوم کی بہبود ہے تعلیم نسواں پر
انہیں پر منحصر ہے اب بقا اسلام کی بہنو!

گوہر

کلثوم بیگم ——— سید علی رضا صاحب منصب دار کی صاحبزادی ہیں
تعلیم یافتہ ہیں اور شعر بھی خوب کہتی ہیں،

دکن کے شاہ کو یہ جشن شاہانہ مبارک ہو
شہ عثمان علیخاں جوبلی آنا مبارک ہو

دل میں یہی تھی آرزو کہ جوبلی دیکھیں
مرادیں دل کی اپنی آج بر آنا مبارک ہو

دکن کے رہنے والو قدر جانو اپنے مالک کی
خدا نے تم کو دی یہ نعمت عظمیٰ مبارک ہو

عثمان علیخاں تاقیامت شمس دوراں تک
ہنسی سے اور خوشی سے حکمراں رہنا مبارک ہو

لطیف

لطیف النساء بیگم ——— سید مظفر الدین صاحب مہتمم کوتوالی کی صاحبزادی
پروفیسر سید یوسف کی اہلیہ اور منشی فاضل، مولوی فاضل، میٹرک کامیاب
ہیں۔ محبوبیہ زنانہ کالج نامپلی کی معلمہ ہیں شعر بھی بڑے اچھے کہتی ہیں اپنی
بہن افضل النساء بنت نظام الدین مرحوم تحصیلدار کی شادی میں سہرا کہا تھا

افضل یہ یہ سہرا مبارک ہو مبارک ہو
سماں عیش و عشرت کا مبارک ہو مبارک ہو

پھول کی کلیاں لگی گوہر کی لڑیاں
چمک سہرے کی کیا کہنا مبارک ہو مبارک ہو

در پہ در شاداں ادھر بھائی بہن خنداں
تمام احباب ہیں گویا مبارک ہو مبارک ہو

ہر شادمانی کا خوشی کی دھوم ہے ہر جا
جہاں میں شور ہے برپا مبارک ہو مبارک ہو

Marfat.com

یہی دلکی دعائیں ہیں یہی سب کی صدائیں ہیں
یہی ہے ہر طرف چرچا مبارک ہو مبارک ہو
خدا کی رحمتیں چھائیں صدائیں عرش سے آئیں
بہار گلشن دنیا مبارک ہو مبارک ہو

لیلیٰ

لیلیٰ بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں، خوب شعر کہتی ہیں،

الٰہی تو یہ قیامت فراق کا غم ہے
تمہارے ملنے سے جتنی خوشی ہو کم ہے
نگاہِ شوق سے گستاخیاں ضرور ہوئیں
مناؤں کیسے وہ نازک مزاج برہم ہے
نئی جفا کوئی پیشِ نظر ہوئی شاید
ستم رسیدہ پہ کیوں آج لطف پیہم ہے
نہ سہی مجھ سے ملاقات جو منظور نہیں
دور ہو مجھ سے مگر دل سے مرے دور نہیں
قدرداں دل ہے تیری جلوہ نمائی کا ضرور
کیا ہوا اگر نگہِ شوق جو مشکور نہیں
مذہبِ عشق میں آسان ہے ہر دشواری
میں بھی مجبور نہیں آپ بھی مجبور نہیں

محمودہ

ڈاکٹر رضا خاں کی صاحبزادی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں محمودہ اختر کے نام سے آپ کے مضامین بھی سفینۂ نسواں میں طبع ہوتے رہتے ہیں،

موسم بہار کا ہے چمن پر بہار ہے
بلبل فدائے گل ہے گلوں پر نکھار ہے
پھولوں نے تل رہی ہیں سبھی گل کی ڈالیاں
ہر نخل باغ رشکِ صد لالہ زار ہے
میلاد شہ کا دن ہے کہ یہ روز عید ہے
اک بادہ خوار کا سا صبا میں خمار ہے
بلبل چہک کے کہتی ہے مدت کے بعد پھر
گلشن میں آج آمدِ فصلِ بہار ہے

Marfat.com

مدنی

شہزادہ بیگم ——— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں آج کل ورنگل میں رہتی ہیں، ہندوستان کے اکثر زنانہ رسائل میں آپ کا کلام طبع ہوتا ہے شعر خوب کہتی ہیں،

جہاں کا رنگ پلٹا اک زمانے کی ہوا بدلی ——— اثر تہذیبِ مغرب کا یہ ہے ساری فضا بدلی
فقط تعلیم نسواں سے نہ اک پردہ ہوا رخصت ——— مسلمانوں کی طرزِ زندگی حد سے سوا بدلی
ہمیں آزادیٔ مشرب نے بے پردا کیا اتنا ——— کہ جس فیشن کو دیکھا اپنی نیت بر ملا بدلی
ہمارا خلق بدلا ڈھنگ بدلا ہر عمل بدلا ——— ہماری چال بدلی طرز بدلی ہر ادا بدلی
ہوائے مغربی نے جوشِ غیرت تک کیا ٹھنڈا ——— کہ حتی آج اپنی فطرتی شرم و حیا بدلی
خلوصِ باطنی کو ظاہری اخلاق نے بدلا ——— زمانہ کی ہوائے فطرت از سرتا پا بدلی
جسے دیکھو وہ شیدائے تہذیبِ مغرب ہے ——— یہ ہے وہ دور جس نے سارے مشرق کی فضا بدلی

مریم

مریم بیگم ——— کپتان سید علی رضا مرحوم کی صاحبزادی اور ڈاکٹر صفدر حسین مرزا مرحوم کی اہلیہ تھیں ایرانی الاصل اور شاہان مصر کے خاندان سے بلکہ ہز ہائنس سر آغا خان کی بنت عم تھیں، اردو فارسی پر عبور تھا، شعر بھی خوب کہتی تھیں صغرا بیگم صاحبہ ہمایوں مرزا حیا، آپ ہی کی صاحبزادی ہیں،

قیس کا کیا ذکر ہے میرا فسانہ چاہیے ——— حال پر غم پر مرے آنسو بہانا چاہیے

Marfat.com

میرے مرنے کی خبر سنکر وہ بولے طنز سے | مرنے والے کیلئے کوئی بہانا چاہیے
اس جہاں میں جا کے بیٹھیں ہم کہاں جز کوئے دوست | کوئی اپنا بھی تو آخر اک ٹھکانا چاہیے
قبر میں تنہا ہی مریم امتحاں کا وقت ہے | یا علیؑ امداد کو اس دم تو آنا چاہیے

مریم

مریم بیگم ——— محمد اسحٰق صدیقی کی ہمشیر اور بڑے اچھے شعر کہنے والی ہ
حیدرآباد کے تعلیم یافتہ طبقہ سے ہیں، کسی کی شادی میں ایک مبارک باد کہ
تھی جس کے چند شعر یہ ہیں،

یہ تجمل تجھے یہ شان مبارک ہووے | عیش و عشرت کا یہ ساماں مبارک ہو
خانہ آباد رہے شادی سے دل شاد رہے | پیارے نوشاد کو مہماں مبارک ہووے
بعد شادی کے تمنائے دلی بر آئے | اچھے ارمانوں کا ارماں مبارک ہووے
تہنیت کی در و دیوار سے آتی ہے صدا | جشن شادی کا یہ ارمان مبارک ہووے

اسی زمین میں ایک غزل بھی کہی ہے جس کا ایک شعر ہے،

ہم قفس ہی میں رہے اور رہیں گے مریم | بلبلو تم کو گلستاں مبارک ہووے

منعم

امۃ الفاطمہ ——— عبدالسلام صاحب مرحوم تحصیلدار کی اہلیہ ا
نواب صاحب ارکاٹ کے خاندان سے تھیں، اپنے شوہر کی وجہ سے جا
آگئیں اور یہیں عمر گزاری، مضامین بھی اچھے لکھتی تھیں جو النساء وغیرہ

Marfat.com

طبع ہوتے تھے، ایک کتاب نظم نامۂ خواب طبع ہو چکی ہے، شعر بھی خوب کہتی تھیں چند ہی سال ہوئے کہ وفات پائی،

مبارک عید قرباں آئی ہے ہر ایک شاداں ہے
خدا کی رحمتوں سے شادماں ہر ایک انساں ہے

رکھے قائم خدا دائم میرے سرکار عالی کو
سخی اور پاک نیت شاہ عثمان علیخاں ہے

گرانی سے پراگندہ تھے محتاج و غنی سارے
کیا خالق نے فضل اپنا یہ سرکا لطف و احسان ہے

نہ کیونکر اپنے دلکو ہو خوشی اس عید قرباں کی
ادہر خالق کی رحمت ہے ادہر شہ حال پرساں ہے

تقاوی دیکے دفع قحط کر ڈالا میرے شہ نے
رعیت ہے دعاگو عید کا ہر گھر میں ساماں ہے

الٰہی ملک و مالک کو مبارک عید قرباں ہو
رہیں آباد سب باہم یہی نسیم کا ارماں ہے

نسیم

ع بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی اور بڑی اچھی شاعرہ ہیں، زیب النساء میں آپ کا کلام اکثر نظر آتا ہے،

یہی پوچھا تھا کیا ہے رنگ صحبت ان دنوں صاحب
مرے پہلو سے اٹھکر چل دئے وہ بدگماں ہوکر

اثر جذب محبت کا نسیم ان پر ہوا آخر
گلے آکر ملے عاشق سے اپنے شادماں ہوکر

تیر ان کا کبھی خطا نہ ہوا
دل بچا یا جگر نشانہ ہوا

آزمایا ہے کرکے ترک وفا
وہ جفا پیشہ باوفا نہ ہوا

جان دے دی تمہاری فرقت میں
موت آنے کا اک بہانہ ہوا

Marfat.com

نفیس

ن بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں شعر بھی خوب کہتی ہیں اکثر رسائل
میں آپ کا کلام شائع ہوتا ہے،

جو تجھکو لطف تھا مجھسے توسب موافق تھے | تری نگاہ جو بدلی تو اک جہاں
بیتابیٔ فراق نہ پوچھو کہ رات بھر | لب پر تمہارا نام تھا نامِ خدا کے
ہمارا حالِ دل اور تذکرہ انکی محبت کا | ہوا مشہور اس دُنیا میں آخر داستاں

کہاں ہوں کیا کہوں کیا ہوں جہاں ہوں میں پریشاں ہوں
میں فریادِ عنادل ہوں میں دودِ شمع سوزاں ہوں

نالۂ دل مرا رسا نہ ہوا | نامہ بر یہ بھی کام کا نہ ہوا
مثل موسیٰ کے ہوش اُڑ جاتے | خیر گذری کہ سامنا نہ ہوا

نکہت

ع بیگم —— حیدرآباد کی رہنے والی ہیں، شعر بھی بڑے اچھے کہتی ہیں

جفائیں تھیں جو وطن میں وہی ہیں غربت میں | زمیں بدل گئی لیکن نہ آسماں
مریضِ غم کی دوا بھی ہوئی دعا بھی ہوئی | یہ سب ہوا نہ مگر حالِ ناتواں
گئے بھی رہرواں کوئے دلبر شادماں ہوکر | بچھڑ کر رہ گیا میں ہائے گرد کارواں
صبا چلتی بنی لیکر چمن سے بوئے گل آخر | کہا تونے نہ کچھ بھی ہائے ظالم باغباں
کب لگایا نہ اس نے ہاتھوں میں | خونِ عاشق کا کب حنا نہ ہوا
موسمِ گل کے آتے ہی نکہت | میکدہ کی طرف روانہ ہوا

Marfat.com

نوشابہ

نوشابہ خاتون قریشیہ ——— عبدالحق صاحب وظیفہ یاب مددگار ناظم اعلیٰ اضلاع کی دختر ہیں، حیدرآباد ہی میں تولد ہوئیں اور یہیں تعلیم و تربیت پائی ۱۹۲۴ء میں جامعہ عثمانیہ سے بی اے کامیاب کیا آپ حیدرآباد کی ایک ممتاز اور مشہور شاعرہ ہیں نظم بڑی اچھی کہتی ہیں، زنانہ کالج نامپلی کی معلمہ ہیں،

آہ اے آفت زدہ مجروحِ مظلومِ ستم | آہ اے تصویرِ حسرت اے مجسم دردو غم
اے اسیرِ صد مصیبت اے گرفتارِ الم | اپنی وہ اعلیٰ جبیں کا ہے انتساب خیر الامم

زور و طاقت مٹ گئی دم خم گیا کس بل گیا
اے مریضِ نیم جاں کیوں تیرا منکا ڈھل گیا

مسلم بیکس تیری وہ شان و شوکت مٹ گئی | ظلم کا چرچا ہوا حق کی حمایت مٹ گئی
سلطنت جاتی رہی افسوس طاقت مٹ گئی | ہائے کس منہ سے کہوں یارب خلافت مٹ گئی

ہے ہجومِ جورِ بے جا دامنِ اسلام پر
برقِ آفت گر نہ جائے خرمنِ اسلام پر

وفا

افسر سلطانہ ——— حیدرآباد دکن کی رہنے والی ہیں جامعہ عثمانیہ سے بی اے کیا ہے، کلیۂ اناث جامعہ عثمانیہ کی لکچرار ہیں، شعر بہت اچھے کہتی ہیں۔

ہو بھی عتاب بھی لطف و عطا کے بعد | ملتا ہے روز زہر بھی مجھکو دوا کے بعد

Marfat.com

کافر تری نگہ مرا ایمان لے چکی ۔۔۔ جاتی رہیگی جان یہی ناز و ادا کے بعد
پیدا ہوا نہ ہم سا کوئی جان نثار پھر ۔۔۔ رسمِ وفا ہی مٹ گئی اہلِ وفا کے بعد
عصیاں کے داغ دھو گئے یہ اشکِ انفعال ۔۔۔ رحمت کو جوش آئیگا عذرِ خطا کے بعد

ہاجرہ

ہاجرہ بیگم ـــــ مولوی سید عبدالرحیم مرحوم اول تعلقدار سرکار عالی و ناظم اسٹیٹ غالب جنگ بہادر کی صاحبزادی اور سید یوسف الدین مرحوم صوبہ دار گلبرگہ کی ہمشیر زادی حضرت تجلی کی بیوی اور تمکین کاظمی صاحب اور رشید کاظمی صاحب کی والدہ تھیں کم سنی ہی میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تھا، یوسف الدین صاحب نے تعلیم و تربیت دی تھی، اُردو و فارسی کا اچھا ذوق تھا، ایک ناول بھی لکھا تھا جو ضائع ہو گیا شعر بھی کہتی تھیں، تمکین صاحب کی انشاپردازی مرحومہ ہی کی تربیت اور محنت کا نتیجہ ہے، فروری ۱۳۲۸ف میں بعارضہ پلیگ انتقال کر گئیں۔

نازبرداری ہم جو کرتے ہیں ۔۔۔ تو وہ کرتے ہیں ہم سے نفرت اور
جتاؤ نہ صاحب محبت زیادہ ۔۔۔ دگر نہ تمہیں ہو گی نفرت زیادہ
نہیں ہے کچھ انہیں قول و قسم کا پاس نہیں ۔۔۔ وہ جھوٹ کہتی ہیں لیکن انہیں ہراس نہیں

یہ دنیا مکر کی دنیا ہے یہ بستی پاپ کی بستی ہے
یاں دشمن بھائی بھائی کا یاں جھوٹ کی آگ برستی ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

سخنوران دکن

آفت

جمشید جی پستن جی —— آبکاری کے مستاجر ہیں پارسی ہیں مگر عروس اردو کے دلدادہ شعر بھی اچھے کہتے ہیں

اہل محشر سے ہمیں کیا جو ہیں تشنہ شہدا — دل نے فتویٰ دیا جب سے تیری میخانی کا
آہ کے ساتھ دھواں اب تو نکلتا ہے مگر — دم نکل جائے گا اک دن یونہی شیدائی کا

آنف

میر جہانگیر علیخاں —— حیدرآباد کے قدیم شرفاء و جاگیرداروں میں سے ہیں نسباً انصاری اور سلسلۃً گیلانی ہیں شعر خوب کہتے ہیں نیز گو نثر بھی لکھتے ہیں

رہا نہ عشق کے ہاتھوں سے بے نیاز کوئی — یہ ناز ہے جو پرستار ناز ہوتے ہیں
تمہاری ناز پرستی کی انتہا یہ ہے — نیاز مند سے بھی بے نیاز ہوتے ہیں

ذہن تیرے وصل کی ہے نظم تیرے ہجر کا ہے — بن گیا ہوں کہ میں ہوں حسرت کی انتہا ہو
بندۂ عشق سے میں بت کدہ کا ہوا — اب کسے سجدہ کروں آپ کو سجدہ کرتے

Marfat.com

نازبردارِ محبت بھی ہیں گستاخ عجیب عذر کر لیتے ہیں تقصیر ہمیشہ کر کے

آرزو

نواب میر جعفر علیخاں —— رئیس کرنول جناب محفوظ شاگردِ داغ کے شاگرد تھے۔

شوق تھا تیغ آزمائی کا کہیئے کیا حال ہے کلائی کا

بخدا ان بتوں کے ہاتھوں سے تنگ ہے قافیہ خدائی کا

بن ٹھن کے پیش داورِ محشر چلے تو ہو ہو جائے سامنا نہ کہیں دادخواہ کا

ہوئی جاتی ہیں وہ ترچھی نگاہیں پار سینوں کے دلِ خوں گشتہ پر تیروں کی یہ بوچھار کیسی ہے

آرام

قاضی غلام احمد شریف —— کلیۂ جامعۂ عثمانیہ کے طالب العلم ہیں شعر بھی کہتے ہیں اور نثر نگاری کا شوق بھی ہے۔

دستِ جفا سے دامن حسرت ہے تار تار منزل گہ سکون کہیں تیرا پتہ بھی ہے

امید ہے حرارتِ سیمابِ زندگی پوشیدہ ہے سکون غمِ لازوال میں

کیا ہو سلوک ہستی ناکام کا گلہ اسکے سبب کہیں بھی یارب نہیں رہا

آرام ماسوا سے نہ پائیگا توصلہ کیوں آستانِ غیر پہ تیری جبیں رہے

آزاد

محمد حسین —— حیدرآباد کے رہنے والے اور پرانے شاعر ہیں سنہ ۱۲۹۰ء

تولد ہوئے، منشی فاضل، اور سررشتۂ تعلیمات میں ملازم ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

ہے مصطفیٰؐ کا رتبۂ عالی خدا کے بعد — لکھتے ہیں نعتِ پاک بھی حمد و ثنا کے بعد
کیا مرتبہ صحابہؓ کا ہے مصطفیٰؐ کے بعد — یہ بھی تو رہنما تھے اسی رہنما کے بعد
ہم عاصیوں پہ رحمت عالم کا ہی کرم — انکے سوا ہے کون ہمارا خدا کے بعد
غارِ حرا سے نکلے چھپے غارِ ثور میں — نمبر ہے غارِ ثور کا غارِ حرا کے بعد

آزاد

رائے گورسرن بلی —— راجہ راجان راجہ شیوراج دھرم ونت کے خاندان سے تعلق ہے پہلے محکمۂ مال میں ملازم اور شاید پیشکار تھے اب کسی اسٹیٹ میں ملازم ہیں، نہایت زندہ دل مرنجان مرنج شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

خدایا خیر جانِ ناتواں کی — کڑی ہوتی ہے منزل امتحاں کی
زباں پر حرفِ مطلب بنکے نکلی — کہاں پر بات آئی ہے کہاں کی

رباعی بھی بہت اچھی کہتے ہیں، حکیم عمر خیام کی رباعیوں کا ترجمہ رباعیوں ہی میں کیا ہے،

آئی یہ ندا صبح کو میخانے سے — اور تھا یہ خطاب اپنے دیوانے سے
اٹھ جام اٹھا پیا پیا پیلے کہ یہاں — چھلکے ہے عمر اپنے پیمانے سے

آزاد

آزاد انصاری —— یو پی کے رہنے والے اور بڑے پرانے شاعر ہیں بارہ ایک سال

سے حیدرآباد میں مقیم ہیں، غزل اور نظم خوب کہتے ہیں آپ کے کلام کا مجموعہ تراب علی خاں صاحب ناز نے چھپوایا ہے جو زیر اشاعت ہے، آپ کی نظمیں آجکل کے رسائل کی جان ہوتی ہیں نہایت اچھا کہنے والے ہیں،

پھر دل میں یاس و حسرت و ارماں کا جوش ہے
پھر دل کی آرزو ہے کہ گم کردہ ہوش ہے

اللہ رے بہار رخِ گلفشانِ دوست
دامانِ ہر نظر سبدِ گلفروش ہے

یہ جلوۂ جمال، یہ موسیقیٔ مقال
القصہ وقت فیصلۂ چشم و گوش ہے

حالِ ملاطمِ غمِ الفت نہ پوچھئے
اک بحر ہے کہ آٹھ پہر گرم جوش ہے

جاں اب بھی جسم میں ہے مگر مثلِ خارِ جسم
سر اب بھی دوش پر ہے مگر بار دوش ہے

جو دل کہے ہمیشہ اسے گوشِ دل سے سُن
غافل صدائے دل ہی صدا سروش ہے

وہ دن گئے کہ معتکفِ خانقاہ تھے
اب ہم ہیں اور سنگِ درِ مے فروش ہے

آزاد اور فکرِ کم و بیش سب غلط
آزاد فارغِ غمِ فردا و دوش ہے

آزاد

عبد البصیر ——— سیوہارہ ضلع بجنور کے متوطن اور حضرت ناظم سیوہاروی کے بھتیجے ہیں، جوان العمر شاعر اور انشا پرداز ہیں، نظم و نثر دونوں خوب لکھتے ہیں، محکمۂ صدر محاسبی سرکار عالی میں ملازم ہیں،

شادِ عثمان ظلِ یزداں ہے
جم خدم ثانیٔ سلیماں ہے

تا کہ شاد اب سے رعایا شاد
جنسِ راحت، یہاں فراواں ہے

Marfat.com

ابرِ فرحت محیطِ عالم ہے — جشنِ سیمیں شاہِ عثماں ہے
کیوں ڈرے دورِ چرخ سے آزاد — زیرِ ظلِ حضورِ سلطاں ہے

امجد

محمد اصغر صدیقی —— حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں تاریخ گوئی میں بڑی مہارت ہے جشنِ سیمیں کی تاریخیں کہی ہیں

جلوۂ عثماں سے روشن ہو دکن — ہاں یہ نورِ دیدۂ محبوب ہے
سالِ ہجری تم ہی اے امجد کہو — جشنِ سلور جوبلی کیا خوب ہے

۱۳۴۵ ف

بر آیا مقصدِ دل آج امجد — نہ کیوں حاصل مسرت ہو خوشی ہو
یہی تھی آرزو تاریخ کے ساتھ — شہِ عثماں کی سلور جوبلی ہو

۱۳۵۴ ء

امجد

محمد اسمٰعیل —— کہنہ مشق شاعر ہیں

جو قائل ہو نہ وحدت کا مسلماں ہو نہیں سکتا — بجز حبِّ محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا
کرے جو بندگی حق کی محمد کا جو پیرو ہو — وہ خوفِ حشر سے ہرگز ہراساں ہو نہیں سکتا
لب و دندانِ حضرت کو بھلا تمثیل کس سے دوں — مقابل لعل و گوہر و مرجاں ہو نہیں سکتا
چھپانے سے نہیں چھپتا ہے عشقِ احمدِ مرسل — یہ پنہاں ہو نہیں سکتا یہ پنہاں ہو نہیں سکتا

Marfat.com

آبر

غلام دستگیر ——— نائب ناظر عدالت دیوانی بلدہ تخمیناً پچاس سال کی عمر ہے۔ فن عروض پر آپ کی تصانیف بھی ہیں، پرانے شعر کہنے والے ہیں۔ حبیب کنتوری سے تلمذ ہے۔ خوب شعر کہتے ہیں، آپ کے شاگرد بھی بہت ہیں۔

خدا کو پا لیا حُبِ تسنیم حوضِ کوثر سے — مٹا یا خودی کو اس شرابِ روح پرور سے
تاسف مجھ پہ گر یوں پھر جاؤں ترے در سے — برہمن جب مرادیں اپنی پا لیتا ہے پتھر سے
نہ تھا جلوہ کسی کا ہم نے مانا طور پر لیکن — صدائیں لن ترانی کی نہیں آتی ہیں پتھر سے
ترے جلوے کی فیضِ عام نے یہ مرتبہ بخشا — گہر نیساں کے قطرے سے بنے یاقوت پتھر سے

طلسمِ وہم تھا نیرنگِ آفریں برسوں — رہا حجاب ہی میں جلوۂ یقیں برسوں
ستم ہے لطفِ نہاں کو نہ مدتوں سمجھے — رہا ہے نیش کے پردے میں انگبیں برسوں

ابرار

ابرار احمد ——— حضرت ضامن کنتوری کے شاگرد اور نوجوان شاعر ہیں۔

غرض تجھ سے ہی ساقی کام مے سے ہے نہ ساغر سے — کہاں جاؤں گا اُٹھ کر میں ترے میخانہ کے در سے
جہاں مل جائیں دو ظالم وہاں فتنہ بپا ہوگا — نکلتے ہیں شرر پتھر جو ٹکراتے ہیں پتھر سے
رقیبِ رو سیہ جل جل کے کیا کیا خاک ہوتے ہیں — نکلتے دیکھتے ہیں جب تجھے اے جاں مرے گھر سے
گرے گا ایک عالم مثلِ موسیٰ غش میں غش کھا کر — اٹھا دو گر نقاب اے جانِ جاں تم روئے انور سے

Marfat.com

ابو ظفر

ابو ظفر عبد الواحد ——— سٹی انٹر میڈیٹ کالج کے لکچرار ہیں، غالباً علی گڑھ سے ایم، اے کیا ہے۔ غزل بھی کہتے ہیں اور نظم بھی، بعض انگریزی نظموں کا ترجمہ کیا ہے،

نہیں معلوم بہتر کیا ہے جینا یا کہ مر جانا
ہے بہتر ناوک اندوہ سے یا دل سے تڑپانا
یونہی یا غوطہ زن بحرِ حوادث میں رہیں پیہم
بالآخر اس کشاکش میں رہیں اسطرح غالب ہم
کہ گم ہو جائیں اس دارِ فنا سے چین سے سوئیں
لحد میں پر خیال ناگہاں آتا ہے یہ دل میں
اجل کی نیند کیا خواب پریشاں ہمکو دکھلائے
جبکہ پتا طائرِ روح مقید تن سے اُڑ جائے

ابراہیم حسینی

ابو الخیر سید شاہ ابراہیم حسینی ——— حیدرآباد کے سادات اور مشائخ گھرانے کے چشم و چراغ ہیں، جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل اور اچھے شاعر ہیں" بیمار کے آخری لمحات" ایک نظم ملاحظہ ہو،

ضیا رِ روزِ روشن کی گھٹنے لگی تھی
سیاہی شبِ غم کی بڑھتی چلی تھی
رُخِ مہر گردوں اُدھر فوق ہوا تھا
زمانہ پہ اندھیر چھانے لگا تھا
دعا ہائے صحت ادھر تھیں زباں پر
ادھر حرفِ جنگ و جدال تھے عناصر
ادھر تڑپ رہی آسرا یہ نظر تھی
نگاہِ اجل اس طرف منتظر تھی
کبھی آس تھی اور کبھی نا امیدی
اطبا کے چہرہ پہ سب کی نگاہ تھی
گئی رات آدھی تو سب نے یہ دیکھا
مرض میں یکایک ہوا کچھ افاقہ

Marfat.com

افاقہ تھا ظاہر یہ باطن میں کیا تھا ۔۔۔ لیا مرنے والی نے تھا کچھ سنبھالا
کھلی آنکھ تو اس نے شوہر سے اپنے ۔۔۔ کہا کان میں اسکے یہ چپکے چپکے
چلی میں تو دنیا سے تم غم نہ کرنا ۔۔۔ مگر یاد دل سے مری کم نہ کرنا
مجھے ہے یقین اب نہیں ہوگی صحت ۔۔۔ اجل ہی مجھے دیگی کلفت سے راحت
یہ کہہ کر جو اس نے بچے کو اپنے ۔۔۔ لگے چشم پرنم سے آنسو ٹپکنے
بس اک آن واحد میں یوں نقش بگڑا ۔۔۔ ہوئی نبض دھیمی تو بس سانس اکھڑ لا
چلی جب نہ پیش اجل کچھ کسی کی ۔۔۔ طبیبوں نے اپنے تیقن کی راہ لی

آشفتہ

صدیق احمد ــــــ استاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کے ٹبے فرز
اور ناظم عدالت ضلع ہیں، نہایت ذی خلق صاحب ذوق اور سنجیدہ شاعر ہیں، شعر
خوب کہتے ہیں،

زلف انکی پریشاں جو صبا کرکے چلی ہے ۔۔۔ کتنوں کو گرفتار بلا کرکے چلی ہے
غمزہ ہو کہ عشوہ ہو ادا ہو کہ نگہ ہو ۔۔۔ ہر تیغ تری خون وفا کرکے چلی ہے
لائی تھی صبا کس گل رخسار کی خوشبو ۔۔۔ ہر پھول کو تصویر حیا کرکے چلی ہے
آئی ہے مگر رنگ پہ اب فصل بہاری ۔۔۔ رنگیں جو ہر اک گل کی قبا کرکے چلی ہے

آشفتہ

مرزا احمد اللہ بیگ ــــــ ذوالفقار علی شاہ سجادہ نشین علم کے بیٹے

Marfat.com

آغا شاعر کے شاگرد تھے،

فصلِ گل تو جاچکی کمبخت چھُٹ کر کیا کرے
تھی رہائی میں اسیری بلبلِ ناشاد کی

پاؤں سے مرے دلکو نہ مل اے بتِ کافر
اللہ کا گھر ہے ارے اللہ کا گھر ہے

اَفقر

سید جلال الدین شطاری ——— حیدر آباد کے مشائخ زادے اور اچھے شاعر ہیں،

تم آؤ تو آباد ہو ویرانہ کسی کا
تم جا ہو تو گلشن بنے کاشانہ کسی کا

لنڈھا دے خم کے خم محفل میں پیارے
تہی میخانہ ہو خالی سبو ہو

آثر

احمد علی خاں ——— حضرت عیشؔ سے تلمذ ہے۔ حیدر آباد کے رہنے والے ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

بس گئی جب سے ستمگر تری صورت دلمیں
چٹکیاں لیتی ہے دزدِ محبت دلمیں

مجھکو مرنا ہے تو مر جاؤں ترے کوچہ میں
کچھ اگر ہے ہی تو بس یہی حسرت دلمیں

سب تری چال زمانہ کی دورنگی سے ہی کم
تیری باتوں میں محبت ہے عداوت دلمیں

کیوں نہ داغِ غمِ فرقت کو رکھوں جان کے ساتھ
کیوں چھپا کر نہ رکھوں انکی امانت دلمیں

اثر

محمد عزیز اللہ ——— اکثر مشاعروں میں شرکت کرنے میں رسائل میں بھی

Marfat.com

آپ کا کلام نظر آتا ہے،

شوق اپنا ہے خوشی اپنی ہے مرضی اپنی
جان اپنی ہے گلا اپنا ہے خنجر اپنا

شکر کی جا کہ نہیں حضرت زاہد کی طرح
دل خرابِ ہوسِ لذتِ کوثر اپنا

زندگی واقف انداز سکون کیا ہوگی
چرخ کے ساتھ ہی گردش میں مقدر اپنا

سودا اپنا ہے جنوں اپنا ہے وحشت اپنی
ہاتھ اپنے ہیں، سر اپنا ہے۔ یہ پتھر اپنا

افتخر

میر افتخار علیخاں —— خلف میر مظہر علی خاں عرف مہدی نواب، آپ کو حضرت ضامن سے تلمذ ہے،

تری الفت کا سودا جائیگا کیونکر مرے سر سے
بنا کر مجھکو دیوانہ نکالے گا یہی گھر سے

نہ ہے تم سے گلہ کوئی نہ شکوہ آسماں سے ہی
اگر ہے بھی شکایت تو شکایت ہے مقدر سے

وہ تیرا حسن ہے کوئی مقابل ہو نہیں سکتا
نہیں بڑھکر چمک خورشید کی بھی روئے انور سے

عنایت دیکھ لی ساقی ترا لطف و کرم دیکھا
کہ جو ہوں مستحق محروم ہوں وہ ایک ساغر سے

اجلال

سید علی محمد —— سادات بارہہ سے ہیں، آپ کے اجداد بجنور کے مضافات کے پرگنہ دار تھے لکھنؤ میں پیدا ہوئے وہیں عربی، فارسی کی تعلیم پائی، مجلس بڑھا اچھی پڑھتے ہیں، شاعری سے خاص شغف ہے۔ تقریباً جملہ اصناف سخن پر عبور ہے۔

نکلے شہر نبی سے باہر خدائی بھر میں پڑا پھرا کر
علی سا بندہ کہاں ملیگا خدا خدا کر خدا خدا

گھٹایا جس نے ہوا منافق بڑھایا جس نے بنا نصیری
یہ دادیٔ معرفت ہے اسمیں قدم کو رکھو بچا بچا کر

علیؑ کی الفت نبیؐ کی الفت نبیؐ کی الفت خدا کی الفت
خدا کے عاشق نبیؐ کے شیدا علیؑ کی الفت کا دم بھرا کر

لہو علیؑ کا لہو نبیؐ کا جو گوشت انکا وہ گوشت انکا
علیؑ کو پالا ہے مصطفیٰؐ نے زباں اپنی چسا چسا کر

احمد

احمد علیخاں ——— نواب صولت جنگ بہادر مرحوم کے فرزند ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

محفلِ یار میں گر مجھ سے مقابل ہو عدو
گر پڑے نظروں سے اور شرم سے پانی ہو جائے

سب جو پوچھے تو کہا شوخ نے اس شوخی سے
ارے ناداں نہ کوئی ان پہ نشانی ہو جائے

دلِ عشاق کو پہلو سے اڑا لیتے ہیں
وہ جسے دیکھتے ہیں اپنا بنا لیتے ہیں

دید کا اسکی تصور میں مزا لیتے ہیں
بے خبر فتنوں کو سوتے سے جگا لیتے ہیں

چٹکیاں لیتا ہی بیٹھا ہوا دل میں کوئی
درد اٹھتا ہی تو پہلو میں دبا لیتے ہیں

لذت سوز جگر پوچھ نہ ہمدم ہم سے
آگ لگتی ہے تو سینہ میں بجھا لیتے ہیں

احمد

امیر احمد ——— مشاعروں کے گلدستوں میں آپکا کلام نظر آتا ہے:

عشق کے واسطے یہ چاہیئے ساماں ہونا
داغ سوزاں، غم پنہاں، دل بریاں ہونا

اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
حضرت شیخ کا ہم پایہ انساں ہونا

Marfat.com

احمد

احمد علی شاہ ـــــــ قادری اور چشتی گھرانے کے واعظ ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

چمن آرائے دکن کی چمن آرائی کی ـــ حور و غلماں ہیں جناں سے اتر آنے کیلئے
کہیں لالہ کہیں نسریں کہیں سوسن کی بہا ـــ قدرِ رعنا ہے کہیں دل کے لبھانے کیلئے
نکہتِ گل کی ہے تقسیم میں مصروف نسیم ـــ آج ہر چیز کی خوشبو میں بسانے کیلئے
آج میخانۂ ساقی کے ہیں ابواب کھلے ـــ جام پر جام مسرت ہیں پلانے کے لئے

احمد

سید احمد ـــــــ حیدر آباد کے رہنے والے تحصیل چیتاپور علاقہ پائیگاہ کے صیغہ دار ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

آج ساقی کی مہربانی سے ـــ مست ہوں جامِ ارغوانی سے
تا ابد ہو یہ جشنِ سالگرہ ـــ عیش و عشرت سے شادمانی سے
عدلِ عثمان سے ظلم ہے معدوم ـــ آگ ٹھنڈی ہوئی ہے پانی سے
تاجدارِ دکن رہیں احمد ـــ جاوداں عمرِ جاودانی سے

احقر

احقر صدیقی ـــــــ جالنہ (اورنگ آباد) میں قیام ہے۔ رسائل میں آپکا کلام طبع ہوتا رہتا ہے۔

اے نازِ کامیابی ـــ اے رازِ کامیابی

Marfat.com

ہے یاسِ انتہائی | آغازِ کامیابی
پیدا کئے جنوں نے | اندازِ کامیابی
سنئے کہ ہیں یہ آہیں | آوازِ کامیابی
ناکامیوں میں مضمر | ہے رازِ کامیابی

اختر

اختر یار جنگ بہادر —— (لطیف احمد مینائی) حضرت امیر مینائی کے فرزند ہیں ۱۲۸۶ھ میں لکھنؤ میں تولد ہوئے، اپنے والد ماجد کے پاس تعلیم و تربیت پائی، حضرت امیر حیدر آباد تشریف لائے تو آپ بھی آ گئے اور حیدر آباد ہی کو وطن بنا لیا، ابتداً مددگار معتمد عدالت کوتوالی امور عامہ ہوئے اور ناظم و معتمد امور مذہبی کی خدمت پر رہ کر وظیفۂ حسنِ خدمت حاصل کیا، نہایت شریف النفس، کم سخن اور بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

قرار آئے کسی دم وہ اضطراب نہیں | جو دن کو چین نہیں ہے تو شب کو خواب نہیں
شباب میں نہ ہو غفلت تو وہ شباب نہیں | شراب سے ہو جدا نشہ تو شراب نہیں
وفا کی قدر محبت کا لطف کیا جانو | تمہارے کھیل کے دن ہیں ابھی شباب نہیں
ذرا سا ہنس کے لہو روئے زخمِ دل برسوں | یہ بھول وہ ہیں کہ جن کو ہنسی کی تاب نہیں

اختر

سید علی اختر —— حضرت باقر کے فرزند ہیں، نظم خوب کہتے ہیں آبکاری

Marfat.com

سے ملازمت کا تعلق ہے۔ آپ کے کلام میں "یاسیت" بہت غالب ہے۔ کبھی کبھی غزل بھی کہہ لیتے ہیں، علیگڈھ یونیورسٹی سے انٹرنس کامیاب کیا ہے۔ اردو فارسی ادب پر بھی عبور ہے۔ نہایت نیک دل اور شریف الطبع، آشنا پرست، مخلص ہیں،

قدرِ وفا ہوئی انہیں عرضِ وفا کے بعد
رکھ لی خدا نے شرم مری التجا کے بعد

اس حسنِ اعتماد کے قربان جائیے
بیٹھا ہوں انتظارِ اثر میں دعا کے بعد

دمِ زندگی سے رہا ہوا غمِ زندگی سے گزر گیا
یہ حیات قابلِ رشک ہے وہی جی رہا ہے جو مر گیا

وہی سوزِ سازِ حیات ہے جو رگوں میں گرمیٔ خوں ہوا
وہی نالہ نالۂ درد ہے جو کسی کے دل میں اتر گیا

جو بہار آئی بھی اب تو کیا کہ وہ دل میں ذوقِ طرب کہاں
وہ جو روحِ لذتِ دید تھا وہ لطیف کیفِ نظر گیا

اثرِ بہار طرب فزا، یہ حسین دائرۂ قضا
دلِ زار تو بھی ہو شادماں کہ وہ غم کا وقت گزر گیا

چلا ہوں سوئے مدینہ اختر دلِ شکستہ کی نذر لیکر
یہ کیوں کہوں میں کہ میری فریاد آشنائے اثر نہیں ہے

حضور کے التفات پر ہے اب ان غلاموں کی شرم رہنا
جنہیں زمانہ تو اور شے ہے یہاں خود اپنی خبر نہیں ہے

بہار آئی بھی اور گئی بھی جلی بھی شمع طرب بجھی بھی
قفس میں ہے درد مند بلبل اُسی کچھ اسکی خبر نہیں ہے

زندگی خواب سہی خواب کی تعبیر تو ہو
بہرِ آسائشِ منزل کوئی تدبیر تو ہو

کٹ کے گر جائیگی اے قیدیٔ زندانِ ستم
تجھ کو احساسِ گرانباریٔ زنجیر تو ہو

اختر

اختر قریشی ———— حیدرآباد کے تعلیم یافتہ اور پُرجوش نوجوانوں میں سے ہیں،

فنونِ لطیفہ سے بڑی دلچسپی ہے۔ حُسن کارانہ معلومات بہت کافی ہیں، نظم و نثر خوب لکھتے ہیں۔ غزل، نظم، سلام، مرثیہ وغیرہ اچھا کہتے ہیں، تقریباً پانچ سال سے رسالہ سفینۂ النسواں کامیابی کے ساتھ شائع کر رہے ہیں، نہایت کم سخن، زندہ دل، آشنا پرست مخلص اور راقم الحروف کے خاص کرم فرما ہیں۔

کیجئے مشقِ ستم ہاں بندہ پرور کیجئے — کب میں کہتا ہوں کہ سمجھیں رحم کے قابل مجھے
پیر کر پہونچوں وہاں تک آہ یہ ممکن نہیں — تک رہا ہوں پاس سے ساحل کو میں ساحل مجھے
بچ رہا اور دل کے حصے سے یہ درد و رنج و غم — سب اکٹھا کر کے دے ڈالا بجائے دل مجھے
پھونک دی ہستی مری او سوزِ الفت پھونک دی — ناامیدی یاس سے اب کرنے لگی غافل مجھے
پاؤں تھک جائیں تو سر کے بل پہونچ جائیگا شوق — کیا ڈرا سکتی ہے اختر دوریٔ منزل مجھے
لطف تو جب ہے کہ قلبِ سنگ سے ٹپکے لہو — نالہ و شیون میں بلبل یہ اثر پیدا تو کر

اختر

احترام احمد اسمٰعیلی —— اورنگ آباد کے رہنے والے ہیں، کبھی کبھی مقامی اخبارات میں آپ کا کلام نظر آتا ہے،

واقفیت تھی کسے نور و ضیا سے پہلے — دہر تاریک تھا محبوبِ خدا سے پہلے
سب یہ کہتے ہیں حضور آپ پہ قربان ہو کر — کچھ خبر تھی نہ ہمیں راہِ ہدا سے پہلے
صدقِ بوبکرؓ سے اور عدلِ عمرؓ سے چمکا — کیا عثمانؓ نے خبردار حیا سے پہلے
جس شجاعت کا ہوا ہے درِ خیبر پہ ظہور — کس سے ظاہر ہوئی وہ شیرِ خدا سے پہلے

Marfat.com

ادیب

محمد حسین ——— بی، اے، ای ڈی، اورکسی مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں مدت سے دکن میں ہیں معلوم نہیں کہاں کے متوطن ہیں نظم بھی کہتے ہیں، نثر پر اچھا عبور ہے مضامین خوب لکھتے ہیں۔

آج ہے فضلِ داوری — بخت نے کی ہے یاوری
لائی بہارِ جاں فزا — رشتۂ ابر آ گئی
ہونے لگی لطیفہ ادا — صبحِ امید رونما
پھول کھلے ہیں جابجا — پھولی ہے ہر طرف کلی
ژالہ ہوا میں گھل گیا — لالہ کا داغ دھل گیا
بلبل کا گل پہ شور ہے — مستِ خرام مور ہے

ارمان

سید قادر محی الدین ——— پندرہ ایک سال پہلے آپ کا کلام اکثر گلدستوں اور رسالوں میں نظر آتا تھا، حیدرآباد ہی کے رہنے والے اور اچھے شاعر تھے شعر بڑے اچھے کہتے تھے معلوم نہیں اب کہاں ہیں۔

مزا دکھا گئی کیا کیا بہار عید کے دن — ملینگے ان سے گلے بار بار عید کے دن
گلے لگا کے انہیں بار بار عید کے دن — یونہیں نکالیں گے دلکا بخار عید کے دن
خوشی کے یوں تو ہیں سامان بیسیوں لیکن — مزا تو جب ہے کہ آجائے یار عید کے دن

Marfat.com

ابھی تو آئے ہو لو عطر پان بیٹھو بھی　　　یہ مانا سینکڑوں ہیں کار و بار عید کے دن

انزل

حافظ محمد اسمٰعیل شریف ــــــ منشی فاضل، مولوی فاضل، مولوی کامل،

آنرز، مدرس مدرسہ فوقانیہ پربھنی ۱۳۰۵ھ میں تولد ہوئے مدرسۂ محبوبیہ اور مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پائی، حیدرآباد کے بڑے بڑے علماء سے استفادہ کیا، مدت سے اُردو، فارسی شعر کہتے ہیں، اُردو شعر حضرت مائل کو دکھاتے تھے اور فارسی حضرت ترکی کو، کہنہ مشق ہیں،

بھرتے ہیں دم ہمیشہ سب خاص و عام تیرا　　　کیا شیخ کیا برہمن جپتے ہیں نام تیرا

ہر ذرہ سے عیاں ہے قدرت تیری الٰہی　　　ہر قطرہ میں نہاں ہے یا رب پیام تیرا

چلے گا حشر میں دلدادہ کیا گیسوئے احمد کا　　　یہ تجلی میں ہے عالم یہاں جب سنگ اسود کا

قندیلِ سر طور ہے گرد رُئے محمدؐ　　　زنجیر درِ عرش ہے گیسوئے محمدؐ

منظور وصف روئے بتِ لالہ فام ہے　　　بس ایک ہی غزل میں گلستاں تمام ہے

مرگِ عدو خوشی کا کھلا کیا مقام ہے　　　اس کا اگر ہے کوچ تو کس کا مقام ہے

ترا وہ ظلم بیگانہ یگانہ　　　مرا یہ حال دشمن مہرباں ہے

تم آؤ یا پیام موت آئے　　　مجھے اب زندگی بار گراں ہے

ہر ذرہ ذرہ میں ہے تجلی برق طور　　　اس مہروش کا جلوہ عزیز و کہاں ہے

مانا کہ زندگی میں نہیں قدر و منزلت　　　افسانے یاد آئیں گے میری وفا کے بعد

Marfat.com

یہ مل گیا جسے اسے سب کچھ ہی مل گیا — کیا چاہیئے بہلا دلِ دردآشنا کے بعد
اسد

میر صدیق علی ——— ہزاکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے کتب خانہ کے مہتمم ہیں خوشنویس ہیں مگر شعر اچھے کہتے ہیں،

اسکی بزمِ عیش میں جانے کے ہیں قابل نہیں — سچ ہے ناکامِ تمنا لائقِ محفل نہیں
اک دمِ امید سے قائم ہے میری زندگی — ورنہ بیمارِ محبت زیست کے قابل نہیں
میں اسے دیکھوں تو میری دردِ دل میں ہو سکون — وہ اگر پردہ کرے تو اسکو کچھ حاصل نہیں
بستے ہیں یوں تو سبھی اپنے پرائے ای اسد — بستی دنیا میں لیکن رازدارِ دل نہیں
اسد

احتشام احمد ——— اسرائیلی، سیلو (اورنگ آباد) میں قیام ہے۔ وکالت کرتے ہیں اور شعر بھی کہتے ہیں۔

گر تمنا ہے کہ پُر ہوں تیرے کاسے پہلے — بے نوا ہاتھ اٹھا مانگ خدا سے پہلے
وقف تھے کوثر و تسنیم کے چشمے لیکن — آب خنجر سے نوازے گئے پیاسے پہلے

ہو رہی ہے دیکھئے قدرت سے تائید صدف — مائل گوہر فشانی ابر نیساں کیوں نہ
کھلتے ہی جاتے ہیں بابِ نصرت و فتح و ظفر — لائقِ فخر و مباہات عہد عثمان کیوں
اسد

محمد صفی اللہ خاں ——— فاروقی حضرت ضیغم کے بڑے فرزند ہیں

Marfat.com

اچھے کہتے ہیں،

جنوں کی دست درازی ہی یونہیں برسوں | کہ نذرِ جیب رہی اپنی آستیں برسوں
رقیب جورِ جفا کی نہ تاب لائے گا | اٹھائیں گے تیری ظلم و ستم ہمیں برسوں

اسعد

محمد سعید الرحمن —— محمد عبد الولی صاحب کے فرزند اور محمد وزیر صا وزیر کے پوتے ہیں حیدرآباد میں پیدا ہوئے مدرسہ نظامیہ سے مولوی عالم کامیاب کیا، طب بھی جانتے ہیں، پائیگاہ آسمان جاہی کے مقبرہ جات کے منتظم ہیں، حامد قریشی سے تلمذ شعر بھی کہتے ہیں،

داغِ فرقت سے شگفتہ غنچۂ دل ہو گیا | پھول اب یہ گیسوی جاناں کے قابل ہو گیا
یاد روئے یار نے کیا کیا دکھائیں گرمیاں | پھر ہجوم یاس میں دل شمع محفل ہو گیا
کون ہی عالم میں جو اسکا شناسائی نہو | اسکو سودا ہی جو اس ظالم کا سودائی نہو
کسی کے پیار پھولوں کا یہ مجھپر بوجھ کیوں آخر | اڑادے خاکِ تربت بھی کسی دن آسماں میری

اسمٰعیل

محمد اسمٰعیل —— قصبۂ دہارور کے باشندے اور وہاں کے قدیمیوں میں سے ہیں، مدرسہ طبیہ کے سند یافتہ اور مولانا حکیم وحید الدین عالی کے شاگرد ہیں ۱۲۹۶ھ میں تولد ہوئے، ۱۳۱۸ف میں طبیب یونانی کی حیثیت سے ملازم ہوئے علمی قابلیت اچھی ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی کتابوں کے مولف بھی ہیں فارسی

Marfat.com

اور اردو میں خوب شعر کہتے ہیں، طعام المحمود کے نام سے قواعد خورو نوش اردو میں نظم کیا ہے جس کے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں،

حفظ صحت کا ہی لازم علم ہر خاص عام — اسلئے لکھتا ہوں میں اقوال اطبائے کرام
اشتہا صادق جو پیدا ہو تو فوراً کہائے — جمع ہونگے ورنہ معدے میں رطوبات ہائے خام
پیٹ بھر کر خوب کہا لینا طعام اچھا نہیں — معدہ تن جائے تو ہوتا ہے قصور انہضام
اسقدر کہائیں غذا جس سے نہ ہو کوئی ضرر — سانس اور پانی کا حصہ کچھ تو ہو بعد طعام

اشہر

سید منظر علی ـــــ مولانا سید امجد علی اشہری کے فرزند اور کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں۔ حیدرآباد سے ایک رسالہ اولڈ بوائے جاری کیا مگر افسوس ہے کہ زیادہ دن تک رسالہ چل نہ سکا، نہایت زندہ دل و ظریف النفس بزرگ ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

رباعی

یہ صبح کا وقت اور یہ پہولوں کی مہک — دیکھیں تو کہیں صل علیٰ آ کے ملک
اس منظر خوش کے دیکھنے کو اشہر — سر ننگے ابھی نکلا ہے سیاح فلک

دیگر

اخلاق کسی کے تم جو معلوم کرو — احباب کو پہلے خوب اس کے دیکھو
اچھے جو ہیں تو وہ بھی اچھا ہے ضرور — بد ہیں تو وہ بد ہے اسکی صحبت سے بچو

دیگر

تم میں ہے اگر ترقی کا دل گردہ — غفلت میں ہو کس واسطے اور افسردہ
حاصل کرو علم تم کہ حیدر کا ہے قول — عالم زندہ ہیں اور جاہل مردہ

Marfat.com

اشک

محمد جلال الدین ——— جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب العلم ہیں مدت تک مجلہ عثمانیہ کے اڈیٹر ۱۳۳۸ھ میں رہ چکے ہیں،

سلطان رضیہ میدانِ جنگ میں

ہاتھ میں تیر وکمان اور کمر میں تلوار
دوش پر زلفِ سیاہ گوش میں درِ شہوار
زیرِ ران اسپ سبک سیر وصرصر رفتار
تمتمائے ہوئے گرمی سے وہ دونوں رخسار

آج میدان میں رضیہ کی سپہداری ہے
کچھ انوکھی یہ زمانے سے طرحداری ہے

غنچے کھلتے ہیں صدا سے تیری
طور جلتے ہیں ندا سے تیری
گوہرِ اشک صلہ ہے تیرا
شاہ بھی ایک گدا ہے تیرا
شدتِ غم سے ہو ہر لختِ جگر
دیدۂ تر سے نکلتا باہر
دلِ مضطر میں خلش ہو ہیدم
سوز فرقت کی تپش ہو ہر دم
ہائے اسوقت ترا کیفِ وجود
دردمندوں کا ہے تنہا مقصود
تو نہ ہوتا تو جہاں تھا یہ خراب
گوہرِ اشک یہ ہوتے نایاب

اشرف

میر اشرف الدین علیخاں ——— خلف میر فرخندہ علی خاں صاحب مرحوم تعلقدار بیدر شریف، آپ ۱۳۲۷ھ میں تولد ہوئے اسوقت جامعہ عثمانیہ میں تعلیم

Marfat.com

یار رہے ہیں، نوجوان صاحب زادے اور اچھے شعر کہتے ہیں،

آنکھ ساقی نہ چرانا کسی متانے سے ۔۔۔ ورنہ اُٹھے گی قیامت ترے میخانے سے

لذت آزار محبت کی ہے راحت افزا ۔۔۔ اور آرام ہوا درد کے بڑھ جانے سے

میرے ساقی کی ادائیں ہیں قیامت اللہ ۔۔۔ کبھی جلوؤں سے پلائی کبھی پیمانے سے

کچھ عجب قہر ہے آفت ہے بلا ہے ظالم ۔۔۔ ڈر کے رہتی ہے قیامت ترے دیوانے سے

اشرف

سید محمد نصیر ۔۔۔ منشی فاضل، حیدر آباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

اس سوختہ نصیب کی قسمت پہ روئیے ۔۔۔ جینا رہے جو وعدۂ صبر آزما کے بعد

اس فتنہ خو کے آگے خدا جانے کتنی بار ۔۔۔ آنسو ٹپک پڑے ہیں مرے التجا کے بعد

جی میں یہی ہے کچھ کہوں مگر ایسا ہی رعب حسن ۔۔۔ منہ بند ہے حکایت رنج و بلا کے بعد

اس باخبر کے جذب کا عالم نہ پوچھیے ۔۔۔ جو مسکرا دیا ستم ناسزا کے بعد

اشرف

علی اشرف ۔۔۔ اخبار صبح دکن کے معاون مدیر ہیں، نظم و نثر دونوں خوب لکھتے ہیں، حیدر آباد کے رہنے والے اور جوان العمر شاعر ہیں،

جو جلوہ تیرے تصور کا ہم جمال نہ ہو ۔۔۔ وہ مجھ سے گرم تکلم رہے مجال نہ ہو

جلائے جا کہ یہی سوز ہے متاع حیات ۔۔۔ عروج زیست کہیں بر سر زوال نہ ہو

ہنوز ہے دل قم آشنا رہین کرم ۔۔۔ کسی کی سعی وفا سوز کو ملال نہ ہو

Marfat.com

ہے اعتمادِ نوازشِ بجا مگر ساقی
مزا تو جب ہے کہ گنجائش سوال نہ ہو
ترا فریبِ تقرب ارے معاذ اللہ
یہ فکر ہے کہ مجھے زندگی محال نہ ہو

اشرف

اشرف حسین ——— شعر اچھے کہتے ہیں، کبھی کبھی آپ کا کلام گلدستوں میں نظر آتا ہے۔

زینتِ حسن پسِ پردہ ہے پنہاں ہونا
عصمتِ شمع ہے فانوس میں تاباں ہونا
پڑھ تو لے لوحِ لحد کو کہ مکیں ہیں تہِ خاک
ثبت ہے خانۂ آباد کا ویراں ہونا

اصغر

اصغر یار جنگ ——— محمد اصغر بار ایٹ لا، ڈاکٹر انصاری اور حکیم نابینا کے بھائی ہیں مدت تک حیدرآباد میں بیرسٹری کرتے رہے اب ہائیکورٹ کے جج ہیں، نہایت شریف، زندہ دل، بامذاق شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں اکثر مشاعروں میں بھی شرکت کرتے اور خود بھی مخصوص مشاعرے کرتے ہیں۔ بہترین شاعر ہیں، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ حاجی الحرمین بھی۔

قیامت تھا مریضِ غم کا وہ خاموش ہو جانا
پھر آ کر ہوش میں بیہوش کا بیہوش ہو جانا
گناہوں کا میری گردن پہ اصغر بوجھ کیا کم ہے
ستم اس پر فرشتوں کا بے بارِ دوش ہو جانا
مجھ کیفِ جامِ الست ہے جسے چھوڑ کر نہ اتر گیا
یہ نشہ نہیں ہے شراب کا کہ سرور آیا اتر گیا
دلِ زار پر یہ کرم کرو نہیں چٹکیوں میں نمک بھرو
کوئی اور زخم میں درد ہے کہ وہ اپنا دردِ جگر گیا

Marfat.com

جو میں کہہ رہا ہوں اسے سنو میری ایک بات یہ مان لو | چلو گھر کو بہر خدا چلو کہ سرور آتش تر گیا
نہ دعا یہ پیر مغاں کی تھی نہ یہ میگسار و نکی بد دعا | یہ خدا کی مار تھی محتسب جو شراب خانہ میں مر گیا
کبھی سرخ تھا میرا پیرہن کبھی لال تھی مری آستیں | میری آنکھ سے جو لہو بہا تو وقار دیدۂ تر گیا
یہی شغل ہوگا شباب کا وہی مشغلہ مئے ناب کا | وہی نغمہ ہوگا رباب کا میں بہشت میں بھی اگر گیا
کبھی اشک آنکھوں سے ہیں رواں کبھی آنکھیں اپنی ہیں خونچکاں | شب و روز رونا پڑا مجھے کہ شعارِ اہلِ نظر گیا

اطہر

اعظم اللہ حسینی ــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور انعام دار ہیں، شعر بھی کہتے ہیں۔

چوٹی بھی کیا غضب کی ہے زلفِ دوتا کے بعد | پیچھے پڑی ہوئی یہ بلا ہے بلا کے بعد
آرام کے لئے ہے قیامت کا سامنا | جنت نصیب ہوگی سزا و جزا کے بعد
دنیا کے مخمصوں سے تو مل جائیگی نجات | دو مرحلے ہیں اور بھی باقی قضا کے بعد
ملتے رہو گے کفِ افسوس بعد مرگ | عاشق ملے گا کوئی نہ مجھ باوفا کے بعد

اطہر

بشیر احمد ــــــــ حیدرآباد کے متوطن اور اچھے شاعر ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں۔ ایک نظم "پھول" کے چند شعر ہیں،

کیا کہوں اے پھول تو اس باغِ عالم میں ہے کیا | کس طرح تیری ہوئی ہستی کی یہ نشو و نما
ہے اسی کا غم کہ تو بھی خاک سے روئیدہ ہے | زندگی کی یہ نئی تعمیر بھی بوسیدہ ہے
گر ریاضِ دہر میں ہونا ہے تجھکو سرخرو | اے گلِ رنگیں نہ کرنا رنگ و بو کی جستجو

Marfat.com

بے ثباتی کا سبق تو گلشنِ عالم سے لے — پا گُل ہو کر ابھار چند روزہ چھوڑ دے

اطہر

سید محبوب علی ——— حیدرآباد کے مشہور خوشنویس اور کاتب ہیں، دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ سے ملازمتی تعلق ہے۔ کہنہ مشق شاعر اور حضرت ضامن کنتوری کے شاگرد ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

دستِ سوال ابھی نہ اٹھا تھا سوئے کرم — دامن کو آنکھ نے دُرِ دُرِ حباب بھر دیا

اے ساکنانِ دیر و حرم دُور سے سلام — تم نے تو مجھ کو اور گنہگار کر دیا

دل کے جگر کے سینہ کے بھرتے نہ تھے جو زخم — ان پر نمک چھڑک کر ستمگر نے بھر دیا

اطہر ہمارے دل کو کسی کی نگاہ نے — خالی جو دیکھا حسرت و ارماں سے بھر دیا

اظہر

سید دلدار حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور مدرسہ دارالشفا کے مدرس ہیں، حال ہی میں ایک مناجات (۴۳۵ شعر) کی شائع کی ہے۔ جس میں اسمارِ الٰہی نظم کئے گئے ہیں، یہ کتاب کراؤن سائز کے (۴۸) صفحات پر نہایت بین وسیل شائع ہوئی ہے جس پر نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم، اے آنرس مدارالمہام سیاسیات و تعلیمات نے تقریظ بھی لکھی ہے۔

اے خالقِ بے مثال و ہمتا — اے مالک قادر و توانا

اللہ تو ہی تو خدا ہے — ہر چیز کی تجھ سے ابتدا ہے

Marfat.com

رحمٰن بھی تو رحیم بھی ہے — اور ذات تیری قدیم بھی ہے
خالق میں تجھی کو جانتا ہوں — رازق تجھے دل سے مانتا ہوں
جب دل سے ہوا میں تیرا قائل — کیونکر درِ غیر پہ ہو سائل
مجھ کو تو غرض نہیں کسی سے — میرا تو سوال ہے تجھی سے

اظہر

منصور علی ـــــ اکثر مشاعروں میں شریک ہوتے ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

ایک عالم ہے ترے پردہ سے محوِ حیرت — قہر ہی ڈھائیگا پردہ سے نمایاں ہونا
قمریاں سرو کو بھولیں گے عنادل گل کو — دیکھیں گلشن میں اگر تیرا خراماں ہونا

اعظم

سید یاور علی ـــــ ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، سید داؤد علی شاہ رمال کے خاندان سے تھے، حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی اور شعر کہنے لگے، اُستاد داغ آئے تو ان سے تلمذ اختیار کیا، شاعری کے ساتھ ڈرامہ نویسی کا شوق ہوا اور ڈرامے لکھنے لگے، چنانچہ سچی لٹیرا، حور بانو، آفتابِ شرافت، لکھ کر حیدرآباد کی مون پارسی تھیٹریکل کمپنی کے ذریعہ پیش کیا جنہیں پبلک نے بہت پسند کیا،
امپیریل ناٹک کمپنی اور دوسری کمپنیوں نے بھی آپ کے سینکڑوں ڈرا

Marfat.com

اسٹیج کیے۔ آپ نے بیسیوں ڈرامے لکھ کر فروخت ہی کر دیئے جو دوسروں کے نام سے اسٹیج ہوئے، آپ کے نام سے حسب ذیل ڈرامے اسٹیج ہو کر بہت مقبول ہوئے۔

ایشیائی ستارہ، فتنۂ محشر، حور بانو، سخی لٹیرا، آفتابِ نسرا فیت، ڈاکو کی دلہن، آج کل، سوتیلی ماں، تیرِ ہوس، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، ڈکھیا دلہن، مہتابِ جہاں، قصرِ شیریں، باپ کی بددعا، شاہی ڈاکو، تلوار کا دھنی، بچہ سقہ، دنیا میں جنت، ایمان کا سودا، سراج الدولہ، فلورنڈا، تقدیر کی تاثیر، زوالِ ہندوستان، فریب حسن، شکستہ دل، مظلوم محسن،

عربی فارسی اور انگریزی سے واقف تھے ڈرامہ نگاری کا اچھا ذوق تھا چھچھورے اور جگمگاتے ہوئے سین اور ڈریس کو اسٹیج پر سے نکال لینے اور قافیہ بندی اور مقفع مکالموں کا خاتمہ کرنے کی بڑی کوشش کی مگر اچھے ڈائرکٹروں کے فقدان اور نااہل مالکوں کی وجہ سے کمپنیوں نے آپ کا ساتھ زیادہ نہیں دیا بریں ہم آپ نے فنِ ڈرامہ کی بڑی خدمت کی، آپ حیدرآباد کے پہلے ڈرامہ نویس ہیں جن کے ڈرامے اسٹیج ہو کر کامیاب ہوئے۔

اپنی فطری لاابالیت اور رند مزاجی کی وجہ سے آپ نے اپنے ڈرامے تو مع کلام ہی فروخت کر دیا، اکثر تصانیف اور دیوان لوگوں نے خرید کر اپنے نام سے شائع کر لیا، آپ نے اپنے آخری ایامِ زندگی نہایت عسرت اور تنگدستی

Marfat.com

سے گزارے اور اسی عالمِ افلاس میں ۱۴ رمضان ۱۳۵۱ھ کو افلاس کدہ جہاں سے ہمیشہ کے لئے نجات پائی۔

یوں مرے اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے ۔۔۔ اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

آپ کے ایک شاگرد سید قربان علی قربان ڈراماٹسٹ نے تذکرہ اعظم کے نام سے ۱۳۵۲ھ میں آپ کا کچھ کلام اور مختصر حالات چھپوائے ہیں، اس کتاب کے سوا کوئی اور کتاب اس دکنی شکسپیر کی کاغذی صورت میں نظر نہیں آتی کاش قربان صاحب اعظم کے ڈرامے بھی چھپوا دیتے، کلام کا کچھ انتخاب پیش کیا کیا جاتا ہے،

ترا نام مالک دو جہاں تو مقام ہے ترا لامکاں ۔۔۔ یہ سنا تھا پر جو تلاش کی نہ ملا کہیں بھی ترا نشاں
نہ نشاں ملا ہوا نیچاں لگے کہنے رکھ کے دل پہ زباں ۔۔۔ یہ مجال تیری سوا کسے کہ بھری غریب کی جھولیاں

جو کبھی غریب رہا نہ ہو وہ کسی غریب کو دیگا کیا

دے کر لینا

ستارے نور جو نیل و نہار دیتے ہیں ۔۔۔ درخت پھول کے جو ہم کو ہار دیتے ہیں
یہ بحر جو گہر آبدار دیتے ہیں ۔۔۔ تو کب کسی کو وہ چیزیں اُدھار دیتے ہیں
خدا کا ہے یہی قانون جو کہ جاری ہے ۔۔۔ جو دیکے لیتا ہے کم ظرف ہے بھکاری ہے۔
کل جب سے ہم نے دوستی اک برہمن کے ساتھ ۔۔۔ تب ہم سے جھک کے ملنے لگی حسن ظن کے ہا
طرز بیاں کو دیکھو اپنی زباں کو دیکھو ۔۔۔ ہیں واقعات سارے اپنی ہی داستاں کے

Marfat.com

بہر دشمن ہیں میرے دوست بھی دوست دشمن ہیں
زمانے میں کسی کو ایسی قسمت مل نہیں سکتی

زندگی ہی میں یہاں مردہ بدست زندہ ہیں
وہ شیخ جی جو ہیں [illegible] پیاسے میں

جو دام ہو دامِ زلف سوا اس دام کے کوئی بھی دام نہیں
دم دیتے ہیں دام میں لا کے وہ اور دام رہا ہو دام نہیں

[illegible] کو دکھ دینے کا ہرگز نہ کبھی ارمان کرو
جس [illegible] کبھی پیدا نقصان کرو

بدن کو تو آرا کاٹے صندل اسکو خوشبو دے
دشمن [illegible] ہو اور ظالم پہ احسان کرو

دشمنی شام و سحر [illegible] کر دیتے ہیں
[illegible] کر دیتے ہیں

[illegible] بے جان [illegible] گل تر دیتے ہیں
جو کبھی دیتا ہے وہ آنکھیں بھر دیتے ہیں

تم دولت کبھی ہو جائے تو گھر دیتے ہیں
اور گھر بھی نہ رہے باقی تو سر دیتے ہیں

[illegible] انسان سب کو [illegible]
[illegible] کرتے غلطی [illegible] جاتی ہیں

[illegible] اس نظام کا آدم سے [illegible]
وہ اپنے ظالم سے کر زندگی [illegible]

[illegible] یہ زندگی [illegible] کرتی ہی جاتی ہے
اگر [illegible] ہیں تو [illegible] راحت میں [illegible]

[illegible] آدم کے [illegible] اچھے
زمانہ [illegible] انسان اسکے چلن اچھے

[illegible] رسم کی [illegible] عشق سے
نام اس شوخ کا [illegible] خدا خیر کرے

[illegible] واسطے [illegible] جو دیا
[illegible]

ہاتھ [illegible] چلا آتا ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

ایمان مرا ڈاڑھی منڈانے سے گیا
سنت اور لونڈر کے لگانے سے گیا
اسلام اسی پہ ہے جو زاہد موقوف
تسلیم میں یوں نجات پانے سے گیا

اعظم

خواجہ اعظم علیخاں ـــــ جہانگیر علی خاں آنف کے برادر زادے اور شاگرد ہیں، غزل اچھی کہتے ہیں،

تمہارے دل سے آخر مٹ گیا نقشہ عداوت کا
کہو کیا تماشہ تم نے میرے جذبِ الفت کا
ہوا حاصل تو یہ حاصل ہوا تیری محبت میں
ہوا ناسور بڑھتے بڑھتے دلمیں زخمِ حسرت کا

اعجاز

اعجاز حسین ـــــ مہاراجہ بہادر کے مشاعرہ میں عموماً غزل پڑھتے ہیں، اچھے شاعر ہیں،

جسے لذت ملی دردِ نہاں کی
اسے حاجت نہیں آہ و فغاں کی
نگہ پڑتی ہے برق و آسماں کی
الٰہی خیر کرنا آشیاں کی
ہمارا ہر قدم ہو ایک منزل
مدد کرنا توانی ناتواں کی
نہیں ہے آزمائش صرف میری
غضب میں جان ہے ساری جہاں کی

اعجاز

محمد یعقوب خاں ـــــ بیدر کے متوطن ہیں، ابتداً کسی مدرسہ میں مدرس تھے ۱۳۰۶ف میں امتحان وکالت درجہ اول کامیاب کر کے وکالت شروع کی

Marfat.com

اور اب بیدر کے ایک کامیاب وکیل ہیں، وسیع المعلومات اور قابل بزرگ ہیں گلدستۂ نعت اور اقوال حکمار کے نام سے دو کتابیں طبع ہو چکی ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

ادھر دل ہو گیا بیتاب لب پر جان ادھر آئی — تری فرقت میں یہ نوبت [illegible] آئی
حرم سے دیر کو آیا تو کیا بیجا ہوا زاہد — طبیعت ہی طبیعت [illegible] ادھر آئی
وصالِ یار کی آخر ہوئی شب تو کہا دل نے — مصیبت کی گھڑی [illegible] آئی

کہا بہارِ چمن کا ذرا سماں صیاد — دلِ حزیں ہو مرا کچھ تو شادماں صیاد
سناؤں کیا کہ نہیں طاقتِ بیاں صیاد — بہت ہے درد بھری میری داستاں صیاد
وہ کیفیت تھی بہارِ چمن کی پیشِ نظر — [illegible] قفس [illegible] اب کہاں صیاد

افضل

فضل الدین —— [illegible] شعر اچھے کہتے ہیں

[illegible] دستِ وحشت کی بہار آئی ہے [illegible] — گریباں [illegible] ندامت [illegible] کر دوں
[illegible] کسی دن داستانِ دردِ الفت بھی — ذرا [illegible] نالوں کو [illegible] زباں کر لوں
[illegible] زندگی [illegible] — [illegible]
[illegible] دور [illegible] — زمانہ کہاں [illegible]

افضل

حشمت علی —— [illegible] نہایت اچھے [illegible]

سے ملازمتی تعلق ہے۔ اب شاید مطبع رکاب سعادت کے نگران ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہمیں یہ تلتی رہی اسکی تیغ کیں برسوں
ہمیں پراس نے چڑھائی ہی آستیں برسوں

ہی پیاری شکل ہی طفلی بھی بھولی باتیں بھی
رہے الٰہی اسی حسن میں حسیں برسوں

افسر

شیخ محمد ——— اکثر مشاعروں میں غزل پڑھتے ہیں اشعار جو کہتے ہیں،

کیا قہر ہے جو اس نے کیا رازداں مجھے
گویا زباں دے کے رکھا بے زباں مجھے

کچھ تخلیہ جو رہا بزم غیر میں
کیا کیا نہیں ہوا ہے شکر گماں مجھے

ناقابلِ جواب سمجھتا ہوں غیر کو
سمجھا ہوا ہے ایک جہان بے زباں مجھے

اقدس

محمد عباس ——— محکمہ طبابت سرکار عالی میں ملازم تھے شعر اچھے کہتے تھے اور وقت واحد میں کئی ایک شعرا سے مشورہ کرتے تھے چھ سات سال ہوئے کہ عین شباب میں انتقال کیا، ایک مجموعہ کلام کا شائع ہو چکا ہے،

عشق کہتا ہے کہ جذبات کا طوفان کہیے
حسن کہتا ہے کہ غارت گرِ ایمان کہیے

دلکو اُجڑی ہوئی بستی کا مشابہ کہیے
خاک اُڑتی ہے تو تصویرِ بیاباں کہیے

جلوہ ہائے رخ رنگیں کا تماشائی ہے
ناز پروردۂ آغوشِ حسیناں کہیے

غم کے جذبات کو بیٹھے ہوئے اُکساتا ہی
یہ وہ فتنہ ہے اسے فتنۂ دوراں کہیے

Marfat.com

پچھلی راتوں کو جو رونے کی صدا آتی ہے — دلکو ماتم کدہ سوگ نشیناں کہیے

بڑھی جاتی ہیں پھر گستاخیاں شوقِ فراوانکی — دلِ بیتاب سے چوٹیں چلینگی حسنِ جانانکی

دلِ بیتاب کی ہر ہر تڑپ پر دم نکلتا ہے — رگوں میں کوند جاتی ہے جو بجلی دردِ پنہانکی

اقبال

ملک عبدالوحید خان —— نظام کالج کے قدیم طالب علم اور آجکل فوج باقاعدہ میں لفٹننٹ ہیں، جوان عمر شاعر ہیں نظم خوب کہتے ہیں،

"حسن"

حُسن سے ہوتا ہے دلمیں ایک ہی محشر بپا — کوئی دُنیا میں تو ملتی ہی نہیں اسکی دوا

حسن ہی ہے جو دلِ پُردرد کی تسکین ہے — عشق کیا ہے؟ حسن کی چھوٹی سی اک تلقین ہے

حُسن کیا ہے؟ یہ یدِ قدرت کا اک اعجاز ہے — اور حسینوں کی ادا قدرت کی پاک آواز ہے

اس ادا میں کچھ کسی کو اور ہی منظور ہے — یہ وہ جلوہ ہے جو کوہِ طور میں مستور ہے

اکبر

سید اکبر علی —— ۱۳۰۶ھ میں اورنگ آباد میں تولد ہوئے، کمسنی ہی میں اپنے والد کے ہمراہ حیدرآباد آگئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی، مدرسۂ دارالعلوم سے مولوی فاضل کامیاب کیا اور پھر صدر محاسبی میں ملازم ہوگئے، طبیعت ظرافت کی طرف مائل تھی اس لئے ابتداءً رسالہ صحیفہ ماہوار جسے حضرت کیفی نکالتے تھے آپ نے لے لیا اور مدت تک اسے ماہوار ہی نکالتے رہے،

Marfat.com

حضور بندگان عالی کی تخت نشینی کے بعد ماہوار صحیفہ کو روزانہ کردیا جواب تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے، آپ عربی فارسی کے زبردست عالم ہیں انگریزی بھی بقدر ضرورت جانتے ہیں اُردو بڑی اچھی لکھتے ہیں، ادبی مذاق بڑا اچھا ہے طالب العلمی ہی کے زمانے میں ایک عربی ناول "انسان الغاب" کا ترجمہ "جنگلی انسان" کے نام سے کیا تھا جو بہت مقبول ہوا، حیدرآباد کی سب سے پہلی ڈائرکٹری آپ ہی نے شائع کی اور حضور بندگان عالی کا پہلا سفرنامہ بھی آپ ہی نے مصور فوٹو آفسٹ سسٹم پر شائع کیا، نہایت با مذاق، پختہ مغز، پابند وضع بزرگ ہیں، شعر گوئی حال ہی میں شروع کی ہے نعت بڑی اچھی کہتے ہیں ایک بے نظیر قصیدہ نعت میں کہا ہے جو افسوس ہے کہ اس وقت ہمیں مل نہ سکا مولوی سید مبارک صاحب بی، اے کے ناظم معلومات عامہ ہونے پر آپ نے جو مبارک باد کہی ہے اس کے چند شعر نقل کیے جاتے ہیں،

جلسۂ تبریک کی شرکت کی دعوت آئی ہے کیا عجب میری دعا کی استجابت آئی ہے
یہ مبارک کام تھا جب تو مبارک کو ملا کیوں نہ سمجھوں اسم با موسوم خدمت آئی ہے
ہو مبارک آپ کو یہ صیغہ معلومات کا آپ کے سر اس سررشتہ کی نظامت آئی ہے
میں سمجھتا ہوں اسی دن سے ہوا اس کو زوال جب سے مجھ نا اہل کے گھر میں صحافت آئی ہے
انکی تدبیروں سے معلومات کے جاگیں نصیب نسل سید میں ازل ہی سے سیادت آئی ہے
دور میں سید مبارک کے صحافت ہو وضع دور ہو جو کچھ مطابع پر مصیبت آئی ہے

Marfat.com

اکبر اب طولِ سخن کے بدلے کچھ دیدیجئے دعا — آپ کے حصے میں غمِ ملک و ملت آئی ہے

اکبر وفاقانی

سید محمد اکبر ——— وفاقانی، حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی، اے کیا ہے۔ ۱۳۴۳ف میں مجلہ عثمانیہ کے مدیر تھے، حسن کار کے نام سے ایک رسالہ مدت سے نکال رہے ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں،

تاج محل کو دُور سے دیکھ کر

اک خواب کی دُنیا میں کھڑا دیکھ رہا ہوں — میں دہر میں تعبیرِ فنا دیکھ رہا ہوں
وہ گنبد و محراب وہ مینار نگینہ — جوں محوِ تبسم کوئی خوابیدہ حسینہ
یوں دُور درختوں میں جو جلوہ نظر آیا — بادل سے کوئی چاند نکلتا نظر آیا
ہر شے متناسب کوئی گوہر کی لڑی ہے — اک حور ہے جو مرمری جالی میں کھڑی ہے
ہر قبہ چمکتا ہوا ہیرے کی کنی ہے — یہ ہند کا اہرام زلیخا بدنی ہے
دوشیزۂ اقبال سلاطین کہیں اسکو — تیمور کی اولاد کی تمکین کہیں اس کو
گنبد ہے کہ یہ تختِ دلِ شاہجہاں ہے — جو اپنی تمنا کے لئے خود نگراں ہے

"حُسن کی دیوی"

(وینس آف میلاس (حُسن کی دیوی) کا مجسمہ دیکھکر)

نفیس ملبوس مرمریں میں کھڑی ہوئی اک حسین شئے ہے
دلوں کے حق میں سکون مجسم نظر کے حق میں لطیف شئے ہے

Marfat.com

یہ حسن نگاہ ہی کی جان شاعر کے دل سے پیدا ہوئی ہے گویا
حسین خیال کی آرزو شکلِ آزری میں چھپی ہوئی ہے
شباب کا جوش کم سنی کی شرارتوں سے نکھر گیا ہے
جو زلف دل کھا کے رگ گئی ہو تو محرم ناز ابھر گیا ہے

اکرم

نواب اکرم الدین خاں بہادر

ـــــ نواب ظفر جنگ شمس الملک مرحوم کے فرزند اور نواب لطف الدولہ بہادر کے بھائی ہیں، ۲۴ محرم ۱۳۰۱ھ کو ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی فارسی، عربی، انگریزی تعلیم گھر پر پا مطالعہ بہت اچھا ہے، شاعری سے بڑی دلچسپی اور ادب سے بہت شغف ـ شعر خوب کہتے ہیں، مدت تک نواب لطف الدولہ بہادر کے ساتھ اپنی پائیگاہ کا کرتے رہے انتظامی اور ریاستی امور پر خاصا عبور ہے، بڑے نیکدل، خلیق اور امیر ہیں،

ہم دیکھیں گے ترا حسنِ عقیدت اے دل — لے ترے سامنے مصحف بھی ہے رخسار
لوٹتے ہیں ترے میخوار برنگِ بسمل — نگہِ مست بھی ساقی تری تلوار ہے

بقدرِ ظرف مے دیتا ہے ہم کو — بری نیت نہیں ہے پیرِ مغا
لبِ خاموش میرے کم نہیں ہیں — نہیں طاقت نہ ہو آہ و فغ
تیری صورت ہے پہچانی ہوئی سی — مگر ہو گی شناسائی کہا

Marfat.com

بحرِ حسن و عشق یکتائی کے دعویدار ہیں
یہ نہیں ہے ایک کی تو ایک کا ساحل نہیں

انکی نزدیکی قیامت انکی دوری ہے بلا
وصل کے لائق نہیں ہیں ہجر کے قابل نہیں

دونوں کے طول میں نہیں اک بال بھر کا فرق
زلفِ سیہ جواب شبِ انتظار ہے

اک دلکو میرے پیچ میں کیا اس نے لے لیا
کونین پر حکومتِ گیسوئے یار ہے

اکرم

محمد اکبر قادری —— قصبہ بھکنور تعلقہ کاماریڈی ضلع نظام آباد کے رہنے والے ہیں سنہ ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے کمسنی ہی میں اپنے والد غلام محی الدین صاحب کے ہمراہ حیدرآباد آ گئے۔ یہیں تعلیم و تربیت پائی، گھڑی سازی کی دوکان کرتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے میر غضنفر علیشاہ قادری بیتاب (شاگردِ شائق) سے تلمذ ہے شعر خوب کہتے ہیں

غیر آئے تو آئے نظر کس طرح
خود نظر میری بد نظر ہو گئی

عکس آئینہ آئینہ گر بن گیا
شکل خالق ہی شکلِ بشر ہو گئی

دعوئ دیدِ موسیٰ غلط ہو گیا
جب نظر ہی حجابِ نظر ہو گئی

ذاتِ وحدت ہی خود شانِ کثرت بنی
تخم ہی سے نمودِ شجر ہو گئی

آثم

میر مہدی حسین —— رضوی آثم اور عالم تخلص کرتے ہیں میر جعفر علی صاحب کے بیٹے ہیں آپ [illegible] نواب [illegible] حسین خان میرزا کے بھتیجے تھے سنہ ۱۲۹۱ھ میں

Marfat.com

پیدا ہوئے، ۱۳۰۵ھ میں استاد داغ کے شاگرد ہوئے، ڈاکٹر ہیں اور سیول سرجن رہ کر وظیفہ لے چکے ہیں، صاحب دیوان شاعر ہیں، گلبنِ تاریخ وغیرہ کئی ایک تصانیف چھپ چکی ہیں،

اللہ اللہ بے کسی کی موت بھی کیا موت ہے
لے گئیں حوریں جنازہ عاشقِ ناشاد کا

دیکھا نہیں ہے تم کو گزری ہے اک مدت
دیدار کو تمہارے آنکھیں ترس رہی ہیں

جب دیکھئے بلند سوئے آسماں ہیں ہاتھ
زاہد قبول بھی ہوئی تیری دعا کبھی؟

عشق دلمیں ہے وفا دلمیں ہے چاہت دلمیں
اور ان سب سے ہی بڑھ کر تری حسرت دلمیں

ہو بُرا کثرتِ ارمانِ وفا کا یا رب
کیا مچا رکھی ہے مدت سے قیامت دلمیں

امید

ابو الحسنات میر شاد علیخاں —— آپ نواب صاحب کرنول کے نواسے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، پہلے نظامیہ سلسلہ میں منسلک تھے اب اپنے نام کے ساتھ قادری لکھتے ہیں، محترم شاد لقب اختیار کیا ہے،

گو دل رہے رہے نہ رہے اس کا غم نہیں
تیغ ادا کی نذر کو اک نقد جاں رہے

قاصد سنا دے حال مرا انکو صاف صاف
کیا فائدہ جو الجھی ہوئی داستاں رہے

امین

امین علیشاہ —— چشتی، شاگرد وطن شعر اچھے کہتے ہیں،

عشقِ احمد میں مجھے غم نہیں رسوائی کا
لطف آتا ہے عجب دردِ شکیبائی کا

Marfat.com

اک نظر او شبِ معراج کے جانے والے
یہ ہی ارمان ہے آخر ترے شیدائی کا

امجد

امجد حسین ــــــــ ۱۳۰۲ھ میں حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے، مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم اور تربیت پائی، پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کامیاب کیا، اور مدرس ہو گئے، مدرسی پسند نہ آئی تو دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں منتقل ہو گئے اور اب منتظم ہیں، یوں تو آپ کم سنی ہی سے شعر کہتے تھے مگر ۱۳۲۶ھ کی طغیانی نے آپ کو آپ کے سارے خاندان کے ساتھ غرق آب کر کے آپکی طبعیت میں واقعی طغیانی پیدا کر دی اور آپ نے عجیب رقت آمیز شاعری شروع کی اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں، فارسی ترکی کو بتاتے تھے اور اردو جناب حبیب کنتوری کو، یوں تو غزل، نظم، قصیدہ وغیرہ سب ہی کچھ کہتے ہیں مگر آپ نے رباعی کو "اپنا لیا" ہے اور آج ہندوستان میں "واحد رباعی گو شاعر ہیں" نذرِ امجد، جمالِ امجد، حجِ امجد، وغیرہ آپ کی نثر کے مرقع شائع ہو چکے ہیں، حال ہی میں گلستانِ امجد کے نام سے گلستان سعدی کے تارتار۔ لفظی نہیں بلکہ تخیلی اور مفہومی حیثیت سے اردو میں منتقل کیا ہے جو آپ کی نثر اور نظم دونوں کی قدرت کا یکساں مظہر ہے، ریاض امجد، خرقۂ امجد وغیرہ کے نام سے آپ کی رباعیات کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، مولوی جمیل الدین ہاشمی نے آپ کی شاعری پر ایک مستقل کتاب شائع کی ہے، اور آپ کے موبات

Marfat.com

بھی شائع کئے ہیں،

تاریکئ دہر میں اُجالا نہ ملا — اس دور میں کوئی ہم پیالا نہ ملا
ہم عید میں کس سے عید ملتے امجد — جب وہ اپنا ہی ملنے والا نہ ملا

چھایا ہوا اک عالم بے ہوشی ہے — کونین کی فکروں سے فراموشی ہے
آنکھیں لذت میں ڈوب کر بند ہوئیں — یہ نیند ہے یا تیری ہم آغوشی ہے

اس ابر کی تہ میں برق خنداں بھی ہے — یہ گوشۂ پر تنگ محشرستاں بھی ہے
بجلی سی بھری ہوئی ہے اسکے اندر — یہ تن کا پہاڑ آتش افشاں بھی ہے

گیسو ہر اسکے ناگ ہو جاتا ہے — نوحہ آخر کو راگ ہو جاتا ہے
ہر چند دیا سلائی اک تنکا ہے — صرف اک رگڑ سے آگ ہو جاتا

کام کیا حسب مدعا نہ ہوا — اسکے فضل و کرم سے کیا نہ ہوا
ہم تو اک بار اس کے ہو جائیں — وہ ہمارا ہوا ہوا نہ ہوا
کیا ملا وحدت وجودی سے — بندہ بندہ رہا خدا نہ ہوا
بندگی میں یہ کبریائی ہے — خیر گذری کہ میں خدا نہ ہوا

برسوں کے بچھڑے ملگئے داغ دلوں کے دھل گئے — لپٹی ہے انکی خاک پا میرے سرِ نیا
دلکی شکستگی نے آج جوڑ دیا کسی کے ساتھ — دیکھ لیا رخِ حسین اس در نیم

امیر

حسن علیخاں ـــــ حیدرآباد کے قدیم شرفاء سے تھے۔ سنہ ۱۲۷

Marfat.com

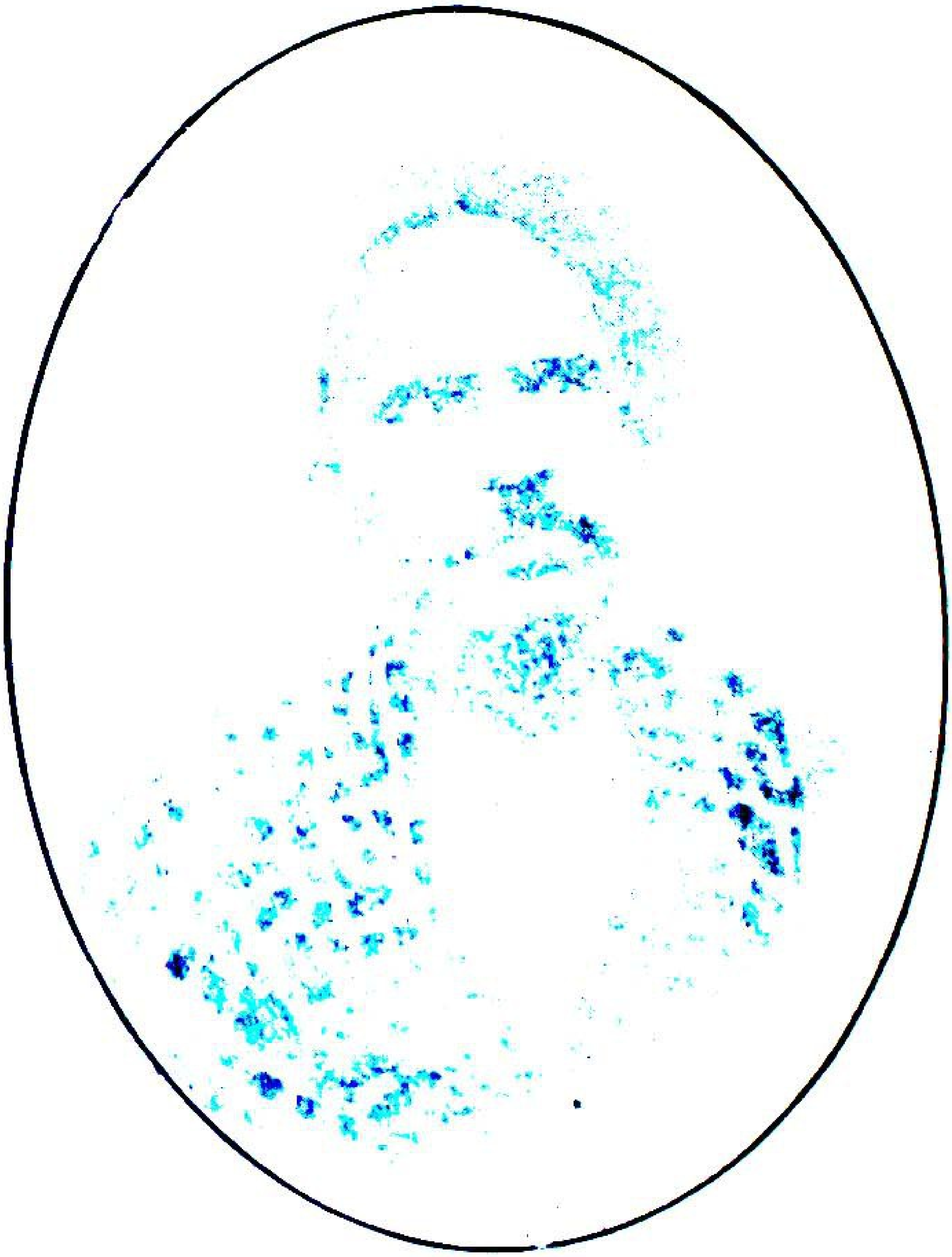

احمد حسين - امجد

Marfat.com

Marfat.com

پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، استاد داغ کے مخلص دوستوں
اور رشید شاگردوں میں سے تھے، صفر ۱۳۵۴ھ میں انتقال کیا، صاحب دیوان تھے
اور بڑے اچھے شعر کہتے تھے،

بیٹھ ہم ٹھہر سکتے نہیں ہیں دیر و کعبہ میں
وہیں جا ٹھہریگا ہم کو رہتے تھے جہاں پہلے

...دوں کی پھر کشاکش پر نظر دیکھئے
بند ایک دن اگر در میخانہ رہ گیا

...کل ہو کوئے یار ہو یا ہو کوئی مقام
دل لگ گیا جہاں وہیں دیوانہ رہ گیا

رخ پہ چلمن نقاب کی دیکھو
ان کو سوجھی حجاب کی دیکھو

ہوش مستی میں محتسب سے ہم
پوچھتے ہیں کدھر ہے میخانہ

دن گزرتا ہے بیقراری میں
رات کٹتی ہے قرار ... ت

...ب کی جو عظمت ہے مرے دل میں وہی ہے
اٹھ کر کہاں ... ٹھہر کر ... اور

اٹھو امیر بت نے دیا ہے کہیں جواب
کیا بیٹھے انتظار کرتے ہو ... کے سامنے

امیر

...امیر ---- اور نگ آباد کے ... میں پیدا ہوئے ...
...تعلیم و تربیت پائی، جامعۂ عثمانیہ سے بی اے اور علیگڑھ یونیورسٹی سے
...ٹی کامیاب کیا، آجکل ہیڈ ماسٹر ہیں، اپنی نظموں کا ایک مجموعہ ... کی بانسری
کے نام سے شائع کر چکے ہیں، پروفیسر وحید الدین سلیم کی حیات انشا پردازی اور
شاعری پر ایک تفصیلی تنقید کتابی صورت میں شائع کی ہے، نظم اچھی کہتے ہیں،

Marfat.com

آپ کی ایک نظم جو براؤننگ کی نظم "ربیع بن عذرا" کا ترجمہ ہے "شعیب و شباب" کے نام سے بہت مشہور اور مقبول ہوئی، حیدرآباد کے صاحبِ ذوق اور نوجوان شعرا میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے،

ساہرمتی جو آئی سورج نکل چکا تھا — منہ ہاتھ اپنے دھو کر کپڑے بدل چکا تھا
جوں ہی کہ ریل ٹھہری گاڑی سے نیچے اترا — دنیائیں آرزو کی پہلو میں لے کے نکلا
ناگاہ دل میں میرے اک تیر آ کے بیٹھا — تھی کچھ خبر نہ مجھ کو کس نے جگر کو تاکا
دیکھا تو ایک لڑکی پیغام جنگ دے کر — منہ رکھ کو جا رہی تھی خوش رنگ پھول لیکر
دوشیزگی میں ڈوبی شرماتی جا رہی تھی — معصومیت کی گنگا اٹھلاتی جا رہی تھی
جنبش سے ابروؤں کی گھر دل اجاڑتی تھی — گردش سے پتلیوں کی فتنے جگا رہی تھی
رخسار تھے شفق سے گویا لالہ کے ٹکڑے — لب پر گماں تھا گل سے نازک تھے جو سپیلے
زلفیں تھیں جو بنارس دو ناگ پیاری پیاری — تھی ڈال بدلیوں میں بجلی کی ایک دھاری
دیتا تھا اک تبسم پیغام زندگی کا — دل کو بلا رہا تھا اک جام زندگی کا

ڈاکٹر امیر احمد ———— حیدرآباد کے رہنے والے اور شگفتہ مزاج نوجوان شاعر ہیں خوب شعر کہتے ہیں،

شاد ہوں اپنی کامرانی سے — مست ہوں جامِ ارغوانی سے
میں پریشان ہوں جور سے تیرے — یا ستم ہائے آسمانی سے

Marfat.com

اس محبت میں ہائے دونوں کا
کام بگڑا ہے بدگمانی سے

آزمائیں گے اپنا بخت امیر
آج معروضہ زبانی سے

امید

شیخ نبی

۱۳۰۹ھ میں قصبہ نارائن پور (ضلع گلبرگہ) میں پیدا ہوئے غلام جیلانی صاحب قادری سے اردو فارسی پڑھی بتیس سال کی عمر میں طب یونانی ی سند لی، ۱۳۲۹ھ سے میر غضنفر علی شاہ بیتاب کو کلام دکھانے لگے شعر اچھے کہتے ہیں،

اسطرح سے ہے پوشیدہ میری رگ رگ میں
گو نہیں رہتی ہے جس طرح گل کی بو روپوش

ہا ہے مجھکو برا اور بھلا جو کہتے ہیں
بھلا ہی وصف بری ہی ہے مجھ میں خود پوش

رم میں دیر میں آنکھوں میں دل میں امید
ہوا ہے اک بت ہرجائی جلوہ سو روپوش

ادوں سے ہوا محفوظ طیبہ چلکے جو آیا
نبی کا آستانِ پاک ہے دارالاماں بیشک

انوار

تیقت نماشاہ قادری

انوار تخلص کرتے تھے حضرت ارعلیشاہ کے خلیفہ تھے "کشف الاسرار" کے نام سے ۱۳۲۵ھ میں آپ کا دیوان ہے۔ پرانی وضع کے بزرگ تھے، چونکہ حضرت وطن کے خلیفہ تھے اس لئے شاعری انہیں کے رنگ کی ہے

ا کو جان نذر آسا ہوا۔ کالمنسدن گوشوارہ
یہی ملک سے آیا ہی سجدہ ابی کا ہے سب میں بالا

Marfat.com

اسی کو ہے علم صورت کا یہی تو ہے رازداں حق کا	اسی کو ہے عیاں نور سیہ تو اسی کو دم کا ہے نظارہ
خوبی بخت اسے کہتے ہیں بے منت غیر	تجھ کو حاصل رہے جمال رخ انور ہر روز
دیر میں کون ہے کعبہ میں گذر کس کا ہے	ہر جہت شیخ یہ دونوں میں اثر کس کا ہے

ایجاد

غلام محمد خاں —— حضور بندگان عالی کی پیشی مبارک کے عرضی خواں ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

امید کیا رہے گی اس سے بقا کے بعد	آئے نہ ہم نظر بھی جب التجا کے بعد
قید حیات سے گر نہ رہے گی قضا کے بعد	باقی رہے گی بندگی سے خدا ہی فنا کے بعد
آخر رہے گی تیری محبت کہ ہماری دو دلی ہر کسی	باقی رہے گی آشنائی کا دم آشنا کے بعد
آئے گا جو مرتا ہے سیر گردوں پہ شیخ	برسے گی کیوں نہ بارش رحمت خدا کے بعد

انتخاب

باقر حسین —— بیجاپوری طرح کے دکنی بزرگ اور بہت اچھے مزاج کے آدمی ہیں شاعر تھے شعر بھی اسی انداز سے پڑھتے تھے نو دس سال ہوئے کہ نقل مکانی کر گئے ہیں معلوم نہیں زندہ ہیں یا مر گئے

مرا زاہد گیا گنگا نہانے	الٰہی تو بچا اس کو مگر سے
نشہ میں یوں ہوا مبہوت زاہد	وضو کرنے لگا آب خمر سے

Marfat.com

ہمیں افسوس ہے کہ محمد معظم خان صاحب اختر اور حکیم قاسم علی بیگ صاحب اخگر کا کلام ردیف الف کی کتابت ختم ہونے کے بعد دستیاب ہوا جس کی وجہ سے آخر میں شریک کیا جا رہا ہے،

اختر

محمد معظم خاں —— اکثر مشاعروں کے گلدستوں میں آپکا کلام نظر آتا ہے،

سنبھل اے دل نہ کہیں بندۂ جاناں ہوتا — اسکے قبضہ میں کہیں جا کے نہ حیراں ہوتا
مدد لئے جذبۂ عشق اب دمِ آخر ہے مرا — چاہتا ہوں قدمِ یار پہ قرباں ہوتا

اخگر

حکیم قاسم علی بیگ —— حیدرآباد کے رہنے والے یونانی طبیب ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

زبانِ ناز سے ممکن نہیں کہ ہاں نکلے — کہ جس کے لب پہ رہی ہی نہیں نہیں بے سول
جنوں کے جوش میں حالت نہ پوچھ مجنوں کی — ہمیشہ چاک ہیں داماں تو آستیں بے سول

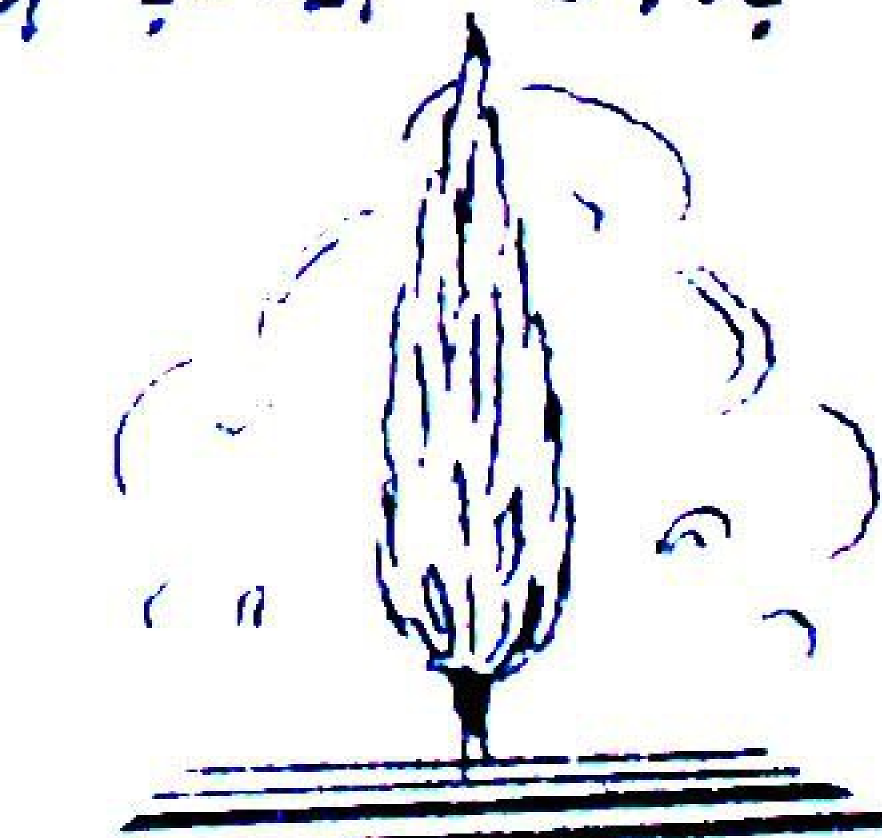

Marfat.com

ب

بابر

ظہیر الدین احمد —— حیدرآباد کے باشندے جامعہ عثمانیہ کے بی، ایس، سی ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، نظمیں اور گیت بھی بڑے اچھے لکھتے ہیں، ایک گیت "جنگل کا راجہ" کے دو بند یہ ہیں،

جاؤ بیٹا کھیت کو فوراً گیدڑ گھس کر آتے ہیں ادھر کی جو فصل کھڑی ہی کھا کھا کر پھیلاتے ہیں
تیرے بوڑھے باپ کے بیٹا دیدے نیند کے ماتے ہیں جاؤ بیٹا کھیت کو فوراً گیدڑ گھس کر آتے ہیں

سارے تارے جاتے ہیں فرزند سعادتمند گیا کھیت کی مینڈھوں پر سیدھی ہوتا دہقاں کا دلبند گ
ہاتھ میں اپنی بنسی لیکر شاد گیا خورسند گیا ساری تارے جاتے ہیں فرزند سعادتمند گیا

باز

محمد تراب علیخاں —— دکن کے قدیم جمعدار خاندان سے ہیں، حضرت کیفی سے تلمذ تھا اب شاید آزاد انصاری سے کبھی کبھی مشورہ کر لیتے ہیں، طبیعت ا پائی ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں، غزل اور نظم دونوں بے تکلف موزوں کر لیتے ہ

Marfat.com

تراب علی خان - باز

Marfat.com

Marfat.com

نہایت خلیق، آشنا پرست، علم دوست اور جدت پسند شاعر ہیں، آپ کا کتب خانہ بہترین قلمیات اور مطبوعات سے پُر ہے، اس تذکرہ کیلئے بھی آپ نے اپنے کتب خانہ سے بڑی امداد دی ہے راقم کے کرمفرما اور مخلص ہیں،

شبِ وصال کی وہ شوخیاں خدا کی پناہ   خمارِ عشق کی انگڑائیاں خدا کی پناہ
شبِ فراق میں کاٹی پہاڑ سی راتیں   کسی کے ہجر کی وہ سختیاں خدا کی پناہ

کعبہ جسے سمجھے تھے اسکی یہ حقیقت ہے   دل کثرتِ عصیاں سے کالا نظر آتا ہے

فرشتوں کا استاد حیراں تھا   یہ مٹی کا انسان کیا چیز ہے
محبت میں چھوٹا بڑا ایک ہے   یہاں شوکتِ شان کیا چیز ہے

ابھی دو دن کی بہار دیکھے خزاں ابھی ہے   ہم اجڑتے ہوئے دیکھے ہیں گلستاں کتنے

ترے نام لیوا کہیں مٹ نہ جائیں   نگاہِ کرم تاجدارِ مدینہ
خدا نے مجھے خوب دولت عطا کی   محبت کا سینہ میں ہے اک دفینہ

میرے آتے ہی یہ کہکر وہ محفل سے ہوئے رخصت   ابھی تھا ذکر جسکا لو وہی خانہ خراب آیا
محبت کو غلط ٹھرایا چاہت کو کہا دھوکا   ہمارے خط کی اک اک لفظ کا الٹا جواب آیا

سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں ہے جہان میں   اک خواب ہے حقیقتِ دُنیا کہیں جسے

غم گئے، صبر گیا، چین گیا، نیند گئی   ایک دل سے مری بیتابیٔ فرقت نہ گئی

باغ

محمد عبدالحی —— حافظ محمد حسین فروغ سرکردہ کوتوالی بلدہ کے فرزند تھے

Marfat.com

حافظ میرزا منیر الدین ضیاؔ نورنگ آبادی دہلوی سے تلمذ تھا، حیدرآباد میں پیدا ہوئے تعلیم و تربیت پائی اچھے تعلیم یافتہ اور صاحبِ ذوق بزرگ تھے تعلقہ مالگزاری میں ملازم رہ کر وظیفہ لیا اور پندرہ ایک سال ہوئے کہ انتقال کیا، بڑے اچھے شاعر اور حیدرآباد کی آج سے تیس سال پہلے کی صحبتوں کی روحِ رواں تھے۔

کسی استاد نے یہ بات کیا اچھی بتائی ہے
بھلائی میں بھلائی ہے برائی میں برائی ہے

وہیں پہ صدمہ ہائے اس نہیں جو اس جہاں میں بڑائی ہے
فقیری لاکھ دولت سے ہے بہتر جہاں کچھ بادشاہی

بری صورت بری حالت پہ کوئی ہو گو بہت
تو کوئی منہ کا بھائی ہے کوئی بس کا قصائی ہے

ہر اک سے ملے مطلب ہو واسطہ جس کو مطلب سے
غرض کا آشنا جس کو غرض کی آشنائی ہے

زمانے کا نہ دیکھا ساتھ تو دشوار ہے جینا
روابط اہلِ دنیا سے نہیں تو برائی ہے

باسخ

کاظم علی ـــــــ کا گنج ضلع ایٹہ صوبہ متحدہ کے رہنے والے ہیں، ۱۲۸۶ھ علیگڈھ کیمپ میں پیدا ہوئے گوالیار، رامپور وغیرہ میں ملازمت کی اور پھر حیدرآباد آ کر گتہ داری (ٹھیکہ) کرنے لگے، استاد داغؔ کے شاگرد ہیں، شعر خوب کہتے ہیں ایک زمانے میں مشاعرے بھی کرتے تھے۔

جو عذاب ہے وہ عذاب ہی اختلاط کا نام ہے
یہ شباب تھا کہ وہ شباب تھا جو بہار بن کے گزر گیا

کہیں طور کی تھی تجلیاں کہیں حسنِ حور کی تجلیاں
شبِ غم تصورِ یار میں کہاں کہاں گزر گیا

ترے ناز میں جو نیاز ہے وہ نیازِ حسن کا راز ہے
یہ نگاہ شرم سے جب جھکی ترا رنگ دل پہ اتر گیا

Marfat.com

وہ چمن ہوا تھا ٹھکانا جس کا ملے جلے بھی ہیں بچ گئے
گلِ مدعا کا ورق ورق جو ہنسا ہوا تھا بکھر گیا

نہ ملی مجھے تری خاک بھی نہ وصال ہی ہوا تو نے
میں وہ خیال ہوں جو اگر کبھی تو وہ حسن جو خود گیا

کبھی پاس آ کے منا گئی تو امید آ کے چلی گئی
ترے ہجر میں یہ ہوا کبھی جو جیا تو اٹھا کبھی مر گیا

باقی

عبدالقیوم خاں —— نواب احمد نواز جنگ بہادر فانی کے فرزند اور جامعہ عثمانیہ کے ایم اے اور ریسرچ اسکالر ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں جامعہ عثمانیہ کے مدرسہ انگریزی میں [illegible] ہو گئے۔ شعر خوب کہتے ہیں ایک نظم نقل کی جاتی ہے۔

افسانۂ آدم

ہے چمن میں شور مستانہ مرا
[illegible] افسانہ مرا

جاں فزا نغموں کو [illegible]
[illegible] ہے کاشانہ مرا

قطرہ سے [illegible] دریا سے
[illegible] پیمانہ مرا

[illegible]
[illegible] مرا

[illegible]
[illegible] مرا

[illegible]
[illegible] مرا

[illegible] میں نہاں ہیں زمین و آسمان
[illegible] مرا

[illegible] آستاں
[illegible] مرا

Marfat.com

باقر

میر باقر علی ــــــــ ایم، اے، حیدرآباد کے رہنے والے اور محکمہ کروڑ گیری میں ملازم ہیں، اچھے شعر کہتے ہیں،

قتل کرتے ہیں مجھے ناز و ادا سے پہلے　　زہر کا کام وہ لیتے ہیں تغافل سے پہلے
آپ کہتے تو ہیں عاشق کو نہیں تابِ جفا　　پوچھ لینا تھا مگر اہلِ وفا سے پہلے

بانی

سید محمد حسین ــــــــ مجلس بلدیہ حیدرآباد سے ملازمت کا تعلق ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ماہرو ملتے ہیں رک رک کے تو چلتا ہی پتہ　　صاف باطن نہیں رکھتے ہیں کدورت دل میں
وہ تصور میں مرے آٹھ پہر رہتے ہیں　　روز افزوں ہوئی جاتی ہے محبت دل میں
سرخیِ اشک یہ کہتی ہے تری فرقت میں　　اب تو کچھ حد سے بڑھی جاتی ہے الفت دل میں

بدر

ابو الکلام بدر الدین ــــــــ جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل ہیں، حیدرآباد کی علمی، ادبی جد و جہد میں پیش پیش رہتے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، خصوصاً نظم بہت اچھی لکھتے ہیں،

آرزو

اے امید دکھلا بہاروں کے جلوے　　شبِ تار میں چاند تاروں کے جلوے

Marfat.com

مقابل میں مانگے ہے ترسا ہوا دل — بتوں کے نظارے نگاروں کے جلوے
اسیرِ قفس کو وہ رنگینیاں دے — نظر میں پھریں سبزہ زاروں کے جلوے
شرارِ محبت حقیقت نما ہو — تماشاے سینہ ہو بیاروں کے جلوے
فراقِ وطن نبردودہ مارے ہوئے ہیں — رولائیں جنہیں کوہساروں کے جلوے
خدایوں کرے بدؔر پھر ہوں میسر — وہ جنگل کے سبز آبشاروں کے جلوے

غزل کا نمونہ یہ ہے،

غم جو چھاجاتا ہے دلپر تو برس جاتا ہوں — اے فلک تو نے سکھایا مجھے نیساں ہونا
کوچۂ یار میں آ دیکھنا منظور ہے گر — خاک کے فرش کا اورنگ سلیماں ہونا
ذرے ذرے میں نظر آتے ہیں تیرے جلوے — چمنِ دہر کی قسمت تھی پرستاں ہونا

بدؔر

بدر الاسلام ——— حافظ عبدالحیٔ صاحب مرحوم کے فرزند اور مولینا کرامت علی صاحب دہلوی کے خاندان سے ہیں علم و فضل خاندانی میراث ہے، قانون سے دلچسپی ہے اسی لئے مدت سے وکالت کرتے ہیں، طبیعت اچھی پائی ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں، متوسط العمر شاعر ہیں، حیدرآباد میں قیام ہے،

کچھ بھی ہو صورتاً فقیر تو ہے — گو عبارت نہیں لکیر تو ہے
کوئی دلکا خواہاں کوئی جان کا طالب — زمانے میں ہیں مہرباں کیسے کیسے
طبیبو اٹھو بھی شفا ہو چکی — دوا کر چکے بس دوا ہو چکی

Marfat.com

بدیع

سید بدیع الدین احمد ــــــ شعرا چھے کہتے ہیں، مشاعروں میں بھی شرکت کرتے ہیں،

لب پہ اظہارِ محبت ہے عداوت دلمیں شکر ہے انکی زباں پر تو شکایت دل میں
اسکا جلوہ ہے نگاہوں میں بقدرِ دیدار اوسکی الفت ہے باندازۂ وسعت دل میں
کبھی آباد ہوا تو کبھی ویرانہ ہوا کیا رہا کیا نہ رہا تیری بدولت دل میں
چار لوگوں کی نگاہوں سے جو گرجاتا ہے ایسے انساں کی ہوتی نہیں عزت دل میں

برتر

نادر علی ــــــ غازیپور کے رہنے والے ہیں، چالیس ایک سال ہوئے کہ حیدرآباد آگر راجے رایاں بہادر اور ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کی ڈیوڑھیوں سے متعلق ہو گئے، حیدرآباد کچھ ایسا دامنگیر ہوا کہ یہیں رہ گئے آپ حیدرآباد کی بڑی بڑی صحبتیں دیکھ چکے ہیں، داغ اور امیر کے معرکوں کا لطف اٹھا چکے ہیں کروڑوں مشاعروں میں شرکت کی ہزاروں شاعر بنا ڈالے، اب بھی آپ کے سینکڑوں شاگرد موجود ہیں،

حضرت کیفی حضرت تجلی اور حضرت ترکی سے بہت خلوص تہا، حیدرآباد اور حضور بندگانعالی سے آپ کو بڑی عقیدت ہے۔ خدا سلامت رکھے ع

ابھی اگلے بزرگوں کے نمونے پائے جاتے ہیں

ہوئی مشقِ تصور سے جِلا کچھ اور حیرت پر نظر پڑتی ہے آئینے میں بھی اس بت کی صورت پر

Marfat.com

...ہ بیزار دیہم بزم، وہ نادم ہوئے کیا کیا — میرے اشکوں سے پانی پھر گیا کچھ رنگِ صحبت پر
...ادونگا اثر حسنِ ملاحت خیز کا تم کو — کھلیں گے جب لبِ زخمِ جگر شورِ قیامت پر
...ہو بدگمانی کا غضب ہیں جان ہی یوں بھی — کہ وہ محجوب کیوں ہوتے ہیں دشمن کی شکایت پر

برتر

...احمد —— یوپی کے باشندے ہیں، مدت سے حیدرآباد میں رہتے ہیں ...دکن کو وطن بنا لیا ہے، ہائیکورٹ کے وکیل اور بڑے اچھے شاعر ہیں، نظم اور غزل ...سان قدرت ہے،

...ہا گیا نہ وہ رخِ روشن حجاب میں — آہوں نے اٹھ کے آگ لگا دی نقاب میں
...دری انکی موجِ تبسم نقاب میں — بجلی سی ایک کوند رہی ہے سحاب میں
...و یار ہے میری چشمِ پر آب میں — دریا کو میں نے بند کیا ہے حباب میں
...مجھ کو ہجر دہر کی سناتا ہے داستان — کونین غرق ہیں میرے جامِ شراب میں

برقی

سلطان محمود مرزا گورگانی —— شاہانِ مغلیہ کی یادگار ہیں، آج کل ...ر آباد میں قیام ہے، شعر بھی خوب کہتے ہیں، سر مہاراجہ بہادر کے مشاعروں ...ہمیشہ شریک رہتے ہیں

...ں میں کیا کروں کچھ آپ کے قابل نہیں — نذر دل کرتا مگر دل بھی رہا وہ دل نہیں
...ت یوسف کو کیا نسبت ہے تجھ سے گلبدن — ہمسری تیری تو کر سکتا مہ کامل نہیں

Marfat.com

طالبِ امن و اماں ہیں آپ سے شاہِ دکن — پوتا عالمگیر کا ہے خیر سے سائل نہیں
برقؔ جب چاہیں گے وہ تجھ پر کرم فرمائیں گے — عقدۂ لاحل کا حل بہی شاد کو مشکل نہیں

بزمؔ

نواب عباس حسین خاں —— حیدرآباد کے قدیم جاگیرداروں میں اور کسی ضلع کے ناظم عدالت (مجسٹریٹ) ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

شرمندہ وہ ہوئے ستمِ ناروا کے بعد — اب کچھ وفا کی قدر ہوئی ہی جفا کے
سمجھو کہ ایک مجرمِ الفت تہا مر گیا — کیوں آپ رنج کرتے ہیں میری قضا
اچھی صورت تو حقیقت میں غضب ہوتی ہی — دیکھکر یہ دلِ شیدا نہ مچلتا کیو
بات پر دہی کی ہے کہتے ہوئے آتا ہی حجاب — سامنے ان کے ہو اظہارِ تمنا کہ

بزمیؔ

سید غوث اللہ شاہ —— قلندریہ سلسلہ کے شاعر ہیں، اندازِ سخن قلندرانہ ہے،

مجھ کو کہہ دیں سرِ محشر جو پیمبر اپنا — پہر تو میدانِ قیامت ہے مقا
جو صلہ پست ترا اور وہ شاہی دربار — عرض احوال ہو کیونکر دلِ مضطر
دل جو اٹھا ہے دکن سے تو یہی کہتا ہے — چل کے طیبہ میں لگا دیجئے لب

بسملؔ

سید امین الحسن رضوی —— آپ کے اجداد یوپی کے شرفا سے

کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی اور یہیں تعلیم و تربیت بھی، عزیز لکھنوی کی صحبت نے شاعری کا شوق پیدا کیا اور آپ نے شعر کہنا شروع کیا ۱۳۱۶ف میں نواب سالار جنگ بہادر کے اسٹیٹ میں ناظم مقرر ہوئے اور اضلاع پر رہنا پڑا انتہائی کی وجہ سے مشقِ سخن بڑھ گئی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ آجکل آپ عدالت خفیفہ کے ناظم دوم ہیں۔

نہایت شریف النفس اور منکسر المزاج آشنا پرست بزرگ ہیں، غزل اور سلام خوب کہتے ہیں، خاصی مشق ہے،

یلی آنکھ کچھ ہمسے بھری معلوم ہوتی ہے — نظر گہری ہے لیکن سرسری معلوم ہوتی ہے
فروغِ قدرتِ حق ہی تیری تصویرِ ہستی سے — اسی صورت سے تو صورت گری معلوم ہوتی ہے
تری مستانہ آنکھوں کی قسم اب تو یہ عالم ہے — کہ دخترِ رز بھی نظروں سے گری معلوم ہوتی ہے
مانہ کچھ کہے لیکن انہیں زیبا نہیں کہنا — ذرا سی بات بھی اُنکی بری معلوم ہوتی ہے
دُنیا اور اُسکی کشمکش میں کیا کہوں بسمل — مجھے تو ایک جنگِ زرگری معلوم ہوتی ہے

زہے قسمت ملا ایسا ٹھکانا — فراغت ہے کہیں آنا نہ جانا
میرا تو شیوۂ دیرینہ یہ ہے — ستم ہے یار کا آنسو بہانا
ٹھے دعوے تھے ترکِ عاشقی کے — دلِ ناداں ذرا آنکھیں ملانا

نادیتے ہیں آنکھیں میری ہر اک شکوۂ غم پر — نئی ترکیب سے عرضِ ستم برباد ہوتا ہے
بادیتی ہیں ختم حیرانیاں ترکِ محبت کی — خیالِ عیشِ ماضی سے اگر دل شاد ہوتا ہے

Marfat.com

بسمل

محمد عبدالرزاق —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں، دارالعلوم کے طالب علم رہ چکے ہیں، ادبی ذوق بڑا اچھا ہے "صنفِ نازک" اور "تذکرۂ بسمل" دو تالیفات شائع کر چکے ہیں، "شہاب" کے نام سے ایک ماہوار رسالہ بھی دو تین سال سے نکال رہے ہیں، نہایت سنجیدہ اور مرنجان مرنج ادیب اور شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، مزاحیہ مضامین بھی اکثر لکھتے ہیں،

کچھ نہیں پوشیدہ میرا اہلِ دل سے حالِ زار — کیوں ہوا شوریدہ سر آشفتہ دل سینہ فگار
عالمِ امکاں میں جب ہستی میری ظاہر ہوئی — کیا خبر تھی آگے چل کر ظلم ہوں گے بے شمار
غنچۂ نورستہ جب تک تھا تو سیدھی خیر تھی — ہو گیا آگے قدم رکھتے ہی گلچیں کا شکار
کچھ دیے شبنم نے چھینٹے چاند نے کچھ مہر کی — گدگدایا پھر صبا نے ہنس دیا بے اختیار
میرا ہنسنا تھا ستم نکہت ہوئی پرّاں وہیں — ہر طرف سے دوڑے شیدا آ گئے مستانہ وار
کوئی کہتا تھا کہ آ دل میں تجھے رکھ لوں ذرا — اے مرے نازک بدن شیریں ادا تیرے نثار
کوئی کہتا تھا کہ ہوں میں مثلِ بو آوارہ گرد — تیری فرقت میں ہوا جاتا ہے دامن تار تار

بشر

ابوالمظفر کلب حسین عبدالحلیم —— تاریخی نام مختار احمد ہے جس سے ولادت ۱۲۹۲ھ نکلتا ہے۔ مولوی عبدالعزیز عزیز ابن مولانا محمد مہدی واصف ابن عارف الدین خاں رونق کے فرزند ہیں، قدیم دکنی اور ایک باعزت و عالم

Marfat.com

خاندان کے رکن اور شستہ شاعر ہیں، حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم پائی
حضرت شفقت کنتوری سے مشورۂ سخن کرنے لگے۔ سررشتۂ کروڑگیری میں ملازم ہو کر
وہاں سے انعام لیا اور اب درس و تدریس کا مشغلہ ہے۔ تاریخ بڑی اچھی نکالتے ہیں
اور خوب مشق ہے۔ شیخ صدیقی ہیں، چونکہ نام شغف ہے اس لئے اپنے مسلک کی
وضاحت اس قطعہ کے ذریعہ کی ہے۔

کہتے ہیں عبدالحلیم بندہ ہے کلب حسین — اور تخلص شغف سنی من المحبین
دل سے یہی ہے دعا تا دمِ مرگ اے خدا — چھوٹے نہ سنت کوئی اور نہ ہی فرضِ عین

شعر خوب کہتے ہیں بخصوص نعت بہت اچھی کہتے ہیں۔

ساغرِ وحدت تو ملتے ہی تو بھر گیا دل — ہاتھ آ جائے اگر جامِ سفالِ مصطفےٰ
کیا زمیں کیا آسماں کیا عرش اور کیا لامکاں — ہر جگہ ہے نورِ حسنِ بے مثالِ مصطفےٰ
فیضِ آلِ سرورِ دیں ہے مگر بخشش جہاں — نخل بار آور ہے ہر شاخِ نہالِ مصطفےٰ
مجھ سا خوش قسمت بشر کب ہے زمانے میں شغف — ہوں فدائے مصطفےٰ شیدائے آلِ مصطفےٰ

شغف

صالح بن ناصر القعیطی —— جناب گلشن حیدرآبادی سے تلمذ ہے

ہیں، مگر اردو کے شیدا اور اچھے شاعر ہیں،

لئے پھرتا ہے مجھے شوقِ جنوں صحرا میں — جوشِ مستی ہے کبھی ہے کبھی وحشت دل میں
اس نے جس وقت الٹ دی رخِ انور سے نقاب — کھنچ کے آنکھوں سے اتر آئی ہے صورت دل میں

Marfat.com

چین دنکو مجھے ملتا ہے نہ شب کو آرام | چٹکیاں لیتی ہے ظالم تیری الفت دلمیں
راہ جسوقت نکلنے کی نہ پائی شب غم | ہوگئی دفن ترے وصل کی حسرت دلمیں

بشارت

بشارت علی ——— حیدرآباد کے اچھے شاعروں میں سے ہیں، آپ کا کلام اکثر اخباروں میں طبع ہوتا رہتا ہے،

چمن ہے اور گھٹا چھائی ہوئی ہے | یہ مدہوشی کے چھا جانے کے دن ہیں
یہی راتیں ہیں ہشیاری کی راتیں | یہی دن مست ہو جانے کے دن ہیں
نہیں زاہد عبادت کی یہ راتیں | نہ یہ حوروں کے افسانے کے دن ہیں
نہ ترسا ہمکو اے ساقی نہ ترسا | نہ ترسا یہ ترس کھانے کے دن ہیں

بلیغ

محمد انوار الدین فاروقی ——— شعر خوب کہتے ہیں کبھی کبھی رسائل میں بھی آپکا کلام نظر آتا ہے،

سرسبز بہر بہار سے سارا چمن ہوا | گلبن پہ عندلیب حزیں نغمہ زن ہوا
درپردہ بدظنی کا بھی ہے اسمیں شائبہ | میری طرف سے انکو اگر حسن ظن ہوا

بلال

احمد عبد العلی ——— حیدرآباد کے خوش فکروں میں سے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

Marfat.com

جان کر ر کہا نہ پہلے ہی قدم — اب جو کچھ ہو کھوئیے یا پائیے
دل سی شے، اور مول اک ترچھی نگاہ — جائیے حضرت سلامت جائیے
ہم جو کہتے ہیں غلط، بیشک غلط — جانے دیجئے آپ ہی فرمائیے
سُن چکے احوال سارا تو کہا — اے بلال اب ٹھنڈی ٹھنڈی جائیے

بہار

سید علی —— سید عبدالحق صاحب مدراسی کے فرزند تھے، قادریہ گھرانے کے مرید اور حنفی المشرب بزرگ تھے امیر مینائی سے تلمذ تھا مولد مدراس تھے مگر مدت سے حیدر آباد میں رہ گئے تھے، سنہ ۱۳۴۹ھ میں انتقال کیا اخبار مخبر دکن مدراس سے آپ کا تعلق تھا، اسی کی توسیع اشاعت اور نامہ نگاری میں منہمک رہتے تھے، اردو، فارسی شعر اچھے کہتے تھے،

نیم بسمل میرے قاتل نے مجھے چھوڑ دیا — اور آفت میں پڑا رحم کے قابل ہو کر
سختیاں بعد فنا بھی وہی باقی ہیں بہار — سنگِ مرقد میری چھاتی پہ رہا سل ہو کر
تیری نیچی نگاہیں کہہ رہی ہیں صاف صاف — مجھ سے بڑھ کر جس کا بان تیز دل میں ہے

بہادر

بہادر علیخاں —— جامعہ عثمانیہ کے بی، اے ہیں شعر خوب کہتے ہیں اور انگریزی نظموں کا ترجمہ بھی بڑی عمدگی سے کرتے ہیں، چنانچہ "رچرڈ کاریٹ بشپ آف آکسفورڈ" کی ایک نظم کا ترجمہ کیا ہے،

Marfat.com

دعائے پدری

کون بتلائیگا میں چھوڑونگا کیا تیری لئے ... سب کہیں گے چاہتا ہوں میں بھلا تیرا ...
سیم وزر سے بیشتر ای دن ہے میری یہ دعا ... صحت جسمانی و روحانی ہو تجھکو عط...
فہم و دولت کی نہو حاصل فراوانی تجھے ... بسکہ یہ کمبخت کر بیٹھے گی دیوانی ...
علم دے تجھکو خدا جو ہو نمائش سے پرے ... وہ بھی اتنا خود سمجھکر اور کو سمجھا کر...
پر نہ اتنا کم کہ مثلِ صاحبانِ خوش لباس ... میز پر یا گرد گلشن گفتگو ہو بے اسا...
اپنی ماں کی خوبیاں گر تجھکو ورثہ میں ملیں ... باپ کی دولت مراتب تجھکو ترکہ میں ...
ہو میسر دوست ایسا ایک ہو دربار میں ... تیرا حامی ہو تنا گر ہو نہ جو دربار م...
دوست ہوں ایسے رہیں جو ظلم سے تجھکو بری ... پر نہ ایسے راستے سے جنکی ستم کرتا ر...
صلح جوئی کام ہیں ہر اک ہے بس تیرا شعار ... مستی و تفنیہ سے تیری زندگی ہ...

بیگم

عابد مرزا ——— ریختے میں نعیم اور ریختی میں بیگم تخلص کرتے ہیں آپ شہزاد...
ہیں، آپ کے بزرگ دربار اودھ میں کتاب خوانی کی خدمت پر مامور تھے ...
کے والد حسین مرزا نواب فخر محل بیگم خاص نواب واجد علیشاہ کی سـ...
ملازم تھے، آپ ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے کلکتہ کے مٹیا برج میں واجد علی...
زیر سایہ پرورش پائی، محلات کی قربت کی وجہ سے ریختی گوئی کا شوق ہوا...
ریختی کہنے لگے آغا حجو شرف کو دکھاتے تھے ۱۳۱۵ھ میں نواب لطف...

Marfat.com

کے بیٹے نواب ابراہیم علیخاں نے پٹنہ میں مشاعرہ کیا تو آپ کی ریختی کا چرچا سن کر خاص طور پر بلوایا۔ واجد علیشاہ کے انتقال کے بعد آپ نے بھوپال کا قصد کیا وہاں سے حیدرآباد آئے اور یہیں رہ پڑے۔ ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر نے قدردانی کی اور آپ کو اپنے دربار میں جگہ دی چنانچہ آپ اب تک مہاراجہ بہادر ہی کی ڈیوڑھی سے متعلق ہیں اپنی وضع کے ایک ہی بزرگ ہیں اور اب ہندوستان میں آپ تنہا ریختی گو رہ گئے ہیں، اور واقعہ یہ ہے کہ خوب کہتے ہیں، آپ کی ریختی گندگی سے پاک اور نہایت سلجھی ہوئی ہوتی ہے۔

نوج ہو اس موئے بیدرد کی چاہت دل میں — چھٹ مرے سوت سے رکھے جو محبت دل میں
کیا اثر بخشا ہے اللہ کی قدرت کے نثار — نام سے مردوئے کے آتی ہے فرحت دل میں

دیکھتی ہوں خواب دہشتناک جب سوتی ہوں میں — فال کھلوانے کہاں جاؤں کوئی عامل نہیں
ظلم کرتا ہے مرے اوپر جو ناحق بیدھڑک — او اموئے سمجھا ہے تو شاید خدا عادل نہیں

بہن بی پوچھے میکے جاؤں کیونکر — اطاعت فرض ہے مجھ پر میاں کی
مزے میں نے اڑائے زندگی کے — نگوڑی سوت ہی نے خاک پھانکی
نہ ہاری مانتا ہے تو نہ جیتی — موئے تجھ میں ہے ہٹ دھرمی کہانکی
مقدر ہی برا ہے اپنا بیگم — شکایت کیوں کروں دل میں آسمانکی

بیتاب

میر غضنفر علی قادری الجمالی —— بلدہ ہی کے متوطن اور اچھے شاعر ہیں۔

Marfat.com

یاس آلودہ ہے دیدار کی حسرت دلمیں — پردہ غم کا کئے بیٹھی ہے مسرت دلمیں
اب تصور ہے مقید نہ تخیل مطلق — بنگئی خانہ نشیں خود تری الفت دلمیں

بیکسؔ

محمد غوث الدین قادری —— حیدرآباد کے کہنہ مشق شعراء میں سے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی ہے،

تابِ نظارہ نہ لانا بھی غضب ڈھایا ہے — ہائے پھر رہ گئی دیدار کی حسرت دلمیں
صاف دل مجھسا زمانہ میں نہو گا کوئی — اپنے دشمن سے بھی رکھتا ہوں محبت دلمیں

عشق جبدن سے ہوا اس بتِ ہرجائی کا — خوف کچھ بھی نہ رہا ذلت و رسوائی کا
تمسے اچھا کوئی بیمارِ محبت نہ ہوا — اور دعویٰ ہے تمہیں اپنی مسیحائی کا

حشر میں کاتبِ اعمال کو حیرانی ہے — ڈھل گیا اشکِ ندامت سے جو دفتر اپنا
کیوں نہ ہو فخر ہمیں روزِ قیامت بیکسؔ — حشر اپنا ہے خدا اپنا پیمبر اپنا

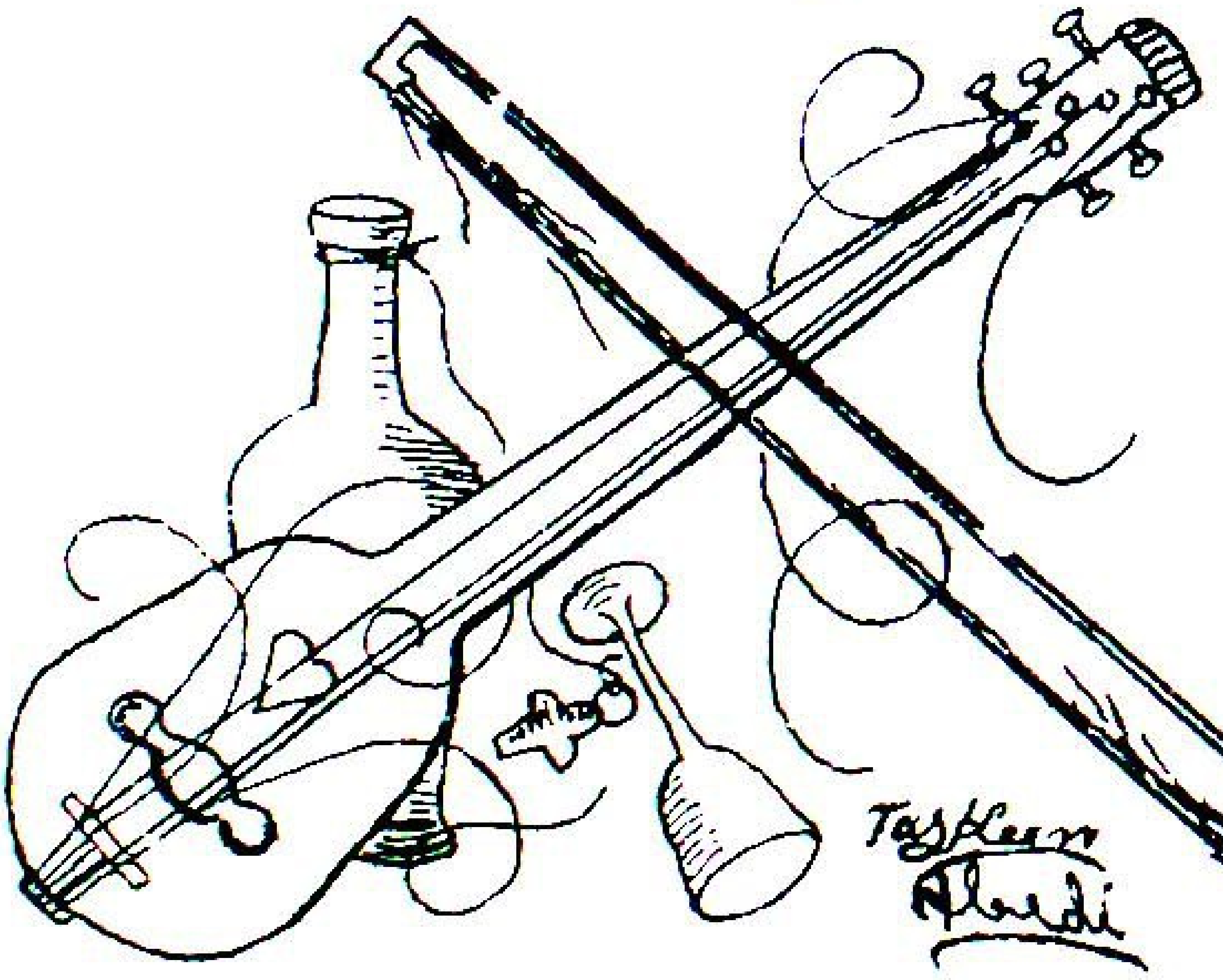

Marfat.com

پ

پہلوان

محمد غفار ـــــ حجت صاحب کے شاگرد اور واقعی پہلوان ہیں، شاعری کے داؤں پیچ سے بھی واقف ہیں، شعر بھی کہہ لیتے ہیں، مشاعروں میں اکثر شرکت کرتے ہیں،

کھنچ گئی ہے بت رعنا کی جو صورت دلمیں — تختۂ مشق ہے ظالم کی محبت دل میں
نقد دیدار ضیا بار سے محروم نہ کر — ہم بھی رکھیں گے تری دی ہوئی نعمت دلمیں
کیوں نہ ہم تم کو پہلوان کہیں مرد سخن — جب کہ تم کرتے ہو اذکار کی کثرت دلمیں

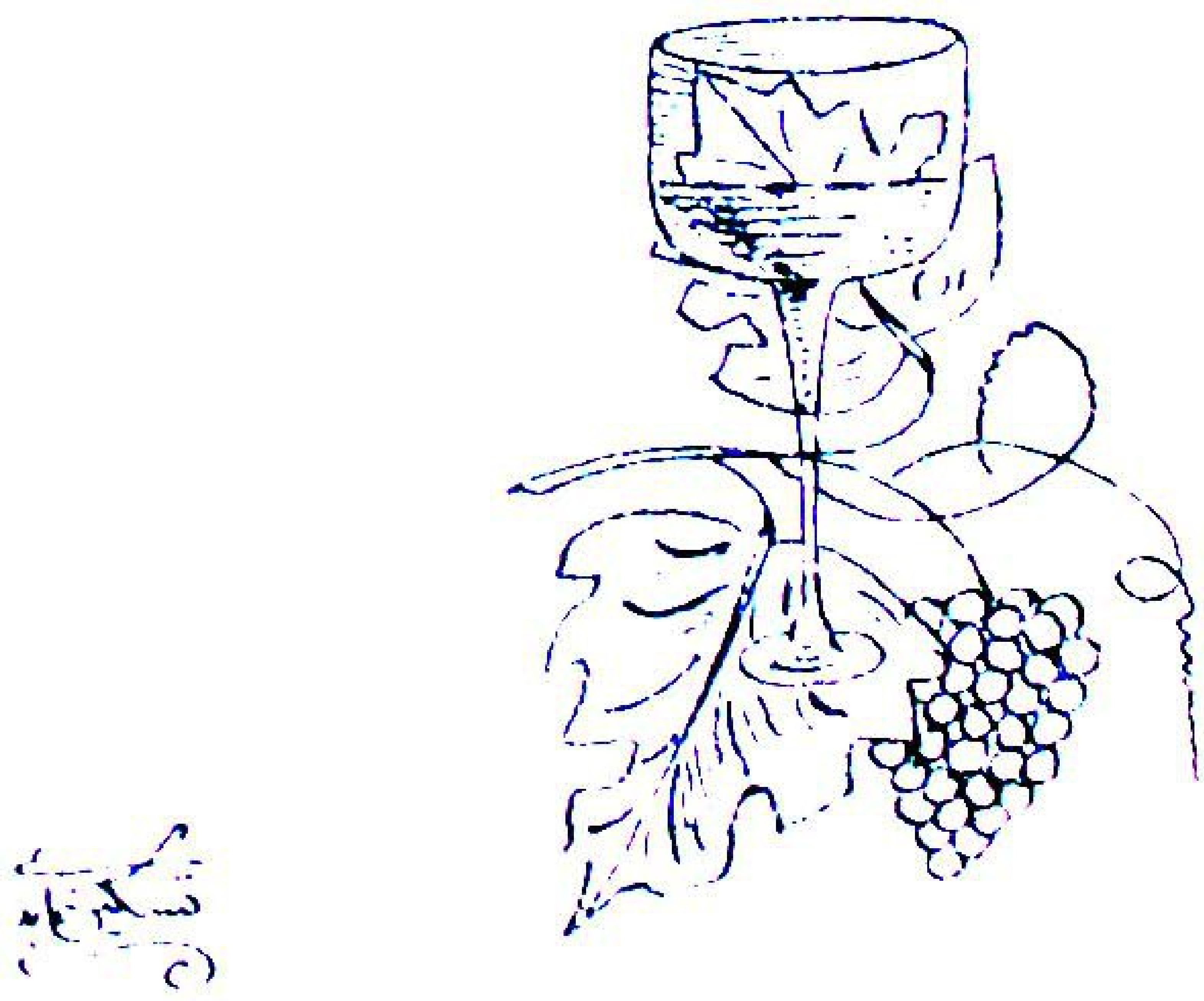

Marfat.com

ت

تاثیر

ندیم الحسن —— یو، پی کے رہنے والے جامعہ عثمانیہ کے بی، اے ہیں نوبلز کالج کے لکچرار اور شاعر بھی ہیں،

کھلا جو مسلمِ بے جوش پہ درِ توحید — زباں پہ آگیا بے ساختہ لہ التحمید
ہزار شکر کہ توفیقِ نعمت اس نے دی — ہے ساتھ حمد کے نعتِ رسول کی تاکید
اگرچہ حمدِ خدا بھی ہے عینِ نعتِ رسول — احد میں ہو گئی احمد کی میم سے تمدید
ملا طفیل سے جس کے وہ ظلِ سبحانی — کہ جس کے دم سے تھی تاباں کمال کی نا…

تاج

محمد تاج الدین —— پائیگاہ آسماں جاہی کے متوسل اور قدیم خاندان سے متعلق ہیں، نہایت اچھے شاعر ہیں، زیرک صاحب سے تلمذ ہے ۱۰ رجادی الاول سنہ ۱۳… کو پیدا ہوئے —

اٹھتی ہے دل میں ہوک سی ہوتا ہے اختلاج سا — پچھلے دنوں نہ تھا کبھی حال خراب آج سا

Marfat.com

تیر مژگاں بن گئے تلوار آنکھیں ہوگئیں / دل کے دو ٹکڑے ہوئے جب چار آنکھیں ہوگئیں

کیوں زلف پریشاں ہے عارض پہ یہ کیا دھج ہے / بے وجہ الٰہی کیوں آج ابر میں سورج ہے

شریکِ حال ہو کیونکر سیہ بختی میں پھر کوئی / اندھیرے میں جدا مجھ سے ہوں جب پرچھائیاں میری

تائب

سید صبغۃ اللہ ——— مدرسہ دار العلوم کے مدرس ہیں، شعر و سخن کا بچپن ہی سے شوق ہے۔ خصوصاً نعتیہ شعر بڑے اچھے کہتے ہیں، نہایت شریف اور مرنجان مرنج بزرگ ہیں، راقم الحروف کے اُستاد اور خاص عنایت فرما ہیں،

رمزِ الفت سے نہیں جبکہ تو واقف ناصح / پھر ملے گا تجھے کیا بدلہ جبیں سائی کا

منزلِ عشق میں بس ایک ہیں گورے کالے / زعم باطل ہے یہاں نسبتِ آبائی کا

تبارک

سید تبارک علی ——— آپ کا کلام اکثر گلدستوں میں نظر آتا ہے۔ شعر اچھے کہتے ہیں،

تیری تقدیر میں تھا خسروِ خوباں ہونا / میری قسمت میں تھا آئینہ حیراں ہونا

میرے ایمان کو دکھاتی ہے محبت کی اُمنگ / نگہِ ناز کا غارت گرِ ایماں ہونا

تجلی

ابو المعنی سید منتجب الدین ——— آپ کے اجداد شہر اور گنج بخارا کے شرفا اور سادات سے تھے، آپ کے دادا نواب سید یار جنگ بہادر ابتداً بخارا سے دکن آئے

Marfat.com

اور خطاب، منصب اور جاگیر کے علاوہ صوبہ داری اورنگ آباد سے سرفراز ہوئے، آپ کے والد نواب میر سیادت علی خاں بہادر ناظم دیوانی بلدہ تھے، آپ صحیح النسب سید ہیں اور امام موسیٰ کاظمؓ سے سلسلۂ نسب ملتا ہے۔ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ ۱۸۸۴ء میں آپ حیدرآباد میں تولد ہوئے، ابتدائی تعلیم مکان پر پائی پھر مدرسہ دارالعلوم اور مدرسہ دینیہ سے تکمیل کی، اپنے چچا نواب سید برہان الدین خاں بہادر ناظم دیوانی بلدہ (جو بعد کو ہجرت کرکے مدینہ منورہ چلے گئے تھے) سے ادب اور حدیث، مولینا عبدالصمد سمرقندی سے تفسیر فقہ اور منطق، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے صرف و نحو پڑھی، حضرت آغا داؤدؒ سے بیعت کی، بچپن سے شعر و سخن کا ذوق تھا اور مرشد چونکہ صحو تخلص کرتے تھے اسلئے آپ محو تخلص کرنے لگے پھر خمار اور اس کے بعد تجلی تخلص اختیار کیا، اردو، فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے ابتداً فارسی آغا شوستری کو دکھاتے تھے ان کے انتقال کے بعد ترک کو دکھانے لگے، اردو میں ابتداً میکش سے مشورہ کرتے رہے پھر حافظ مرزا منیرالدین گورگانی سے، اور استاد داغ کے حیدرآباد آنے کے بعد سے داغ سے مشورہ کرنے لگے ۱۳۱۱ف میں موعود الخدمت تحصیلداری ہوئے اور ۱۳۱۷ف میں صوبہ داری گلبرگہ میں صیغہ دار کی حیثیت سے مامور ہو کر ۱۳۱۵ف میں ضلع رائچور کے صدر خزانہ دار ہوئے، پھر محاسب ضلع ہو کر عثمان آباد گئے اور ۱۳۳۱ف میں پھر صدر خزانہ دار ہو کر گلبرگہ شریف گئے اور ۹ رمضان ۱۳۳۶ف (۱۶ اگست ۱۹۲۷ء) کو گلبرگہ شریف ہی میں انتقال کیا اور خواجہ بندہ نوازؒ کے پائین میں آسودہ ہوئے حضرت تمکین کاظمی آپ ہی کے خلف ارجمند ہیں،

Marfat.com

مولانا تجلی مرحوم

ولادت

ربیع الثانی ۱۲۹۲ ہجری - حیدرآباد دکن

وفات

Marfat.com

Marfat.com

شعر بہت اچھے کہتے تھے جملہ اصنافِ سخن پر عبور تھا، غزل اور قصیدہ میں بڑی مہارت تھی، آخر عمر میں غزل گوئی کم کردی تھی، نعت بہت کہتے تھے، اردو اور فارسی میں دیوان مکمل کرلیا تھا، آپ کی سوانح عمری اور اردو دیوان آجکل مولینا تمکین کاظمی مرتب کر رہے ہیں یقین ہے کہ عنقریب شائع کردیں گے،

تجلی حیدرآباد کی اُس علمی اور ادبی پارٹی کے روحِ رواں تھے جو غلام حسین داد، عبدالحی بازغ، رضی الدین کیفی، نادر علی برتر، قطب الدین تسلی، بادشاہ محی الدین وجدی، مدد علی خاں ناظم وغیرہ پر مشتمل تھی خصوصاً داد، بازغ، تجلی اور کیفی نے حیدرآباد میں بڑی علمی و ادبی جدوجہد کی، چونکہ ۱۳۱۰ف میں ملازمت کی وجہ سے گلبرگہ چلے گئے اس لئے حیدرآباد کی علمی سرگرمیوں میں آخر عمر تک حصہ نہ لے سکے گلبرگہ، رائچور، عثمان آباد جہاں جہاں آپ رہے علمی خدمت کی، ان مقامات پر آپ کے سینکڑوں شاگرد موجود ہیں،

حضرت تجلی نہایت اچھے خوشنویس بھی تھے اور فنون لطیفہ سے بھی شغف رکھتے تھے نثر بھی اچھی لکھتے تھے، پابند صوم وصلوٰۃ، مخیر اور ہمدرد مخلص اور قدیم وضع کے بزرگ تھے، طبعاً گوشہ نشین اور غیر شہرت پسند واقع ہوئے تھے آبائی منصب سے بھی سرفراز تھے اور نہایت قانع، نہ تو ترقی کے لئے کوشش کی اور نہ شہرت و نام و نمود کی خواہش، نہایت خاموشی کے ساتھ اپنی زندگی گزار دی،

ہر وقت یہ فرماتے تھے اُستاد تجلی

یہ میری زبان ہے یہ اُڑایا ہے میرا رنگ

اسا ہوتے ہو حقیقت اُرتے ہو ہر نکلتے ہیں

تمہارے پاؤں کیا کیا میٹ ... ہیں

Marfat.com

عدو سے بزم میں سرگوشیاں دیکھی نہیں جاتیں — تمہارے گھر سے ہم اشکوں سے منہ دھو کر نکلتے ہیں

بھلا کس واسطے منت پذیر برق و باراں ہوں — ہمیں پہلے نہ کیوں برباد اپنا آشیاں کر لیں

میخانوں کی غیبت سے بھلا حضرت زاہد — دوزخ کے سوا آپ کو ہاتھ آئیگا کیا خاک

دل و جان کھو کے بیٹھا ہوں حسینوں کی محبت میں — اٹھائے نفع کے بدلے بہت نقصان الفت…

کچھ تو بتوں کے عشق میں دیکھا جو کھوئے ہوش — دیوانہ میں نہیں ہوں بڑا ہوشیار ہوں

قیامت میں جمالِ حق ہی ہے دیدارِ حضرت ہی — کیسے دیکھوں ابھی سے میری ڈانواں ڈول نیت…

ولولہ وحشتِ دل خاک نکالے اپنا — یاں گریباں ہی گلے میں نہیں دامن کی…

اس شوخ مزاجی پہ شریر یکی ہے صحبت — کیا جانئے لائیگی طبیعت تیری کیا رنگ

ہوا تقوی میرا برباد ان مخمور آنکھوں سے — ملائیں ہائے کیوں آنکھیں تیری مشہور آنکھو…

جام مے گلرنگ ادھر ہی میرے ساقی — دس بیس نہیں تو نہیں دو چار کبھی

اب نہیں سوا تیرے کوئی اے خدا اپنا — آشنا وہ غیروں کا ہو گیا جو تھا اپنا

دیکھئے بنے کیسی جان پر محبت میں — آنکھ جنگجو ان کی دل بگھڑیا اپ…

دلِ آغشتہ خوں خالی تو ایک آبلہ سا ہے — انہیں یہ فکر کیا لینا مجھے یہ شرم کیا…

کلس پر رات دن چھایا ہوا اک ابرِ رحمت ہے — زمیں گنبد کی ہے فردوس تو عرشِ بریں…

ہمارے حق میں ہی یثرب کا کانٹا پھول سے بہتر — ہمارے حق میں صحرائے مدینہ باغِ جن…

وہ دریائے شفاعت جوش پر ہے میرے آقا کا — ہے محرک کون میرا قطرہ اشکِ ندامت…

Marfat.com

عبد الحکیم - تدبیر

Marfat.com

Marfat.com

نذیر

محمد عبدالحکیم ــــــ ۲ر شعبان ۱۳۰۹ھ کو پیدا ہوئے حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے ہیں، مدرسۂ دارالعلوم سے منشی عالم اور مولوی فاضل کامیاب کیا اور فقہ، تفسیر وغیرہ کی تکمیل علامۂ شمسی مرحوم سے کی، توفیق سے مشورۂ سخن کرتے تھے اب اپنے طور پر شعر کہتے ہیں، مدرسۂ گوشۂ محل کے مدرس ہیں بڑے اچھے شعر کہتے ہیں طبیعت میں ثقاہت سنجیدگی بہت ہے نہایت کم سخن مخلص اور نیک نفس بزرگ اور راقم الحروف کے شفیق ہیں،

یہ بے رنگی تو دیکھو رنگ تک آتا نہیں لیکن ۔۔۔ نکال دیتے ہیں ہاتوں کی مہندی چلبلے پن سے

سکھلایا اداؤں نے یہ، لطف و ستم ورنہ ۔۔۔ کب انکی نظر میں تھی جادو نظری اتنی

سکون قلب گیا اضطراب ہو کے رہی ۔۔۔ محبت آئینۂ انقلاب ہو کے رہی

دلِ حزیں کی نظر میں خوشی زمانے کی ۔۔۔ خیال ہو کے رہی اور خواب ہو کے رہی

ایک کیا سینکڑوں دل ہو گئے پامالِ خرام ۔۔۔ فتنہ ساماں مرا جس راہِ گذر سے نکلا

آئینۂ طلعتِ زیبا کا ہے کاشانۂ دل ۔۔۔ حسن کا ایک مرقع ہے یہی خانۂ دل

چشمِ مخمور میں ہوتی ہے شگفتہ جو بہار ۔۔۔ ہے اسی رنگ میں ڈوبا ہوا پیمانۂ دل

موجزن اس میں حقیقت کا بڑا دریا ہے ۔۔۔ دیکھنے کے لئے چھوٹا سا ہے پیمانۂ دل

کلیجے جنکے ہوں فولاد کے یا دل ہوں پتھر کے ۔۔۔ گھٹنے جائیں گے شاید نالۂ قلبِ مضطر کے

یہ کس کا کام ہے اپنی نگاہ سے پوچھو ۔۔۔ زرا سی چوٹ آئے اور دلمیں درد پیدا ہو

Marfat.com

ترکی

ترک علیشاہ قلندر ـــــــ فردوسی طوسی کے خاندان سے تھے، آپ کے اجداد نادر شاہ کے ساتھ ہرات سے آکر لاہور میں اقامت گزیں ہوئے، والد کا وطن نور محل (مضافات لاہور) تھا مگر والدہ ہرات کی رہنے والی تھیں اس لئے آپ اپنی مادری زبان فارسی سمجھتے تھے، فارسی پر کامل عبور تھا، سترہ سال کی عمر سے شعر کہتے تھے، گل محمد خاں ناطق مکرانی سے تلمذ اور حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی سے بیعت تھی، مولوی شہاب الدین ثاقب ہراتی اور مولوی امام بخش ناسخ صہبائی دہلوی سے بھی تلمذ رہا، ریختہ میر علی اسد اشک کو دکھاتے تھے۔

تمام ہندوستان کا دورہ کرکے حیدرآباد آئے اور یہیں رہ پڑے، تقریباً چھتیس سال تک حیدرآباد میں رہ کر چھیانوے سال کی عمر میں ۱۳۲۸ھ میں یہیں انتقال کیا۔

ضرورت سے زیادہ زندہ دل، یار باش، مرنجان مرنج بزرگ تھے، فارسی میں استادی کا درجہ رکھتے تھے اساتذہ کے ہزاروں شعر نوک زبان تھے، حیدرآباد کے مشہور شعراء تجلی، ناظم، شائق، امجد وغیرہ اپنا فارسی کلام آپ ہی کو دکھایا کرتے تھے۔

ہز اکسیلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر کے متوسل تھے، آپ کی کئی ایک تصانیف طبع ہو چکی ہیں، جن میں سے دیوان سرمایۂ پیری، گلبانگ ترکی، تذکرۂ سخنوران چشم دیدہ وغیرہ بہت مشہور ہوئے۔

اردو شعر یوں تو آپ نے اتنے کہے کہ دیوان مکمل کرکے چھپوا دیا مگر واقعہ یہ ہے کہ

Marfat.com

آپ کی اردو شاعری آپ کے لئے موجبِ ننگ ہی تھی،

ناگاہ جو اس بت کا سراپا نظر آیا — اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

کبھی ای شیخ پوچھو جا کر اس بت سے کہ ای کافر — بنا ہے سجدہ گاہِ خلق تیرا آستاں کیونکر

میں بھول گیا رشکِ غزالانِ ختن کو — کل دیکھ کر اک آہوئے لاہور کی آنکھیں

ان کے در پہ جو کبھی جا کے دعا دیتے ہیں — گالیاں آ کے وہ دو چار سنا دیتے ہیں

حور و غلماں کا پسند آئیگا کب عارض ہمیں — ہمنے دیکھی ہیں بت نازک قدم کی ایڑیاں

ساری نہ سنو بیٹھ کے تم رام کہانی — دو چار تو سن لو دلِ ناشاد کی باتیں

شیخ کچھ اپنی کرامت تو دکھا دے مجھکو — تو ولی ہے اگر اس بت سے ملا دے مجھکو

ہر گھڑی مجھ کو دکھا کر دہ حسین کہتا ہے — میری اچھی ہے کہ یوسف کی ہی تصویر تھی

تسلی

قطب الدین علی —— حضرت شفوی کے ارشد تلامذہ سے ہیں، آپ قدیم وضع کے بزرگ اور بڑے اچھے شاعر ہیں، کو قوالی اور غناء سے خاص تعلق ہے۔ شعر نہایت اچھے کہتے ہیں، رباعی اور نظم پر بھی یکساں عبور ہے۔

ایک دو ہاتھ میں بس صاف ہی میدان دیکھا — باقی وحشت میں نہ دامن نہ گریباں دیکھا

اور باتیں تو ترے عشق میں مشکل نکلیں — ایک مر جانا ہی اس راہ میں آساں دیکھا

اور دیکھوں گا جو کچھ تیرے سبب دیکھوں گا — دیکھا جو کچھ ترے باعث دلِ ناداں دیکھا

آگے اب دل سے تصور ترا جاتا ہی نہیں — یہ نئے رنگ نئے ڈھنگ کا مہماں دیکھا

Marfat.com

مہرباں آج سے کچھ مجھ پہ نہیں دست جنوں — آنکھ جب کھولی ہی چاک اپنا گریباں دیکھا
بہکے پکوان ہیں پر اونچی دکان کی ہے قدر — یاں تسلی کوئی جو ہر کانہ پرساں دیکھا
وہ بھی اک دن تھے کہ ارمانوں سے تھی جان تنگ — اب تو رہتی ہے تمنا کی تمنا دل میں

رباعی

بھولا تجھے، قسمت نے پلٹ دی روداد — غفلت نے مری کر دیا مجھ کو برباد
اب بعد سزا بھی ہے تغافل باقی — فریاد "میرے بھولنے والے" فریاد

تسکین

سید عبدالکریم ——— ابن مولوی سید برہان الدین صاحب عابدی مرحوم (راقم الحروف) کے اجداد ایران کے شرفا اور سادات سے تھے، چونکہ سلسلۂ نسب امام زین العابدینؑ پر منتہی ہوتا ہے اس لئے اپنے نام کے ساتھ عابدی لکھتا ہوں، ۸ صفر ۱۳۳۱ھ (۱۶ جنوری ۱۹۱۳ء) کو حیدرآباد میں ولادت ہوئی، ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے برادر بزرگ مولوی سید عبدالغفور صاحب مرحوم اہلکار نظامت زراعت سرکار عالی اور مدرسہ دارالعلوم میں پائی، حضرت مولینا تمکین کاظمی سے فارسی اور عربی وغیرہ پڑھی، شعر بھی استاد حضرت تمکین کاظمی ہی کو دکھاتا ہوں، کبھی کبھی شعر کہہ لیتا ہوں، مضمون نگاری کا شوق ہے۔ افسانہ اور ڈرامہ اکثر لکھتا ہوں،

زمیں پہ نام مرا لکھ کے پھر مٹاتا جا — اسی طرح سے مجھے خاک میں ملاتا جا
ٹیس پہلو کی کم نہیں ہوتی — درد دل سے جدا نہیں ہوتا

Marfat.com

بوندیں پڑتی رہیں گھنگھور گھٹا چھائی ہو — وہ رہیں، میں رہوں، بوتل رہے تنہائی ہو

جس سر میں نہیں سودا وہ سر نہیں پتھر ہے — جسمیں نہ محبت ہو وہ دل ہی کوئی دل ہے

یہ تیر توڑ دیں فولاد کے حصاروں کو — ہے کون رد کرنے والا نظر کے واروں کو

جبکہ دیدار عام ہوتا ہے — کس قدر اژدہام ہوتا ہے

چین سے زندگی گزرتی ہے — شغل مے صبح و شام ہوتا ہے

تم ہو، لیلیٰ ہو، یا کہ شیریں ہو — خوب رو سب شریر ہوتے ہیں

جو تھا دوست دشمن مرا ہو گیا — خدایا زمانے کو کیا ہو گیا

کٹا سر کہ ایک بار ہلکا ہوا — برا کر گئے وہ بھلا ہو گیا

داغ دل، داغ جگر تمغے ہیں یہ — جو ملے ہیں حسن کی سرکار سے

حیا سے منہ چھپا رکھا ہے محشر میں جو وہ ظالم — خدا کی شان تو دیکھو قیامت میں قیامت ہے

تسلیم

محمد بشیر الدین —— حیدرآباد کے قدیم اور شریف منصب دار حضرت شاہ محمد امام الدین صاحب فاروقی مرحوم کے پوتے اور حضرت حاجی ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے نواسے اور مولوی شاہ محمد نذیر الدین صاحب فاروقی کے فرزند ہیں حیدرآباد ہی میں ولادت اور تعلیم و تربیت ہوئی حضرت مولانا سید خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی و مال و ملکی وغیرہ سرکار عالی نے جو آپ کی پھوپی زاد بھائی ہیں آپ کو کمسنی ہی میں اپنی نگرانی میں لے لیا اور بالکل اپنے فرزند کی طرح تعلیم و تربیت کی علیحدہ

Marfat.com

اساتذہ عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ کے لئے مقرر کئے اور آپ نے مدرسۂ عالیہ سے میٹرک کامیاب کیا، چونکہ آپ نے مولٰینا سید خورشید علی جیسے عالم اور علم دوست اور انشا پرداز بزرگ کے دامنِ تربیت میں نشوونما پائی ہے اسلئے ادبی علمی مذاق بھی اچھا ہے، نثر اور نظم خوب لکھتے ہیں آپ کے اکثر مضامین رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں، نہایت کم سخن، متین، سنجیدہ، خلیق، ہمدرد اور ذہین نوجوان ہیں، شعر بہت کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

سرکارِ دو عالم سے

دامن میں رحمت کا للّٰہ اڑھا دیجئے
جلوہ میں قدرت کا للّٰہ دکھا دیجئے

بھٹکے ہوئے ایسے ہیں رستہ نہیں ملتا ہے
اس پردۂ ظلمت کو دل پر سے اٹھا دیجئے

پہچان سکے ہم خود کو اللہ کو پہچانیں
ایسا کوئی سرمہ پھر آنکھوں میں لگا دیجئے

پتوار ہے ٹوٹی سی دریا میں طلاطم ہے
منجدھار میں کشتی ہے ساحل سے لگا دیجئے

ناکام محبت ہے تسلیم، میرے آقا!
رستہ اسے طیبہ کا للّٰہ دکھا دیجئے

تسنیم

سید قمر علاء الدین حسین ——— حیدر آباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی کہتے ہیں،

دو چار ہم سے آج وہ غنچہ دہن ہوا
ٹھیری نہ گفتگو کی تو وہ ہم سخن ہوا

اُف! عشقِ عندلیب غضب برقِ حسنِ گل
یہ دلگداز اور وہ ناوک فگن ہوا

زخم کہن جو تھے سو جنوں میں ہرے ہوئے
داغوں سے لالہ زار مرا تن بدن ہوا

Marfat.com

پھر دل نے چوٹ کھائی ہوئے زخمِ خشک تر
کھلا گیا تھا پھر تر و تازہ چمن ہوا

نسیم

اسمٰعیل احمد ——— امیر مینائیؒ کے خلفِ اکبر منشی محمد احمد مینائی صریرؔ مرحوم کے بڑے فرزند ہیں، ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم رامپور، لکھنؤ اور مرادآباد میں پائی۔ ۱۹۲۷ء میں انٹرنس اور ۱۹۲۹ء میں ایف، اے، ۱۹۳۱ء میں بی، ایس، سی اور ۱۹۳۴ء میں جامعہ عثمانیہ سے ال، ال، بی کیا، جامعہ عثمانیہ کے طلبا میں آپ کو ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔ ۱۹۲۹ء سے شاعری شروع کی، شعر اچھے کہتے ہیں حضرت استاد جلیل سے تلمذ ہے،

یا الٰہی یہ ہے دُنیا کہ عزا خانہ ہے
جو یہاں آیا وہ کرتا ہوا فریاد آیا

میں چھپاؤں گا بہت رازِ محبت لیکن
میرے چہرے سے عیاں حسرت و ارماں ہوں گے

ہوتے ہی اٹھ گئی یہ کہہ کے مری بالیں سے
ہم کبھی اور بیمارِ شبِ ہجراں ہوں گے

یہی سمجھ کے اسیرِ قفس پہ رحم کرو
کہ اس کو یاد نہ ہوگی وہ... آشیانے کی

یہ کہہ کے بخشدیا روزِ حشر رحمت نے
ترے گناہ کہاں تک کوئی شمار کرے

تشنہ

سید محمود احمد ——— ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے، حسینی سید ہیں، روزگیری میں ملازم تھے، ۱۳۴۲ف میں وظیفہ پر سبکدوش ہوئے ہیں، بچپن سے شعر و سخن کا شوق ہے، اردو میں تشنہ اور فارسی میں خفائی تخلص کرتے ہیں، اردو میں حضرت احسن مارہروی سے

Marfat.com

تلمذ ہے۔ اُردو، فارسی دونوں زبانوں پر یکساں عبور ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں، نیک، ملنسار خلیق اور مرنجان مرنج شاعر ہیں،

نزع میں بھی ہے تمنائے شراب — یا الٰہی کہیں مل جائے شراب
واعظ آیا تو ہے میخانے میں — شرط ہے خود پیئے پلوائے شراب
ہم تو دیوانے ہیں مجنوں کی طرح — اپنا معشوق ہے لیلائے شراب
ایک دو جام سے کیا سیری ہو — ساقیا بخش دے دریائے شراب
ہے طبیعت بھی ندیدی کتنی — دوڑ پڑتی ہے جہاں پائے شراب
رنج فرقت اب سہا جاتا نہیں — پڑ گیا ہے زندگی میں انقلاب
کس قدر جلدی بڑھاپا آگیا — اب کہاں سے پاؤنگا عہد شباب
مدتوں انکے محل کے ہم نے بھی — جھونپڑی میں بیٹھکر دیکھے ہیں خواب

تصور

سید علی نواز —— رضوی امانت خانی، حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

سبک روی میں تم آ گئے کہیں صبا کے چلو — نفس کیطرح تنِ عاشقاں میں آ کے رہو
کدھر کا کعبہ کہیں جھونکیں آگ میں نہ خلیل — چراغِ دہر ہی سے اپنی کو لگا کے رہو
فنا کا رنگ بھرد آرزو کے خاکوں میں — نگار خانۂ ہستی کو یوں سجا کے رہو
کسی کی بات نہ پوچھیں گے بت ہیں پتھر کے — قیامت آئے تو دو سامنے خدا کے رہو

Marfat.com

تفضل

تفضل حسین —— حیدرآباد کے قدیم لوگوں میں سے تھے، ہز ایکسلینسی سر دہاراجہ بہادر کے متوسل اور بڑے خوش گو شاعر تھے، پڑھتے بھی بڑی عمدگی سے تھے، اپنی ایک خاص وضع بنالی تھی، دس بارہ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کیا، حضرت ترکی سے بہت ربط و ضبط تھا،

تفضل جبکہ تو ہو جائے بوڑھا
نہ ایسے وقت میں عورت جوان کر

برادر کہتے ہیں کوئی نہ ہم ہمشیر کہتے ہیں
تجھی کو سرپرست اپنا بت پیر کہتے ہیں

جو ہم افیون کھاتے ہیں تو اسکے ناشتے کو بھی
اٹھا کر ایک پوری اور تھوڑی کھیر کہتے ہیں

پکڑتے ہیں دہنگانا اور دیتے ہیں دلہاسے
بڑی وہ صاحب قسمت ہیں جو ہمشیر کہتے ہیں

نہ ولایت نہ بخارا نہ خراساں دیکھا
موسیٰ ندی پہ گیا رات کو شیطان دیکھا

ہوا ہے جب سے مجھے عشق ایک بہشتن کا
مکان میں چھوٹا سا پانی کا اک کنواں دارم

اگرچہ نام تفضل حسین ہے میرا
سوائے دوسرا اک نام پیر خاں دارم

لئے پھرتا ہے مجھکو ہر جگہ دل
ہوا ہے آجکل میرا چھپا دل

سحر سے شام تک کہتا ہوں چھ بار
غرض پھر مانگتا ہے ناآشنا دل

تفضل ذات سے تم تو ہو اچھے
ولیکن ہے تمہارا بے حیا دل

پہاڑ کر ملبوس سارا تار تارم کردہ اند
رشتۂ تار و کو گویا رشتہ دارم کردہ اند

وصل کے وعدہ پہ از بس بیقرارم کردہ اند
ایک بوسے کیلئے امید وارم کردہ اند

Marfat.com

وہ نہ آتے تھے جو آئے تو قیامت ساتھ لائے
دامنِ ساڑی سے گل شمع مزارم کردہ اند

تمنا

محمد ابراہیم علی ——— نلگنڈہ میں وکالت کرتے ہیں، نعت خوب کہتے ہیں،

میں سمجھتا ہوں جو ہیں داغِ محبت دل میں
خلد دلمیں ہے ارم دلمیں ہے جنت دلمیں

دل کو میں کعبہ کہوں یا کہ مدینہ سمجھوں
جلوۂ رب تری صورت میں ہے صورت دل میں

ناز ہے دل کو نگہ پر تو نگہ کو دل پر
آپ نظروں میں ہیں اور آپکی صورت دلمیں

تمکین

محمد قادر الدین خان ——— نواب وجیہ الدین خاں بہادر کے فرزند اور حیدرآباد کے قدیم شرفار اور جاگیردار گھرانے سے ہیں، نواب معین الدولہ بہادر سے بھی قرابت قریبہ رکھتے ہیں، جوان العمر، خوش گو شاعر ہیں،

شاخِ گل جھوم کے سو بار اٹھی گلشن میں
صبحدم دیکھنے عالم تری انگڑائی کا

خواہشِ جامِ مئے عشق میں بچپن ہی حسن
کھل گیا آج یہ عقدہ تری انگڑائی کا

اے مئے حسن کے مخمور خبر لے اپنی
دیکھ کھلتا ہے بھرم ناز خود آرائی کا

دہرِ موہوم میں ہونا ہے نہ ہونے کی دلیل
رونقِ بزمِ جہاں نقص ہے بینائی کا

تمکین کاظمی

سید مصباح الدین ——— آپ کا اصلی نام ہے اور تمکین تخلص، چونکہ تمکین تخلص کے اکثر لوگ ہیں اسلئے آپ نے اپنی نسبی نسبت کو جزو نام بنا لیا، آپ

Marfat.com

سید نذیر کاظمی

Marfat.com

Marfat.com

حضرت تجلی کے فرزند ارجمند ہیں، خاندانی حال حضرت تجلی کے حالات میں لکھا جا چکا ہے
آپ ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر اپنی والدہ سے پائی اور پھر مدرسۂ مفید الانام، دھرم ونت اسکول، مدرسۂ اعزہ، سٹی ہائی اسکول، مدرسۂ دارالعلوم اور مدرسۂ منصبداران حیدرآباد، اور رائچور اور عثمان آباد ہائی اسکول میں بھی تعلیم پاتے رہے، مولوی احمد سعید قادیانی سے عربی، مولوی غلام حسین سے فارسی اور اپنے والد حضرت تجلی سے حدیث اور تفسیر، حضرت ناظم سے عروض پڑھی سنہ ۱۹۲۰ء میں منشی فاضل کامیاب کیا، ابتداً محکمۂ کوتوالی، کروڑگیری، مال وغیرہ میں کام کرتے رہے پھر صوبہ داری گلبرگہ شریف میں ملازم ہو گئے، صوبہ داری تخفیف ہو گئی تو آپ لوکل فنڈ گلبرگہ کے سپروائزر ہو گئے اور اسی زمانہ میں صیغۂ حساب اور مال کا کام اول تعلقہ داری گلبرگہ میں کرتے رہے،

۱۳۴۳ف میں دفتر دیوانی و مال و ملکی وغیرہ میں منتقل ہو گئے اور اب بھی وہیں ہیں بعض اخبارات کے اڈیٹوریل اسٹاف میں بھی کام کر چکے ہیں اٹھارہ سال سے مسلسل ملک کی علمی و ادبی خدمت کر رہے ہیں، ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا بدنصیب رسالہ ہو جس میں آپ کے مضامین نہ طبع ہوتے ہوں،

غنچۂ تبسم، تذکرۂ ریختی، ارنسٹ، معاشقۂ نپولین، آپ کی تصانیف شائع ہو چکی ہیں، آج کل تاریخ دکن پر کام کر رہے ہیں، اعظم الامراء ارسطو جاہ کی بڑی اچھی سوانح حیات مرتب کی ہے جو زیر طبع ہے بعض اور اہم تاریخی تصانیف بھی اس وقت زیر ترتیب ہیں، راقم الحروف کے استاد اور محسن ہیں، نہایت زندہ دل، یارباش، مصائب کو مردانہ [illegible]

Marfat.com

بزرگ ہیں،

درِ میخانہ سے کیا بے بہا گوہر نکلتے ہیں ــ ہزاروں خوبرو لاکھوں پری پیکر نکلتے ہیں

آنکھوں میں تیری صورت ظالم بسی ہوئی ہے ــ دل پر کھدا ہوا ہے مانو گرام تیرا

دلدادہ وہ دیوانہ ہوں میں اپنے چمن کا ــ تمکین مجھے پھول ہی کانٹا ہی وطن کا

حباب پھوٹ کے کملا کے پھول کہتے ہیں ــ ہر ایک چیز یہاں آئی ہے فنا کے لئے

دلکو کوئی رو کے کہ جگر کو کوئی تھامے ــ کس کس کی خبر لے کوئی کس کس کو سنبھالے

یا تو نظر سے کہدے یا میں زباں سے کہدوں ــ یہ رازِ عشق ورنہ کس طرح فاش ہوگا

تیوری چڑھی بل کھائی کمر کھل گئے گیسو ــ واللہ کس انداز سے تلوار نکالی

جو درد سے واقف ہیں درماں کے جو طالب ہیں ــ وہ لاکھ چھپیں لیکن زنہار نہیں چھپتے

میں اس علم و عمل کو مشت پر دے کر نہ لوں ہرگز ــ کہ بیگانہ جو کر دے نمازیوں کو تیغ و خنجر سے

تجھے مل جائے جس قیمت میں لیلے فائدہ ہوگا ــ بدل ادراک لے ازلی قوتِ بازوئے حیدر سے

ہماری زندگی کیا ان کے قدموں پڑے رہنا ــ ہماری موت کیا قدموں سے انکے دور ہوجانا

دل وہ دے اللہ جو پُر غم رہے ــ آنکھ وہ دے جو ہمیشہ نم رہے

گر ہوس ہو تو فنا کی ہو ہوس ــ غم ہے تو زندگی کا غم رہے

وہ ادھر کھاتے ہوئے ٹھوکر چلے ــ ہم ادھر تھامے دلِ مضطر چلے

توفیق

سید جلال الدین ــــ سید ابراہیم صاحب تصدیق کے فرزند تھے سنہ ۱۲۸۱

Marfat.com

حیدرآباد میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد سے اور پھر مولوی سید عطا اللہ، مولوی سید نصرت، مولوی احمد علی سیالکوٹی، اور مولوی احمد علی قندھاری سے صرف و نحو، طب وغیرہ کی تعلیم پائی، حضرت جیلانی صاحب پنجہ کش (شاگرد مظفر الدین خاں امیر باور جنگ) سے خوشنویسی سیکھی خط شفیعہ اور ثلث خوب لکھتے تھے، ۱۲۹۵ھ سے شعر کہنا شروع کیا، اپنے والد حضرت تصدیق ہی کو دکھلانے لگے اعلیحضرت میر محبوب علیخاں بہادر کی چہل سالہ جوبلی کی تقریب میں باغ عام میں مشاعرہ ہوا تو آپ نے ایک قصیدہ سنایا جس کا مطلع تھا :

گل ہیں خاموش یہ سنسان چمن میں کیا ہے بات کرتے نہیں غنچوں کے دہن میں کیا ہے

اس مطلع نے لوگوں کو چونکا دیا اور آپ کی شاعری رفتہ رفتہ شہرت پانے لگی،

حضرت توفیق خاموش اور منکسر المزاج، سیدھے سادھے بزرگ تھے، گوشہ نشینی میں شغل شعر گوئی جاری رکھا اور مرنے تک کبھی اپنا پروپگنڈا کیا اور نہ ایسے شاگردوں کو فراہم کیا جو پروپگنڈا کرنے والے ہوں،

ایک اردو اور ایک فارسی کا دیوان مکمل ہے اور رباعیات کا ایک مجموعہ بھی، اردو کا ایک دیوان (مع درجہ غلط) "فانوس خیال" کے نام سے طبع ہو چکا ہے اور رباعیات کا مجموعہ "صد پارۂ جگر" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ طبع دیوان کے بعد کی کہی ہوئی غزلیں افسوس ہے کہ اب تک منظر عام پر نہ آسکیں، فانوس خیال باوجود غلط طبع ہونے کے اتنا مقبول ہوا کہ اب اس کا ایک ایک نسخہ بیس بیس روپیہ کو بھی دقت سے

Marfat.com

ملتا ہے۔ حضرت توفیق کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت ہی کم ہے کیونکہ اپنی فطری گوشہ نشینی اور منکسر مزاجی کی وجہ سے بہت کم لوگوں کو شاگرد کرتے تھے، اس وقت یوسف الدین تنویر، شہاب الدین توقیر، عبدالحکیم تدبیر، اللہ بخش توحیدی ای، بی، ٹی آپ کے شاگردوں میں مشہور ہیں،

تجلی، کیفی، ناظم، ضامن وغیرہ آپ کے معاصر تھے مگر آپ نے ان حضرات سے کبھی چشمک نہیں کی اور ان سب بزرگوں کے ساتھ حد درجہ خلوص رہا،

صدر محاسبی سرکار عالی سے ملازمتی تعلق تھا انسٹھ سال کی عمر میں ۱۶ ذیحجہ ۱۳۲۹ھ کو حیدرآباد میں انتقال کیا، فرقۂ مہدویہ کے رکن اور پیرزادے تھے، آپ کے فرزند سید امیرالدین توصیف نے آپ کے دیوان کو بہت محنت اور جانفشانی کے ساتھ غیر مطبوعہ کلام شریک کرکے دوسری بار چھپوایا ہے۔ مولینا تمکین کاظمی نے حضرت توفیق سے متعلق ایک بسیط مضمون رسالہ نگار لکھنؤ بابتہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے۔ اس مضمون کے علاوہ اور کسی نے توفیق کی شاعری سے متعلق آج تک کچھ نہیں لکھا، حضرت توفیق دکن کے بہترین غزل گو شاعر تھے، آج سے پندرہ بیس سال قبل حیدرآباد میں صرف دو ہی شاعر تھے۔ ایک توفیق دوسرے کیفی اگر توفیق اپنے وقت کے میر تھے تو کیفی سودا دونوں کے کلام میں بھی ایسا ہی رنگ تھا جیسا کہ میر اور سودا کے کلام میں تھا، توفیق نے حیدرآباد کے علمی ہنگاموں میں دلچسپی نہیں لی، پارٹی بندی اور پروپگنڈا کرکے اپنے آپ کو "لسان العصر" مشہور کیا اور نہ "امیر الشعراء" خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے شعر

Marfat.com

کہتے رہے مگر ان کے شعروں میں پیوست ہونے والے اور دماغ میں ہیجان پیدا کرنے والے، روح کو وجد میں لانے والے ہوتے تھے، غزل گوئی میں ان کے معاصرین میں کوئی بھی ان کے پایہ کا شاعر نہ تھا۔

خود مری: شمع سنا دے گی انہیں حال مرا
میرا خاموش ہی رہنا مری گویائی ہے

پھر طور ہو تیری نگہ ہوش ربا ہو
بے ہوش ہوں موسیٰ کی طرح ہم تو مزا ہو

کون سوتے ہوئے فتنے کو جگائے توفیق
کون پوچھے کہ رہے رات کو سرکار کہاں

کرلی ہے ہم نے بھی مشقِ بیقراری ہائے شوق
دل کے صدقے میں ہمیں بھی کچھ تڑپنا آگیا

داغِ حسرت، جوشِ ناکامی، ہجومِ اضطراب
ایک بے مہری سے تیری ہائے کیا کیا دل میں ہے

ایک دل ہی میرے پہلو میں سو وہ بھی صد چاک
لائقِ نذر نہیں قابلِ سوغات نہیں

میری بیتابی کی مشکل آپ آسان ہوگئی
بڑھ گیا دردِ دلِ بیتاب تو کم ہو گیا

مانا کہ ہوس کاری میں اے چرخ نہ تھا ہم سا کوئی
بتلا کہ تیرے کیا ہاتھ آیا تو نے جو ہمیں بدنام کیا

اچھا بھی ہوا ظالم مارا تری غفلت نے
ہم یوں بھی تو مر جاتے آخر کبھی مرنا تھا

کیا اور نہ تھیں راہیں گھر غیر کے جانے کی
کیا میرے ہی گھر سے آج انکو گزرنا تھا

حسرتِ مردہ نویدِ وصل سنکر جی اٹھی
موت کا پیغام اعجازِ مسیحا ہو گیا

میں اپنے اختصارِ مدعا سے خود پریشاں ہوں
نہ چھیڑ افسانہ طول [illegible] زلفِ پریشاں [illegible]

ہاں سچ ہے کہ بیجا ہے کبھی تم نے کسی کو
ہاں سچ ہے [illegible] کہیں بھی نہیں ملتا

ہزار ہا پردۂ حیا میں بھی جلوہ گر حسنِ یار ہوگا
چھپے گا بتلا یہ راز کیونکر اسی قدر آشکار ہوگا

Marfat.com

لئے ہوئے چشمِ شوق میں ہم ہزار ہنگامہ تماشا — انہیں امیدوں پہ جی رہے ہیں کبھی تو ظالم دوچار ہوگا

کیا ہو جو مدتوں تمسخر مہنسا ہو جو زندگی پہ برسوں — امید کیا مرگ پر ہماری وہ سنگدل اشکبار ہوگا

لہو میں ڈوبے ہیں گے گل سراپا قلم سرِ شاخ ہوگی یکسر — چلیں گے وہ تیغِ ناز بنکر چمن میں خون بہار ہوگا

جو مر ہی جائینگے ہم تو ہمسے ہوائیں بنکر چلا کریں گی — نہ پھول بکھریں گے داغ بنکر نہ گل چراغِ مزار ہوگا

کبھی پردہ در رہوں میں راز کا کبھی رہ میں پردۂ راز میں
کہ حقیقت اک مری مشترک ہے حقیقت اور مجاز میں
مری تہمتیں مجھے کھینچ لائیں فریب دیکھے وگرنہ میں
وہ طلسم عالمِ راز ہوں کہ رہا ہوں مدتوں راز میں
وہ طلسمِ گمشدگی ہوں میں کہ فنا ہے اپنی بقا مجھے
میری خاموشی ہے نواگری میں نہاں ہوں پردۂ ساز میں

لُٹ گئے چمن میں ہم نازِ خندۂ گل سے — برق نے جلا ڈالا ہائے آشیاں اپنا

حیران ہوں یا الٰہی دونوں میں کس کو توڑ دوں — پیمانہ ہاتھ میں ہے پیماں سامنے ہے

یوں تو مری پرسش کو احباب تمام آئے — پر کوئی نہیں آیا ایسا کہ جو کام آئے

توحید

سید اللہ بخش ——— فرقۂ مہدویہ کے پیرزادوں میں سے اور حضرت توفیق کے عزیز قریب ہیں، جامعہ عثمانیہ سے بی، اے اور علیگڈھ سے بی، ٹی کامیاب کیا ہے، نہایت اچھے شاعر ہیں، حضرت توفیق سے تلمذ تھا، پہلے تعلیمات میں مدرس تھے

Marfat.com

ب کورٹ آف وارڈز کے منتظم ہیں،

قتل کرتے نہ تھے یوں تیغِ ادا سے پہلے
منہ چھپا لیتے تھے وہ اپنا حیا سے پہلے

درد کے بعد ہی راحت کا مزا ملتا ہے
لطف جب ہے کہ وفا بھی ہو جفا سے پہلے

برابے اثری کا کہ پہونچ جاتی ہے
درِ تاثیر یہ کمبخت دعا سے پہلے

قتل کا میرے نہ ہو جائے کہیں راز افشا
رنگ لو ہاتھوں کو تم رنگِ حنا سے پہلے

Marfat.com

ثاقب

نجم الدین ——— بدایوں کے قاضیوں سے ہیں، مدت سے حیدرآباد میں قیام ہے، شعر خوب کہ
ہیں اردو، فارسی دونوں زبانوں میں دیوان مکمل کر لیا ہے. حیدرآباد میں آپ کے سیکڑوں شاگرد ہیں، ا
ہز اکسلینسی سر مہاراجہ بہادر صدر اعظم کے متوسل رہے، شاید اب بھی اسی ڈیوڑھی سے تعلق
کہنہ مشق، پختہ رنگ، نہایت پاک طینت، صاف دل اور شریف الطبع بزرگ ہیں، استاد
شاگرد ہیں،

بڑھ چلی پھر خلش خارِ محبت دل میں — مدد اے گریہ نہیں ضبط کی طاقت دل
دل سے دنیائے مصیبت ہے سراسر آباد — اور آباد ہے دنیائے مصیبت دل
کفر و اسلام کا مسکن ہے یہی خانہ خراب — حرم و دیر و کلیسا کی ہے وسعت دل
اب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ دل ہی نہ وہ عہد شباب — یاد ایام کہ تھا دردِ محبت دل

کہتے ہو پڑا اثر تیری آہ و فغاں نہیں — لو خیر آج ہم نہیں یا آسما
اُٹھ جاؤں کوئے یار سے وہ ناتواں نہیں — افتادہ بخت ہوں کوئی عمرِ روا
در پر تمہارے روکنے والا مرا اگر — ہے بھی تو پاس وضع ہی کچھ پاسبا
کہہ دیگی صاف صاف تیری شرمگیں نگاہ — جو راز چشمِ شوق سے میرے عیا

ہیں اگر دیر و حرم سجدہ گہ خلق تو ہوں — اب نہ وہ سر نہ وہ سودا ہے جبیں
ہاتھ کانوں پہ نہ رکھ دیکھ لے منہ دفن کے وقت — خاموشی کام نہ دیگی مری گو

Marfat.com

جامی

شہید احمد ——— خوش فکر نوجوان ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں، غالباً جامعہ عثمانیہ میں علیم پا رہے ہیں،

، درختوں کا سایہ سکوتِ پرتوِ راز — فسونِ شام میں افسانہائے سوز و گداز
ن پل سے ندی کے کوئی گزرتا ہے — کہیں چراغ کسی جھونپڑے میں جلتا ہے
دنیں کہیں اپنے گھروں کو جاتی ہیں — فسردہ شام کا غمگین گیت گاتی ہیں
منہ پھول سیاہی میں مُنہ چھپاتی ہیں — کہیں چراغ ستاروں کے جھلملاتے ہیں
ر اپنے سُنہری پروں کو پھیلائے — ہوائے سرد کی سرشاریوں میں لہرائے
شیاں سرِ کہسار کیف کا عالم — سُنا رہے ہیں محبت کا نغمۂ پیہم
یہ ابر کے اُڑتے ہوئے سفینے ہیں — شفق کی گود میں بکھرے ہوئے نگینے ہیں
کے سامنے پھیلی ہوئی حسین دنیا — تصورات کے رنگین خواب ہیں گویا

Marfat.com

جاوید

مصطفیٰ احمد قریشی ——— دکن کے رہنے والے ہیں ۱۳۲۰ف سنہ میں محبوب نگر
میں پیدا ہوئے، ازل سے تلمذ ہے، شعر خوب کہتے ہیں، مسلم یونیورسٹی میں تعلیم
پا رہے ہیں،

سبق آموز عبرت ہے جہاں میں داستاں میری | میں ہمراز فنا ہوں اور فنا ہے راز داں
میں بلبل ہوں تلاشِ گل میں ہر سو خاک اڑتی ہے | بگولہ بنکے اڑتی ہے چمن میں باغباں
رہا کر دے مجھے صیاد تو اس قید سے ورنہ | قفس کو پھونک دیگی برق بنکر خود فغاں

جدت

خواجہ محی الدین ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف خاندان سے
فارغ التحصیل اور امتحان وکالت میں کامیاب تھے ابتدا وکالت کی پھر کوتوالی بلدہ
صدر امین ہو گئے تھے علم دوست اور شاعر تھے معلم العلوم کے نام سے ایک رسالہ بھی
کیا تھا، وجودی صاحب کے بھائی تھے ۱۳۳۳ھ میں انتقال کیا،

صدمے لاکھوں ہیں الم لاکھوں مصائب لاکھوں | اور میں ان کے مقابل میں خدا
ہم اپنے آپ دشمن ہیں زمانے کی خطا کیا ہے | گھٹی قدر شرافت جب شریفوں
حد سے بڑھتی نہ اگر مہر و محبت اپنی | نام بدنام نہ ہوتا کبھی میرا

جذب

راگھو شیدر راؤ ——— قصبہ عالم پور ضلع رائچور کے رہنے والے ہیں، مادری

Marfat.com

راگھویندر راؤ - جذب

Marfat.com

Marfat.com

کنڑی ہے مگر اردو سے خاص دلچسپی ہے۔ فارسی سے بھی واقف ہیں، وکالت کرتے ہیں، چالیس سال کے قریب عمر ہے، فطرتاً صوفی واقع ہوئے ہیں، چونکہ تصوف اسلام اور ہندو ویدانت کا مطالعہ خوب کیا ہے۔ اس لئے تصوف آمیز رباعیات اچھی کہتے ہیں، بلکہ ویدانت اور تصوف کو ملا کر کچھ ایسے نمک پارے تیار کرتے ہیں جو سب کے لئے چشم کشا ہوتے ہیں، یوں تو حیدرآباد میں رباعی کہنے کے مدعی بہت سے ہیں مگر حق یہ ہے کہ پنڈت جی کی رباعی حقیقتاً رباعی ہوتی ہے۔ آپ کے سو رباعیات کا مجموعہ "رباعیات جذب" کے نام سے نظامی پریس لکھنؤ سے پیوستہ سال شائع ہو چکا ہے۔

اشراف سے کم ظرف نہ پیدا ہوگا — اچھا ہے جو بیج پھل بھی اچھا ہوگا
کیا کہتے ہو ارتقا سے حیوان ہوئی بات — [illegible]

کر جاتی ہے تاثیر بروں کی صحبت — یعنی کہ بگڑ جاتی ہے اچھی خصلت
ملتے ہی سمندر میں وہ کھارا ہوگا — گنگا کا وہ پانی جو ہے میٹھا شربت

جو ذال دل آزار ہو اس ذال سے بچ — جس جال میں ہو فریب اس جال سے بچ
اٹھ اور کمر یادِ خدا پر کس لے — غافل ہے اگر تو تو بد اعمال سے بچ

کہلانا ہوا اے جذب نہیں نیک اگر — پیدا کرو آپ میں تم اوصاف شجر
دیکھو خود دھوپ میں کھڑا رہتا ہے — اوروں کو کر دیتا ہے سایہ و ثمر

لگاتے ہیں جو اتفاق کا مل کر آگ — بے شبہ انہیں کے جاگتے ہیں بھاگ
اے جذب وہ جل کے راکھ ہو جائیگا — جس ملک میں پھوٹ کی سلگتی ہو آگ

Marfat.com

اس میں نہ پھنسو کیونکہ ہے دُنیا دلدل | اور اتنے نہ پھاگو کہ لباؤ جنگل
سب میں رہو اور سب سے جدا تم ای جذب | مرشد نے کیا ہے یہ معمہ یوں حل

جلیل

محمد اسمعیل ——— عثمانیہ کالج ورنگل کے قدیم طالب علم ہیں، شعر خوب کہتے
نعت کی طرف زیادہ میلان ہے،

دل سوزاں تھا آشفتہ جو انوار محمد کا | فرشتہ بن گیا پروانہ میری شمع مرقد کا
کثافت کو جلا دیتی ہے تیزی نور عرفاں کی | تجلی جس کو کہتے ہیں وہ سایہ ہے محمد کا
گنہگاروں کے سر پر ابر رحمت بنکے ٹھیرا ہے | نظر آتا نہیں اسواسطے سایہ ترے قد کا

جلیل

حافظ جلیل حسن نواب فصاحت جنگ بہادر ——— مولوی حافظ عبدالکریم صاحب کے فرزند ہیں، ۱۲۸۳ھ میں مانک پور یو، پی، میں پیدا ہوئے، وہیں تعلیم و تربیت پائی اور کلام مجید حفظ کیا، حضرت امیر مینائی سے تلمذ اختیار کیا تو حضرت امیر نے لٹریری سکریٹری کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھ لیا، چنانچہ آپ نے ان کے انتقال تک رفاقت کی ۱۳۱۸ھ میں حضرت امیر کے ساتھ حیدرآباد آ گئے اور یہیں رہ گئے ۱۳۲۷ھ میں حضور بندگانعالی نے پانچسو روپئے ماہوار مقرر فرمائی اور اپنی استادی کی عزت سے سرفراز فرمایا اس کے بعد بہت سا سرفرازیاں ہوتی رہیں اور بہت اضافے ہوئے حضور بندگانعالی نے فصاحت جنگ خطاب سے بھی سرفراز فرمایا،

Marfat.com

نہایت جادو بیان، پختہ مشق اُستاد ہیں، تمام اصناف سخن پر عبور رہے۔ اپنے عہد کے اساتذہ میں شمار ہوتا ہے اب ماشاء اللہ سے ساٹھ سال سے زاید عمر ہے مگر پھر بھی طبیعت جوان ہے،

حضور بندگان عالی کی شاعری پر حضرت جلیل نے کیا اچھا تبصرہ کیا ہے،

کلام خسروی کیونکر نہ دُنیا سے نرالا ہو — سخن یکتا کا ہر مضمون یکتا ہو ہی جاتا ہے
خدا رکھے یہاں دو گل کھلائے طبع رنگیں نے — گلستاں، بوستاں کا رنگ پیدا ہو ہی جاتا ہے
زباں پر طوطئ ہندوستاں کو وجد آتا ہے — بیاں پر بلبل شیراز شیدا ہو ہی جاتا ہے
فلک کو داغ، آتش کو جلن، جانی کو بیہوشی — صبا کو بیکلی، سودا کو سودا ہو ہی جاتا ہے
بجا ہے سامعین کا مثل قمری نعرہ زن ہوتا — کہ اک اک شعر موزوں سرو رعنا ہو ہی جاتا ہے
زمین سخت میں بھی معنئ روشن نکلتے ہیں — صدف میں دُر، حجر میں لعل پیدا ہو ہی جاتا ہے
بناوٹ کی ضرورت کیا تصنع کی ہی حاجت کیا — طبیعت ہو جو بانکی شعر بانکا ہو ہی جاتا ہے

رخیہ قائم مری نظر نہ ہوئی — دیدِ جاناں ہوئی مگر نہ ہوئی
ٹوٹ کر کب شراب کی بوتل — لختِ دل پارۂ جگر نہ ہوئی
گرچہ شب بھر کھلی رہیں آنکھیں — نیند کی شکل جلوہ گر نہ ہوئی

رندوں کو غمِ بادۂ گلفام نہیں ہے — آنکھیں تو ہیں ساقی کی اگر جام نہیں ہے
چلنے کی اجازت ہے فقط تیغ رواں کو — قاتل کی گلی رہگذر عام نہیں ہے
کیا جانئے کیا لے کے گیا ناوکِ قاتل — سینے میں خلش ہے دل ناکام نہیں ہے

Marfat.com

کچھ دام و قفس پر نہیں موقوف اسیری — بلبل کے لئے کیا رگِ گل دام نہیں ہے

ضبطِ نالے سے آج کام لیا! — گرتی بجلی کو میں نے تھام لیا

پائے ساقی پہ توبہ ٹوٹ گئی — ہاتھ میں اس ادا سے جام لیا

دیکھ لی اس نے کسی قبر جلیل — چلتے چلتے جگر کو تھام لیا

جمال

سید محمد جمال الدین حسین خاں —— خلف نواب قیام جنگ غضنفر الدولہ مرحوم نواب کلیانی، حیدرآباد کے قدیم امراء کے خاندان سے ہیں اور شعر اچھے کہتے ہیں،

جنونِ عشق میں دامان و جیب کا کیا ذکر — کہ چاک مثلِ گریباں تھی آستیں بر سوز

جب سے دیکھا ہے ترے حسن دل افروز کا حال — اور دل اور کلیجہ ہے تمنائی کا

جمیل

میر تراب علی —— خوش گو شاعر ہیں، کبھی کبھی مشاعروں کے گلدستوں میں آپ کا کلام نظر آتا ہے،

ہے یہ وحشت کہیں امروز نہ فردا ہو جائے — ورنہ فردا کی نہیں نام کو دہشت دل میں

آپ کے جاتے ہی اندھیرا سا چھا جاتا ہے — آپ کے آتے ہی آجاتی ہے ہمت دل میں

رنج ہے درد ہے سوزش ہے خلش ہے پیہم — کیا کہوں کس سے کہوں کیا ہے مصیبت دل میں

جنوں

نذیر حسین صدیقی —— حیدرآباد کے رہنے والے اور نہایت قابل بزرگ ہیں

Marfat.com

معتمدی فینانس کے منتظم ہیں، بڑی اچھی طبیعت پائی ہے کہنہ مشق شاعر ہیں شعر کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

تسکین اضطراب کا ساماں نہ ہو سکا — پایانِ شوق شوق کا پایاں نہ ہو سکا
میری نگاہِ شوق میں کھنچ کھنچ کے بھر گیا — تصویر کا وہ رخ جو نمایاں نہ ہو سکا
بے اذنِ دوست دل متبسم ہو کس طرح — بے حکمِ حسن غنچہ بھی خنداں نہ ہو سکا
دل میں ہجومِ شوق تھا لب پر سکوتِ شوق — اظہارِ حالِ دل کسی عنواں نہ ہو سکا

سید محمد تجمل —— حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے یہیں زندگی بسر کی اور یہیں سپردِ خاک ہوئے۔ مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم پائی تھی، نہایت عسرت اور بےکسی میں زندگی بسر کی، چونکہ خود منتشر المزاج تھے اسلئے کلام بھی منتشر رہا،

حضرت سید محمد حسین خلیق حیدرآبادی کے شاگرد تھے تخمیناً تیس سال کی عمر میں انتقال کیا،

ہم اب تو ان کے عشق میں بدنام ہو چکے — اچھا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا
شرابِ آتشیں نے خاک کر ڈالا جگر اپنا — جلا ہے گرم پانی سے [illegible]
نظر آیا نہ ہمکو خواب میں بھی عیش کا ساماں — رہا حیرت سے [illegible]
نہ پوچھو حال تم افتادگانِ راہِ الفت کا — زمیں پر نقش [illegible]

تم جو یکتا ہو ستم میں، جور میں، بیداد میں
میں بھی کیا کم ہوں فغاں میں آہ میں، فریاد میں

دن وہی اچھا ہے جو ہر جو کٹے فریاد میں
رات وہ اچھی ہے جو گزرے کسی کی یاد میں

ایک وہ ہیں بھول کے سوتے ہیں ہمکو چین سے
ایک ہم ہیں تارے گنتے ہیں کسی کی یاد میں

جوہر

تلجارام —— حیدرآباد کے رہنے والے سمستان کرگنٹہ کے ناظم عدالت تھے

شعر بھی اچھے کہتے تھے معلوم نہیں اب کہاں ہیں،

پھول جھڑتے ہیں تری منہ سے بوقت تقریر
گفتگو میں تری ہم نے چمنستاں دیکھا

جب سے دیوانہ ترا قید سے مرکر نکلا
پھر نہ آباد کبھی خانۂ زنداں دیکھا

ہوں وہ شوریدہ قسمت کہ نہیں کچھ بنتی
کبھی دل سے نہ نکلتا ہوا ارماں دیکھا

Marfat.com

حاذق

عبدالرزاق ـــــــ گلبرگہ شریف کے رہنے والے تھے، عربی، فارسی سے
ت اُردو کا ذوق رکھتے تھے، نہایت خوش اخلاق، رنگین طبع اور زندہ دل بزرگ
عمر خاصی تھی مگر طبیعت جوان پائی تھی، ... سے مشرد کرتے تھے
پانچ سال ہوئے کہ انتقال کیا۔

ب ہے روح میری میں ہوا شہبازِ قدم ... رہا کا دکبریا ہے آشیاں چھوڑا رہا
زہ نہ گل سے نہ گلشن سے ہے ... ان کے جوبن سے ہے
ے کتنی کیوں نہ ہو دل اشک ریز ... بادہ خواری کا ساون سے ہے
ہے مے چشم گگر رنگ سے ... انداز گردن سے ہے

حیا

الحق ـــــــ دہلی کے رہنے والے ... سید اول تعلقداری ضلع رائچور

Marfat.com

میں ملازم ہوئے، پھر باب حکومت میں منتقل ہو گئے پچاس ایک سال کی عمر پا
تقریباً چھ سال ہوئے کہ انتقال کیا، ذوکا یہ شعر بڑے اچھے کہتے تھے،

مجلس شعر میں سب کامل و عاقل آئے | ہم ہی لکھے نہ پڑھے نام کے فاضل
بس سمجھ لو کہ بڑی خانہ خرابی کی بنا | کسی احمق کا کسی پر جو کبھی دل آ
میں جو بی اے میں ہوا فیل تو کیا غم ہے چچا | عشق بازی میں تو نمبر مرے فا

چشتی

حکیم محمود صدیقی —— پربھنی میں مطب کرتے ہیں، اور شعر بھی کہتے ہ
معلوم نہ ہو سکے۔

کیا خوب مری ہو گئی گل شمع شبستاں | سرسبز گلستاں کو صبا کر کے چ
مقتل میں کھلیں کیوں نہ تری تیغ کے جوہر | پہلے میرا سر تن سے جدا کر کے چ

Marfat.com

ح

حامد

حامد علیخاں ——— نواب صولت جنگ بہادر عابد مرحوم کے فرزند ہیں

...ترا دل ہے کہ ہوتا نہیں آہوں کا اثر ہو سکے پتھر تو پگھل کر وہیں پانی ہو جائے
...کے دل میں نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو جلوۂ یار دل وہ برباد ہو اور آنکھ وہ کالی ہو جائے

حامد

حامد محی الدین قریشی ——— نظامت کوتوالی بلدہ میں ملازم ہیں استاد ...لیل سے تلمذ ہے، شعر خوب کہتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے۔

...ہزار کشمکش میں ہیں نہ بیاں کیا ہے مطلب سنبھل سنبھل کر گزر رہے ہیں کہ دیکھ کر سب رہے ہیں
...رت جو درد کی تھی فغاں سے نکل گئی دل کی بھڑاس ہی کہ زباں سے نکل گئی

قسم خدا کی کہ میرے آگے نہ دیکھو اس طرح آئینہ تم
نظر سے حسرت ٹپک رہی ہو کسی کے دل کی امنگ ہو کر

...نام پہ جان دیتا ہوں تمہیں یاد نہیں آتا یہ دنیا ہے کہو تم کس کا دل کس پر نہیں آتا

Marfat.com

حامد

احمد سعید ــــــ حیدرآباد کے خوش فکر نوجوانوں میں سے تھے، عرب خاندان
سے تعلق تھا مگر اردو شعر خوب کہتے تھے حضرت کیفی سے تلمذ تھا ۱۳۴۶ھ میں انتقال کیا

نہ نکلیں اشک اے دل زیرِ خنجر دیدۂ تر سے | شہادت تو اسی کی ہے جو پانی کیلئے تر
کم از کم ہو کشش اتنا اثر پیدا تو ہو تم میں | جہاں آئے خیالِ کیفی بارش وہیں
خدا کی شان دیکھو اجرمِ اظہارِ محبت | تمنا کہتا ہے کہ کہتا ہے میرا آکر
پیار کی باتیں کرو کچھ ڈھب سے | پیار سے ملنا ہو تو سیکھو طریقہ چاہ
ساقی بنے اگر تو وہ انقلاب ہوگا | مے پانی پانی ہوگی پانی شراب ہوگا
جب دیکھنے کے قابل تیرا شباب ہوگا | خود مجھکو اور مگر تجھ سے حجاب ہوگا

حبیب

سید حبیب اللہ بیابانی ــــــ دکن کے مشہور بزرگ حضرت افضل بیابانی
کی اولاد سے ہیں، حیدرآباد میں وکالت کرتے اور شعر بھی کہتے ہیں، انکا ہیات
دل عیسی ہے،

میری طرف سے اسکو عبث سوئے ظن ہوا | مجھکو یقین ہے کہ عدو رخنہ
سنتے ہیں استغاثہ ضرر کا ہوا ہے پیش | جھگڑا عدو سے کل جو سر انجمن
نگرانی تھی کہ سلسلۂ دورے چلے | اس ضابطے میں غیر نہ کچھ رخنہ
اشکال قید ہوتے ہیں ڈگری میں نقد کی | قرضہ کا لینا باعث رنج و محن

Marfat.com

حزیں

شعیب احمد —— جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب العلم اور اچھے شاعر ہیں، نظم خوب کہتے ہیں، ایک نظم ”ایک یادگار رات“ کے چند شعر یہ ہیں،

سنہری گرمیوں کی رات تھی خاموش تھی دنیا — پیامِ حسن سننے کو سراپا گوش تھی دنیا
مگر خاموشی کا دل میں اک کیفِ ترنم تھا — ادھر فطرت کے ہونٹوں پر نمایاں اک تبسم تھا
ہر اک گلشن کے نازک ہاتھ میں زریں پیالا تھا — زمانے بھر میں جس سے مستیوں کا بول بالا تھا
فلک سے نور گرتا تھا زمیں پر چاندنی بن کر — برستا تھا دلِ عالم پہ کیفِ بیخودی بن کر
یکایک ایک نالے نے کیفیت بدل ڈالی — سکوتِ شب کی وہ نازک کلی گویا مسل ڈالی
کسی نے سسکیاں لیں رات کی بیہوش محفل میں — کسی نے جوگ چھیڑا حسن کی خاموش محفل میں
بلا کا درد تھا نالے میں غضب کا سوز پنہاں تھا — فضا کی وسعتوں میں ایک شعلہ سا پریشاں تھا
جو ذرے سو گئے تھے وہ بھی سارے تلملا اٹھے — جو بالکل بے خبر تھے وہ ستارے تلملا اٹھے
فضا میں کھو گئی آواز تھراتی ہوئی غم کی — بہا کر لے گئی رنگیں خلوتیں اقصائے عالم کی
مرے دل میں مگر وہ دکھ بھری فریاد ہے اب تک — وہ درد انگیز نالے وہ غمِ عشق کی گونج اب تک

حسرت

سید محمد عبدالقدیر —— حیدرآباد کے قدیم اور اہل علم خاندان کے بزرگ ہیں جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر تھے حال ہی میں آپ وظیفہ پر سبکدوش ہوئے ہیں، عالم و فاضل ہونے کے علاوہ شاعر بھی اچھے ہیں، آپ کے کلام کے کئی ایک مجموعے شائع ہو چکے ہیں، فارسی خوب

Marfat.com

کہتے ہیں،

ہمکو بھی حسن پرستی کا ہمیشہ سے ہی شوق
شوق ہے انکو ہمیشہ سے خود آرائی کا

باہر آؤ تو ہیں صورت کی بلائیں لیلوں
کیسے ناقدرے ہو کیا شوق ہے تنہائی کا

حسرت

سید محمد ذکر اللہ ——— یو پی کے باشندے اور مشائخ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، محکمہ کروڑ گیری میں ملازم تھے، چار سال ہوئے کہ وظیفہ حسنِ خدمت پر سبکدوش ہوچکے ہیں، حیدرآباد کو وطن بنالیا ہے۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں،

الٰہی سلامت رہے حشر تک
مزا انکی الفت کا دشمن سے ہے

جوانی کے آتے ہی کھل جائے گی
طبیعت میں جو بات بچپن سے ہے

وہ کیوں فاتحہ پڑھنے آتے یہاں
انہیں کیا غرض میرے مدفن سے ہے

حسرت

میر غلام محی الدین خاں ——— طبیعت اچھی پائی ہے۔ مشاعروں میں عموماً پڑھتے ہیں،

قتل کے بعد ہو کیوں دستِ تاسف ملتے
کارِ عاقل نہیں آخر میں پشیماں ہونا

لاکھ سر ہوں گے قلم پکڑ دل بسمل ہونگے
اک غضب ہے تری شمشیر کا عریاں ہونا

حسن

حسن نواز جنگ بہادر ——— (مرزا ابوالحسن) نواب ماہر الدولہ بہادر کے فرزند اور حجسنہ ہیں حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے ہیں تعلیم و تربیت پائی اب معتمد سیاسات

Marfat.com

کے عہدے پر فائز ہیں، نہایت خلیق، ملنسار، نیک نفس، پاکیزہ مذاق شاعر ہیں، کبھی کبھی شعر کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں؛

سالِ نو جلوہ نما ہے گل و گلزار بھی ہے
دل عقیدت سے شہنشاہ کے سرشار بھی ہے

عندلیبانِ چمن نغمہ سرا ہیں ہر سو
رحمتِ حق سے اٹھا ابر گہربار بھی ہے

گلشنِ شاد میں ہے جلوہ فگن نیلوفر
تاجِ خسرو میں منور در شہوار بھی ہے

نام عالم میں ہے روشن یہ عطائے حق کی
علم و حکمت کے سدا طالب [illegible] بھی ہے

حسن الدین

میر حسن الدین —— جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب العلم اور بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ہے۔ وکالت کرتے ہیں۔ [illegible] کا ذوق بہت [illegible] ہے سیاسیات سے بھی خاصا لگاؤ ہے، فارسی [illegible] آپ کا موضوع [illegible] ہے۔ نہایت [illegible] نظم خصوصاً بڑی اچھی کہتے ہیں [illegible]

کارواں انجم کا لیکر راہ ہی رخصت ہوا
آمدِ خورشید سے ہے [illegible] مشرق [illegible]

آسمانِ پیر پر آنے لگا ہے عہدِ شباب
[illegible] مشرق [illegible]

نسیمِ صبح بھی ہونے لگی ہے بیقرار
[illegible]

صبحدم اک مطرب خوش گو کنارِ جوئبار
نغمہ پیرائی سے [illegible] ہے بیقرار

زندگی کی لہر دوڑا دی تنِ بے جان میں
اک تڑپ سی [illegible] دی [illegible]

Marfat.com

[illegible] — جمود پیہم سے جب دم سخت گھبراتا ہے دل

اک تڑپ ہے بس تسلی کس قدر پاتا ہے یہ — قید سے افکار کے آزاد ہو جاتا ہے یہ

لذت اسکی [illegible] درد ہے — قیمت اسکی کچھ نہیں بس اک آہ سرد ہے

نغمہ سینے میں [illegible] تھا — ساز دل کیواسطے پر عشق ہی مضراب تھا

ہر صدا [illegible] خاموش ہے — پیار کی نیچی نظر ہی نغمۂ خاموش ہے

تحسین

[illegible] ـــــ شعر خوب کہتے ہیں شاعروں میں اکثر پڑھتے ہیں

[illegible] — سخت دشوار تھا کافر کا مسلماں ہونا

[illegible] — ہے ہمکو وہ جبیں جھکے نمایاں ہونا

[illegible] — سینہ کا چیر ہوا تیغ کا عریاں ہونا

[illegible] — باعث ننگ مجھے چاک گریباں ہونا

حشمت

[illegible] ـــــ [illegible] ہیں اچھے شاعر ہیں

[illegible] — نشست و در خشت [illegible] بالا رہے جی

[illegible] — ہے نمایاں چشم نرگس سے خمار جی

[illegible] — ہو رہی ہے رود موسی ہم کنار جی

غلام دستگیر ——— ایک زمانہ میں [illegible]

بھی کسی قدر [illegible] ہوئے متعلق ہیں شعر خوب کہتے ہیں

حشر پر اک حشر ہے فتنہ پہ فتنہ ہے بپا   [illegible]

دیکھو [illegible] روز ازل سے گا یہ رنگ   [illegible]

نہیں ہے زمانے میں کوئی تغیر   [illegible]

[illegible]

حکیم

اورنگ آباد کے رہنے والے اور مولینا محوی لکھنوی کے شاگرد ہیں، شعر خوب کہتے ہیں

معاذ اللہ! نکل سکتا ہی اب کیا دل کی مستی ہے
دل وحشی کو زلفِ یار کی زنجیر کستی ہے

بلندی اک کسوٹی اک کسوٹی شانِ پستی ہے
متاعِ آدمیت آکے ارزاں دونوں پہ کستی ہے

سنبھلکر جلوہ گاہِ ناز میں اے دل قدم رکھنا
حکومت شمع کی ہے اور یہ پروانوں کی بستی ہے

نگاہِ التفاتِ دوست کی قیمت کہاں ممکن
اگر دونوں جہان دیکر بھی مل جائے تو سستی ہے

مرے آباد دل کو یوں نہ کر برباد اے ظالم
یہ امیدوں کی دنیا ہے تمناؤں کی بستی ہے

حکیم اس معرضِ ہستی میں پیدا ہو ناکامِ الفت ہوں
میری بگڑی ہوئی تدبیر پر تقدیر ہنستی ہے

حکیم

دلدار علی ——— والا جاہی خاندان کے چشم و چراغ اور حکیم امانت علی صاحب مرحوم کے فرزند ہیں، نظم و نثر دونوں خوب لکھتے ہیں آجکل سر حیدر نواز جنگ بہادر صدر اعظم دکن کی سوانح حیات کارنامۂ حیدری کے نام سے مرتب کر رہے ہیں

اے لحد! اے مسکنِ آسائش و آرام تو
مطمئن کرتی ہے انسانوں کو صبح و شام تو

کون ہے وہ جسکو اس گھر کا مکیں بننا نہیں
کون ہے وہ جسکو ویرانہ میں بننا نہیں

تو تخیل سے الگ اک پردۂ ظلمات ہے
صبح ہونی غیر ممکن ایسی لمبی رات ہے

زیست کی مے پینے والا اس جگہ مدہوش ہے
دم بخود ہے بولنے والا یہاں خاموش ہے

روندتے پھرتے ہیں جو قبریں غرور و ناز سے
ہنس رہی ہے موت ان پر کس عجب انداز سے

Marfat.com

حلیم

جمال الدین خاں صادق جنگ بہادر —— حیدرآباد کے قدیم بزرگ تھے مدتوں تک حضور نظام دکن خانی سرکار کے اے ڈی سی رہے۔ سنہ ۱۳۴۰ھ میں انتقال کیا۔ اردو شعر اور بھاشا میں ٹھمریاں خوب کہتے تھے "پریت کی ریت" کے نام سے ٹھمریاں طبع ہو چکی ہیں، کوئی دیوان شائع نہیں ہوا۔

کہتے ہو کہ داغِ دلِ سوزاں نہیں دیکھا — کیا تم نے چراغِ تہِ داماں نہیں دیکھا
جب پاؤں پڑے دامنِ صحرا ہوا پیرے — جب ہاتھ اٹھے اپنا گریباں نہیں دیکھا
حسرت ہے کہیں بیکسی و یاس کہیں ہے — کس کس کو سرِ گورِ غریباں نہیں دیکھا
مومن بھی تجھے دیکھ کے ہو جاتے ہیں کافر — ایسا کوئی غارت گرِ ایماں نہیں دیکھا

ادھر آنکھیں ملیں اور دل ادھر جاتا رہا اپنا — حسینوں کی نگاہوں میں غضب کی تیز دستی ہے
خدا محفوظ رکھے ان بتوں کی لن ترانی سے — نہیں پھر مانگتا پانی یہ ناگن جس کو ڈستی ہے

رند سب جانتے ہیں خودی ہی کو کمال — گر کمال اپنا جو پوچھو آپ سے آپ ہی میں ہے
موت کا جو کچھ مزا ہے زندگی کے ساتھ ہے — زندگی کا لطف سچ پوچھو تو جانے میں ہے

حیدری

حکیم محمد عباس آفندی —— خوش فکر شاعر ہیں۔ حیدرآباد کی شعری فضا میں آپ سے خاصی چہل پہل رہتی ہے۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں

ہلا کسی کو نہ مسیحا اپنا کہنے [illegible] حال — ہوا نہ ان کو [illegible] آئیں پر حال

[illegible] غنچۂ دل

[illegible]

[illegible] سو جا

[illegible] سو جا

تجھ کو [illegible]

سو جا سو جا [illegible] چاک گریباں سو جا

[illegible] ہزار

تجھ پہ قرباں مرا [illegible] سو جا

[illegible]

صبح کو ہوگا [illegible] سو جا

[illegible]

[illegible] سو جا

[illegible]

[illegible]

[illegible] گو توالی [illegible] کا تعلق تھا مگر اب

[illegible] میں منتقل ہو گئے [illegible] شعر [illegible] کہتے ہیں

[illegible]

[illegible] دل میں

[illegible]

[illegible] دل میں

[illegible]

[illegible] دل میں

[illegible]

[illegible] دل میں

سیف اللہ خاں

سیف اللہ خاں ——— حکیم رحیم اللہ خاں مرحوم کے فرزند ہیں آپ کے اجداد [illegible]
عرب کے یافعی قبیلہ سے تھے ارکاٹ کے نوابوں [illegible] خاں کا خطاب [illegible]
اب آپ لوگوں کے جزو نام ہو گیا ہے آپ [illegible] کو تولد ہوئے حیدرآباد
ہی میں تعلیم پائی اور شعر کہنے لگے، سید یحییٰ [illegible]

ہم نہ دنیا میں کسی سے آج تک دب کر ملے ‌ ‌ [illegible] اور جو ملا تجدد [illegible]

جب ملے غیروں سے تم اخلاص ہنس کر ملے ‌ ‌ [illegible]

یہ خریدار ہے اپنے ہی خریداروں کا ‌ ‌ [illegible] خود اپنے [illegible]

رائے سورج نارائن

رائے سورج نارائن ——— [illegible]
اور شعر اچھے کہتے ہیں استاد ظہیر کے شاگرد [illegible]

مائل ہوا ہے یار وفا پر جفا کے بعد ‌ ‌ [illegible]

رحم و کرم سے اسکے عجب کیا جو بخش دے ۔ بندہ کے ہر قصور کو اسکی خطا کے بعد
جلوہ دکھا کے دل تو وہ پہلے ہی لے چکے ۔ جاتی رہیگی جان بھی ناز و ادا کے بعد
اپنی مراد بھی جو بر آئے تو کیا عجب ۔ انسان کو کیا ملا نہیں فضلِ خدا کے بعد

خسرو

حسین یار خاں اور محمد معراج الدین نام تھا، حسین نواز جنگ خطاب، نواب اکرام اللہ خاں مرحوم نواب یار جنگ کے نواسے تھے، کاکوری (لکھنؤ) وطن تھا، وہیں پیدا ہوئے مگر عنفوانِ شباب میں حیدرآباد آ گئے اور تحصیلداری سے ترقی کرتے ہوئے اول تعلقداری کی خدمت حاصل کی سنہ ۱۳۳۶ف میں وظیفہ پر سبکدوش ہوئے اور سنہ ۱۳۳۸ف میں اپنے وطن کاکوری چلے گئے جہاں ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء کو انتقال کیا، نہایت پرگو اور بڑے اچھے شاعر تھے، چونکہ ان کی شاعری کی نشو و نما حیدرآباد اور عہدِ عثمانی میں ہوئی اس لئے حالات شائع کئے جا رہے ہیں، مرحوم نے ذیل کی غزل ہمارے تذکرہ کے لئے روانہ کی تھی،

الجھ کے نکلتے ہیں جو شعلے دل کے ۔ کہ انکی زلف میں ہیں پیچ میری مشکل کے
قرار چھوٹ گئے تم سے نہیں ہے مل کے ۔ خدا کسی کو نہ ڈالے عذاب میں دل کے
میں کیف چاندنی کا دیکھ لوں گلے مل کے ۔ چلے ہے تیغ تو صدقے ہوں دستِ قاتل کے
غمِ فراق سے بیمار کی یہ حالت ہے ۔ جب آہ کرتا ہے رستے ہیں آبلے دل کے
میرے لہو کی پڑی تھیں جو جا بجا چھینٹیں ۔ تمام ذرے چمک اٹھے کوئے قاتل کے

Marfat.com

دمِ شوق میں لپٹا ہے ان کے دامن سے / ہمارے دل کا یہ عالم ہے خاکِ بسمل سے
حنا کا رنگ اُدھر ہے مرے خون کا رنگ ادھر / چھری کو چومتی ہوں کہ [illegible]
ہنسی جو آئی چمن میں تو گلعذاروں سے / صبا نے [illegible]
پہنچ گیا ہوں تلاطم سے قعرِ دریا تک / نظر [illegible]
یہ کیا اشارے ہیں اب انکی چشم و ابرو کے / کہ [illegible]
یہی ہنر تھی شعر [illegible] / [illegible]

فائق

محمد بہادر خاں نواب بہادر جنگ بہادر —— نواب [illegible] کے فرزند اور قدیم جاگیردار و تعلیم یافتہ [illegible] روشن خیال اور [illegible] اچھے مقرر ہیں شعر بھی کہتے ہیں [illegible] شمسی مرحوم [illegible] کہی ہے مولانا شمسی [illegible] سے تلمذ تھا

ہم کس کو تیرے بعد کہیں آفتاب علم / اے فخرِ قوم [illegible]
سینے میں تیرے [illegible] معارف تھے بے شمار / [illegible]
[illegible] / [illegible]
کیوں نہ ہو کم ہے خاک [illegible] / [illegible]
تجھ میں علوم ظاہر و باطن تھے [illegible] / [illegible]
اب خلق [illegible] / [illegible]

خلیق

محمد حسین ——— پڑھے لکھے شاعر اور صاحبِ ذوق ہیں، رسائل میں آپ کا کلام اکثر نظر آتا ہے معلم پیشہ ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، ابتداً غالباً کیفی سے مشورہ کرتے تھے، اب حکیم بہبود علی صفی کے شاگرد ہیں، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں،

کیوں نہو ناز کے قابل یہ مقدر اپنا ۔۔۔ مصطفیٰ اپنے اِدہر خالقِ اکبر اپنا
زلفِ مشکیں کا تصور رخِ انور کا خیال ۔۔۔ رات دن شغل یہی رہتا ہے اکثر اپنا
خلیق اب باز آئیں آپ عشقِ زلف و عارض سے ۔۔۔ کہ جھگڑا چھڑ گیا ہے آجکل ہندو مسلماں کا
شاد ہے وہ جسکے پہلو میں دلِ ناشاد ہے ۔۔۔ جو اسیرِ زلف ہے تیرا وہی آزاد ہے

خلیل

سید ابراہیم ——— مولوی سید عبدالرحیم صاحب شمس کے خلفِ اکبر اور محمد یعقوب علیخاں صاحب جوہر کے نواسے ہیں ۱۳۱۲ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۲۹ھ سے شعر کہتے ہیں، پہلے اپنے والد جناب شمس کو کلام دکھاتے تھے پھر جناب واصفی، جناب مجاہد کو کلام دکھانے لگے،

دل [illegible] درد کے آئینہ دیکھو ۔۔۔ تم کو اپنی نظر نہ ہو جائے
عالم تمام کہتا ہے شیدا تیرا مجھے ۔۔۔ تو بھی تو یہ بتا دے سمجھتا ہے کیا مجھے
کیا آرزو ہو دیدِ رخِ بے نقاب کی ۔۔۔ ہے یاد کوہِ طور کا سب ماجرا مجھے
گر میرے دلمیں بال برابر بھی کھوٹ ہو ۔۔۔ جو چور کی سزا ہو وہی دے سزا مجھے

Marfat.com

خلیق

محمد حسین ——— پڑھے لکھے شاعر اور صاحبِ ذوق ہیں، رسائل میں آپ کا کلام اکثر نظر آتا ہے معلم پیشہ ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، ابتداً غالباً کیفی سے مشورہ کرتے تھے، اب حکیم بہبود علی صفیؔ کے شاگرد ہیں، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں،

کیوں نہو ناز کے قابل یہ مقدر اپنا   مصطفی اپنے ادہر خالقِ اکبر اپنا
زلفِ مشکیں کا تصور رخِ انور کا خیال   رات دن شغل یہی رہتا ہے اکثر اپنا
خلیقؔ اب باز آئیں آپ عشقِ زلف و عارض سے   کہ جھگڑا چھڑ گیا ہے آجکل ہندو مسلماں کا
شاد ہے وہ جسکے پہلو میں دلِ ناشاد ہے   جو اسیرِ زلف ہے تیرا وہی آزاد ہے

خلیل

سید ابراہیم ——— مولوی سید عبدالرحیم صاحب شمسؔ کے خلفِ اکبر اور محمد یعقوب علی صاحب جوہرؔ کے نواسے ہیں ۱۳۱۲ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۲۹ھ سے شعر کہتے ہیں، پہلے اپنے والد جناب شمسؔ کو کلام دکہاتے تھے پھر جناب واصفیؔ، جناب مجاہد کو کلام دکہانے لگے،

دل ... درد کے آئینہ دیکھو   تم کو اپنی نظر نہ ہو جائے
عالمِ تمام کہتا ہے شیدا تیرا مجھے   تو ہی تو یہ بتا دے سمجھتا ہے کیا مجھے
کیا آرزو ہو دیدِ رخِ بے نقاب کی   ہے یاد کوہِ طور کا سب ماجرا مجھے
گر میرے دل میں بال برابر بھی کھوٹ ہو   جو چور کی سزا ہو وہی دے سزا مجھے

Marfat.com

خواب

احمد علی ——— شعلہ کے شاگرد تھے، منصب دار اور فوجداری بلدہ میں ملازم تھے، شعر خوب کہتے تھے ۱۲۳۸ھ میں انتقال کیا،

بہ تبسم مِسگوں لبِ لعلیں تیرے سبحان اللہ
اللہ اللہ قدِ موزوں رخِ زیبا تیرا

خوشدل

سید محمد رحمت اللہ ——— قدیم دکنی خاندان سے اور باگمار خاں کے پوتے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

دہ جفا کار دل آزار ہے دلدار بھی ہے
تیرے مانند ستمگر کوئی عیار بھی ہے

وش مستی میں بھی ظالم وہ نگاہِ غماز
مست ہے مست ہے ہشیار سے ہشیار بھی ہے

یکھ وہ چشمِ فسوں ساز ستمگر تیری
ہے علاجِ دلِ بیمار بھی بیمار بھی ہے

خوشتر

بشن سنگھ ——— حیدرآباد کے خوش فکر اور جناب زیرک مرحوم کے شاگرد ہیں، نظم و نثر دونوں لکھتے ہیں، کئی ایک ناولیں طبع ہو چکی ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ں اک تڑپ میں کردں لاکھ بجلیاں پیدا
اگر میری ہی بیتابیاں رہیں برسوں

ری فغاں میں اثر ہوا ہی سے کیا معنی
کہ شق چاہیئے تجھکو دلِ حزیں برسوں

Marfat.com

رنگ محفل میں جاتے ہیں وہ یکتائی کا ــــ لو ہوا شوق انھیں انجمن آرائی کا
ساتھ چھوٹے نہ رخ یار سے رعنائی کا ــــ حسن کے ہاتھ میں دامن رہے زیبائی کا

خورشید

خورشید احمد ــــــ حکیم فقیر احمد صاحب تقیر کے فرزند ارجمند ہیں اور حیدرآباد کے خوش گو نوجوان شاعروں میں سے ہیں۔

یا نبی آپ کی پنہاں ہے محبت دلمیں ــــ ہے اسی نام مبارک سے مسرت دلمیں
درحقیقت یہ وسیلہ ہے میری بخشش کا ــــ آل و اصحاب نبی کی ہے محبت دلمیں
ظاہرا یاد الٰہی میں ہیں زاہد مصروف ــــ اور سچ پوچھو تو حوروں کی ہی چاہت دلمیں
یہ تمنا ہے کہ آباد رہیں گھر دونوں ــــ کبھی آنکھوں میں رہیں اور کبھی حضرت دلمیں

خورشید

کریم بخش ــــــ سردار بخش افسر نقالان کے فرزند اور حضرت زیرک کے شاگرد ہیں، نعت اچھی کہتے ہیں، ایک مجموعہ "گلزار نعت" کے نام سے ۱۳۴۵ھ میں طبع ہو چکا ہے،

فراق شاہ میں کیونکر کہوں جو دلکا عالم ہے ــــ الم ہے، رنج ہی، ناکامیاں ہیں یاس ہی غم
میں یہ سمجھوں گا کہ فردوس کو بس دیکھ لیا ــــ دشت طیبہ کو اگر اب کے برس دیکھ لیا

خیبر

ابو الخیر محمد خیر اللہ ــــــ ورنگل کے رہنے والے اور تعلیم یافتہ بزرگ ہیں،

Marfat.com

مسنو سیہ گھرانے کے مرید اور ورنگل کے کامیاب وکیل اور بڑے اچھے شاعر بھی ہیں ورنگل میں مذہبی خدمات بہت انجام دیتے ہیں،

صد مرحبا یہ انبساط و ابتہاج　　ہے دکن کے ذرہ ذرہ سے مسرت جلوہ گر
جوبلی کا سال تو بھی تخیر ہو کر با ادب　　آصف سالِ مبارک جشن تجھکو عرض کر
۵۴ ۱۳

خیال

عبدالحمید قریشی ——— حضرت شاہ اسمعیل قادری گھوڑواڑیؒ کے خاندان سے ہیں، حضرت کاتب سے تلمذ ہے۔ حیدرآباد کے خوش فکر نوجوانوں میں سے ہیں، شعر بہت اچھے کہتے ہیں، اس تذکرہ کی ترتیب کے ضمن میں آپ نے بہت سے شعراء کے حالات اور کلام کے نمونے دئیے۔

اسکے ہر خار کو تم رشک گلستاں سمجھو　　ہر گلی کوچے کو اسکے چمنستاں سمجھو
جوش حب الوطنی کا یہ تقاضا ہے خیال　　حیدرآباد کو تم رشک گلستاں سمجھو

جو روٹھے تم تو روٹھی مجھسے جانِ ناتواں میری　　جو پھیری آنکھ تم نے پھر گئیں پتلیاں میری
میری مرضی میں اس بت کو خدا کہتا ہوں اے زاہد　　کسی کا کیا اجارہ ہے دہن میرا زباں میری
ہوا ہی جمع آہوں کا دھواں گردوں کی صورت میں　　اکٹھی ہو کے بجلی بن گئیں بیتابیاں میری
ملیں کچھ موج دریا کو ہوا کچھ برق کا حصہ　　زمین و آسماں میں بٹ گئیں بیتابیاں میری

Marfat.com

خیالی

عبد الحمید ـــــــ حیدر آباد کے اچھے شعراء میں سے ہیں نظامت امور مذہبی میں ملازم ہیں۔

رات بھر بیتاب دل تڑپا کیا تو کیا کیا
اسنے اپنے ہولنے والے کو بھی اپنا کیا

عشق میں غیروں کے طعنے بیرخی احباب کی
کان سے سنتا رہا ہیں آنکھ سے دیکھا کیا

دشمنوں کے ہوش کھوئے دوستوں کی جان لی
ایک جلوے نے ترے کافر ادا کیا کیا کیا

اب اسی کا جی نہ چاہے تو کسی کا کیا قصور
بیچ والوں نے تو جتنا ہو سکا اتنا کیا

Marfat.com

دل

اشرف الحکماء لقمان الدولہ افلاطون جنگ نواب محمد حمید خاں بہادر ———

سنہ ۱۲۷۰ھ میں تولد ہوئے، حیدرآباد ہی میں ڈاکٹری کی تعلیم پائی سنہ ۱۲۹۹ھ میں امتحان کامیاب کیا۔ اعلیحضرت غفران مکان کے طبیبِ خاص تھے، نہایت اچھے ڈاکٹر تھے، آپ کے والد بزرگوار حکیم محمد اشرف صاحب حیدرآباد کے مشہور طبیب تھے، آپ نہایت زندہ دل خوش گو اور شیریں کلام شاعر تھے اُستاد داغ سے تلمذ تھا سنہ ۱۳۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔

دل سے وصل جاناں کی آرزو نہیں جاتی ‏ ‏ خاک ہو گئے لیکن جستجو نہیں جاتی

مثلِ نقشِ پا برباد اپنا کیوں نشان ہوتا ‏ ‏ ہم نہ خاک میں ملتے تو جو مہرباں ہوتا

اے شعلۂ سوزاں دردِ دل بھی نہ بتلا اور ‏ ‏ اے رنج و غم دردِ نہاں بس نہ ستا اور

تڑپتے ہوئے چھوڑ کر غمزدوں کو ‏ ‏ کس آرام سے ہو گئے سونے والے

غم و حسرت و رنج و یاس و تمنا ‏ ‏ مری لاش پر رو گئے رونے والے

درخشاں

مومن علی ——— سکندرآباد میں رہتے ہیں کبھی کبھی آپ کا کلام دیکھنے میں آتا ہے

ایسی روشن ہے مری شمع محبت دل میں ‏ ‏ جس سے بچ جائیگی تاریکیِ تربت دل میں

چھوڑا بسمل ہی بنا کر مجھے قاتل تو نے ‏ ‏ وار پورا نہ کیا رہ گئی حسرت دل میں

دامنِ ہوش چلا دامنِ دل کے ہمراہ ‏ ‏ بڑھ گئی حد سے سوا جب مری وحشت دل میں

Marfat.com

دُرد

سید نظیر محمد علی —— تسنیم کاکوری (لکھنؤ) کے رہنے والے اور مشائخ گھرانے سے ہیں۔ درست ہے اورنگ آباد میں بسلسلۂ ملازمت قیام ہے شعر خوب کہتے ہیں

اگر کہیے کہ عشق اک آگ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں
کہ پھر عاشق کی نم آنکھوں سے کیوں یہ چشمے بہتے ہیں
اگر کہیے کہ جس کو عشق کہتے ہیں وہ پانی ہے
تو پھر کیوں آہ عاشق کے جلے دل سے نکلتی ہے
اگر کہیے کہ عشق اک زہر ہے اپنی حقیقت میں
تو کیوں جوش و خروش اتنا ہے عاشق کی طبیعت میں
اگر کہیے کہ جس کو عشق کہتے ہیں وہ محنت ہے
تو اس کو مول لے لیتے ہیں کیوں عاشق کو راحت ہے

درویش

سید درویش محی الدین —— حضرت زرد علی شاہ رحؒ کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ [illegible] میں تولد ہوئے عربی و فارسی کی تکمیل کی ہے۔ نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی مرحوم کو غزل دکھاتے تھے۔ تین چار تصانیف مذہب سے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں

نہ کہنے کی اجازت ہے نہ خاموشی کی طاقت ہے ۔ تو کیسے چاہنے والے بڑی مشکل میں رہتے ہیں

Marfat.com

دکھا دو لگا کے پھر وہ خنجر کیا کیا رنگ لائیں گے
جو دل پہ خون ناحق دامن قاتل میں رہتے ہیں

تماشا خیز موج اگر بحر عشق کو درد پیش [illegible]
بہا دو جانتے کیا ہیں جو جو ساحل پہ کھڑے ہیں

نہ درد دل پردہ عیار کس طرح پیدا ہوا
منصور سمجھے یہ وہ زباں کس طرح پیدا ہوا

خنجر بکف جو قتل پہ آمادہ ہو گئے
ہم جانتے کہ تو یہ بہتان کس طرح پیدا ہوا

ولیار

سید محمد —— گلبرگہ شریف کے باشندے اور خوش فکر شاعر ہیں مدرسہ دینیہ میں مدرس ہیں شعر اچھے کہتے ہیں جناب شکور شاد آبادی سے تلمذ ہے۔

یہ دل پہ داغ دیوانہ ہے زلف یار کا
[illegible]

جب خیال آیا مجھے زنداں میں رخسار کا
[illegible]

ہے زبان حال سے کہنا یہ چشم یار کا
[illegible]

داغ ہے عشق نے کیا گل [illegible]
[illegible]

ذبیح

ماجد علی ——— قصبہ دیوہ (یو پی) کے باشندے وارثی سلسلہ کے مرید، ناطق لکھنوی کے شاگرد ہیں، مدت تک گلبرگہ کے دفتر مہتمی مجالس میں تھے اب نظامت مجالس کے دفتر میں ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

سامنے آکر دکھا دو معجزہ رخسار کا — دم لبوں پر آ گیا ہے طالبِ دیدار کا
دل مرا آئینہ خانہ ہے انہیں دوچار کا — گیسو و رخ کا مژہ کا ابروئے خمدار کا
میرے سینے سے کلیجے کی ہوئی صحت نہ کچھ — گھر کہیں تیروں کا ہے اور کہیں تلوار کا

ابھی تک تو وابستہ دامن سے ہے — وہ درد و مصیبت جو بچپن سے ہے

ذرہ

دلدار علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

مہر وش بام پہ آمادہ ہے آنے کیلئے — دولتِ حسن خداداد لٹانے کے لئے
جلوۂ حسنِ حقیقت تو عیاں ہے لیکن — دل حق آگاہ نہیں لطف اٹھانے کیلئے
وقت یہ جان غنیمت ہو غافل زنہار — قافلہ کوچ کا تیار ہے جانے کیلئے
ہوں شناسائے دربار ازل سے ای شیخ — آپ زحمت نہ کریں راہ بتانے کیلئے

ذکی

سید محمد علی ——— مہاراجہ بہادر کے اسٹیٹ کی پولس میں ملازم تھے، قد
پرلی تعلقہ مومن آباد کے رہنے والے تھے ۱۳۳۷ھ ۱۳۲۸ف میں کچھ کلام "دریائے ذکاوت"

Marfat.com

کے نام سے حیدرآباد میں طبع ہو چکا ہے۔ غلام محمد صاحب شوق حیدرآبادی سے
تلمذ تھا، معلوم نہیں آجکل کہاں ہیں،

باغ میں کس لئے اے بلبل ناشاد آیا | دیکھ پیچھے سے ترے پھانسنے صیاد آیا
شہید ناز کی کب روح پانی کو ترستی ہے | کبھی ابر کرم برسا کبھی شبنم برستی ہے
سنی ہے کون سے گلرو کے آمد کی خبر اس نے | کلی بھی کھلکھلا کر مثل گل گلشن میں ہنستی ہے
گل نہ ڈالے مزار پر نہ سہی | فاتحہ تو پڑھا کرے کوئی

ذکی

عبدالسلام ——— مولوی قادر علی صاحب مرحوم وکیل کے فرزند ہیں ۱۳۱۵ھ میں تولد ہوئے، حیدرآباد کے قدیم اور شریف خاندان سے ہیں، جامعہ عثمانیہ سے سندِ فراغت حاصل کی ہے۔ تعلیم المعلمین کے بھی سند یافتہ ہیں، مدت سے سررشتۂ تعلیمات میں ملازم اور کسی مدرسہ کے مدرس ہیں، مشق سخن بھی عرصے سے ہے۔ ابتداً حضرت کیفی سے تلمذ تھا ان کے بعد حضرت سلیم مرحوم کو کلام دکھانے لگے، سلیم کے بعد جناب امجد اور حضرت محوی اور جناب آزاد انصاری سے مشورہ کرتے ہیں، نظم و نثر کی کئی ایک کتابیں شائع کر چکے ہیں،

گلزار اطفال (نظم) جذبات عالیہ (نظم) شہادت نامہ (نثر) بین الحکایات (نظم) آپ کی علمی خدمات کی یادگار ہیں، غزل اور نظم اور سلام وغیرہ سبھی کچھ کہتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے، جو کچھ کہتے ہیں خوب کہتے ہیں،

Marfat.com

باقی نہیں نشان کسی کے مزار کا — انجام ہے یہ زندگیٔ مستعار کا
گلزارِ دہر میں گلِ خنداں ہے جس کا نام — اک خندۂ جمیل ہے اس گلعذار کا
اک نور کی لرزش کا تماشا ہے دمِ رقص — اک برق نظر میں ہے تو اک لوچ کمر میں
دمِ رفتار چلئے آہستہ — کہیں دُہری کمر نہ ہو جائے
اس ادا سے نہ دیکھ آئینہ — تجھکو اپنی نظر نہ ہو جائے
ملی کشتیٔ طوفانِ متصل سے نجات — خوشی نہ ہو مجھے کیوں اپنے ڈوب جانے کی
ٹھیر ہی ہے ؟ صرف گلہ ہونے والے — یہ نالے نہیں ہیں رسا ہونے والے

ذکی

قاضی غلام جیلانی ——— حیدرآباد کے خوش فکر شاعر اور جناب عیش کے شاگرد ہیں۔

اسکے پیکانِ ستم روز بپا کرتے ہیں — حشر پر حشر قیامت پہ قیامت دل پر
آرزو ہی ہے تمنا ہی ہے ارمان ہی ہیں — اور کیا کیا نہیں الفت کی بدولت دل پر

ذہین

غلام مصطفی ——— حیدرآباد کے قدیم لوگوں میں سے اور دارالعلوم کے فارغ التحصیل تھے، صدر محاسبی سرکار عالی سے ملازمتی تعلق تھا، نہایت منکسر المزاج شریف النفس اور ہمدرد بزرگ تھے، ۱۳۴۹ھ میں آپ نے انتقال کیا، نظم بڑی اچھی کہتے تھے، خصوصاً بچوں کے لئے بڑی اچھی نظمیں کہتے تھے، کئی ایک مجموعے ان

Marfat.com

ہو چکے ہیں، انگریزی نظموں کے ترجمے بھی خوب کرتے تھے،

معیار حقیقت

پھر سمجھیے دل میں جو پھر درد و قلق نہ ہو ۔۔۔ مٹی کے ڈھیلے آنکھیں ہیں جن میں حیا نہ ہو
وہ کیا صبا کہ جس سے گرہ دل کی وا نہ ہو ۔۔۔ وہ کیا نسیم چل کے اگر جاں فزا نہ ہو
وہ کیا مرض جو حد سے بڑھے اور شفا نہ ہو ۔۔۔ وہ درد [illegible] ہے درد جو بڑھ کر دوا نہ ہو
وہ پھول کیا کہ رنگ ہو بو نے وفا نہ ہو ۔۔۔ بلبل وہ کیا جو مست نہ ہو گل پہ فدا نہ ہو

سید خواجہ محی الدین نظامی ——— ابن سید خواجہ معین الدین [illegible]
معتمدی تعمیرات سرکار عالی میں اسسٹنٹ [illegible]
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ تک [illegible]
۱۳۱۸ھ میں پیدا ہوئے، ابتداً اپنے بڑے بھائی خواجہ فخر الدین [illegible]
دکھاتے تھے، صاحب دیوان ہیں، غزل و نظم خوب کہتے ہیں، [illegible]
اور خوش فکر شاعر ہیں،

بسمل پہ خنجر قاتل سے بنے گل بوٹے ۔۔۔ [illegible]
گیسوئے یار کا بل کھا کے بکھرنا رخ پر ۔۔۔ آہ وہ [illegible]

جو حجاب اٹھ گئے [illegible] نگاہیں
کبھی ہوش اپنا کھوتا کبھی [illegible]

Marfat.com

تری سرد مہریوں سے بھڑک اٹھی آگ دل کی
نہ ہوائیں ٹھنڈی چلتیں نہ یہ شعلہ بار ہوتا

محبت کر کے یہ حاصل ہوا ہے اس ستمگر سے — کہ جامِ دل کے ٹکڑے ہوگئے ٹکرا کے پتھر سے

بے خود ہوں دیکھ دیکھ کے گردش نگاہ کی — بیٹھا ہوا ہوں ساغر و مینا لئے ہوئے

Marfat.com

ڈاکٹر

حیدرآباد کے ایک قدیم اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، غالباً
نوروں کے ڈاکٹر تھے، لوگ ان کو ڈاکٹر ہی کہتے تھے، شعر خوب کہتے تھے
شاعروں میں بھی غزل پڑھتے تھے، داغ کا ہی رنگ غالب تھا، آٹھ دس سال ہوئے
له انتقال کیا،

ڈاکٹر اس لیے تخلص ہے   شاعروں کا علاج کرتا ہوں

عشق جب سے پاڑوں کا ہو گیا   میں سر بازار رسوا ہو گیا

ر

راز

محمد عبد القادر صوفی ــــــــ حیدرآباد کے مشہور و اہم خطاط اور صاحب المقتبس ہیں تخلص راز کے نام سے اردو و فارسی کلام کا ایک مجموعہ ۱۳۴۲ھ میں طبع ہو چکا ہے۔ کبھی کبھی اردو میں بھی شعر فرمایا کرتے ہیں

آواز کسی کی ہے نہ پیغام کسی کا ہے　　اس پردے میں پوشیدہ کوئی اور حجاب ہے
سنتے تھے کہ اس یار کا گھر عرش بریں ہے　　دیکھا جو وہاں جا کے تو کاشانہ نہیں ہے
ہاں راہ گزر عشق کا ہر سمت ادب سے　　یاران رہ تنہا ہے مگر گوشہ نشیں ہے
ہے گرم سفر راز کدہ بستر ہستی　　اٹھتا نہ قدم راز جہاں ہونا سود زیاں ہے

راز

قدرت صاحب احمد ــــــــ علیگڈھ یونیورسٹی کے قدیم طالب العلم اور دار العلوم کے مددگار ہیں۔ حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہ اللہ شاعر ہیں

Marfat.com

یہ بھی سوچا ہے کبھی غور کیا فکر بھی کی — آپ نے کس کو سزا دی ہی خطا سے پہلے
آج شوخی سے دکھاتے ہیں وہ آنکھیں مجھکو — نیچی کر لیتے تھے نظریں جو حیا سے پہلے
لائیں گی رنگ آپ کی رنگین مزاجیاں — عاشق کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں حنا کے بعد
اٹھکھیلیاں جو کرتی ادھر سے گزر گئی — کچھ مسکرا کے رہ گئے غنچے صبا کے بعد

راز

نواب اصالت جنگ بہادر مرحوم کے فرزند اور نواب اکبر جنگ مرحوم کو توال بلدہ کے پوتے ہیں، راز قاسمی کے نام سے مضامین بھی لکھتے ہیں اور غزل و نظم بھی نوجوانی اور محنت سے کہتے ہیں، جامعہ عثمانیہ میں زیر تعلیم ہیں،

بہار آئی کھلے گل ہر طرف عشرت کا ساماں ہے — گلستاں غیرتِ جنت ہوا اور صحرا گلستاں ہے
کہیں اٹھکھیلیاں کرتی نسیمِ صبح پھرتی ہے — کہیں غنچے چٹکتے ہیں کہیں بلبل غزلخواں ہے
کہیں ہے سوسن و نرگس کہیں ہے لالہ و سوری — چمن تو کیا چمن کا ذرہ ذرہ گل بداماں ہے
وہ فرشِ مخملی سبزے کا اور اسپر وہ گلکاری — یہ منظر دیکھکر چشمِ فلک بھی آج حیراں ہے

راحت

شرافت علی ——— مجددیہ گھرانے کے بزرگ ہیں، اورنگ آباد میں قیام ہے شعر اچھے کہتے ہیں،

آپکی نظروں میں جو ایسا ذلیل و خوار ہے — وہ ازل سے جلوۂ مطلق کا پردہ دار ہے
ابن مریم بھی مری بالیں سے یہ کہکر اٹھے — موت جس پر جان دیتی ہے وہ یہ بیمار ہے

Marfat.com

رہروِ راہِ محبت ہوں مجھے راحت کہاں — میرا ہر تارِ نفس لذت کشِ آزار ہے
میرا اندازِ جنوں کہتا ہے رازِ دل مرا — میری آنکھوں سے نمایاں حسرتِ دیدار ہے

راسخ

حکیم میر عباس حسین یار رضوی —— جناب زیرک کے شاگرد اور حیدرآباد کے بڑے اچھے شاعر ہیں،

الفت میں بدگمانی کا اب یہ چلن ہوا — سایہ بھی میرا میرے لئے اہرمن ہوا
صحرا سے گرد ابر سے نم لائے چشمِ تر — اس طرح سے کسی کا نہ غسل و کفن ہوا
موسیٰ نے کھو دی ذوقِ تکلم کی چاشنی — کس وقت ناگوار ہمارا سخن ہوا
بلبل کے چہچہے تھے گلوں پر بہار تھی — برباد کیسے وقت ہمارا چمن ہوا

راشد

عبدالرزاق —— حیدرآباد میں پیدا ہوئے، حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہو کر مددگار صدر محاسب مقرر ہوئے، اب مددگار معتمد فینانس ہیں، نہایت اچھا مذاق رکھتے ہیں، نظم اور نثر دونوں پر یکساں قدرت ہے۔

ہے تیری قدم میں لبِ تشنگیٔ ذوقِ حیات — خضر سا راہبر چشمۂ حیواں ہو جب
آمد و رفتِ نفس سے یہ صدا آتی ہے — دو گھڑی کے لئے اس دہر میں مہماں

جب اٹھاتا ہوں قدم منزلِ الفت کی طرف — شوق چلتا ہے مرا راہ نما سے پہلے
کتنی بیتاب جبیں تھی مری اللہ اللہ — نقش سجدوں کے نقشِ کفِ پا سے پہلے

Marfat.com

راہی

محمد علی مرزا ——— حیدرآباد کے نوجوان جاگیردار ہیں، حضرت ضیا دہلوی سے تلمذ ہے، شعر اچھے کہتے ہیں، خصوصاً قطعہ، رباعی اچھی کہتے ہیں، اکثر اپنے مکان پر مشاعرے کرتے ہیں، رباعیات اور قطعات کا ایک مجموعہ طبع ہو چکا ہے،

توبہ کرو توبہ کرو راہی توبہ
ہرگز نہ کبھی تم نے نباہی توبہ
توبہ شکنی کرتے ہو توبہ کرکے
یہ بھی کوئی توبہ ہے الٰہی توبہ

محشر میں مجھے آنے کو شرم آتی ہے
یہ منہ تجھے دکھلانے کو شرم آتی ہے
سب روزِ جزا جمع رہیں گے یارب
نامہ ہے یہ لانے کو شرم آتی ہے

جو میرے زخم جگر میں خراش ہو
ایسی دوا کر دل کہ جگر پاش پاش ہو
منحرف ہوا تو بگولے خلاف ہیں
یارب ہماری خاک کہیں کو بکو نہ ہو

رحمت

نعمت اللہ ——— دفتر ٹیلیفون کے محاسب ہیں، نعت اور مدح بڑی اچھی کہتے ہیں، خوش فکر شاعر ہیں، رقیہ رزیڈنسی کی تاریخ بڑی اچھی کہی ہے،

بات ہی کیا ہوئی تھی ایسی
جو ملا رقیہ رزیڈنسی
ملک مالک کی ملک مالک کا
لکھی جیز اسکو جس کی تھی
اپنے ہی ملک کا جو تھا حصہ
ہو گئی آج واپسی اس کی
کہا رحمت نے یہ سنہ ہجری
مستردّ رقیہ رزیڈنسی

۱۳۹۳ھ

Marfat.com

رحیم

محمد رحیم الدین خاں —— محمد فیاض الدین خاں فیاض کے فرزند اور نواب عزیز یار جنگ بہادر عزیز کے بھائی ہیں،

خیال ابرو کا تیرے ای بت پری پیکر رکھتے ہیں / سپاہی ہی ہمیشہ ہاتھ میں شمشیر رکھتے ہیں

میری ہی خاک کا تو وہ بنایا کرتے ہیں اکثر / وہ جب ہاتھ میں اپنے کمان و تیر رکھتے ہیں

بہار آئے تو دے دیوانے تیری زلف پیچاں کے / بھلا دیکھیں تو کیسے پاؤں میں زنجیر رکھتے ہیں

رحیم اپنا یہ مقطعہ ہے عطیہ فیض صاحب کا / ہم آل تمغا اپنے واسطے جاگیر رکھتے ہیں

رحیم

عبدالرحیم قادری —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شاعری کا بھی چسکا ہے

جوش جنوں میں جو غریب الوطن ہوا / حسرت مزار دامن صحرا کفن ہوا

کچھ کم نہ تھا جنوں سے محبت میں حال دل / اُن سے کہا یہ اور بھی دیوانہ پن ہوا

اک ربط سا تھا عشق کی ناکامیوں کے ساتھ / بربادیوں کی وجہ ترا حسن ظن ہوا

تسکین دل فدا سے تبسم سے ہوگئی / یہ التفات مرہم زخم کہن ہوا

رحیم

محمد عبدالرحیم —— ممالک محروسہ سرکار عالی ہی کے باشندے اور دار العلو
بلدہ کے فارغ التحصیل ہیں، معتمدی عدالت و کوتوالی امور عامہ سرکار عالی
ملازم ہیں شعر خوب کہتے ہیں خصوصاً قدیم دکھنی زبان کے شعر کہنے میں

Marfat.com

بندگانعالی کے جشن سیمیں میں ایک ترانہ بڑا اچھا کہا ہے جسکے چند شعر یہ ہیں،

میر عثمان علیخاں نظامِ دکن آئینہ ان سے ہے انتظامِ دکن
ہیں مناتے خوشی سے بفضل خدا جوبلی، جوبلی، جوبلی، جوبلی،
یہ یگانہ ہے اسلام کا تاجور، جسکا خورشید ہے طرۂ تاجِ سر
لہرالہرا کے پرچم بھی ہے کہہ رہا جوبلی، جوبلی، جوبلی، جوبلی،
ہے دعا جشنِ زرّیں ہو اور جوہریں گونجتا جائے ڈنکوں سے چرخ بریں
شاہِ عثماں مناتے رہیں یا خدا، جوبلی، جوبلی، جوبلی، جوبلی،

رسا

مرزا غلام مصطفیٰ ——— حیدرآباد کے قدیم شرفا سے ہیں، نہایت کہنہ مشق اور اچھے شاعر ہیں، استاد داغ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔ مددگار ناظم کروڑگیری ہیں، دیوان مکمل کر چکے ہیں مگر افسوس ہے کہ طبع کرانے کا نام نہیں لیتے۔

اول اول تو ترے لطف پہ نازاں دیکھا آخرالامر عدو کو بھی پشیماں دیکھا
تمکو دل دیکے جہاں میں نہ کوئی شاد ہوا جسکو دیکھا تری جانب سے پشیماں دیکھا
ادائے قاتل دو قیامت کی جگہ ہی کہ وہاں ملک الموت کو انگشت بدنداں دیکھا
دعوئی مہرو وفا غیر کا سچ ہے لیکن کبھی اسنے بھی عذاب شب ہجراں دیکھا
خوش رہا کوئی ہمیشہ نہ جہاں میں افسوس شادی دریغ ہم دست دگریباں دیکھا

Marfat.com

صد مُد رشکِ عدو جورِ فلک تیرے ستم
ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں ایجان دیکھا

چاک کرنا ترے وحشی کو نہ کچھ تھا مشکل
اس نے کب جامۂ ہستی کا گریباں دیکھا

وہ بھی اپنا نہ ہوا جان گئی خوار ہوئے
دل لگانے کا مزا اے دلِ ناداں دیکھا

رشدی

حبیب اللہ —— ایم، اے حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے کے چشم و چراغ اور جامعہ عثمانیہ کے قابل طیلسانیوں میں سے ہیں، آج کل کہیں ہیڈ ماسٹر ہیں، نظام گزٹ ہفتہ وار آپ ہی کا اجرا کیا ہوا ہے، شعر خوب کہتے ہیں،

رقیب سے

عشق کی آگ تیرے دل کی بجھادی کس نے
کس لیے تو نے کیا ترکِ محبت کا خیال

تیری آشفتہ مزاجی وہ چھڑادی کس نے
کسطرح ہوگیا مایوس تماشائے خیال

تیری تبدیلی سے ہر دل میں خلش سی پیدا
چلکے دو چار قدم بیٹھ رہا تھک کے یہیں

ہاں بتا عشق ترا بھی بوالہوسی تھی کہ نہیں

شریمتی سروجنی کی ایک انگریزی نظم کا ترجمہ کیا ہے۔

قاتل

سحر کو جانِ جاں! تم سے کوئی رہرو اگر پوچھے
کہ "ای نازک بدن ملبوس ہے شبنم میں تر کیوں؟

رخِ پرنور کو دیکھو تو اک دریا کا عالم ہے
خمِ گیسو میں بارانِ سحر کا ہے اثر کیوں؟

Marfat.com

ادا سے مسکرا کر نیچی نظروں میں کہو "حاشا"
غم الفت سے جوشِ آہ سرد اور سوزِ فرقت سے
یہ قطرے موت کے ٹپکے نگاہِ یاس و حسرت سے

رشید

محمد عبدالرشید ـــــ فاروقی خاندان کے بزرگ تھے ۱۹[illegible]ف میں آپ کا ایک دیوان طبع ہو چکا ہے۔ حاجی سید کاظم حسین شیفتہ کنتوری کے شاگرد تھے، حضور بندگانعالی کی تخت نشینی کے زمانے میں آپ کی شاعری کا خاصہ چرچا تھا چنانچہ حضور کی مسند آرائی کی تاریخ کہی ہے،

زینت دہ ریاست ملکِ دکن ہے اب ۱۳۲۹

دفتر تدوین علوم اہلبیت (جو مولٰنا حسن الزماں کی نگرانی میں تھا) کے آپ منتظم تھے ۱۳۱۹ف میں یہ دفتر تخفیف ہوا تو آپ وظیفہ پر سبکدوش کئے گئے۔

دل مرا وابستۂ زلف چلیپا ہو گیا
سامنا اے دوستو کالی بلا کا ہو گیا

سبز رنگوں کے عشق میں آخر
ہم تو گھبرا کے زہر کھا بیٹھے

رشید

غلام دستگیر ـــــ مستقر ضلع نلگنڈہ صوبہ میدک کے رہنے والے ہیں ابتدائی تعلیم مدرسہ نلگنڈہ میں ثانوی فوقانیہ دار العلوم میں اور اعلیٰ کلیہ جامعہ عثمانیہ میں پائی ایم اے میں دیوان غزلیات مولینا روم المعروف بہ دیوان شمس تبریز پر تحقیقی مقالہ لکھا، جس میں داخلی اور خارجی شہادتوں سے اس امر کا ثبوت فراہم کیا ہا

Marfat.com

ہے کہ حضرت شمس تبریزؒ شاعر نہ تھے اور دیوان شمس تبریز مولینا روم کے غزلیات کا مجموعہ ہے،

نظام کالج میں فارسی کے لکچرار ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

چاندنی رات

چمن کے پودوں کے اوٹ میں یہ حسین کوئی چھپا ہوا ہے
کہ اسکے عکسِ جمالِ رُخ سے جہاں منور بنا ہوا ہے
وہ چاند تاروں بھرے فلک پر عجیب عالم دکھا رہا ہے
صراحی لیکر حسین ساقی چمن میں گویا کھڑا ہوا ہے

ہمارے دل پہ کیا گذری نہ پوچھو
کسی گل کی ادائے دلنشیں سے
نہ ہو ذوق وفا گر بے اثر ہے
لگا تا دل کسی زہرہ جبیں سے

رشید

رشید ترابی ——— بی، اے حیدرآباد کے خوش فکر شاعر ہیں، آپ نے ایک طویل نظم علامہ اقبال کے شکوہ کے جواب میں کہی ہے جو ۱۳۵۲ھ میں معین دکن پریس سے شائع ہوئی ہے جس کا ایک بند نقل کیا جاتا ہے،

شب جو دل میں خلشِ خارِ غمِ دوش ہوئی
فکرِ فردا سے خرد بڑھ کے ہم آغوش ہوئی
طبع کیفِ مے پندار سے مدہوش ہوئی
بھکی اس درجہ کہ آداب فراموش ہوئی

یوں تو رہتی تھی شکایت فلکِ پیر سے بھی
جی میں جو آیا کہا مالکِ تقدیر سے بھی

Marfat.com

رشید

سید رشید الدین ــــــ حضرت تجلی کے فرزند اور مولینا تمکین کاظمی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں، نوجوان شاعر ہیں، کبھی کبھی شعر کہہ لیتے ہیں، اور نہایت اچھے شعر کہتے ہیں، نثر بھی خوب لکھتے ہیں، ادبیات سے بہت لگاؤ ہے،

رہتا ہوں میں مست تمرِ جام شراب	بجتا ہے سدا دائرہ دف چنگ رباب
اسطرح گزرتی ہے میری عمر عزیز	خواہش ہے ثواب کی نہ ہی خوفِ عذاب

کوششیں عمر بھر کرے لیکن	کوئی قسمت بدل نہیں سکتا

آجکل مجھ سے ہیں کچھ بیزار سے	اور ملتے ہیں عدو سے پیار سے
دشمنوں کے ساتھ خوش رہتے ہیں وہ	ہے فقط اک دشمنی مجھ زار سے

رضا

میر غلام مصطفیٰ ــــــ معتمدی مالگزاری کے منتظم اور حیدرآباد کے جاگیرداروں میں سے ہیں، کئی ایک انگریزی ناولوں کے ترجمے بھی آپ نے شائع کئے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

یہ نتیجہ ہے دل زار کی خود آرائی کا	اور باعث نہیں کوئی مری رسوائی کا
نظرِ غور سے تو دیکھ مرا عشق ہی ہے	میری عریانی کا باعث تری زیبائی کا

رضا

محمد عبدالرزاق ــــــ حیدرآباد کے خوش فکر شعرا میں سے ہیں،

Marfat.com

رات دن رہتی ہے ظالم تیری صورت دلمیں
کسطرح آئے بھلا غیر کی چاہت دلمیں
چاند تارو نہیں ہیں گویا نہیں سینہ میں یہ داغ
انکی الفت کا جو ہے یادِ حقیقت دلمیں
تو نہو پاس تو کیا دلمیں تری یاد تو ہے
ہم سمجھ لیتے ہیں اسکو ہی غنیمت دلمیں
سامنے رند کے واعظ تری ہستی کیا ہے
اچھے اچھے کی بدلجاتی ہے نیت دلمیں

رضوی

سید محمد ابراہیم ـــــــ علیگڈھ یونیورسٹی سے بی' اے آنرز کیا ہے حیدرآ[باد]
کے خوش فکر نوجوان اور نظامت طبابت کے پرسنل مددگار ہیں' شعر بھی خوب کہتے ہ[یں]

ہیں اور یہ خمگیتی' تو اور یہ بیباکی
سفاکی و بیدردی' بیدردی و سفاکی
تو اخترِ حسن آرا' میں ذرۂ بے مایہ
اختر کی روش نوری' ذرہ کی فضا خاکی
یکساں ہیں نظر والو! اقلیمِ محبت میں
پھولوں کا تبسم ہو' یا میری جسگر چاکی
سب حسن کے جلوے ہیں سب تیری ادائیں ہیں
وہ درد کا عالم ہو' یا جوشِ طربناکی

رعد

میر نادر علی ـــــــ مولوی نوازش علی صاحب لمعہ کے چھوٹے بھا[ئی]
اور حضرت کاظم علی شعلہ کے فرزند ہیں' نہایت خوش فکر شاعر اور طبیب یونانی ہ[یں]
آجکل دواخانہ واڑی پر متعین ہیں'
دیوان رعد' ایمان سخن وغیرہ کے نام سے کئی ایک مجموعے شائع ہو چکے ہ[یں]

کبھی یہ محال اے دل نہ وصالِ یار ہوتا
اگر ایک بار ہوتا تو ہزار بار ہ[وتا]

Marfat.com

وہ تو کہتے ہیں رہے پاسِ ادب لیکن یہاں
حرفِ مطلب کا زباں پر بار بار آنے کو ہے

رہبر علی، امام علی، پیشوا علی
حیدر علی، ابوالحسن و مرتضیٰ علی

عالم علی، علیم علی، علمِ حق علی
ناصر علی، نصیر علی، پیشوا علی

رعنا

سید حمید الدین ——— جامعہ عثمانیہ کے قدیم طالب علم اور اچھے شاعر ہیں،

صحنِ گلشن میں وہ بے پردہ خراماں ہونا
صفحۂ کون و مکاں کا وہ گلستاں ہونا

آپ ہی پردہ درِ رازِ گلستاں ہونا
آپ ہی بلبلِ بے ہوش یہ نالاں ہوتا

وہ ترا میری طرف دیکھ کے خنداں ہونا
وہ میرے ذرّوں کا خورشیدِ درخشاں ہونا

ابھی ہو جائے گا اک حشرِ ترنم برپا
تم ذرا ناز سے گلشن میں خراماں ہونا

رفیق

محمود علیخاں ——— ہائیکورٹ کے وکیل اور حیدرآباد کے اچھے شاعر ہیں،

خاموشیوں میں شہرۂ لطفِ سخن ہوا
معدوم گو ہزار کسی کا دہن ہوا

آزادگی میں رنگِ تقید کا تھا اثر
یوں پابگل تو کہنے کو سروِ چمن ہوا

بیٹھا نہ پاؤں توڑ کے آوارۂ وطن
راحت نصیب کب یہ غریب الوطن ہوا

داروغۂ تلخ بنگیا ہر جرعۂ شراب
برہم جو مجھ سے ساقیٔ توبہ شکن ہوا

رفیق

محمد عبد الغفار ——— آپ حضرت ہرمز کے شاگردِ رشید اور بڑے اچھے

Marfat.com

خوشنویس ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

ملک الموت کو کوئی نہ دوا روک سکی
رہ گئی حضرتِ لقمان کی حسرت دلمیں

رونق فزوز آج وہ غنچہ دہن ہوا
سرسبز پھر بہار سے سارا چمن ہوا

اس غیرت قمر سے ملا یا نہ ایک شب
مجھپر نہ مہرباں کبھی چرخ کہن ہوا

تہمت سے انبیا کو بھی چھوڑا نہ عشق نے
یوسف کا چاک جسکے سبب پیراہن ہوا

رنگ

حاجی محمد وزیر خاں ــــــ حضرت ظہیر کے ارشد تلامذہ سے اور نہایت کہنہ مشق پختہ رنگ شاعر تھے، ۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا، قدیم وضع کے بزرگ تھے، واحد علیخاں صاحب عاصی آپ کے فرزند ہیں،

وہ آئے بھی گئے بھی خبر تک نہیں ہوئی
کچھ ایسا انکو دیکھ کے میں محو ہو گیا

بلا سے دو گھڑی کیواسطے تسکین ہوجاتی
تمہارا خواب ہی میں گر مجھے دیدار ہوجاتا

میں اسکی یاد کو دل سے نکالدوں کیونکر
رہی ہو میرے تصور میں جو حسیں برسوں

کبھی تو ہاں بھی کہو عرض مدعا پہ مرے
سنا کروں میں کہانتک نہیں نہیں برسوں

تالیاں بجتی ہیں جس سمت نکل جاتا ہے
اک تماشا ہے جہانمیں ترے سودائی کا

ہوں نہ حابیل نہ میں یوسفِ کنعانی ہوں
کیوں ارادہ ہے مرے قتل پہ ہر بھائی کا

رنگین

محمد ایوب ــــــ قصبۂ کول (علیگڈھ) کے باشندے اور مدت سے دکن

Marfat.com

میں ہیں، کورٹ آف وارڈز میں منتظم اور عرصے تک گلبرگہ پر مامور رہے، اب بھی کہیں دکن ہی میں ہیں، حضرت امیر مینائی کے شاگرد خلص سے سن رسیدہ بزرگ ہیں، شعر خوب کہتے ہیں اور پڑھنے کا انداز بھی اچھا ہے،

نہ ذوق حق پرستی ہے نہ فکر راز ہستی ہے
مرا دل ہے الٰہی یا کوئی ویرانہ بستی ہے

کسے بے یار فصلِ گل میں شغل مے پرستی ہے
یہاں چھایا ہوا ہی ابر غم حسرت برستی ہے

گھیرے ہوئے حسرت ہی تو ارماں جلو میں
وحشی کو ترے بے سروساماں نہیں دیکھا

ممکن ہے کہ ہوں اور بھی دنیا میں پریشاں
ہم نے کوئی رنگیں سا پریشاں نہیں دیکھا

روشن رائے

"روشن رائے" یہ "قلمی نام" ہے جامعہ عثمانیہ کے ایک قابل اور روشن رائے روشن دماغ، روشن خیال، فارغ التحصیل کا جنکی ادبی شہرت اصلی نام سے بھی خاصی ہوگئی ہے۔ مگر نظم کے لیئے انہوں نے جلالتمابی کو اس روشنی میں چھپا دیا ہی۔ نظم خوب کہتے ہیں، شاہزادگان بلند اقبال کے یورپ سے واپس آنے پر مسٹر لاٹوش نے ٹائمز مصور ہفتہ وار میں ایک انگریزی نظم شائع کی تھی جسے دیکھکر روشن رائے نے اپنے خلوص و عقیدت کے پھول چُن دئیے ہیں،

خوش آمدید کہ تمہیں منتظر بہت آنکھیں
تمہارے آنے سے اب دلکو کچھ قرار آیا

رعایا شاد ہے اور مادر و پدر مسرور
ہر ایک کیلئے یہ وقتِ خوشگوار آیا

تمہارا لوٹ کے آنا تمہیں مبارک ہو
تم آئے ہو کہ یہاں موسم بہار آیا

Marfat.com

شہاب گنبد گردوں سے جسطرح آئے
نسیم نگہت گل لیکے جس طرح آئے

اسیطرح سے خبر شادیوئی ہم کو ملی
اسی طرح در مغرب سے نامہ بر آئے

رونق

مرزا امام بیگ ——— حضرت محسن کے شاگرد ہیں، دکن نیوز ایجنسی کے بانی آپ ہی ہیں، شعر بھی کہتے ہیں، رسالۂ خلیق کی ادارت بھی کرتے ہیں،

ایک ٹھوکر مری مرقد پہ بھی اوٗ مست خرام
ہاں ادہر بھی تو کچھ احسان مسیحائی کا

بے حجابانہ قیامت ہوئی بے ساختگی
جاگ اٹھے فتنے بہانہ ہوا انگڑائی کا

رہبر

حکیم شنکر ویر شاد والا جاہی ——— جناب زیرک کے شاگرد ہیں، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں،

تفوق خاکساری کے سوا حاصل نہیں ہوتا
بلندی پر پہونچنے کا ذریعہ ہر تو پستی ہے

نرالا ہے عجب کچھ قاعدہ بازار الفت کا
گراں جنس وفا ہی تو متاع جور سستی ہے

ہمیں عاصی ہیں اسکے مستحق واعظ سر محشر
گنہگاروں پہ ہی اللہ کی رحمت برستی ہے

رہبر

غلام دستگیر خاں ——— مندوزی گھرانے کے پٹھان ہیں، نواب الف خاں کرنولی کے خاندان سے اور ابراہیم علیخاں عیش کرنولی کے پوتے ہیں، قادری اور نظامی سلسلہ میں بیعت ہیں، اُستاد جلیل سے مشورہ سخن کرتے ہیں شعر بڑے اچھے

Marfat.com

کہتے ہیں،

علاجِ دردِ دل سرکارِ طیبہ ہی سے ہو تو ہو مسیحا سے تو یہ بیمار اچھا ہو نہیں سکتا
تجلیٔ رخِ روشن کو پوچھے کوئی موسیٰ سے قمر نقشِ کفِ پا کا بھی نقشا ہو نہیں سکتا

بلا لیجئے طیبہ میں شاہِ مدینہ ہے مرنے سے بدتر یہ فرقت کا جینا

درِ دولت پہ زمانے سے صدا دیتا ہوں کچھ مرے دردِ جگر کی بھی دوا ہو جائے

ریاض

ریاض الدین علی ———— حضرت معلّی کے فرزند اور کہنہ مشق شاعر ہیں، حضرت کیفی کے تلامذہ میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں،

محبت کی نگاہوں سے کسی کو تم اگر دیکھو تو غیرت کی نظر سے مجھکو پہلے دیکھکر دیکھو
مرے دل کی کشش نے کیا دکھایا ہے اثر دیکھو انہیں دیکھو یہ آدھی رات دیکھو میرا گھر دیکھو

حاجت نہیں قیام و رکوع و سجود کی عاشق کو چاہیئے پڑھے ہر دم نمازِ عشق

دم بدم صبحِ قیامت کی خبر دیتی ہے روزِ میثاق کی میرے لئے شب ہے دنیا

Marfat.com

ز

زاہد

زاہد حیدری —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں، جشن سیمیں کی تقریب میں "عید سلطان" کے نام سے ایک نظم بھی شائع کی ہے جسکا ایک بند نقل کیا جاتا ہے؛

شہ عثمان علیخاں کو سدا مسرور رکھ یارب! — ہر اک رنج و بلا و غم سے کوسوں دور رکھ یارب!
مسرت سے ہمیشہ اسکا دل معمور رکھ یارب! — تو اپنے نور سے اس ذات کو پرنور رکھ یارب!
رہیں برباد دشمن شاہ کو آباد رکھ یارب!
بہ زیر سایۂ شہ دوستونکو شاد رکھ یارب!

زاہد

عبداللطیف —— مدرسۂ فوقانیہ کھمم (ورنگل) کے مدرس اور اچھے شاعر

باغ میں خندۂ گل شاخ پہ شورِ بلبل — رات دن پیتے گل ہے وہ مسرت دل
شان اسلام نہیں ترک محبت کرنا — شان مومن نہیں رکھے جو کدورت

Marfat.com

تذکرہ شیرِ خدا کا ہے زباں پر جاری
کیوں زیادہ نہ ہوا کان کی قوت دل میں

زاھد

مرزا باقر علی ـــــ سٹی انٹرمیڈیٹ کالج کے طالب العلم ہیں، طبیعت اچھی پائی ہے۔ شاعری کا بھی شوق ہے، غزل اور نظم کہہ لیتے ہیں۔

ہائے پھر یاد آگیا کوئی
میرے دل میں سما گیا کوئی

آگیا پھر لبوں پہ نام اُن کا
مجھکو بے خود بنا گیا کوئی

میری الفت کا چھیڑ کر قصہ
بیٹھے بیٹھے رُلا گیا کوئی

اب میں کیا کیا بتاؤں اے زاہد
مجھکو کیا کیا بنا گیا کوئی

زبیر

محمد زبیر ـــــ امروہہ (ضلع مراد آباد) کے باشندے تھے تقریباً بارہ سال ہوئے کہ عدالت گلبرگہ میں نقل نویس تھے نہایت خوش طبع، زندہ دل، یار باش اور اچھے شاعر تھے، مگر وطن کی مناسبت سے طبیعت میں امروہہ پن تھا شاید اب کسی اور ضلع پر ہیں،

لالہ بھی داغی غلام اُس گل کے چہرہ کا نہیں
سرو بھی ہے بندہ آزاد قدِ یار کا

کعبۂ مقصود کا کسدن نہیں ہوتا طواف
روز اک چکر کیا کرتا ہوں کوئے یار کا

یہ کیوں بے سبب اے نسیمِ سحر
جلایا ہے شمع مدفن سے ہے

نمودِ بہارِ ریاضِ عدم
وجودِ گلِ رنگ مدفن سے ہے

Marfat.com

زعم

سید غلام محمد ——— حیدرآباد کے قدیم شرفا اور مشائخ گھرانے سے ہیں، عربی فارسی کے عالم و فاضل ہیں وعظ بھی خوب کہتے ہیں، ڈاکٹر سید غلام محی الدین قادری زور پروفیسر جامعہ عثمانیہ آپ ہی کے فرزند ارجمند ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، اُستاد داغ کے شاگردوں میں سے ہیں، پچاس برس سے زیادہ عمر ہے، زندہ دل نیک مزاج خوش طبع پرانی وضع کے بزرگ ہیں،

بندوں پہ الٰہی تیرے احسان بہت ہیں ‏ اس دل کے عوض اور کوئی دل مجھے دیدے
یا اپنی بزم ناز میں مجھ کو بلا کبھی ‏ یا میرے گھر میں وعدہ فراموش آ کبھی
اتنی بہ بےچین لیلیٰ کیلئے محمل میں ہے ‏ قیس نے نالہ اگر منہ سے نکالا ہی نہیں
ایک پہلو میں ہی اک سینہ میں ہی اک دل میں ہے ‏ کیا بتائیں ہم کہاں ہیں آپکی مژگاں کے تیر
یا مرا قصہ غم اُس کو سنائے کوئی ‏ یا مرے پاس جفا کار کو لائے کوئی
نیند آتی ہے ہمیں اب نہ ستائے کوئی ‏ زعم کس ناز سے وہ رات کو فرماتے ہیں

زور

ڈاکٹر سید محی الدین قادری ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، جامعہ عثمانیہ سے ایم، اے، اور لندن سے پی، ایچ، ڈی کیا ہے جامعہ عثمانیہ ہی میں اُردو کے پروفیسر ہیں، نظم و نثر دونوں پر قدرت ہے آپ کی حسب ذیل تصانیف مشہور ہو چکی ہیں،

Marfat.com

اردو شہ پارے، اُردو کے اسالیب بیان، محمود غزنوی کی بزم ادب، روح تنقید، تنقیدی مقالات، تین شاعر، طلسم تقدیر، تازیانہ، ہندوستانی لسانیات، ہندوستانی صوتیات (انگریزی) گلزار ابراہیم، گارسان دتاسی، دیوان زادہ حاتم، عہد عثمانی میں اُردو کی ترقی، فن انشاء پردازی وغیرہ

نہایت علم دوست، شریف الطبع، قابل اور خدمت ملک کا جذبہ رکھنے والے انشاء پرداز ہیں۔

برس ابر کرم جلدی نہیں ہے دیر کچھ اچھی
رہیں گے بیکسوں کے اشک کے دریا رواں کبتک

نہیں کیا سوختہ قسمت یہاں مجھ سے سوا کوئی
جلائے گی تو اے بجلی مرا ہی آشیاں کبتک

فدا کرنا پڑیگا زور اب ہر دو نوں چیزوں کو
مرا دل میرا دل کبتک مری جاں میری جاں کبتک

دعویٰ ہے اگر اسکو مرے دیدۂ تر سے
کہہ دو یہ گھٹا سے کہ مرے سامنے برسے

اے زور وہ بت حسن پہ جو اپنے ہیں مغرور
قابو میں نہ وہ زور سے آئینگے نہ زر سے

زور

خواجہ معین الدین احمد ـــــــ حضرت عیش کے شاگرد اور اچھے شاعر ہیں،

اسقدر شوق شہادت کی ہی کثرت دلمیں
بڑھ گئی خنجر بیداد کی چاہت دلمیں

آبلہ پائی کو ہے دشت نوردی مرغوب
کیوں ترقی پہ نہو جوشش وحشت دلمیں

حسرت مردہ پس دفن بھی ہے ساتھ گے
دل ہو تربت میں مرا یا کہ ہے تربت دلمیں

زور رہتا ہے جو اس بت کا تصور مجھ کو
مثل آئینہ نظر آتی ہے صورت دلمیں

Marfat.com

زیبا

علی حسنین ——— کلیہ جامعہ عثمانیہ کے طالب العلم اور بڑے اچھے شاعر ہیں، شاید یو، پی کے باشندے ہیں، مگر مدت سے حیدر آباد میں ہیں،

آتشِ الفت کا چھوٹا سا شرر | دردِ دل کی کائنات مختصر
آب و گل کا پیکرِ آشفتہ حال | اہلِ دنیا کو پیامِ برشگال
اک پپیہا ہستیٔ نوحہ طراز | رنگ و بو کی بزم کا ہنگامہ ساز
جسکا ہی ذرات نالہ کی کہاں | جانے رہتا ہی اسکا جی کہاں
کر رہا ہے دعوتِ گوش و نظر | آم کی جھکتی ہوئی اک شاخ پر
بادل اُڈستے اوڈی ہیں چھائے ہوئے | جی اٹھے ہیں پیڑ مرجھائے ہوئے
زیبا

سید حبیب حسین مختار ——— عرب ہیں مگر اردو شاعری سے شغف ہے جناب زیرک کے شاگرد اور اچھے شاعر ہیں،

دلکی خواہش ہی کہ یہ حال ہے وقتِ اخیر | پاؤں آقائے مدینہ کے ہوں اور سرا :
وحشتِ دلکی یہ بیجا نہیں حیرت دل میں | دلسی محدود جگہ اور قیامت دلم
پہلے مجھکو یہ بتا اے کششِ فتنۂ حشر | دل قیامت میں ہی میرا کہ قیامت دلم
بیٹھے بیٹھے ہیں صدا صور کی سننے پہ بھی ہم | نام کو بھی نہیں کچھ خوفِ قیامت دل :

Marfat.com

زیرک

علی احمد ——— حضرت نادر علی برتر سے تلمذ تھا، قنوج کے رہنے والے تھے مگر ساری عمر حیدرآباد میں گزاری نعت بڑی اچھی کہتے تھے، پانچ چھ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کیا، ۱۳۹۴ف میں "تصوراتِ زیرک" کے نام سے آپ کا ایک دیوان آپ کے شاگرد بشن سنگھ خوشتر حیدرآبادی نے شائع کیا ہے۔

کبھی دل میں ضیا فگن ہے جلوہ روئے انور کا
کبھی سایہ میرے سر پہ ہے گیسوئے معنبر کا

نہ جائیگا کبھی سودا سرِ زلفِ پیمبر کا
میری وحشت نے ٹھکانہ لیا ہے زندگی بھر کا

کبھی پردہ نہیں کرتی ہیں حورانِ جناں اپنے
سمجھتی ہیں غلامانِ نبی کو آدمی گھر کا

جنوں گا جو گلزارِ طیبہ میں پھول
یہ دامن مرا آج بھر جائیگا

اڑائیگا صحرائے طیبہ کی خاک
کہاں اور شوریدہ سر جائیگا

شکستِ شوخیِ تشنگیِ ندامت پہ بھی
دامنِ عاصی پہ اک دھبا نہیں

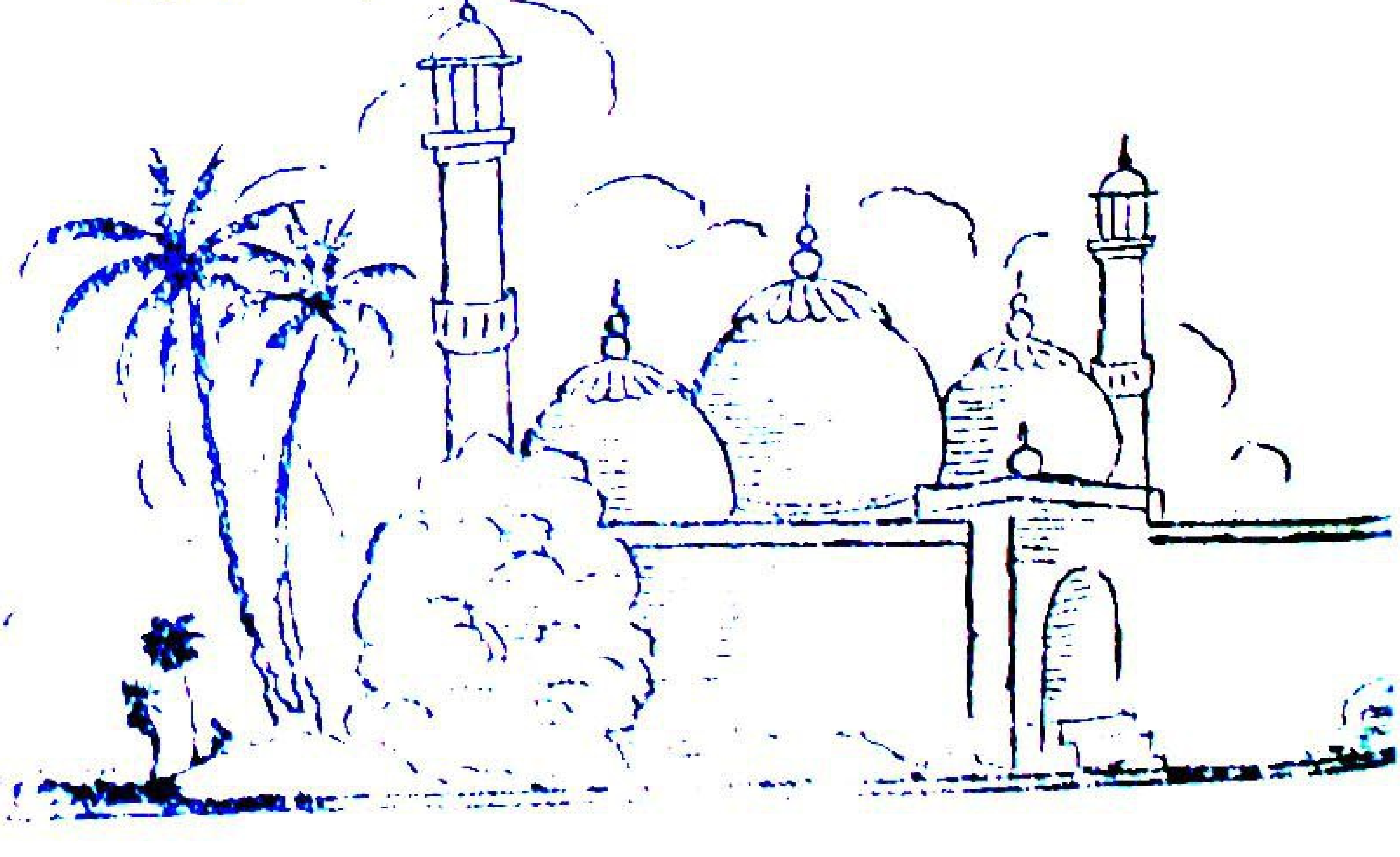

س

ساجد

خواجہ ساجد سبحانی ——— چند سال قبل انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل میں تعلیم پاتے تھے، شعر بھی خوب کہتے تھے، نہ معلوم اب کہاں ہیں،

مئے دیدار میں خود تھا مزہ پینے سے بھی بڑھ کر | طبیعت ہو گئی ہے مست ای پیر مغاں میری
وہ آئے وقت پر ورنہ خدا معلوم کیا ہوتا | زباں پر رہ گئی آ آ کے بس آہ و فغاں میری
مجھے آداب حسن و عشق نے پابند کر ڈالا | جبیں ہے بہر سجدہ وقف سنگ آستاں میری
بہار آئی ہے تھوڑی سی اگر پی لوں تو کیا واعظ | جوانی کی امنگیں ہیں طبیعت ہے جواں میری

ساحر

برہان الدین ——— حضرت عیش کے شاگرد اور اچھے شاعر ہیں،

جا گزیں جب سے ہوا جذبۂ الفت دل میں | بڑھ گئی کچھ کشش عشق و محبت دل میں
جھوم کر ابر کو اٹھتے ہوئے جب دیکھ لیا | ہوئی توبہ شکنی کی وہیں نیت دل میں
دل بیمار کو ہو رنج سے کس طرح سکون | کہ ہے مدت سے نہاں درد محبت دل میں

Marfat.com

لٹ گیا حیف مرا خانۂ دل اے ساحر جب سے اس آئینہ رو کی ہی محبت دلمیں

سالک

سید علی حسن نقوی ــــــــ مہاراجہ بہادر کے مخصوص مشاعرے کے شعرا میں سے ہیں، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں،

نظر پڑتی ہے پھر برقِ تپاں کی
الٰہی خیر میرے آشیاں کی

کہاں تک او ستمگر جور پیہم
کوئی حد بھی ہے آخر امتحاں کی

مجھی پر گر پڑی تھرا کے بجلی
بنا کرنے چلا تھا آشیاں کی

چمن ہے یا کوئی جنت کا ٹکڑا
چمن آرائیاں ہیں باغباں کی

ساقی

سید شرف الدین ــــــــ حیدرآباد کے مشہور وکیل اور بڑے اچھے شاعر تھے ترتیب تذکرہ ہذا کے دوران میں انتقال کیا،

آہ، دم سینہ میں کیوں آج گھٹا جاتا ہے
آج کیوں پاس ادب دل سے اٹھا جاتا ہے

عیش کیوں تلخ ہی کیوں آج دو نور غم ہے
جوشِ فریاد سے کیوں آج لبوں پر دم ہے

خوب واقف ہوں کہ سو لطف ہیں چپ رہنے میں
آج قابو میں نہ دل ہے نہ زباں کہنے میں

حالتِ سابقہ یاد آئی تڑپنے لگا دل
ضبطِ فریاد کا خود ہو گیا دعویٰ باطل

ساقی

ویراسامی ــــــــ مادری زبان اردو نہیں سے مگر اردو میں بڑے اچھے شعر

Marfat.com

کہتے ہیں،

ناطقہ بند ہے یاں قوتِ گویائی کا | ہو سکے وصف بیاں کیا تری رعنائی کا
مدعی ہو کہ کوئی ہو یہ دعا ہے میری | مُنہ نہ اللہ دکھائے شبِ تنہائی کا

سحر

سید عزیز الحق ــــــ اچھے شاعر ہیں مشاعروں میں پڑھتے ہیں،

کیجئے آ کے کسی روز زیارت دلمیں | ہمنے ارمانوں کی بنوائی ہے تربت دلمیں
کبھی چھپتی ہے چھپائے سے عداوت دلمیں | لب پہ آجاتی ہے جو کچھ ہے حقیقت دلمیں
کیسا جادو ہے حسینوں میں کہ ملتے ہی نظر | چشم کی راہ سے آجاتی ہے الفت دلمیں
وعظ کرنے کیلئے میکدہ آئے واعظ | کیا خدا جانے سمائی تھی حماقت دلمیں

سحر

محمد حسین ــــــ بدایوں کے باشندے مگر مدت سے سکندرآباد میں رہتے

ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

دل کے ارمان نکلنے کی توقع کیا ہو | دم نکلنے کی بھی باقی نہیں طاقت دلمیں
فیض دریائے کرم سے ہے وہ موج الفت | ورنہ کیا قطرۂ خوں کی ہے حقیقت دلمیں
خوفِ محشر بھی ہے اور خطرۂ پاداشِ عمل | دل قیامت میں ہے دنیائے قیامت دلمیں
پہلے تھی آرزوئے دید میں چشم پہ شوق | دم نکل جائے کہیں اب ہے یہ حسرت دلمیں

Marfat.com

سحاؔ

سید نظیر حسن —— یوپی کے باشندے تھے، ابتداً حیدرآباد آکر پادریوں سے مناظرہ کرتے رہے بعد دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ میں ملازمت کرلی، نہایت خوش مزاج، عالم و فاضل بزرگ تھے، شعر خوب کہتے تھے، انگریزی سے واقف اور انگریزی شاعری کے دشمن تھے ۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا،

شیدا اسے قد زلف شکن در شکن ہوا — میں کس خطا میں لائق دار و رسن ہوا
جب ہو چکی بہار خزاں کا وطن ہوا — کہتا ہے اب چمن ہی کہ میں کیوں چمن ہوا
مجبوریاں نہیں کچھ تو زمانہ کی ورنہ کیوں — کانٹوں سے پھول باغ میں ہم انجمن ہوا
اشکوں کی ساتھ بہنے سی ہے آب تابدار — ہر پارہ جگر مرا لعل یمن ہوا

سخنورؔ

یعقوب علیخاں —— شیخ احمد صاحب صوبیدار (فوج) کے فرزند تھے ۱۲۶۴ھ میں گنٹور میں تولد ہوئے اور کمسنی ہی میں اپنے والد کے ہمراہ سکندرآباد آگئے، فارسی، عربی سے واقف تھے، ابتداً افضل گنٹوری سے مشورۂ سخن کرتے تھے ۱۲۹۴ھ میں سرفراز علی صفی دہلوی (شاگرد آتش) کے شاگرد ہوئے ۱۲۹ھ میں صفی نے انتقال کیا تو آپ نے مرزا قربان علی سالک (شاگرد غالب) سے مشورہ شروع کیا ۱۲۹۵ھ میں سالک نے بھی انتقال کیا اور آپ نے محض اس ڈر سے کسی کی شاگردی اختیار نہیں کی کہ کہیں آپ کے شاگرد ہوتے ہی

Marfat.com

استاد نہ مرجائے'

سکندر آباد میں سب سے پہلے آپ ہی نے خانگی مدرسہ قائم کیا اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوگیا' اور ایک ماہوار مشاعرہ بھی شروع کیا جس میں حیدر آباد کے سب شعراء غزل پڑھا کرتے تھے' یہ مشاعرہ بھی سکندر آباد کا اولین مستقل مشاعرہ تھا جو مدت تک ہوتا رہا' اس مشاعرے کا ایک گلدستہ بھی گلزار سخن کے نام سے طبع ہوتا تھا'

آپ نے سکندر آباد جیسے تجارتی اور خشک مقام پر شاعری کی روح پھونک دی اور جمال الدین نادر' بدیع الزماں سیار' عبدالرحیم شمس' عبداللطیف شہیر' سید عثمان عاجز' محمد قاسم مکرم' نیاز الدین نیاز' محمد جعفر اثر' عبدالعزیز یاس' یوسف حسن یوسف' وغیرہ بیسوں شعراء کو تیار کر دیا'

آپ ابتداً لکھنؤ اسکول کے متبع تھے اور بعد کو دلی اسکول کی تتبع کرنی چاہی مگر دونوں اسکولوں کا رنگ ملکر ایک اور ہی رنگ پیدا ہوگیا تھا جو دکن اسکول کا تھا'

آپ نے حضرت روحی ذراک کا سراپائے مبارک بھی نہایت اچھا لکھا ہے' افسوس ہے کہ وہ اسوقت ہمارے پیش نظر نہیں'

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ کو آپ نے انتقال کیا' سکندر آباد کی موجودہ شعری چہل پہل آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے'

Marfat.com

کرو تم بات تو ہر بات میں طول بیاں کیوں ہو
جو دل خوش ہو سخن آ کر لیو نیر داستاں کیوں ہو

مجھی کو پھونک دی یا خلق کو خاکِ سیہ کر دے
جو میر یجان ہو ای فدائے وہ جانِ جہاں کیوں ہو

مگر مقصد کسی تازہ ستم کی آزمائش ہے
خلاف وضع تم مجھ پر میری جاں مہرباں کیوں ہو

کہیں پردہ کہیں بے پردگی ہو واہ رے پردہ
نہیں معلوم دل میں رہ کے آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

ذرا سے نور پر خورشید انور چھپ نہیں سکتا
تعجب ہے کہ تم اس حسن پر مجھ پر نہاں کیوں ہو

ہزاروں طعنۂ اغیار پر اُف بھی نہیں کرتے
سخنور تم سخنور ہو تو پھر یوں بے زباں کیوں ہو

سراب

سمیع الزماں —— انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل کے لکچرار ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

اپنی حیثیت کو ای طفلِ دبستاں مجھ سے پوچھ
اک طلسمی ذرّہ ہے تو دشتِ پُر تنویر کا

جوش تیرا اک فقط غوغائے بے سرا ہی نہ ہو
زلزلہ انداز ہو نعرہ تری تکبیر کا

کر ڈراما کی ضرورت سے زنانہ پارٹ بھی
ہاتھ میں قائم رہے جوہر مگر شمشیر کا

شانہ وسینہ رہے بہر حال کسبِ تفنگ
بلکہ سینہ ہو سپر بندوق و نوکِ تیر کا

سطوتِ خالد رضؓ کو تو ظالم مگر رسوا نہ کر
غیرتِ ارجن ہو ہر نقشہ تری تصویر کا

نعرۂ گرم دہی مرد باش و زن مباش
شہرتِ مردانگی قوم را دشمن مباش

سرتاج

جامعہ عثمانیہ کے طالب العلم اور ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء میں زیر تعلیم تھے، اور حالات

Marfat.com

معلوم نہ ہو سکے،

پریشانِ خاطری دیکھی خمِ زلفِ دوتا بنکر — کبھی آسودگی پائی دلِ بے مدعا بن کر
کبھی سینہ زمین کا چیر کر تحت الثریٰ پہونچا — کبھی اوجِ فلک دیکھا یتیموں کی دعا بنکر
وجودِ ہستیِ معبود کی شانِ بقا دیکھی — چمن زارِ جہاں میں موجِ سیلابِ فنا بنکر
حقیقت جزو و کل کی دیکھ لی سچے خیالمیں — خود اپنے کو نہ پہچانا مگر ناآشنا بنکر

سردار

علی نقی خاں —— حیدر آباد کے رہنے والے ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

جسدن سے مجھکو عشقِ بتِ سحر فن ہوا — اُس روز سے عدو مرا چرخِ کہن ہوا
ساقی پھر ایک دور دے موسم ہے پھول کا — پہلے کے جام کا ترے نشہ ہرن ہوا
پھر لذتِ اسیریِ صیاد عود کی — پھر دل کو ذوقِ سیرِ بہارِ چمن ہوا
موت و حیاتِ قیس میں صحرا کا تھا غبار — جامہ کا جامہ اور کفن کا کفن ہوا

تہور

عظمت اللہ خاں —— سکندر آباد کے رہنے والے تھے ابتدأ حضرت آصفی کو کلام دکھاتے تھے بعد میں استاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) سے مشورہ کرنے لگے تھے، حیدر آباد کے موجودہ شعراء میں اچھے کہنے والے تھے عاشق مزاج تھے، دل چوٹ کھایا ہوا تھا، طبیعت میں رندی بھی تھی اسلئے شعر تر نکلتے تھے، محکمہ نظامت بندوبست میں محاسب تھے، پڑھنے کا انداز

Marfat.com

بھی دلکش تھا، پینتیس سال کے قریب عمر تھی ایک دیوان "فغان سرمد" کے نام سے دس بارہ سال پہلے چھپوایا تھا، دوسرا دیوان "نالہ سرمد" چھپ رہا تھا، اس دیوان کی طباعت مکمل ہوئی ہی تھی کہ یکایک نمونیا میں مبتلا ہو گئے اور ۱۳۴۴ف میں انتقال کیا، طبیعت میں متانت اور سنجیدگی تھی شعر سمجھ کر کہتے تھے، اگر سرمد جیتے تو اپنے معاصرین سے بہت زیادہ شہرت حاصل کرتے یوں بھی ان کی شہرت بہت خاصی رہی، حیدرآباد کے بچے بچے کی زبان پر ان کے شعر تھے کئی ایک غزلیں ریکارڈ ہو چکی تھیں، مختصر یہ کہ نہایت اچھے شاعر تھے خداوند عالم اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

دعا ہے رہ جائے حشر میں بھی بھرم گنہگار آرزو کا
کہ سر جھکائے خدا کے آگے خیال ہے تیری جستجو کا
خدا ہی جانے دیار دل میں بھٹکتی ہوگی کہاں کہاں یہ
بہت ہی دشوار ہے لگانا سراغ ناکام آرزو کا
یہی تو شمع حرم ہی سرمد ہے اس سے روشن غریب خانہ
جو دل میں ناسور ہی ہمارے چراغ ہی چشم آرزو کا

دل کا مرے غبار پڑا اس ہوا کے بعد — نظارہ باز آنکھ کھلی ہے نظر کے بعد
مانگا تھا ان کو انکی بلائیں گلے پڑیں — الٹا اثر دعا کا یہ دیکھا دعا کے بعد
ان بلبلوں کو خوب ملا پھل بہار کا — اب خاک اڑ رہی ہے چمن میں صبا کے بعد

Marfat.com

مٹنا رہِ فنا میں وفا کا ثبوت ہے — سرمد صلہ ملیگا وفا کا فنا کے بعد

گرہ کا جشن شہِ تاجدار کو دیکھو — چمن کے ساتھ چمن کی بہار کو دیکھو

دکن ہے میکدہ ساقی حضور ہم میکش — نزولِ رحمت پروردگار کو دیکھو

یہ جشن شہ کی مسرت کا اک مرقع ہے — نشاط و عیش کے نقش و نگار کو دیکھو

قدم شاہ سے آخر لپٹ گیا سرمد — نثار ہو ہی گیا جان نثار کو دیکھو

خوشا نصیب کہ پھر موسم بہار آیا — وہ شام عیش کی وہ روز وصلِ یار آیا

بہار آئی ہے ساقی کی نذر کو زاہد — کہ ٹکڑے توبہ کے لیکے بادہ خوار آیا

اُٹھے جو ہاتھ، اجابت کو کچھ نہ دیر لگی — دعا اِدھر کی، اُدھر فضل کردگار ہوا

سجدہ گاہِ عاشقاں دیر و کلیسا کیوں نہ ہو — نقش تصویر بتاں نقش کفِ پا کیوں نہ ہو

ساتھ پروانوں کے دل بھی خاک اپنا کیوں نہ ہو — شمع کے بدلے چراغِ روئے زیبا کیوں نہ ہو

عشق میں آباد میرے دل کی دنیا کیوں نہ ہو — بس گئے جب رنج و غم ارماں پیدا کیوں نہ ہو

سوز ہے دونوں میں دونوں مبتلائے درد ہیں — بیقراری دل کی بجلی کا تڑپنا کیوں نہ ہو

دستِ وحشت کی درازی تا بدامن ہو گئی — دلکے ہاتھوں میں گریبان تمنا کیوں نہ ہو

وہ تصور میں مرے آئے گئے مثلِ خیال — ہوش کا پردہ ہی خود خوابِ تمنا کیوں نہ ہو

یہ پھٹے کپڑے، یہ منہ پر گرد، یہ دیوانگی — سرمد اپنا حال محشر میں تماشا کیوں نہ ہو

ہمارا کام ہے سرتا پا التجا ہونا — زباں سے حرفِ تمنا ادا ہوا نہ ہوا

اے دل تو اس گلی میں پامالِ ناز ہو جا — قدموں پہ سر کو رکھ کر تو سرفراز ہو جا

Marfat.com

سرور

احمد محی الدین ——— حضرت عیش کے فرزند اور شاگرد ہیں،

پھول ہر داغ ہے دل ہی میرا چھوٹا سا چمن
دیکھ لے آکے مری جاں دم فرصت دلمیں

جام چھوٹا سا ہے مے ہلکی سہی ساقی کمسن
کیوں ذرا سا ہو بھر کیف مسرت دلمیں

کمسنی ہی میں ہے سفاک بلا کا وہ بت
آنکھ میں اسکی مروت نہ محبت دلمیں

کیوں نہ چھوٹی سی زباں پر ہو ذرا سا چھالا
کہ ذرا سا ہے ابھی سوز محبت دلمیں

سرور

ابوالقاسم ——— یوپی کے باشندے اور مدت سے حیدرآباد میں مقیم ہیں، دارالترجمہ سرکار عالی سے ملازمتی تعلق ہے۔ اردو، فارسی میں نہایت اچھے شعر کہتے ہیں، خصوصاً فارسی کی مشق بہت بڑھی ہوئی ہے۔

آج ساماں ہے کس معرکہ آرائی کا
صف عشاق میں اک شور ہی پسپائی کا

پھولوں کو چومنا کانٹوں سے تنفر کرنا
صاف اظہار ہے کمزوری بینائی کا

طور بر ساغر نظارہ میں وہ تند تھی مے
ٹوٹ کر جام گرا ہمت بینائی کا

ان سے ہم قصۂ بیداد جفا کہتے ہیں
دیکھنا یہ ہے وہ سنکر اسے کیا کہتے ہیں

کچھ تری زلف کو گھنگھور گھٹا کہتے ہیں
اور کچھ وہ ہیں جو اس سے بھی سوا کہتے ہیں

کارواں زیست کا جاتا ہی لگی ہے ہچکی
یہ صدا وہ ہے جسے بانگ درا کہتے ہیں

Marfat.com

سروش

ابوالنصر فتح اللہ ـــــــ ۱۳۲۴ھ میں تولد ہوئے مولوی احمد مدنی صاحب مشہور مدرس کے صاحبزادے تھے، سروش کی تعلیمی حالت نہایت اچھی رہی، اسکول اور کالج میں امتیاز کے ساتھ امتحانات کامیاب کئے ۱۳۴۷ف میں جامعہ عثمانیہ سے بی، اے کیا اور حیدرآباد سیول سروس کے لئے منتخب ہو گئے ایچ، سی، ایس ہو کر جالنہ کے منصف مقرر ہوئے اور خدمت منصفی کا جائزہ لیتے ہی علیل ہو کر حیدرآباد آئے اور صرف چوبیس برس کی عمر میں ۱۵ اردی ۱۳۴۹ف کو انتقال کیا

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد

نہایت معصوم مزاج، پارسا، قناعت پسند، راست باز، منکسر المزاج جواں صالح تھے، شعر بھی کہتے تھے، ابتداً چند نظمیں مولوی سلیم مرحوم کو دکھائیں، نا وقت موت نے حیدرآباد کو ایک ہونہار سے محروم کر دیا اگر سروش جیتے تو ملک کے بہت کارآمد ثابت ہوتے

مولوی عظمت اللہ خاں مرحوم کی تتبع میں بھی نظمیں کہی ہیں اور خوب کہی ہیں،

ہم پہ اگلی سی عنایات نہیں — کیا ہوئی بات کہ وہ بات نہیں
کیا وہ اب گردش دوراں نہ رہی — کیا وہ اب پہلے سے ذرات نہیں
کیا وہ اب مہر و اختر نہ رہے — کیا وہ ارض و سماوات نہیں

Marfat.com

وجہ کیا ہے کہ وہ اب تم نہ رہے
وجہ کیا ہے کہ وہ حالات نہیں

یا شب و روز تھا آنا جانا
یا مہینوں سے ملاقات نہیں

یا محبت کے تھے لاکھوں پیماں
یا عداوت کی بھی اک بات نہیں

ہے یہ اظہار حقیقت ورنہ
مجھکو منظور شکایات نہیں

جو گزرتی ہے وہی لکھتا ہوں
میرے اشعار خیالات نہیں

سریر

ابو محمد سید علی ــــــ ۲۰ شوال ۱۳۲۳ھ کو حیدرآباد میں تولد ہوئے آپ کے والد سید محمد ابراہیم مرحوم حیدرآباد کے قدیم شرفا سے اور شرن پلی کے جاگیردار تھے مرحوم کو حضور غفران مکان رح کے صاحبزادگان کی اتالیقی کی عزت بھی حاصل تھی سریر نے تعلیم و تربیت حیدرآباد ہی میں پائی بچپن سے شعر و سخن کا شوق ہے ابتداً محمد حسین آزاد سے مشورہ کرتے تھے اب حکیم بہبود علی صفی سے مشورہ کرتے ہیں طبیعت اچھی پائی ہے خوب شعر کہتے ہیں

سرکار عشق سے مجھے بس یہ عطا ہوا
احباب میں ذلیل تو گھر میں برا ہوا

کیا فقط تجھ ہی کو شکوہ بیداد ہے
او ستم ایجاد تجھ سے کونسا دل شاد ہے

آنکھ میں آنسو ہیں دلمیں درد ہے لب پر فغاں
کس بری حالت میں تیرا عاشق ناشاد ہے

بہ فیض حضرت مجنوں ہے آجتک جاری
کہ گھر میں وہ نہیں رونق جو ہے بیابانمیں

Marfat.com

سطوت

محمد علی ـــــــ مشاعروں میں آپ اکثر غزلیں پڑھتے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

ہے کہن چاک مجھے پردۂ عصیاں ہوتا — کب گوارہ ہے کسی جسم کو عریاں ہونا
دل کو برباد نہ کرتے جو سمجھ لیتے تم — پارۂ دل کا میرے پارۂ قرآں ہونا

سعدی

عبدالحیٔ ـــــــ حیدرآباد کے بہت قدیم اہل ذوق ہیں پندرہ بیس سال پہلے کی علمی سرگرمیوں میں بہت حصہ لیتے تھے ایک آدھ رسالہ بھی آپ نے جاری کیا تھا، شعر خوب کہتے ہیں مدت سے گوشہ نشین ہیں،

گلشن عالم کا ہے رنگِ بقا دو چار دن — چلتی ہے اسمیں نسیم جانفزا دو چار دن
آپ کو سمجھے جو شبنم اور اجل کو آفتاب — بسترِ گل پر اسے نیند آئے کیا دو چار دن
روشنی رہتی ہے اسے شمع دیئے کی مدتوں — تیری شمع زندگی کی ہے، ضیا دو چار دن
ہے جہاں میں ماتم عبرت نما دو چار روز — ہے جہاں میں شادیٔ عشرت فزا دو چار دن

سعید

میر تراب علیخان بہادر نواب تراب یار جنگ ـــــــ نواب بہرام جنگ بہادر کے فرزند اور معتمدی مالگذاری کے مددگار ہیں پشتینی امیر اور شاعر بھی ہیں، طبیعت بڑی اچھی پائی ہے، شعر خوب کہتے ہیں، ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے مشاعرۂ خاص کے علاوہ دوسری جگہ غزل بہت کم پڑھتے ہیں، نہایت خوش مزاج، زندہ دل،

Marfat.com

اور قابل امیر ہیں،

وہ دن بھی تھے کہ کہتے تھے دل بیقرار ہے
اب وہ سکون ہے کہ طبیعت پہ بار ہے

وہ تو کہو کہ جذبۂ دل کا ہے یہ اثر
ورنہ تمہارے وعدوں کا کیا اعتبار ہے

کلمہ سنا ہی آئے نہ لب پر کوئی گلہ
سمجھو یہی مشیتِ پروردگار ہے

نظر پڑنے لگی ہے باغباں کی
الٰہی خیر کرنا آشیاں کی

تمہیں بھی یاد ہوگا ہم صفیرو
روش جو کچھ تھی ہم سے باغباں کی

فلک نے بانکپن کو بھی بھلا دے
کسی کی کچھ کہی ہی چال بانکی

نکل سکتے نہیں یاد سے پیکاں
نشانی ہیں کسی آرام جاں کی

تجھے رو دوں نہ کیوں اے لذتِ درد
کہ طاقت ہی نہیں ضبطِ فغاں کی

سعید

میر عابد علی ——— نواب شہید یار جنگ بہادر شہید کے فرزند ہیں۔ نوجوان
شاعر ہیں، ابتدا ہے مگر شعر اچھے کہتے ہیں

شرمندہ ہو گے تم بھی آبِ بقا میں
اے خضر جو لذت ہے میسر فنا میں

میری دعاؤں کا پڑے صبر مجھی پر
کوسا ہو اگر میں نے تمہیں اپنی دعا میں

بیمار سے جنبش سے سنبھلتے نہیں ہرگز
عیسیٰ ہو تو دو شربتِ دیدار دوا میں

تو غافل ہے سحر خیز پرندے
کس شوق سے سرگرم ہیں سب اپنی ثنا میں

Marfat.com

سعید

محمد سعید ——— فنون لطیفہ کا ذوق رکھتے ہیں آرٹ میں اچھا دخل ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں،

نگاہِ شوق کہتی ہے تجلی طور کی سی ہے
زبانِ حال سے کہتا ہے یہ قدرت خدا کی ہے
ذرا دیکھیں حقیقت میں محبت شانِ حقیقی ہے
یہ سب سرکارِ عثمانِ غنی کی فیض بخشی ہے

دُرّ و گوہر سے مالامال ہے نوشاد کا سہرا

رہیگی عمر ساری اسکی بو بوئے وفا بنکر
پھرے گی گلشنِ امید میں بادِ صبا بن کر
دُرِ نایاب لایا ہے مرا آقا بنا بنکر
کرے روشن جہاں کو کیوں نہ مہرِ مدعا بن کر

کہ ہے یہ مہرِ تاباں ابنِ آصفجاہ کا سہرا

سفیر

شایق حسین خاں ——— حیدرآباد کے شرفا سے اور فوج باقاعدہ کے میجر تھے، مدت ہوئی وظیفہ پر سبکدوش ہوگئے ہیں، نہایت اچھے شاعر ہیں کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

تیغِ قاتل کو شہادت کا میں عنواں سمجھا
مدِ بسم اللہ کو رودادِ شہیداں سمجھا
دیکھ کر نبض بھی پہچانی نہ دلکی حالت
کچھ مرض کو بھی میرے عیسیٰ دوراں سمجھا
ہو کے بشاش اُسے جان سی نعمت دیدی
ملک الموت کو بھی اپنا میں مہماں سمجھا

Marfat.com

سلام

ابو الفخر سید سلام اللہ ——— المعی مرحوم کے شاگرد ہیں اور شعر اچھے کہتے ہیں؛

نشاط روح کو ممنون غم بنائے جا
نشانِ ہستیٔ موہوم کو مٹائے جا

ہجومِ یاس بن اور زندگی یہ چھائے جا
یہی ہے گر تیری مرضی تو در، دکھائے جا

رُلائے جا مجھے شام و سحر رُلائے جا

عزیز جان بھی گردانتے لگا ہوں میں
نیاز و ناز کے گُر جاننے لگا ہوں میں

خدائی عشق کو پہچانتے لگا ہوں میں
حجاب اُٹھنے لگے ہیں حجاب اُٹھائے جا

رلائے جا مجھے شام و سحر رلائے جا

سلامی

عبد الرحمن ——— حیدر آباد کے رہنے والے ہیں اور حیدر آباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، شعر و انشا کا شوق ہے۔ ۱۳۲۶ھ سے شعر کہنے لگے، ابتدا عبد الرحیم صاحب رحیم اور پھر مولوی غلام نبی صاحب نظمی سے مشورہ سخن کرتے رہے، ڈرامہ، ناول، مصوری غرض فنون لطیفہ سے آپ کو دلچسپی ہے اور کچھ درک بھی رکھتے ہیں، ۳۲ سال کی عمر ہے نہایت موزوں مزاج، زندہ دل، شریف الطبع شاعر ہیں

کیوں دل میں مرے آئے گا اندیشۂ فردا
کیا آج مرے ہاتھ میں پیمانہ نہیں ہے

اک بات ہے پیمانہ کی گردش سرِ محفل
اک راز ہے مستی کوئی افسانہ نہیں ہے

Marfat.com

ہستی کا جو سچ پوچھو اتنا ہی افسانہ ہے — اک سانس کا آتا ہے اک سانس کا جانا ہے
پھر جوڑ کے رکھے ہیں پیمانے کے ٹکڑوں کو — ٹوٹے ہوئے تار دل سے خورشید بنانا ہے

سلطان

سلطان احمد —— نقشبندیہ گھرانے کے مرید اور بڑے اچھے شاعر ہیں

جب سوز ہجر سے مرا دل داغدار ہے — دی اک کلی عطا ہوا پھولوں کا بار ہے
روز ازل سے مست شراب الست ہے — پر کیف ہے نگاہ اگرچہ خمار ہے
جب ہوش تھا سنا تھا کہ دل میں ہی رہتے ہیں — اب کیا خبر کہ انکا کہاں پر قرار ہے
ساقی کے در سے منہ نہ ہٹے یا خدا مرا — بیخود رہوں شعور کا کیوں مجھ پہ بار ہے

سلیم

وحید الدین —— پانی پت کے رہنے والے تھے، لاہور میں تعلیم و تربیت پائی انٹرنس اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ذاتی طور پر مطالعہ کرتے رہے بھاولپور اور رامپور میں ملازمت کی، چند سال تک مطب کیا اور پھر مولانا حالی کے ساتھ علیگڈھ چلے گئے، سرسید نے علیگڈھ گزٹ اور تہذیب الاخلاق کی ادارت امداد دینے کے لیے رکھ لیا ۱۳۲۸ف میں جامعہ عثمانیہ قائم ہوا تو دارالترجمہ کی مجلس اصطلاحات کے لئے سلیم کو حیدرآباد بلا لیا گیا اور پھر جامعہ عثمانیہ میں مددگار پروفیسر کی حیثیت سے کام کرنے لگے اور بعد کو پروفیسر ہو گئے اور مرتے تک یہ رہے، نہایت زندہ دل، کفایت شعار، ہمدرد اور روشن خیال، صوفی منش

Marfat.com

بزرگ تھے، ۲۹ رجولائی ۱۹۲۸ء کو انتقال کیا،

اُردو، فارسی، عربی، کا مطالعہ بہت اچھا تھا اور بلا کے ذہین تھے، نہایت اچھے انشاء پرداز ہونے کے علاوہ شعر بھی کہتے تھے، وضع اصطلاحات کا بڑا اچھا ملکہ تھا اور بڑی اچھی اصطلاحیں گھڑتے تھے، نظم بڑی اچھی کہتے تھے،

تماشائے جمالِ یار کا جب عزم کرتا ہوں
نہیں معلوم اپنی دُھن میں کیا کیا گل کترتا ہوں

تماشائے چند نادر پیچیدہ ہیں حسن والوں کو
تمناؤں کی تصویر وں میں بیٹھا رنگ بھرتا ہوں

ایکدن عیش پسندی سے یہ محنت نے کہا
میں غلاموں کو بڑھا دیتی ہوں آقاؤں سے

غزل کا نمونہ یہ ہے،

عقلِ انسانی نہ سمجھی آجتک رمزِ حیات
عالمِ فطرت کے جلوے مُسکرا کر رہ گئے

ہر ایک سطرِ نفس میں غافل ہزاروں اسرارِ جلوہ گر ہیں
ورق ورق کھول کر نہ دیکھی یہ زندگی کی کتاب تو نے

پیغام کس کا لائی تھی یارب نسیمِ صبح
جو گل چمن میں تھا ہمہ تن چشم و گوش تھا

وہ مے تند بھری ہی میرے پیمانہ میں
کہ چھڑک دوں تو لگے آگ ابھی میخانہ میں

ناکامیوں کا پردہ اُلٹتا ہوں جب کبھی
زلفِ عروسِ فتح و ظفر دیکھتا ہوں میں

ان شوخ حسینوں کی دلکش بھی رفتاریں
یہ زد پہ نہ آ جائے بجلی کی ہیں یہ دھاریں

وہ راگ جسے ہنگامِ سحر گاتی ہے ہوا گلزار دنیں
وہ راگ جسے شبنم کی زباں کرتی ہے ادا کوہسار دنیں

Marfat.com

ہنسی میرے گناہوں کی اڑی زاہد کی محفلیں — ندامت ڈھونڈھتی پھرتی ہی یارب تیری غیرت کو

میں ہوں شمع محفل زندگی، میرا نام عہد شباب ہے — مری سانس بادِ بہار ہے مری چال موجِ شراب ہے

مری عمر کی ہیں جو ساعتیں ہو میں عشرتوں میں تمام ہیں
یہی قہقہے یہی چہچہے مری زندگی کے پیام ہیں

سلیم

محمد یونس ——— ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے مشاعرے کے شعراء میں سے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

تھا نشانہ جو نگاہ ناز کا وہ دل نہیں — ہم سلیم اب امتحان عشق کے قابل نہیں
ہو گیا معمور جلووں سے تو دل پھر دل نہیں — قطرہ ہے قطرہ وہ جبتک بحر میں شامل نہیں
پہلے یہ ارمان تھا دلکا مروں اس شوخ پر — اب یہ حسرت ہے کہ مرنے کے بھی قابل نہیں
جلوۂ رخ دیکھنے کیواسطے آنکھیں تو ہوں — طالب دیدار ہو جاتا تو کچھ مشکل نہیں

سلیم

سراج محی الدین ——— موزوں طبع جوان اور کسی سنٹرل جیل کے داروغہ ہیں ایک زمانہ میں گلبرگہ سنٹرل جیل کے مہتمم مطبع تھے،

نہ گل سے غرض ہے نہ گلشن سے ہے — مجھے کام بس تیرے درشن سے ہے
نشان قبر کا کیوں مٹاتے ہو تم — یہ کیوں دشمنی میرے مدفن سے ہے
جگر کا دی نوک مژگاں نہ پوچھ — کہ بڑھ کر خلش اسکی سوزن سے ہے

Marfat.com

سیّد

سید حسین ——— اچھے شاعر ہیں مشاعروں کے گلدستے آپ کے کلام سے مزین نظر آتے ہیں،

دین و ایمان کو عالم کے کیا زیر و زبر — فتنہ پرداز کا غارت گر ایماں ہونا
زیر لب برقِ تبسم کی وہ ہر لحظہ نمود — طرزِ تمکین سے میرا بھی وہ حیراں ہونا

سیف

سید لیاقت ——— نواب معین الدولہ بہادر کی پائیگاہ کے متوسل اور نواب صاحب کے معتمد تھے، نہایت زندہ دل، خوش مزاج، کہنہ مشق شاعر تھے، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی تھی، خنجر اسی سیف کے لخت جگر ہیں، ۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا۔

وفورِ عشق ہی وحشت گریباں گیر رکھتے ہیں — مگر لپٹا کے سینے سے تیری تصویر رکھتے ہیں
دیوانوں کی طوقِ آہنی گلے ہے اثر شاید — گلے میں سب حسینانِ جہاں زنجیر رکھتے ہیں
مصور بڑا دب اور بڑی ادب اعزاز کیا جانیں — کہ آگے آئینہ کے تیری تصویر رکھتے ہیں
کوئی کہہ دے بڑی نظارہ دلیں سیف کی آنکھیں — وہ اپنے سامنے ہی اگر تصویر رکھتے ہیں

پہلو سے اب نکل ہی دلِ بے قرار تو — میں تجھ کو ناگوار مجھے ناگوار تو
پھر کیوں کسی کے سامنے پھیلاؤں اپنے ہاتھ — بے مانگے رزق دیتا ہے پروردگار تو
یوں آ گئی قفس میں اسیروں سے کیا غرض — ہے آشنا ہوا کی نسیمِ بہار تو

Marfat.com

سیفؔ

فخرالدین خاں ——— حضرت [illegible] کے شاگرد اور قدیم بزرگ تھے، گذشتہ سال انتقال کیا، صرفِ خاص مبارک میں ملازم تھے، نہایت زندہ دل لطیفہ گو، بذلہ سنج تھے،

خشک لب سوزشِ دل دیدۂ گریاں دیکھا ہم نے کیا کیا اثرِ ہمدمِ ہجراں دیکھا
رفتہ رفتہ مجھے جھک جھک کے کمانِ پیری کیا عمر کو بھی صفتِ تیرِ گریزاں دیکھا
کون ہے وہ جو نہیں دونوں جہاں میں ممنون جس کو دیکھا ترا شرمندۂ احساں دیکھا
سوزشِ دل سے بھر آنے لگی چھاتی سیفؔ ہم نے خشکی میں بپا ہوتے ہوئے طوفاں دیکھا

سیفیؔ

سید حسین ——— ضلع بیدر کے متوطن ہیں، غالباً دارالعلوم میں تعلیم پائی ہے اور وہیں سے امتحان منشی فاضل کامیاب کیا ہے، مدت سے شعر کہتے ہیں، "ہندستان سیفی" "نقشتان سیفی" "لمع المبین" کے نام سے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں، قومی اور اخلاقی نظمیں بڑی اچھی کہتے ہیں، ابتداً سررشتۂ تعلیمات میں صدر مدرس و سررشتہ دار اور ناظر رہے، بعد کو صدر محاسبی میں منتقل ہوئے، اب کسی ضلع کے محاسب مقرر ہوئے ہیں،

سنو دو چار دن کی زندگی کیا پھر اس میں دوستی کیا دشمنی کیا
کلیجہ قیس کا دل کوہکن کا چاہیے سیفیؔ کسی پر جان دینا ہر کسی سے ہو نہیں

Marfat.com

مصروف یادِ حق نہ کبھی حیف ہم ہوئے
قد خود بخود رکوع میں آخر سے چلے گیا

رہنے بھی دیں حضور یہیں جبہ سا مجھے
بس آپ ہی کے در کا ہو اک آسرا مجھے

جنکی اللہ کی بخشش پہ نظر ہوتی ہے
وہ بھی محتاج و پریشاں کہیں ہوتا ہے

نیند آنے کے عوض آنکھوں میں آنسو آئے
سونے کے واسطے نہ سنی ناتمام کہانی میری

صدیقی

عبدالرحیم —— گلبرگہ شریف کے متوطن اور عدالت میں ملازم ہیں، شعر بھی کہتے ہیں، خیر سے آپ کے شاگردانِ ارشد کی تعداد بھی کافی ہے۔ محلہ بہمنی پورہ کے اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ شعر پڑھنے کا انداز بھی نرالا ہے، بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں، موزوں اور ناموزوں کی جنجال میں نہیں پڑتے، اپنے جذبات جس طرح زبان پر آجاتے ہیں ادا کر دیتے ہیں، طبع بلند پرواز وزن کی قید سے آزاد رہتی ہے۔

عشق کیا ہمکو ہوا ہے اس پری تمثال سے
گھر مصیبت کا ہوا سامان ہوا آزار کا

ناتوانی نے کیا ہے اس قدر نازک بدن
سایہ اک بار گراں ہو گیا ہے دیوار کا

اے طبیبو تم خیال چارہ سازی مت کرو
[illegible] اس دل بیمار کا

گھل کے ہجر یار میں حالت ہوا ابتر دگی
[illegible] کا

Marfat.com

ش

شاغل

شیخ حسین ــــــ حیدر آباد کے رہنے والے اور زیرک کے شاگرد ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

دل محبت میں رہے یا ہو محبت دلمیں — کسی صورت نظر آئے تری صورت دلمیں
مہرباں مجھ پہ اگر ہو ستم آرا میرا — مجکو سوگی نہ کیا کیا شب فرقت دلمیں
دیکھتے ہی مے گلرنگ کو رندوں نے کہا — اسکی توقیر نگاہوں میں ہی عزت دلمیں

شاکر

شاکر علی ــــــ حضرت نادر علی برتر کے فرزند ہیں، بچپن سے حیدر آباد میں ہیں اور بالکل دکنی بن گئے ہیں، نواب فخر الملک بہادر کے اسٹیٹ سے ملازمت کا تعلق ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں، اپنے والد ہی کے شاگرد ہیں چالیس کے قریب عمر ہے۔

موجزن کچھ جو طبیعت کی روانی ہو جائے — ہو زمین سخت سے ہی سخت تو پانی ہو جائے

Marfat.com

میرا چاہا تو نہ پورا ہو کبھی زیرِ فلک
تو جو چاہے وہ ابھی ظلم کے بانی ہو جائے

زاہدِ خشک لگاتا ہے نظر پیرِ مغاں
جام میں بادۂ گلرنگ نہ پانی ہو جائے

میری محرومیٔ تقدیر نہ پوچھ اے ساقی
میرے منہ تک جو شراب آئے تو پانی ہو جائے

شاکر

یوسف علی ـــــــــ دس ایک سال پہلے تعمیرات گلبرگہ شریف کے سب اورسیر تھے شعر بھی کہتے تھے معلوم نہیں آجکل کہاں ہیں،

کام کر جائیں سپاہی نام ہو تلوار کا
باڑھ تو کاٹے گلا اور نام ہو تلوار کا

یہ وہ کوچہ ہے جہاں پر خضر بھی بھٹکا کریں
راستہ آسان نہیں ہے کوچۂ دلدار کا

اشک کا چشمہ رواں ہے دیدۂ پرآب سے
دل ہے ڈانواڈول تیری چاہ میں غمخوار کا

شاہد

سید زین العابدین حسینی ـــــــــ سید صفدر حسین صاحب مرحوم کے فرزند قدیم دکنی شرفا اور سادات سے ہیں ۱۳۱۷ف میں پیدا ہوئے، جوان صالح اور بہت متین، کم سخن، جوان العمر شاعر ہیں، دفتر دیوانی و مال و ملکی میں ملازم ہیں، غزل بڑی اچھی کہتے ہیں،

چشمِ میگوں کی مہربانی سے
مست ہوں جامِ ارغوانی سے

سب کو فکرِ بقا ہے دامنگیر
کس کو الفت ہے دارِ فانی سے

بڑھ گئیں اب جہان کی فکریں
بچپن اچھا تو تھا جوانی سے

Marfat.com

ہو جسپہ مہربان تم اسکی قسمت پوچھتے کیا ہو؟ جسے تم مل گئے اسکی مسرت پوچھتے کیا ہو؟

شباب

شیخ احمد —— نائک محروسہ سرکار عالی ہی کے رہنے والے و اول تعلقداری پربھنی کے محاسب ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

دونوں کھلی ہوئی ہیں جو مرنیکے بعد بھی آنکھوں کو انتظار ہے کسکا قضا کے بعد
دنیائے عشق میں کسی پہلو نہیں قرار پھر درد چاہتا ہے مرا دل دوا کے بعد
باشندگان شہر خموشاں سے پوچھئے جو زندگی نصیب ہوئی ہی فنا کے بعد
جنت نیاز مند ہو اور ہم ہوں بے نیاز ایسا بھی وقت آئیگا روزِ جزا کے بعد

شباب

صاحبزادہ میر محمد معین الدین علیخان —— نبیرۂ ناصر الملک ہمایوں جاہ میر مغل علیخاں بہادر اقربائے سرکار سے اور ذی علم امیرزادے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، ضامن کنتوری کے شاگرد ہیں،

ہزار ترکِ محبت کو سب نے سمجھایا رہا اڑا ہوا ضد پر دلِ حزیں برسوں
جو ہونے والا تھا ہو کر رہا وہی آخر فضول کرتے رہے ہم خیال چنیں برسوں

کُن مگر کے کہنے سے دو عالم کا ہوا صاف ظہور شوق جب اسکو ہوا انجمن آرائی کا
دل کیا شاد اڑا کر خبرِ مرگ شباب ڈھنگ اچھا یہ نکالا ستم آرائی کا

Marfat.com

ل بتِ رشکِ قمر کی ہی محبت دلمیں | حسن نے گھر کیا آنکھونکی بدولت دلمیں
داسے ضبطِ جنوں راز نہ کھلنے پائے | پہلے کی سی نہیں اب ہمت و جرأت دلمیں

شباب

سیف الدین —— حیدرآباد کے رہنے والے اور محکمۂ معتمدی تعمیرات کے رجسٹرار رہے ہیں، پندرہ سال پہلے آپ کی شاعری کا بازار گرم تھا نظم بڑی ہی کہتے تھے۔ مسز سروجنی نائیڈو کی اکثر نظموں کا ترجمہ بڑی عمدگی سے کیا ہے۔ ونتاً ایک نظم کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ آپ مدت سے خاموش ہیں، شاید وداعِ شباب کے ساتھ شاعری بھی رخصت ہو گئی۔

ستق

ے شمعِ زندگانی! آخر ہے اجل سے | یک بار جل بجھی تو ہر طرح تجھکو بجھنا
ن نہیں کہ روشن رہے ہمیشہ شعلہ تیرا | اس تیرہ خاکداں میں کیونکر گزر ہو میرا
ے نخلِ زندگانی! اب ہے قضا نے تجھ کو | افسوس بیخ و بن سے پامال کرکے چھوڑا
ن نہیں کہ پھر تو سرسبز و بارور ہو | جو نخل جڑ سے جلے دشوار ہے کہ تر ہو
ے وجہِ زندگانی! آلمحی مرگ سے یوں | جاتو ہیں دو پارہ ہوں نغمہ ہو تو کیسے
بالاصل ایک تھے ہم جب ہو چکی جدائی | بے جان ہوئے قالب باقی نہیں رہیگا

شبیر

سید علی شبیر —— آگرہ کے رہنے والے ہیں تقریباً چالیس سال سے حیدرآباد

Marfat.com

میں ہیں اور حیدرآباد ہی کو وطن بنالیا ہے، نظم و نثر دونوں کا شوق ہے بڑی اچھی طبیعت پائی ہے انگریزی سے ترجمہ بھی بڑا اچھا کرتے ہیں "حجاز کے فرنگی سیاح" "تاریخ خانۂ کعبہ" وغیرہ کئی ایک تصانیف طبع ہو چکی ہیں، نظم شبیر کے نام سے اپنے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع کر چکے ہیں، ہائیکورٹ کے سررشتہ دار تھے اب وظیفہ لے لیا ہے تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے ہیں فریضۂ حج سے بھی سبکدوشی حاصل کرلی ہے۔

در امیر پہ جاکر غریب بیچارہ | سلام عید کا بار گراں اُتار گیا
امیر بت بنے بیٹھے رہے خبر نہ ہوئی | کہ انکے بیٹ میں سرکوں آکے مار گیا

اگلی رسموں کا مزا جاتا رہا | پچھلی باتوں کا مزا جاتا رہا
چلگئی ہیں اب تو ترکی ٹوپیاں | ان کلاہوں کا مزا جاتا رہا
بال انگریزی جواب رکھنے لگے | ببری پٹھوں کا مزا جاتا رہا
جب سے پتلونیں ہوئیں رائج یہاں | ان پیجاموں کا مزا جاتا رہا
ناڑے کے بدلے بٹن ٹکنے لگے | سرخ نیفوں کا مزا جاتا رہا
چرگئی انگریزیت ہر ایک کو | مسی سرموں کا مزا جاتا رہا

شبیر

محمد شبیر بادشاہ ——— بیدر کے رہنے والے اور حضرت ملتانی بادشاہ کی اولاد سے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

Marfat.com

جلوہ گر آنکھوں میں گر وہ بے نشاں ہو جائیگا | خانۂ دل بھی مکاں لامکاں ہو جائیگا
بولے مرقد کو مری ٹھکرا کے وہ | سونے والے اٹھ قیامت آگئی
سینکڑوں ارمان لاکھوں حسرتیں | وسعتِ قلب بشر کو دیکھئے
آفت ہماری جان پہ لاتے ہیں بار بار | وہ بار بار پردے سے دیکھو دکھا کے ہاتھ
ملے خاک میں چاند سی شکل والے | حسین کیسے کیسے جوان کیسے کیسے
خوابوں میں آئے آنکھوں میں شب بھر رہا کرے | یہ خوب صبح کو جو ملے تو حیا کرے

شمیم

خواجہ محمد شمعون ــــــ چند سال پہلے حیدرآباد میں تھے، معلوم نہیں حیدرآبادی ہی ہیں یا نہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

صحرائے آرزو مرا رشکِ چمن ہوا | خنداں جو بزم ناز میں غنچہ دہن ہوا
لینے نہ دیا چین فلک نے کہیں مجھے | گھر بار چھوڑ کر گو غریب الوطن ہوا
لو ان کو رحم آگیا وہ مسکرا دیے | جاگے میرے نصیب مرا دل مگن ہوا

شرف الدین علیخاں

صاحبزادے، اور جامعہ عثمانیہ کے بی، اے ہیں نظم بھی خوب کہتے ہیں، ایک نظم قنوطی کے چند شعر یہ ہیں،

میں جسم شباب کیف میں وہ نوجوانی ہوں | جو آئے موت کے آغوش میں وہ زندگانی ہوں
وہ آنسو بنکے بہہ جاتا ہوں میں وہ دل کا ٹکڑا ہوں | جو مٹتا جا رہا ہوں بنکر میں وہ نقشِ کف پا ہوں

Marfat.com

جو جلتی ہو شبِ فرقت میں وہ شمعِ شبستاں ہوں
جو بکھری ہو زلف حسن افسردہ یہ وہ زلفِ پریشاں ہوں

خوشی کی محفلوں میں جو بدلتا ہو وہ پہلو ہوں
ٹپکتے دیدۂ نم سے جو گرتا ہو وہ آنسو ہوں

شرر

عبدالغفور —— آپ کا کلام اکثر مشاعروں کے گلدستوں میں نظر آتا ہے۔ شعر اچھے کہتے ہیں،

بے سبب آج نہیں جوشِ مسرت دلمیں
نظر آتی ہے مجھے آپ کی صورت دلمیں

دیکھنے والوں کو حیرت ہے کہ بدلی کروٹ
آپ کے آتے ہی یہ آگئی قوت دلمیں

شرر

دولت خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

رقاصۂ فلک کا برا حال کیوں ہے آج
بکھرے ہوئے ہیں کس لئے گیسوئے عنبری

چپ چاپ ہیں پروں کو پھلائے ہوئے پرند
طاؤس کی کہاں ہے وہ رفتارِ دلبری

نرگس کی آنکھ کس لئے خونبار آج ہے
کیوں ہے خمیدہ باغ میں شاخِ صنوبری

نہروں میں دلفریبیاں باقی نہیں رہیں
بگڑا ہوا ہے آج مزاجِ سمندری

ساقی وہ اب کہاں ہے کہاں ہیں وہ بادہ خوار
وہ لطفِ دورِ ساغرِ صہبائے احمری

شرر

شیخ احمد —— سکندرآباد کے رہنے والے ہیں ۱۳۰۵ف میں تولد ہوئے پنجاب سے منشی فاضل کامیاب کیا اور ملازمت کر لی، اب جامعہ عثمانیہ میں بی۔ اے

Marfat.com

(   ) کی تیاری کر رہے ہیں، کمسنی ہی سے شعر کہتے ہیں، خواجہ حسین صاحب اثر سے تلمذ ہے، طبیعت اچھی پائی ہے۔ نہایت منکسر مزاج، تکلف پسند شاعر ہیں،

شمع محفل کو بھی گو نسبت ہے سوز و ساز سے — آنکھیں جھپکاتی ہی پر تیرے شہید ناز سے
ہے لب لعل ستمگر کا تصور دل نشیں — سوز بھی کچھ کم نہیں ہے حق میں تیرے ساز سے
ایک آفت ہی نظارہ حسن عالمتاب کا — بجلیاں گرتی ہیں رہ رہ کر نگاہ ناز سے
یارب یہ کیا معاملۂ حسن و عشق ہے — آنکھوں میں میری وہ ہیں میں انکی نظر سے دور

شریف

محمد شریف ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

نام آوری تو ہو گئی حرماں نصیب کی — فرہاد نام تھا تو لقب کوہکن ہوا
کیونکر نہ فوقیت ہو حسینان دہر کی — ختم اس صنم پہ حسن ہوا بانکپن ہوا
جن کو مسافرت میں وطن کا خیال تھا — جب مر گئے تو مقبرہ انکا وطن ہوا

شعار

سید شعار احمد ہاشمی ——— مولوی سید مختار احمد کے فرزند، نوجوان شاعر ہیں، دفتر دیوانی و مال سرکار عالی میں ملازم ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

فلک پر جلوہ گر جبتک الٰہی بزم انجم ہو — عروج نیر اقبال آصف جاہ ہفتم ہو
خدا دکھلائے ایسے جشن صدہا تجھکو ای عثمان — یہ مسعود و مبارک جشن سال بست و پنجم ہو

Marfat.com

شفیق

میر پرورش علی ——— منصبدار اور بڑے اچھے شعر کہنے والے ہیں،

احمد پاک کی رکھتا ہوں محبت دلمیں
ہا کہنچگئی خود بخود اللہ کی صورت دلمیں

جز خدا اور کسی کا نہ طلب گار بنے
اتنی سی بات کی رکھ لے کوئی ہمت دلمیں

میرے مالک کو پسند آگیا ناچیز کا گہر
ہو گئی جلوۂ خالق کی سکونت دلمیں

کیا کروں چھٹ نہیں سکتا ہے محبت کا لگاؤ
کہب گئی ادبت کافر تیری صورت دلمیں

شفا

خواجہ عبد القادر ——— حیدر آباد کے رہنے والے ہیں، مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم پائی ہے طبیب یونانی اور مجددیہ، نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت ہیں، شعر بہی خوب کہتے ہیں، غلام دستگیر صاحب آبر سے تلمذ ہے، دفتر دیوانی د مال میں ملازم ہیں،

دنیا سے نرالا ہے حسینوں کا طریقہ
جو چاہتے ہیں اُس سے یہ الفت نہیں کرتے

طوفان اٹھاتے نہیں کسدن مرے آنسو
نالے مرے کس روز قیامت نہیں کرتے

شکیب

بدر الدین خاں ——— حیدر آباد کے شرفا سے ہیں جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی اور بہت اچھے شعر کہنے والے نوجوان ہیں، بہت کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں حیدر آباد کی علمی اور ادبی سوسائٹی میں آپکا خاص درجہ ہے،

Marfat.com

سراب حیات

زندگانی آہ یہ مایوسیاں — ایک دل اور سیکڑوں مجبوریاں
عشق کی دنیا ہے اک رنگیں خواب — اک طلسم آرزو حسن و شباب
ہے ہوس اک بحر ناپیدا کنار — اور مسرت گل پہ شبنم کی بہار
لالہ و گل موت کی تفسیر ہیں — اور بہاریں خود خزاں تعمیر ہیں
ذرہ ذرہ دہر کا ناپائدار — زندگانی کا نہیں کچھ اعتبار
حسرت عالم میں جان خاموش ہے — بیکسی سے زیست ہم آغوش ہے
ہاں مسرت دہر میں ناپید ہے — زندگی موہوم سی امید ہے

شمشاد

غلام پنجتن —— نواب سراج یار جنگ بہادر رکن ہائیکورٹ کے فرزند ہیں ۱۸۸۹ء میں اٹاوہ میں تولد ہوئے، ابتدائی تعلیم وطن میں پائی اور پھر علیگڈھ یونیورسٹی سے ۱۹۱۱ء میں بی اے اور ۱۹۱۵ء میں ال ال بی کامیاب کیا، اور الہ آباد ہائیکورٹ سے سند لیکر وکالت شروع کی، اٹاوہ میں قومی اور ملکی خدمت بھی کرتے رہے، بچپن سے مضمون نگاری اور شاعری کا شوق ہے، شعر خوب کہتے ہیں۔ ۲۳ر فروردی ۱۳۳۳ف کو مددگار معتمد عدالت و کوتوالی امور عامہ ہوئے نہایت زندہ دل، لطیفہ گو، بذلہ سنج اور نیک نفس بزرگ ہیں،

سوال وصل پر رہتی ہے ہاں نہیں برسوں — الہٰی ٹالتے رہتے ہیں کیوں حسین برسوں

Marfat.com

تری تلاش تری جستجو میں دن کاٹے ترے خیال میں راتیں گزار دیں برسوں
نگاہِ ساقیٔ مہوش کی جب یہ پڑتی ہے وہ اپنے ہوش میں آتا ہے پھر کہیں برسوں

اور چمکے گا ترے حسنِ خداداد کا رنگ لیکے جب تحفہ بہار آئے گی رعنائی کا
دوست تو دوست الٰہی کبھی دشمن کو نہ ہو شبِ مہتاب میں غم عالمِ تنہائی کا

چُنے تنکوں کی جا بجلی کے ٹکڑے بنا یوں ڈالی ہم نے آشیاں کی
فشارِ قبر، برزخ، حشر، جنت وہی پھر بے تکی واعظ نے ہانکی
میاں شمشاد اپنی خیر مانگو پڑی کیا ہے تمہیں سارے جہاں کی

شمس

ابوطالب سید عمر —— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں، یہیں پیدا ہوئے اور تعلیم و تربیت پائی، مددگار معتمد فینانس ہیں، آج سے آٹھ دس سال پہلے تک مضامین لکھا کرتے تھے اور نظم بھی کہتے تھے، اب مصروفیت کی وجہ سے مضامین نگاری چھوڑ دی ہے مگر شعر کہتے رہتے ہیں، اور خوب کہتے ہیں،

خدا کا شکر اتنا رنگ تو لائی فغاں میری نہایت شوق سے وہ سن رہے ہیں داستاں میری
تمنا اس دلِ مجروح کی کچھ تو نکلنے دے نہ کر برباد مٹی اس طرح اے آسماں میری
لئے پھرتا ہے شوقِ دید مجھکو جن کے کوچے میں مرے گھر لائیں وہ تشریف یہ قسمت کہاں میری
زمانہ منحرف، غمگین دل، تقدیر برگشتہ یہ سامانِ الم اور ایک جانِ ناتواں میری

Marfat.com

شمیم

نبی الحسن (عثمانیہ) ۱۹۳۰ء میں مجلۂ عثمانیہ کے مدیر رہے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، آجکل کہیں تحصیلدار ہیں۔

مزدور

تیری ممنون ہے دنیا کی یہ ہل چل ساری
تیرا احسان ہے کہ نہریں ہیں عمل کی جاری

تیرے قربان کہ جب مائل تدبیر ہوا
خانہ کعبہ ترے ہاتھ سے تعمیر ہوا

تجھ کو دیتے ہیں دعا مسلم و کافر دونوں
تیرے ممنون ہیں مسجد و مندر دونوں

تجھ سے معمور ہوئے تہذیب کے سب گہوارے
تیری کاوش کا نتیجہ ہیں تمدن سارے

اپنی فطرت میں تکبر ہے یہ مجبوری ہے
ورنہ جو کرتے ہیں انسان وہ مزدوری ہے

تو نے فطرت کے ذخیروں پہ کیا ہے قبضہ
تیرے ہاتھوں سے تو بجلی کا اثر ہے پیدا

جوش ایثار کی راہوں میں دکھایا تو نے
اپنے مقصد کے لئے خون بہایا تو نے

اس غریبی پہ بھی تیرا ہے اثر لوگوں پر
آج بھی تیری حکومت ہے کئی ملکوں پر

تو نے دنیا میں کیا کام بہت سا لیکن
آریادرت میں بیدار تو ہوگا کس دن

فکر فردا نہیں عزت کا تجھے پاس نہیں
اپنی حالت کا یہاں کچھ تجھے احساس نہیں

ایسی محنت پہ بھی افلاس سے رشتہ جوڑے
تیری تقدیر میں لکھا ہے کہ پتھر ہوڑے

خود فراموش نہ بن بندۂ زر گھبرا کر
وقت آیا ہے تو کچھ جوش عمل پیدا کر

Marfat.com

شمس

سید عبدالرحیم ——— ۱۲۶۳ھ میں تولد ہوئے، چونکہ والد کا سایہ کمسنی ہی میں اٹھ گیا تھا۔ اس لئے سید عبداللہ صاحب سید نے جو آپ کے حقیقی بڑے بھائی تھے پرورش کیا اور تعلیم دی ۱۲۸۵ھ سے آپ نے شعر کہنا شروع کیا اور سخنور سے اصلاح لینے لگے، سررشتہ آبکاری سرکار عالی میں ملازمت کر لی، سکندرآباد میں آپ نے سخنور مرحوم کے ساتھ ساتھ شعر کی خدمت کی اور ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ کو انتقال کیا۔

هم بھی چلے ہیں سب کیطرح قتل گاہ میں　　پھرتا ہے کون دیکھیے اونکی نگاہ میں
حاسدوں نے مری اے شمس بہت سر پٹکا　　نہ زبان آئی مری اور نہ فصاحت آئی
شمس دعویٰ کمال اچھا نہیں　　آدمی کو چاہیئے جھک کر چلے
اب شمس کا اٹھتا ہے جنازہ کوئی دم میں　　ہو گی بھی اگر دیر تو دو چار پہر کی
یاد آرہا ہے شمس خدا مغفرت کرے　　تھیں خوبیاں ہزار وہ اک جان ہار تھا

شمس

محمد شمس الدینخاں ——— عدالت جاگیر تیموری کے ناظم اور اچھے شاعر ہیں،

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں جو میری فنا کے بعد　　اب کون آنیوالا ہے پیکِ قضا کے
ای ضبط عشق دیکھ ترے ہاتھ شرم ہے　　آمادۂ جفا ہیں وہ عہدِ وفا کے

Marfat.com

شمشیر

محمد عبدالکریم خاں —— عثمان آباد کے متوطن تھے ابتداً محکمہ کوتوالی میں ملازم ہوئے اور تدریجی ترقی کرتے ہوئے کوتوال بلدہ کے جلیل القدر عہدہ تک پہونچے اور خان بہادر کے خطاب سے سرفراز ہوئے ۱۳۲۱ف میں ناظم کروڑگیری ہوئے اور وہاں سے وظیفہ پر سبکدوش ہوکر اپنے وطن جارہے اور وہیں انتقال فرمایا آپ کو شعر وسخن کا بہت شوق تھا ایک دیوان ۱۳۴۳ھ میں "متاع المعرفت دیوان شمشیر" کے نام سے ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ میں (۱۴۰) صفحات پر حکیم محمد عاشق حسین آلتف ابوالعلائی کی فرمائش پر چھپا ہے۔ آپ کا کلام تصوف کا بہترین نمونہ ہونے کے علاوہ بلند تخیل، صاف ستھری زبان اور بندش الفاظ کا اعلیٰ نمونہ ہے، آپ کی اور بھی تصانیف "شمشیر بے نیام" وغیرہ چھپ چکی ہیں، ۱۳۴۴ھ میں انتقال ہوا، نمونۂ کلام یہ ہے،

بارش مجھے شراب کی آنے لگی نظر | مستی میں میں نے نام جو لیا شراب کا

دل بلبل بستانِ مدینہ ہے ازل سے | صحرا سے اسے کام نہ کہسار سے مطلب

جویا تری رحمت کے ہیں محشر میں الٰہی | کرتے ہیں گنہ ہم تجھے غفار سمجھ کر

ہو جاؤں مست جب مری آنکھوں کو دید ہو | قامت کو دیکھ لوں تو قیامت بپا کروں

پرہیز نہ کر بادہ پرستی سے خبردار | لے نقد کبھی اور کبھی دام کئے جا

پتے پتے سے عیاں شانِ حقیقت تیرا | بوٹی بوٹی میں تجھے رنگ بدلتے دیکھا

Marfat.com

ہوا ہے عالمِ پیری سے ہاتھ میں رعشہ
کہاں فسانۂ عہدِ شباب لکھتے ہیں

آنسوؤں نے گناہ دھو ڈالے
آبِ رحمت نہیں تو پھر کیا ہے

شوق

غلام محمد عرب ——— اُردو فارسی شعر خوب کہتے تھے، دونوں زبانوں میں دیوان مکمل کر کے چھپوانے کے بعد آٹھ دس سال ہوئے کہ انتقال کیا حیدرآباد کے رہنے والے اور معتمدی عدالت و کوتوالی و امورِ عامہ کے صیغہ دار تھے،

تماشا دیدنی ہے دیکھ لو اللہ کی قدرت کا
کہ ہر سنگِ دکن اب آئینہ ہے زیب و زینت کا

مچی ہے دھوم ہر جا شاہ کی مسند نشینی کی
جہاں میں شور ہے ہر سمت عثمانی خلافت کا

نہیں ہے کام جز مدحت سرائی اور کچھ اپنا
وظیفہ مل گیا ہے شوق اب تو حسنِ خدمت کا

شوق

برہان الدین احمد ——— مدرسہ وسطانیہ شورا پور ضلع گلبرگہ شریف کے مدرس اور اچھے شاعر ہیں،

ہر دم یہی خیال ہے عہدِ وفا کے بعد
داماں صبر چھوٹ نہ جائے جفا کے بعد

راحت میں ہے رفیق تو مونس ہے رنج میں
ہمدم نہ ہوگا کوئی دلِ مبتلا کے بعد

دل سے مرے نکال نہ پیکانِ آرزو
کچھ تو رہے خلش نگہِ فتنہ زا کے بعد

یارب مریضِ عشق کو ہرگز شفا نہ ہو
یہ غم نصیب شاد نہ ہوگا شفا کے بعد

Marfat.com

شوق

عبدالحمید ـــــــ پنجاب کے بی۔ اے (آنرز) ہیں، صوبہ گلبرگہ شریف میں کسی مدرسہ کے صدر مدرس ہیں، نفسیات پر ایک مختصر سی تالیف بھی طبع ہو چکی ہے،

عجب انداز ہیں امید بھی نومیدی بھی　　کبھی صورت کو دکھانا کبھی پنہاں ہونا
ہے رہ عشق میں اس بات کی حاجت سبکو　　اک پتنگے کیطرح سوختہ ساماں ہونا

شوکت

احمد علیخاں ـــــــ حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ کے مرید اور مولوی علی رضا خاں مرحوم ایم۔ اے سابق رکن ہائیکورٹ سرکار عالی کے فرزند تھے، شعر خوب کہتے تھے کسی کے شاگرد نہ تھے، ۱۳۴۵ھ میں زندہ تھے،

لگاؤ دلکا ہو گر کسی سے　　تو چین کیونکر ہو خواب کیسا
دل وہ جلجائے نہ جسمیں تیرے عشق کی آگ　　سر نہ باقی رہے جس میں نہ ہو سودا تیرا
پگھل بھی ہیں مری ہڈیاں حرارت سے　　عجب کرشمہ ہے دیتی نہیں دکھائی آگ
ہوا چاک وحشت میں ایسا گریباں　　نہ جائے رفو ہے نہ سینے کے قابل

شہرت

میر اعجاز علی ـــــــ کاکوری (لکھنؤ) کے سادات اور شرفا سے تھے، ابتدائی تعلیم و تربیت حیدرآباد میں پائی اور فوج میں ملازم ہو گئے، باقاعدہ کے کپتان ہو کر وظیفہ پر سبکدوش ہوئے اور شہزادگان بلند اقبال کے اتالیق بھی رہے، نظم د

Marfat.com

نثر دونوں پر خاصا عبور تھا' اخبار حسن کار میں مضامین بہت لکھتے تھے شہباز بلند پرواز
کے نام سے فکاہیہ شعر بھی کہتے تھے'
۱۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو یکایک انتقال کیا' امجد صاحب جو آپ کے شاگرد رشید ہیں
آپ کا دیوان چھپوانے والے ہیں'

کس کو بہلاؤں کبھی باغ کبھی صحرا میں ‖ دل ہی چھوٹے تو بھی زلف دوتا سے پہلے
دینے والے تو بہت دیکھے غنی ہوتے ہیں ‖ صدقہ دیتے ہیں فقیر انکو صدا سے پہلے

آئینہ جس سے خجل ہو جائے ایسا دل بنا ‖ خود وہ کہدیں اب میری تصویر کے قابل
قصر گنبد مسجد اور مندر نہ او غافل بنا ‖ دلمیں گنجائش دو عالم کی ہو اپنا دل

رکھتا ہے کون لطف و تلافی کی آرزو ‖ کچھ رحم کیجیے ستم نارواکے بعد

اب تو اللہ ہی نگہبان تیرے سودائی کا ‖ پھر ہوا شورہ صحرا میں بہار آئی

بہت دولت ہی اطمینان ہی بیکار رہتے ہیں ‖ نہیں ہے کوئی بیماری مگر بیمار رہتے ہیں
ترقی کی ہی دھن جنکو کہاں نیند انکو آتی ہی ‖ وہ سوتے بھی ہیں تو انکو تو دل بیدار رہتے ہیں
نہ دردِ قوم ہی دلمیں نہ پاس ملک و ملت ہے ‖ مگر ہم شائق سیر گل و گلزار رہتے ہیں
نہ ذوق شہسواری ہے نہ شوق تیغ بازی ہی ‖ وہ کیف علم ہی ہم رات دن سرشار رہتے ہیں
تپنچہ تیغ کیا گھر میں مرے لکڑی نہیں شہرت ‖ مگر ہاں میگزین اخبار کے انبار رہتے ہیں

شہید

نواب شہید یار جنگ بہادر ——— حیدرآباد کے قدیم اور اعلیٰ گھرانے کے

بزرگ ہیں، غزل، مرثیہ اور سلام خوب کہتے ہیں، مددگار صدر محاسب سرکار عالی اور والاشان نواب معظم جاہ بہادر کے سکریٹری بھی ہیں، کہنہ مشق اور اچھے شاعر ہیں، حضرت نظم طباطبائی سے تلمذ تھا،

آمادۂ وفا ہوئے ترکِ جفا کے بعد — اب ابتدا ہوئی ہے مگر انتہا کے بعد
آسان نہیں ہے منزلِ الفت کا راستہ — ہر ہر قدم نزولِ بلا ہے بلا کے بعد
دیکھا گیا نہ حال مریضِ فراق کا — رونے لگے وہ منہ کو پھرا کر دعا کے بعد
ول شبِ فراق نے قسمت جگا دیا — آئے وہ اپنے وعدہ پہ لیکن قضا کے بعد
اے باغباں بہار پہ اتنا غرور کیا — صرصر بھی چلنے والی ہے بادِ صبا کے بعد
آہیں ذرا جو رک گئیں آنسو رواں ہوئے — بارش نے خوب زور کیا ہے ہوا کے بعد

شیدا

میر محمد علی ـــــ ۱۳۲۹ھ میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، میر عزیز علی صاحب عزیز مرحوم سررشتہ دار عدالت دیوانی ضلع بیدر کے فرزند ہیں حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی ۱۳۴۴ھ سے شعر کہہ رہے ہیں، میر غضنفر علی صاحب ... سے تلمذ ہے طبیعت میں چونچلا ہے، شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

اک سانپ لوٹتا ہے دلِ بیقرار پر — آتی ہے یاد جب تری زلفِ رسا مجھے
رسوا کیا، خراب کیا، در بدر کیا — کیا کیا ترے عشق نے دکھلایا مجھے
سب شیدا ہیں اے شیدا کسی کے حسن پہ — میرا دل، میرا جگر، میری نظر، آنکھیں مری

تجھسے ہی بڑھکے مرے حقمیں وفادار ہے یہ | تو گیا دل سے مگر تیری محبت نہ گئی

شیدا

عبدالعزیز ——— انٹر میڈیٹ کالج ورنگل کے لکچرار ہیں، شعر بہی اچھے کہتے ہیں،

نظر کرم سے آج تو مجھکو نواز دے | بس ایک ہی مراد ہی اور مدعا ہے ایک
بدلے وفا کے جور و ستم کب روا ہی دوست | تیری تو طرز سارے جہاں سے جدا ہی ایک
شیدا کیطرح تجھکو نہیں گے نہ با وفا | مسلک ہے سب کا ایک، نہ ہی مدعا ہی ایک
غش کہا کے گرے موسیٰ کچھ بن نہ پڑا ان سے | جب طور پہ ہلکی سی تنویر نظر آئی
بس ایک ہی سجدہ میں کافور ہوئے سب غم | دہلیز کی مٹی بہی اکسیر نظر آئی

شیدا

شیخ احمد ——— دکن ہی کے رہنے والے ہیں پربہنی میں مقیم ہیں شعر بہی اچھے کہتے ہیں،

بہاتا نہیں ہے کس کو ملک دکن ہمارا | چھوٹے نہ ہم سے یارب پیارا وطن ہمارا
پورے ہوں یا الٰہی اس کے دلی مقاصد | اور خوش رہے ہمیشہ شاہ دکن ہمارا
کیا ہو سکے گی ہمسے توصیف تیری شاہا | کیا ہے زباں ہماری کیا ہے دہن ہمارا
گلہائے وصف عثماں ہر جا کہلے ہوئے ہیں | سرسبز کیوں نہ ہو پہر شیدا چمن ہمارا

Marfat.com

ص

صابر

عبدالوکیل ——— حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں، ہز اکسیلنسی سر مہاراجہ بہادر کے مشاعرے میں شریک رہتے ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

بس جگہ لیلیٰ نہیں ناقہ نہیں محمل نہیں — ہاں مگر اب مثل مجنوں کوئی اہل دل نہیں
ٹمٹما سا کیا یہ پروانوں کے دم کے ساتھ تھا — ہے وہی محفل مگر اب رونق محفل نہیں
ہے اسی اک آخری ہچکی میں روداد حیات — بے مروت اب تو سُن، یہ شکوہ باطل نہیں

صابر

سید محمد انوار اللہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے نوعمر شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں، صوبہ داری گلبرگہ شریف کے صیغہ دار ہیں،

بے چینی بڑھ گئی ہے دلِ ناصبور کی — تڑپا رہی ہے یاد کسی رشکِ حور کی
تنگ خلق ہوں کہ میں جاتا ہوں جس طرف — آتی ہے اس طرف سے صدا دُور دُور کی
صابر اگرچہ تیرے معاصی ہیں بے شمار — حد ہی نہیں ہے رحمت ربِ غفور کی

Marfat.com

صابر

نعیم الدین حسین ——— غلام نبی صاحب سابق پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ کے فرزند نو عمر شاعر ہیں، مشاعروں میں غزل پڑھتے ہیں، رشید ترابی اور آزاد انصاری سے مشورہ کرتے ہیں،

خون ہاتھوں میں ملا میرا حنا سے پہلے
عذر و عمدوں کا کیا اسنے وفا سے پہلے

دم رفتار اٹھاتے ہیں وہ لاکھوں فتنے
حشر ہوتے ہیں بپا روز جزا سے پہلے

قتل کا ڈھنگ نکالا ہے نیا قاتل نے
مار ڈالا نگہ ہوش ربا سے پہلے

صابری

مرزا بشیر احمد ——— سرکار عالی کے منصف عدالت تھے، اب وظیفہ پر سبکدوش ہو کر مطب کرتے ہیں شعر بہی خوب کہتے ہیں خصوصاً نعت سے بڑا شغف ہے، منقبت بہی کہتے ہیں،

کوئی بتلادے کسی کی شان میں
لحمک لحمی نبی نے ہے کہا

سننے والوں پر یہ فرض عین ہے
دونوں نامو نپر کہیں صل علی

تجہکو دلیے ہی جو نسبت صابری
آج دونوں ناموں کا عقدہ کہلا

صادق

میر جعفر علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور جامعہ عثمانیہ کے اولین طیلسانیوں میں سے ہیں، آجکل کسی سمستان کے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں شـ

Marfat.com

بہی خوب کہتے ہیں،

حکایت مختصر یہ ہے مری حال پریشاں کی
بنیں گرد بیاباں جو بہاریں تہیں گلستاں کی

چراغ دہر یا شمع حرم پروانہ کیا جانے
نہیں کچھ قید حسن و عشق میں کافر مسلماں کی

کسیکے عشق کی منظور ہمکو پردہ داری ہے
وگرنہ لے چکے ہوتے خبر ابتک گریباں کی

تیری کافر نگاہوں کا یہی عالم رہا چندے
تو پہر مجہسے حفاظت ہو چکی بس دین ایمان کی

صادق

محمد عبد الغنی ——— ضلع ناندیڑ میں وکالت کرتے ہیں، شعر بہی خوب کہتے ہیں،

مٹ مٹکے ہم بنے ہیں زمانے میں بار بار
ہم کو حیات تازہ ملی پہر فنا کے بعد

پیدا ہوا حیات کا ساماں زہے نصیب
دو ہاتھ دفا ہیں بڑی التجا کے بعد

مجکو ملادو خاک میں لیکن یہ سوچ لو
کس پر جفا کروگے مری جاں فنا کے بعد

کس اشتیاق سے لیا رحمت نے گود میں
مجرم کو انفعال ہوا جب خطا کے بعد

صبا

غلام علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں کبھی گلدستوں میں آپکا کلام نظر آتا ہے، شعر خوب کہتے ہیں،

آتش ہجر جلا دیتی ہے سب کچھ لیکن
وصل کی ایک رہا کرتی ہے حسرت دل میں

اسکے جانیسے ہو کیا حال خدا ہی جانے
جسکے آنیسے بڑہی جاتی ہے فرحت دل میں

دل اسے پیار کرے اور اسے ڈہونڈیں آنکہیں
جسکے لب پر نہ تبسم نہ مسرت دل میں

Marfat.com

نیّر

نظام الدین خاں —— نواب صادق جنگ بہادر حلم مرحوم کے صاحبزادے اور نہایت اچھے شاعر ہیں،

کیوں انکو فکر جور ہو اتنی جفا کے بعد — کچھ اور انتہا بھی ہے اس انتہا کے بعد
پھر دل پہ ہاتھ رکھنے کی زحمت وہ کیوں کریں — اب درد کا علاج ہو انکی دوا کے بعد
مدت سے سوگوار ہو دنیائے عاشقی — اب کسکو ڈھونڈتے ہیں وہ اہلِ وفا کے بعد
اپنی وفا پہ ہم تو پشیماں ہو چکے — ہیں آپ کیوں خجل ستمِ ناروا کے بعد

صدر

شاہ محمد اکرام الحق —— قدوسی گھرانے سے ہیں وعظ بھی کہتے ہیں اور شاعر بھی بڑے اچھے ہیں، یو۔پی کے رہنے والے ہیں مگر مدت سے دکن میں ہیں

صدر ہیں شاد شاہ عالی گہر — آصف وقت بر سریر زر
زور دست اور صاحب وقعت — جسکا ہے جشن جوبلی گھر گھر
۶۷۷
ہو فزوں اوج اختر اقبال — عمر دے اور ایزد برتر
۴۵ ۱۳
دُرفشاں صدر اس پہ تاج گہر — خلعت لاجوردی سے در بر
۴۵ ۱۳

صدق

سید تصدق حسین —— جائس کے رہنے والے ہیں میں ایک سال

Marfat.com

دکن میں ہیں، گورنمنٹ ہائی اسکول کے مدرس ہیں، نہایت قابل شاعر ہیں نظم اور غزل خوب کہتے ہیں،

کہا میں نے یہ پردہ چشم مردم سے بشر ہو کر
کہا پھر کیا بپا کردوں قیامت جلوہ گر ہو کر
کہا میں نے کہ دل پتھر ہے شاید ان حسینوں کا
کہا پھر دل میں گھر پتھر کے پیدا کر شرر ہو کر
کہا میں نے وہ اپنے قول تم نے سب بھلا ڈالے
کہا سہو و خطا سے کون خالی ہے بشر ہو کر
کہا میں نے کہاں حسن خم ابرو کہاں خنجر
کہا یہ بھی پری بنجائیے گا زیب کمر ہو کر

صدیقی

خواجہ عبد العلی ——— حیدرآباد کے رہنے والے دفتر تحصیل عنبر پیٹھ کے صیغہ دار ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

سالِ نو کی ہی خوشی چاہ بھی ہے پیار بھی ہے
تم بھی ہو ہم بھی ہیں بلبل بھی ہی گلزار بھی ہے
دل مرا نذر ہے فرمائیے منظور حضور
باوفا بھی ہے یہ اور عاشقِ سرکار بھی ہے

صغیر

محمد حبیب الدین ——— ۱۳۰۰ھ میں حیدرآباد میں تولد ہوئے آبائی وطن قندہار ہے جہاں پر آپ کی زمینداری بھی ہے اور قضاۃ کی معاش بھی حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی اور شعر بھی کہنے لگے ابتدائے مشق ہی سے پنڈت ــــ بھاں (صوفی شمس الحق سجاد علی) میکش تھانوی سے مشورہ کرنے لگے، حضرت احمد کلیم اللہ سے بیعت کی، میکش کی وفات کے بعد سے کیفی سے تلمذ اختیار کیا، دیوان مکمل کیا ہی،

Marfat.com

خود پرستی نے مری کی یہ عطا نعمت مجھے
تیری ہر شے میں نظر آنے لگی صورت مجھے
میری تنہائی میں پوشیدہ ہیں حسن آرائیاں
انجمن کا لطف دیتی ہے مری خلوت مجھے
حق پرستی اصل میں صورت پرستی ہے مری
جستجو ہے اس کی صورت کی بہر صورت مجھے
کون ہوتا نذر تجدید ملک میرے سوا
دی ہے صورت آفریں نے اپنی ہی صورت مجھے

صفی

محمد بہاؤالدین —— (بہبود علی) حکیم منیر الدین صاحب مرحوم کے فرزند ہیں، ۲۶ رجب ۱۳۱۱ھ کو اورنگ آباد میں تولد ہوئے، سات سال کی عمر میں حیدر آباد آئے اور مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم پانے لگے، مدرسۂ طبیہ میں شریک ہو کر تکمیل نصاب کیا مگر امتحان نہیں دیا، بہبود علی نام آپ نے خود رکھ لیا ہے، نسباً شیخ صدیقی ہیں، بچپن ہی سے شاعری کا شوق ہے، ابتداً ضیا دہلوی کو اپنا کلام دکھایا، پھر ظہور احمد دہلوی سے مشورہ کرنے لگے ان کے بعد فروغ سے تلمذ اختیار کیا، ۱۳۳۶ھ سے کیفی کو اپنا کلام دکھانے لگے، ۱۳۳۸ھ میں کیفی نے انتقال کیا، اور آپ نے اپنے طور پر غزل کہنا شروع کیا گویا کم و بیش دو سال تک کیفی کی شاگردی کی اور اس عرصے میں چند ہی غزلیں دکھائیں،

صفی آج حیدر آباد کے واحد غزل گو شاعر ہیں وہ غزل کو صرف غزل کی حیثیت سے کہتے ہیں، جذبات بالکل فطری، معاملہ بندی میں لطافت، زبان میں سلاست، محاورہ میں چستی اور روزمرہ نہایت صاف ہوتا ہے حد درجہ تیز، پر

Marfat.com

ذہین سیاح منکسر المزاج لاابالی اور رند مشرب ہیں، یار باشی میں فردِ، دل بافتگی میں اپنی آپ نظیر، رات کے راجہ ہیں اگر آپ کی گل افشانئ گفتار دیکھنی ہو تو کوئی رات کو دیکھے،

حیدرآباد کا شاید ہی کوئی بدنصیب ایسا ہو جس کے کان آپ کے کلام سے ناآشنا ہوں، کئی ایک غزلیں ریکارڈ بھی ہو گئی ہیں،

بس اب راضی خوشی سے اپنے مرنا ہی بہتر ہے — یہ دنیا جسمیں دنیا جی رہی ہے موت کا گھر ہے
ہوا کرتے ہیں ظلم و جور بھی دلکش حسینوں کے — جو سب کے واسطے ہی عیب انکی حق میں زیور ہے
عدو نے بھی اڑائی ہیں ادائیں دل لبھانے کی — ستمگر جو تیری صحبت میں بیٹھا ہی ستمگر ہے
زرِ گل کیلئے گل کو بھی چھوڑا ورنہ سب کہتے — کہ یہ اللہ کا بندہ نہیں ہے بندۂ زر ہے
گنہگاروں پہ اپنی رحم کرلے داورِ محشر — قیامت اور کسی میں پریشاں ہوں وہ مضطر ہے
ہیں کم سے کم زیادہ سے زیادہ عشق کے معنی — سمجھنے والوں کو اک لفظ بے سمجھوں کو دفتر ہے
صفیؔ کو طفلِ مکتب جانتے ہیں اسلئے شاعر — کہ ہر اک شعر اسکا بچے بچے کی زباں پر ہے

دغریبوں سے خفا ہونے بگڑنے والے — کہہ دیا کس نے تراچاہنے والا میں ہوں
حسن والوں میں تو ہر اک نے خدائی کی ہے — نہیں معلوم کس اللہ کا بندہ میں ہوں

دل جو دیا دل کے لئے غم دیا — زخم دیا زخم کو مرہم دیا
جانتے ہیں وہ کہ میں آزاد ہوں — پھر مجھے جو کچھ بھی دیا کم دیا
عشق میں نشاش بہت کم سہی — مے نے مجھے کیف بہت کم دیا

Marfat.com

آپ نے بخشا دلِ سوزاں مجھے — یا کسی کافر کو جہنم دیا؟
شکر ہے دل اسنے دیا ای صفی — اور نہایت خوش و خرم دیا
صمد

محمد عبد الصمد — قصبہ مکاراج پیٹھ تعلقہ میدک کے رہنے والے اور دفتر بند وبست علاقہ جاگیرات میں ملازم ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

غیرتِ گلزار ہے یوں حیدرآباد دکن — کھل رہی ہے ہر کلی بن کر تمنائے دلی
یہ دعا ہے بچے بچے کی زباں پر اے صمد — ہو مبارک شاہِ عثماں کو یہ سلور جوبلی
۱۳۵۵ ھ
صمد

صمد رضوی — مشہور ہیں پورا نام اور حالات معلوم نہ ہو سکے، جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

دامن کوہسار ہو چادر سبزہ زار ہو — پاس ہی جوئبار ہو، موج بھی بیقرار ہو
بلبل دلفگار ہو نکہت گل نثار ہو — آتشِ لالہ زار ہو چاروں طرف بہار ہو
میرا وہاں مزار ہو میرا وہاں مزار ہو
پھیلی ہو بو چمن چمن پھول ہوں مثلِ سیم تن — گونجتا ہو گلوں کا بن اس پہ طیور نغمہ زن
غنچے بھی کھول دیں دہن دیکھکے بادۂ کہن — جبکہ شفق وہ گلبدن چرخ پہ آشکار ہو
میرا وہاں مزار ہو، میرا وہاں مزار ہو

Marfat.com

صمصام

آقا عباس شیرازی ـــــــ آقا سید عبداللطیف کے فرزند ہیں جو اپنے ایک اخبار "سیدالاخبار" کی وجہ سے حیدرآباد میں بہت مشہور ہیں، صمصام کی ولادت حیدرآباد ہی میں ہوئی، فارسی مادری زبان ہے مگر اردو بھی خوب بولتے ہیں اور شعر بھی اردو میں اچھے کہتے ہیں، ڈاکٹر الم سے تلمذ ہے،

ہر کوئی ہی دو جہاں میں نوحہ خوانِ کربلا　　کیا قیامت ہے خدایا داستانِ کربلا
دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں تیغِ رنج سے　　خون کے آنسو رلاتا ہے بیانِ کربلا
دیکھنا جنت میں لے لیکے مزے کس شوق سے　　جام کوثر پی رہے ہیں تشنگانِ کربلا
راہِ حق میں جان دیکر کیسی میٹھی نیند ہے　　سوتے ہیں خاکِ تپاں پر کشتگانِ کربلا

تمنا

احمد حسین ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے ہیں غزل خوب کہتے ہیں،

یہ مستی سلامت یہ لغزش مبارک　　ادھر بھی ہاں کہ چلا آرہے گا
یہ رنگیں ادائیں یہ بیتاب نظریں　　کہاں بجلیاں آج برسائے گا
کہاں دہرِ فانی کہاں عالمِ دل　　مجھے ڈھونڈئیے گا تو کھو جائیے گا
فراموش کردینگے ہم دین و دنیا　　اگر بھول ہی سے وہ کچھ یاد آئیے گا

Marfat.com

ضامن

سید محمد ضامن کنتوری ——— مولوی سید محمد کاظم حبیب کنتوری کے فرزند
ہیں ۶ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ کو کنتور میں تولد ہوئے خانگی طور پر مختلف بزرگوں سے تعلیم
پائی اور کمسنی ہی میں اپنے والد کے ہمراہ حیدرآباد آگئے، پھر علیگڈھ جا کر انٹرنس
کامیاب کیا اور واپس آکر نواب محبوب یار جنگ ناظم الملک بہادر کے کتب خانہ کی
ترتیب کے لئے مامور ہوئے اور پھر صرفخاص میں ملازم ہو کر سررشتہ تعلیمات میں
منتقل ہوگئے، ۱۳۲۵ف میں دارالطبع میں منتقل ہوئے اور مدت تک منتظم کی
حیثیت سے کارگزار رہ وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ بڑے اچھے شاعر اور انشاپرداز ہ
نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت ہے، انگریزی نظموں کا ترجمہ بڑی عمدگی سے
کرتے ہیں دو دیوان اور کئی ایک تصانیف شائع ہو چکی ہیں، ۱۹۱۰ء میں بر
سے ایک ماہوار رسالہ استبصار کے نام سے جاری کیا اور ۱۹۲۳ء میں لسان الملک
نامی رسالہ حیدرآباد سے اجرا کیا یہ دونوں رسائل معیاری تھے اور بڑی محنت سے

Marfat.com

مرتب کئے جاتے تھے،

آپ نہایت منکسر المزاج، ہمدرد، ملنسار، اور خلیق بزرگ ہیں شعر خوب کہتے ہیں اور پڑھنے کا انداز بھی دلکش ہے حیدرآباد میں آپ کے شاگردوں کی تعداد خاصی ہے،

دل میں جو اک شگاف سا ہے ۔۔۔ اس رخنے سے کوئی جھانکتا ہے
چلتی رہتی ہے سانس ہر دم ۔۔۔ یعنی ہر کارۂ قضا ہے
سو جان سے بیدلی کے صدقے ۔۔۔ اب دل ہے نہ دلکا مدعا ہے
میں بھی میری وفا بھی جھوٹی ۔۔۔ جو آپ کہیں وہی بجا ہے
ٹوٹے سب آسرے جہان کے ۔۔۔ مالک بس تیرا آسرا ہے
پوچھو ضامن سے عشق کے راز ۔۔۔ یہ قطرۂ بحر آشنا ہے

ضیا

شہزادہ حافظ مرزا منیر الدین ضیا دہلوی ـــــ آپ مرزا رحیم الدین حیا کے فرزند اور تیموری شہزادوں میں سے ہیں تخمیناً پچاس سال سے حیدرآباد میں ہیں بلکہ حیدرآباد ہی کو وطن بنالیا ہے، صدر محاسبی سے ملازمت کا تعلق تھا اور اب وظیفہ پر سبکدوش ہوگئے ہیں عروض کے بڑے ماہر ہیں مدت ہوئی تحقیقات ضیار کے نام سے ایک مختصر رسالہ شائع کر چکے ہیں،

مجھے آجائے ہوش ایسی پلا اے پیر میخانہ ۔۔۔ سمجھ سکتا ہوں کہ ہم ہوں کر دوں تو قیر میخانہ

Marfat.com

کوئی گلرنگ خوشرو مغبچوں میں ہو گیا شامل
مثال آفتاب اب چمکے گی تقدیر میخانہ

ہمیشہ بیخود مے ہوں مری کیفیت ایسی ہے
کہ گھر میں بت تو میخانہ میں اک تصویر میخانہ

سوائے ذکر میونوشی نہیں آتی مجھے کچھ بات
نہیں ہے اور کچھ لب پر بجز تقریر میخانہ

ضیا پرہیزگاری قید ہے بنجاؤ مت ایسا
خرید و ساز میخواری کرو تدبیر میخانہ

ضیغم

محمد عبداللہ خاں ——— نواب محمد صلاح خاں کے فرزند ہیں آپ کے اجداد کابلی تھے عہد شاہی میں لکھنؤ آکر خدمات جلیلہ سے سرفراز ہوئے لکھنؤ کا قندھاری انہیں کا بسایا ہوا تھا جو غدر میں برباد ہو گیا، ۱۲۹۱ھ میں صلاح خاں صاحب کے انتقال کے بعد ضیغم نے لکھنؤ چھوڑا اور حیدر آباد آرہے، اور اپنے خالو آنریبل نواب سر شرف الامراء کے سی، ایس، آئی، کی صاحبزادی سے شادی کی، سرکار عالی سے منصب جاری ہوا اور آپ نے حیدر آباد کو وطن بنالیا، ۱۳۰۱ھ سے عباس علیخاں شمشاد کی صحبتوں میں شعر گوئی شروع کی ۱۳۰۹ھ تک نیاز احمد ہوش بریلوی سے مشورہ کرتے رہے ان کے انتقال کے بعد محمد باقر لکھنوی سے تلمذ اختیار کیا، دیوان مکمل اور مردف ہے ایک تذکرہ "یادگار ضیغم" کے نام سے شائع کر چکے ہیں، اسی سال کے قریب عمر ہے، شعر خوب کہتے ہیں، مدت تک مشاعرہ بھی کرتے رہے ہے بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں،

گلوں پر اشک شبنم دیکھ کر بلبل یہ نالے ہیں
مر لول دیکھ تو وہ بھی کوئی چھالو میں چھالے ہیں

Marfat.com

رے پر بھی رہی یادِ مژہ کی رخنہ اندازی — مرے سنگِ لحد میں سینکڑوں سوراخ ڈالے ہیں

لدا ہر چند ہوں کہتی ہے یہ چیں جبیں اپنی — فقیری میں بھی شانِ تمکنت جاتی نہیں اپنی

صور رنگِ وحدت کا سما جاتا ہے جب دل میں — تو صورت آئینہ میں دیکھ لیتے ہیں ہمیں اپنی

تن بدن میں اپنے روشن داغِ سوزاں ہو گئے
ہم سراپا صورتِ سروِ چراغاں ہو گئے

Marfat.com

ط

طالب

نواب عثمان نواز جنگ بہادر ـــــ حیدرآباد کے معزز طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، علم وادب سے دلچسپی ہے کار وزر جیسے خشک عہدے سے سرفراز ہیں مگر شعر بھی کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں،

کیا خبر ان کو کسے ناز وادا کہتے ہیں ‏ ‏ ‏ لوگ نادان ہیں جو اسکو جفا کہتے ہیں
دل ناداں کے ستانے کو جفا کہتے ہیں ‏ ‏ ‏ کیا نہیں جانتے اسکو ہی سزا کہتے ہیں
اے حضور ایسا تو ہوتا نہیں دیکھا ہم نے ‏ ‏ ‏ کہیں اچھا جسے اسکو ہی برا کہتے ہیں؟
بے وفا مجھ کو جو کہتے ہیں بجا اور درست ‏ ‏ ‏ یہ تو معلوم ہو پھر کس کو وفا کہتے ہیں

طالب

محمد سراج الدین ـــــ مولوی کمال الدین صاحب مرحوم رکن پائیگاہ کے فرزند تھے، تاریخ پر خاصا عبور تھا، نظام علیخاں شیر جنگ "میر عالم" کے مبسوط سوانح حیات شائع کئے بڑے اچھے مضمون نگار اور شاعر تھے، عروض کے ما

Marfat.com

سراج الدین طالب

Marfat.com

Marfat.com

اور شعر بھی کہتے تھے ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء کو انتقال کیا۔

جفا میں ستم کی سرافرازیاں ہیں ــــ وفا شرط مشروط جانبازیاں ہیں
نہ الفت کی باتیں نہ دلسازیاں ہیں ــــ بتو تم میں فقط کچھ نظربازیاں ہیں
قدم سے ترے شور محشر بپا ہے ــــ ستمگر یہ کیا فتنہ پردازیاں ہیں
نشیمن پہ بجلی گری فصلِ گل میں ــــ فلک کی یہ خانہ براندازیاں ہیں

طاہر

ملک طاہر ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے شریف اور قدیم گھرانے سے ہیں، بچپن سے شعر و سخن کا ذوق ہے، شعر بہت کم کہتے ہیں، مگر اچھے کہتے ہیں آج کل مدرسہ دار العلوم سے ملازمت کا تعلق ہے۔ نہایت شریف، یار باش اور مرنجان مرنج بزرگ ہیں، فنون لطیفہ سے بھی لگاؤ ہے،

جا کے موسیٰ تو فقط طور پہ کرتے تھے کلام ــــ عرشِ اعظم پہ گئے شاہِ ہدیٰ شام کے بعد
مانگ لو صدقہ میں اس صاحبِ معراج کے آج ــــ ہوگی مقبولِ خدا سب کی دعا شام کے بعد

چاند شرمائے مہ جبیں ایسا ــــ تو نے دیکھا فلک! حسین ایسا؟
بڑھ کے خورشید سے ضیا پائی ــــ داغ الفت کا ہے نگیں ایسا

طاہر

محمد طاہر علی ــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

ہم سمجھتے ہیں انہیں شافع محشر اپنا ــــ مظہر خاص جنہیں کہتا ہے داور اپنا

Marfat.com

در احمد کی جبیں سائی جو حاصل ہو ہمیں
پھر یہ سمجھیں گے کہ ہے اوج پہ اختر اپنا

نذر سرکار ہو ہر وقت درود اے طاہر
لایق پیش کشی ہے یہی گوہر اپنا

طیب

غلام طیب ـــــــ بی، اے، ال، ٹی، اورنگ آباد انٹر کالج کے لکچرار ہیں شعر خوب کہتے ہیں آپ کی بڑی لمبی لمبی نظمیں اورنگ آباد کے سہ ماہی رسالہ اردو میں طبع ہوتی ہیں، ایک نظم بادل کا ایک بند یہ ہے،

گگن میں پھیلا رچی ہوئی ہے
برات ساون کی آرہی ہے

گھٹا میں بجلی چمک رہی ہے
نکالے گھونگٹ دلہن کھڑی ہے

امنڈ امنڈ کر بلا کے بادل
پرانے فتنے جگا رہے ہیں

پہار کو گڈگڈا رہے ہیں
جنوں کے شانے ہلا رہے ہیں

طیب

طیب علی ـــــــ سکندرآباد میں رہتے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

وہ گئے دن کہ تھی دنیائے محبت دلمیں
اب نہ ارمان کوئی باقی ہے نہ حسرت دلمیں

دیکھے بھالے کی محبت ہی محبت ہے کوئی
نہیں رہتی کبھی منہ دیکھے کی الفت دلمیں

مجھکو خاک اور میری خاک کو برباد کیا
پھر بھی باقی ہے ستمگار کدورت دلمیں

Marfat.com

ظریف

محمد عبدالقادر —— قدیم دکنی اور منصبدار ہیں، ۱۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر پائی اور شعر کہنے لگے حضرت عیش سے تلمذ ہے، طبیعت اچھی پائی ہے، کلام میں خاصا رنگ ہے ابھی ابتدا ہے یقین ہے کہ اگر مشق جاری رکھیں تو اچھے شاعر ہوں گے، حیدرآباد میں اپنے رنگ کے یہ ایک ہی ہیں۔

فیشن اچھا نہ اسکا احسان اچھا — لیڈی اچھی نہ اسکا ارماں اچھا
یورپ کے حسینوں پہ عبث مٹتے ہو — باہر کے ولی تے گھر کا شیطان اچھا

ہوتے ہیں حسینوں کے کنائے ہی غضب کے — سفاک یہ ہوتے ہیں بڑی چال کے ڈھب کے
دل لینے کو ظالم نے بلایا تھا یہ لکھ کر — بائیسویں کو آئیے کونڈے ہیں رجب کے
غیر رہتا ہے جو اس بانی بیداد کیساتھ — یعنی فرعون رہا کرتا ہے شداد کے ساتھ
غیرِ دل کی تو خوشامدیں کر جوتیاں اٹھا — احسانِ اقربا کا نہ بارِ گراں اٹھا
تلخی و شیرینی ہوتی گر لبِ معشوق میں — کہیں پر مکھیاں مچھر یہ مچھر بیٹھتے

Marfat.com

محبت ہو بیوی کی دل میں نہ کیونکر — یہ جنت سے لایا تھا دادا ہمارا

یہ اس کی نزاکت کا ادنیٰ اثر ہے — کہ دل بن گیا ہے بتاشا ہمارا

جا کے میخانہ میں بے کیف چلے آجانا — شیخ کو ہمنے جب ہی تو خرِ عیسیٰ جانا

حال دل میرا پڑھے جاننے والے آئے — تم نے جانا ہی تو کیا بھینس کا انڈا جانا

دامِ تزویر میں تم آ گئے جو دشمن کے — اسلئے ہم نے تمہیں اُلّو کا پٹھا جانا

خدا جانے یہ خمیازہ ہے کس حُسنِ عقیدت کا — چُرا کر لے گیا مسجد سے کوئی جوتیاں میری

سنتے ہیں کل جو عقد ہوا تھا ظریف کا — وہ بھیڑ تھی کہ جوتے پہ جوتا سوار تھا

دال روٹی ہی ملے گر عزت و توقیر سے — میں یہ سمجھوں گا کہ بریانی ملی تقدیر سے

دُبلے پتلے سے نہ کیوں بہتر ہو معشوقِ جسیم — ایسا ہوتا ہے ڈبل روٹی کا میٹھا کھیر سے

Marfat.com

ع

عابد

میر عابد علیخاں بہادر صولت جنگ ـــــــ حیدرآباد کے قدیم شرفا سے تھے طبیعت میں انکسار، ہمدردی، ملنساری بہت تھی میر محمد علیخاں ناظم مرحوم کے ماموں تھے استاد داغ سے تلمذ تھا، مذاقِ عابد، یادگارِ عابد، نغمۂ رنج، نامۂ عشق، کلیاتِ عابد، چار دیوان طبع ہو چکے ہیں، چمنستانِ وحدت، آئینۂ ارشاد کے نام سے دو مجموعۂ انتخاب الگ شائع ہوئے ہیں، شعر خوب کہتے تھے پر گو تھے کلام بے عیب ہوتا تھا، ۵ رمضان ۱۳۳۷ھ کو انتقال کیا،

تجھ کو کوثر ہو مبارک ناصح | مجھ کو ہے شربتِ انگور پسند
شیفتہ ہیں جو تمہارے رخ کے | کیونکر آئیگی انہیں حور پسند

ذرا دیکھو تو کیا اونچا ہوا نخچیر کا رتبہ | اٹھا کر لے چلا صیاد اسکو پشتِ توسن پر

کعبہ کو چلے تھے دیر پہونچے | جاتے تھے کدھر کدھر گئے ہم

تیر پر تیر لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے | دل یہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

Marfat.com

عابد

قاضی محمد زین العابدین —— حیدرآباد کے قدما اور شرفا سے ہیں، حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی اور سیول سروس کامیاب کرکے ملازم ہوگئے آج کل محکمۂ مال میں اول تعلقدار ہیں، نہایت ذی خلق، منکسر مزاج، شریف علم دوست نوجوان اور شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

وطن میرا تھا قریہ اور میں تھا ایک دہقانی — لڑکپن کھیل ہی میں گزرا کیا گر کچھ تو جو پائی
جوانی میں چلایا ہل دیا کھیتوں کو بھی پانی — بہر صورت گزاری، ہو گرانی یا کہ ارزانی
غلامی کا خیال آیا نہ آیا کچھ حکومت کا — نہ کچھ تھا امتیاز آزاد تو یا قوم و ملت کا
نہ پروا مفلسی کی تھی نہ لالچ مال و دولت کا — تقابل غیر سے کرتا نہ تھا میں اپنی حالت کا
مگر انسان تھا اور فطرت انسان رکھتا تھا — جگر کے پاس اک دل، دل میں اک ارمان رکھتا تھا
جو گھر میں جسم تو کھیتی میں اپنی جان رکھتا تھا — پہیلے بھولے ہی اک فکر میں ہر آن رکھتا تھا

عابد

مرزا عابد علی بیگ —— حکیم مرزا قاسم علی بیگ اخگر کے فرزند اور معتمد مالگزاری سرکار عالی میں ملازم ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

حرم میں دیر میں تھے آستاں نشیں برسوں — تو دل میں تھا تجھے ڈھونڈا کیے کہیں برسوں
ستم اٹھاتے ہیں عادی ہیں ظلم سہنے کے — رہا ہے دشمن جاں آسماں زمیں برسوں
دل میں درد آنکھوں میں آنسو ہیں لبوں پر فریاد — مشغلہ ہے یہی ہم کو شب تنہائی کا

Marfat.com

عابد

حکیم سید محمد عابد — مہتمم شفاخانہ و طبیہ کالج میں بھی طب پر لکچر دیتے تھے۔ بڑے اچھے شاعر تھے۔ ستمبر ۱۹۳۷ء میں انتقال کیا۔

حال وہ پوچھتے ہیں مجھ سے تو رو دیتا ہوں
ضعف اتنا ہے کہ یارا نہیں گویائی کا

بزم زندوں کی ہے نالہ میں کہہ دیتا ہوں
اب مناسب نہیں لینا تجھے انگڑائی کا

عاجز

محمد قدرت اللہ — عیش کے شاگرد ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

ایک میں ہی ہوں کہ رکھتا ہوں محبت دل میں
ایک تم ہی ہو کہ ہے مجھ سے کدورت دل میں

آنکھ میں جلوہ ترا لب پہ مرے یاد تیری
میرے سر میں ترا سودا تیری الفت دل میں

آہ کیسا نکلے ہی کیوں لب پہ نہ چھالا آئے
جبکہ ہو شعلہ فشاں آتش فرقت دل میں

سر گیا ہی تو ترے عشق کا سودا نہ گیا
دل گیا ہی تو رہی تیری محبت دل میں

عارف

میر لطف علی — قاضی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم کے فرزند اور سلسلۂ ابوالعلائیہ میں بیعت ہیں آپ کے اجداد عہد اورنگ زیب میں دکن آئے تھے آپ کے ایک جد اعلیٰ قطب شاہی دور میں دیوان رہ چکے ہیں جن کا نام [illegible] علی اکبر تھا آپ پر اب تک معاش قضاء پرگنہ [illegible] بحال ہے [illegible] فارسی و عربی پڑھی ہے (۴۷) سال کی عمر ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں ریاض [illegible] سے تلمذ ہے

Marfat.com

ایک مختصر سا دیوان طبع ہو چکا ہے، اور فرہنگ عثمانیہ ایک دفتری اصطلاحات کی لغت بھی طبع ہو چکی ہے، نہایت سیدھے سادھے یار باش بزرگ ہیں راقم الحروف کے خاص کرمفرما ہیں،

جو دل رکھ کے دلدار نے شرم رکھ لی　　بڑی بات کی یار نے شرم رکھ لی
میرے دل کی کچھ بھی نہ تھی قدر و قیمت　　مگر اک خریدار نے شرم رکھ لی
سیہ کاریوں سے خجل ہم تھے لیکن　　مدینے کے سرکار نے شرم رکھ لی
واعظ تو ذکر جنت و دوزخ کا چھوڑ دے　　کیا ہوگا کیا خبر تجھے روز جزا کے بعد
جبین شوق کو ٹھوکر لگا دے　　مری بگڑی ہوئی قسمت بنا دے
نگاہ ناز سے بجلی گرا دے　　کسی کا خرمن ہستی جلا دے
نہ چھوٹے میکدہ مرکر بھی ساقی　　مری مٹی کا پیمانہ بنا دے
الٰہی بنجائے مقتل طور سینا　　نقاب رخ اگر قاتل اٹھا دے
عجب کیا ہے خدا ملجائے اسکو　　خودی اپنی اگر عارف مٹا دے

عاقل

فخرالدین ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے عربی، فارسی، انگریزی سے واقف تھے، ٹیوشن بھی کرتے تھے اور کتب فروشی بھی، چوک میں ایک چھوٹی دوکان، کتابوں کی تھی نہایت اچھے شاعر اور با مذاق بزرگ تھے ستر سال سے زاید عمر پاکر تین چار سال ہوئے کہ انتقال کیا،

Marfat.com

میر لطف علی - عارف

Marfat.com

Marfat.com

ایک سے ایک زمانے میں حسین اچھے ہیں
اپنی نظروں میں سمائیں جو نگیں اچھے ہیں
دل میں ہے حسرت و ارماں و تمنا کا ہجوم
ان مکانوں میں جو رہتے ہیں مکیں اچھے ہیں

یہ روشن ہے کہ روشنداں نہیں اس میں بے مطلب
شرارت سی شرارت ہے یہاں تاکا وہاں جھانکا

دن کو بھی تو رہو سورج کی طرح پہلو میں
چاند کی طرح سے تم رات کو آتے کیوں ہو

عاقل

محمد عاقل علیخاں ——— اورنگ آباد کے شریف گھرانے سے تعلق ہے اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

طوفان ہے قطرہ قطرہ میرے سیل اشک کا
دریا ہے موجزن مرے چشم پرآب میں
اے انقلاب دہر یہ کیسی ہے منصفی
رہتے ہیں بوم گنبد افراسیاب میں
پیتا ہوں شوق یاد میں اک رشک ماہ کی
ساقی شراب دے قدح آفتاب میں

عالی

حسب اللہ خاں ——— نواب مظفر جنگ بہادر مرحوم کے فرزند اور حیدرآباد کے مشہور امیر حمید الدولہ کے پردتے تھے، عربی، فارسی کے منتہی اردو کا مذاق بڑا پاکیزہ تھا، حضرت طباطبائی مرحوم سے مشورہ کرتے تھے فن عروض پر ایک کتاب بھی طبع ہو چکی ہے نہایت زندہ دل اور شریف الطبع شاعر تھے حضرت

Marfat.com

حضرت تمکین کاظمی کے قریبی عزیز تھے اور ان دونوں میں بڑا خلوص تھا،
دس پندرہ سال پہلے سرور نگر میں انجمن ارباب اردو قائم کی تحفہ ماہوار ایک
مدت تک اپنے ذاتی سرمایہ سے نکالتے رہے،
۱۹۳۶ء میں بعارضہ سکتۂ قلب انتقال کیا،

کہتے ہیں مست باغ ہے میخانۂ بہار — فنجانِ گل کو سمجھے ہیں پیمانۂ بہار
اوراق گل پہ ہے خط ریحاں لکھا ہوا — عالیؔ چمن میں آیا ہے پروانۂ بہار
وعدہ وصل کو وہ حشر پہ ٹھہرا کے چلے — مجھ کو دھوکا یہ ہوا وعدۂ فردا سمجھا
شغل مے شب کو ہوا ور دن کو عبادت ای شیخ — ایک نے اسکو برا ایک نے اچھا سمجھا
عشق میں ہو گئی ہر عقل بھی اندھی زاہد — عیب کیا عشق بتاں میں جو خدا را سمجھا

عالی

راجہ نرسنگ راج بہادر —— راجہ گردہاری پرشاد باقیؔ عرف بنسی راجہ
کے فرزند ہیں آپ کے جد اعلیٰ آصف جاہ بہادر کے ہمراہ دکن آئے تھے، اور بڑے
بڑے عہدوں پر سرفراز رہے آپ کے والد راجہ باقیؔ مشہور صوفی اور شاعر تھے،
آپ علاوہ اپنی خاندانی جاگیر اور اعزاز کے مہتمم ٹپہ خانہ جات ریلوے بھی ہیں،
شعر نہایت اچھے کہتے ہیں عربی، فارسی، اردو اور سنسکرت میں عالمانہ تبحر رکھتے
ہیں، نہایت با مذاق اور مخیر بزرگ ہیں،

حامی جہاں میں کون مرا کردگار ہے — ہم جھر کی نظر تو مرا بیڑا پار ہے

Marfat.com

غیر کے دکھ درد میں انسان اگر شامل نہیں ۔۔۔ خاک کا تودہ ہے وہ عالی کسی قابل نہیں
ہیں گل و گلشن وہی لیکن نہیں لطفِ بہار ۔۔۔ یار محفل میں نہیں تو رونقِ محفل نہیں
چاہتا تھا جس دوا کو اب نہیں اس کی تلاش ۔۔۔ درد تو باقی ہے لیکن اب مرادِ دل نہیں

کوئی پرواہ نہیں آہ و فغاں کی ۔۔۔ خدا رکھے جوانی اس جواں کی
کہوں کیا شان میں کوچے بتاں کی ۔۔۔ بلندی ہے زمیں میں آسماں کی
ہمیں تو وہ حسین ہے سب سے پیارا ۔۔۔ نظر ترچھی ادا ہو جس کی بانکی

عالی

محمد اسمٰعیل خاں ——— خورجہ ضلع بلند شہر کے رہنے والے ہیں ایک مدت سے حیدرآباد میں ہیں، شعر خوب کہتے ہیں مہاراجہ بہادر کے مشاعرے میں عموماً شریک ہوتے ہیں،

کہوں میں حال دل کہنے کے یہ قابل نہیں ۔۔۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں قابو میں میرے دل نہیں
سناؤں درد دل کی میں کہانی آپ کو ۔۔۔ آپ کے سننے سنانے کے تو یہ قابل نہیں
کیوں نہ آنے دو آئی ہے اگر فصلِ بہار ۔۔۔ اب کہاں وہ ولولے وہ تم نہیں وہ دل نہیں
ہو گر چشمِ بصیرت سے تو کھل جائے ابھی ۔۔۔ میرے ان کے درمیان پردہ کوئی حائل نہیں

عبرت

عبد الرسول ——— گلبرگہ شریف کے باشندے تھے نظامت عدالت گلبرگہ کے محافظ دفتر تھے شور مرحوم سے شاگردی کی نسبت تھی شعر خوب کہتے تھے نعت گوئی

Marfat.com

کا بہت شوق تھا۔ پانچ چھ سال ہوئے کہ گلبرگہ ہی میں انتقال کیا'

حور و غلماں کا نہ ہے ساتھ لحد میں یارب
تیرا بندہ ہوں میں عادی نہیں تنہائی کا

دیکھنا وہ لئے جاتے ہیں عدم کو احباب
کہ جنازہ ہے مرا یا تری رسوائی کا

عبدالسلام

عبدالسلام انصاری ——— یوپی کے باشندے مسلم یونیورسٹی کے گریجویٹ اور ایل ایل۔بی ہیں۔ ابتداً تعلیمات میں مدرس تھے' اب تقریباً آٹھ دس سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ وکالت کر رہے ہیں۔ نہایت ذی خلق ذکی اور فہیم شاعر اور وکیل ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں'

ہاں مغنی طرب اب ہیں شایان ہی در نگ
جشن برپا ہے بجیں زیر و بم دیوق و چنگ

پیدا ہو ساز طرب سے ہو صدا دل خوش کن
سن کے صوت طرب افزا ہو ہر اک دل میں امنگ

مژدہ سالگرہ ہے کہ نوید جاں بخش
واہ کیا صوت طرب زا ہے کیا پیدا رنگ

میر عثمان علی شاد' نظام آصف جاہ
صاحب تاج دا کلیل د سریر و اورنگ

عبدالعزیز

محمد عبدالعزیز ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور علیگڈھ کالج کے بی۔اے' بی۔ٹی ہیں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں' آجکل ورنگل انٹر کالج کے پرنسپل ہیں۔

زندگی کا عجب مزا ہوتا
قیس سا تو جو باوفا ہوتا

عشق کی قدر اور زاہد کو
کاش یہ امر واقعا ہوتا

Marfat.com

سنگ در ہی مجھے بناتا اگر — میں در یار پر پڑا ہوتا
میری کشتی کا اس خدائی میں — اے خدا کوئی ناخدا ہوتا

علیق

سید محمد انور الدین —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

چارہ سازی بھی کریں آپ مسیحائی بھی — سر سے بیمار کے ٹلتی ہے کہیں آئی بھی
محفل یار سے نکلے تو کہا دل نے چلو — دیکھ لیں ایک نظر کوچۂ رسوائی بھی
غیر کا دخل نہیں میں ہوں تصور ہے ترا — خلوت خاص ہے کیا گوشۂ تنہائی بھی

عتیق

محی الدین خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور مقید کے شاگرد ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں

مجھ کو واللہ عجب صبر و سکوں ہے حاصل — عشق احمد ہے کہ اللہ کی رحمت دل میں
جاؤں اس شان سے محشر میں مزا آجائے — ہاتھ میں دامن حضرت تو ندامت دل میں

عثمان

میر عثمان خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے بزرگ ہیں مدت سے صدر محاسب سرکار مبارک رہے۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں،

مدینہ کو چلا ہوں زائروں کا قافلہ لے کر
اکیلا میں نہیں ہوں ساتھ اک بستی کی بستی ہے

Marfat.com

عثمان

محمد عثمان ـــــــ عثمان صحرائی کے نام سے مشہور ہیں گلبرگہ شریف کے رہنے والے ہیں، وہیں تعلیم و تربیت پائی ۱۳۲۹ف میں گلبرگہ سے ایک ماہوار رسالہ بھی جاری کیا تھا، شعر بھی اچھے کہتے ہیں ایک نظم رقاصہ کا ایک بند نقل کیا جاتا ہے،

رنگین فضائیں ہوں پورب کی ہوائیں ہوں
کوئل کی نواز ہوں فطرت کی ادائیں ہوں
معمور ہوں نظارے
ہوں بکھرے ہوئے تارے

عجیب

محمد حسین ـــــــ نائب قاضی شہر حیدرآباد ہیں محلہ حسینی علم میں جتنے نکاح ہوتے ہیں آپ ہی پڑھاتے ہیں اور شعر بھی خوب کہتے ہیں،

تم سے توقعات رکھیں کیا وفا کے بعد ہاں، دلسے دے رہے ہیں دعائیں دغا کے بعد
دیکھیں دغائیں میری جو اسنے جفا کے بعد شرمندہ ہو گیا ستمِ ناروا کے بعد
تیرا علاج اے دلِ بیتاب کیا کروں آہِ رسا کو بھیج رہا ہوں صبا کے بعد

عادل

اکثر مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں،

محویت ایسی ہی دیکھ کے صورت دلمیں رہ گئیں حسرتیں اپنی شبِ وصلت دلمیں

Marfat.com

واعظا منع نہ کر رندوں کو مے پینے سے — کر دعا یہ کہ ہو توفیق و ہدایت دل میں

عریاں

حیدرآباد کے ایک مشہور ڈاکٹر ہیں آپ کے بزرگ دہلی کے متوطن تھے آپ بچپن میں دہلی سے حیدرآباد آئے عمر یہیں گذاردی اب تو حیدرآباد کو وطن بنالیا ہے، طبیعت اچھی پائی ہے شعر و سخن کا ذوق بھی ہے ریختی ہزل اور فکاہیہ اشعار خوب کہتے ہیں اپنے رنگ کے ایک ہی شاعر ہیں،

تماش بینی تری بدولت ہماری اب جان پر بنی ہے
ہزار افسوس کیا خبر تھی کہ بخت کو ہم سے دشمنی ہے
غضب کی سینے میں سنسنی ہے

سیاہ رنگ اس پہ زرد آنکھیں جو سنگ اٹھا دو تو منہ چھپایا
اٹھا ہونٹ موٹے ذرا سی گردن وہ پستہ قد بھینس کی بنی ہے
یہ میری معشوق ڈھونگی ہے

بہت گیا ہوا میں اس کے پیچھے مجھے تو ہوتا ہے اب تو ڈر سے
لگے میں منہ لگا دو میرے نہیں تو اس کی لگتا ہے
اب کیا اب وقت بیاں کی نہ ہے

رہے ہم طالب دیدار کے وعدہ — دیا تھا واں تجھ بت نے سا ہو
مگر تو چل دیا یہ کہہ کے ظالم — دیات عاشقاں بر شاخ آہو

Marfat.com

یہ میرا چاک گریباں ہے کچھ نہیں لہنگا — کہ جی میں آئی تو تم نے سیا سیا نہ سیا
تمہاری پھر گئی آنکھوں نہیں شکل اے عریاں — کسی نے کی جو مرے آگے بہوت کی تعریف

برا زمانہ ہے آپس کی جوت رہنے دو — بہگاؤ سر سے مسانوں میں بہوت رہنے دو
ہمارے چہروں پہ خاک تیمم آئے نظر — تم اپنے جسم پر اپنی بہبوت رہنے دو
زمانہ بھولو نہ اکسیر کا ابن اکبر کا — ہمارے ذمے یہ بار ثبوت رہنے دو

چوسے تو نے بہت لب زنگیں — جن پہ رہتی نہیں مسی کی دھڑیاں
چل چھوڑ دے نہ عاقبت کو بھول — گلگوں کی بنیں گی اب بڑیاں
گلرخوں کا خیال چھوڑ عریاں — چھوڑ جنت میں جا کے پہلجھڑیاں

محبت اس کو کہتے ہیں محبت ایسی ہوتی ہے — ادھر گل کی کلی چٹکی ادھر دم نکلا بلبل کا

دلِ غم دیدہ حبب چشم سیہ کے بوسے لیتا ہے — تو پھر وں چشم یار دشمنِ دل ہا شاد کہتا ہے

عرشی

عبدالرزاق ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور شعر بھی کہتے ہیں۔

میں کیا کہوں جو ربط ہے اس حیلہ ساز سے — دل کو ادا سے عشق کلیجہ کو ناز سے
قدر آئینہ کی پوچھیے آئینہ ساز سے — آئینہ جوڑ جوڑ ہے اک برقِ ناز سے

عروضی

خواجہ معین الدین ——— حیدرآباد کے رہنے والے نوجوان شاعر ہیں قیس حیدرآبادی سے تلمذ ہے شعر خوب کہتے ہیں۔

Marfat.com

خواہش کو اپنی ہم نے دیا مدعا قرار
دل جیسی پاک چیز کو ناپاک کر دیا

زمین د آسمان فرہاد و مجنوں ایک کر بیٹھے
مگر ہم عاشقوں میں سا ہو گئی مشہو گھر بیٹھے

ریختی

کیوں نہ وہ گھل کے غم میں مرجائے
جس کی مرجائے بیٹی جان جوان

کنڈی دروازے کی اندر سے لگالو صاحب
کہیں باہر سے نہ آجائے میرا گھر والا

فکاہیہ

فرشتے موت کے رہتے ہیں اس جا
یہ دفتر نام کا دارالقضا ہے

گھر سیٹھ جی کا سارا پٹاخوں سے جلگیا
اب کی دوالی میں تو دیوالہ نکل گیا

نواب عزیز یار جنگ بہادر

نواب عزیز یار جنگ بہادر ——— نواب فیاض الدینخاں کے فرزند اور نواب مشرف جنگ بہادر کے پوتے ہیں۔ آپ کے اجداد دکن کے قدیم شرفا سے تھے اور حضرت آصف جاہ اول کے ہمراہ دکن آئے تھے۔ آپ کی ولادت حیدر آباد میں ۱۲۹۲ھ میں ہوئی۔ حیدر آباد ہی میں تعلیم و تربیت ہوئی۔ اور آپ ناظم عطیات صرفخاص مبارک ہوئے ۱۳۱۶ھ میں آپ کو عزیز یار جنگ خطاب ملا اور مدت تک اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ رہ کر وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ یورپ کا سفر بھی کیا اور اب علمی ادبی مشغلوں میں وقت گزارتے ہیں۔ بچپن ہی سے شعر و سخن کا مذاق ہے نہایت اچھے شعر کہتے ہیں، اُستاد داغ کے حیدر آباد آتے ہی آپ نے تلمذ

Marfat.com

اختیار کیا اور استادہی کے رنگ میں شعر کہنے لگے، دو تین دیوان طبع ہو چکے ہیں حال ہی میں ایک مجموعہ ڈاکٹر زور نے بھی شائع کیا ہے، شاعرۂ فیض مدت تک آپ ہی کے زیر اہتمام ہوتا رہا، آپ نہایت روشن خیال سنجیدہ اور نیک نفس بزرگ ہیں آپ کا ایک واسوخت بہت مشہور اور بے نظیر ہے،

کچھ قناعت کچھ تواضع چاہیئے ۔۔۔ آدمی اچھے سے اچھا کیوں نہ ہو
خموشی سے میری بہت کام نکلے ۔۔۔ سمجھتا نہیں کوئی کیا چاہتا ہوں
وضعداری گلا دباتی ہے ۔۔۔ منہ سے نالے نکل نہیں سکتے

کچھ اسطرح مرے لب پر خدا کا نام آیا ۔۔۔ ہوا یہ شور کہ موسیٰ کا ہمکلام آیا
محبت تیری کیا تیری وفا کیا ۔۔۔ ذرا پھر تو کہو تم نے کہا کیا
مٹجائے دل سے لذت آزار چھوٹ چھوٹ ۔۔۔ ٹلجائے سر سے ہجر کی آفت غلط غلط

نالۂ دل ہمنوائے لحن مرغ نخل طور ۔۔۔ سیل اشک دیدۂ تر آبشار نغمہ ہے
کیا خبر کیا کہتی پھرتی ہے گلستاں میں صبا ۔۔۔ پھول کی ہر پنکھڑی مست بہار نغمہ ہے

راہ منزل گم اگر ہو جائے گی ۔۔۔ خود طبیعت راہبر ہو جائیگی
جائیگی کیونکر محبت کی خلش ۔۔۔ نوک مژگاں نیشتر ہو جائیگی
سرد آہیں دم بدم اچھی نہیں ۔۔۔ آہ دل کی تیز تر ہو جائیگی
کرچکے پامال فتنے اٹھ چکے ۔۔۔ بیٹھے ہی جاؤ نظر ہو جائیگی

Marfat.com

عزیز

عزیز احمد ـــــــ اُستاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کے صاحبزادے اور اچھے شاعر ہیں

تڑپکے جس پہ وہ برقِ نظر گری ہوگی | جگر کو جان کو دلکو جلا گئی ہوگی
گماں یہ ہوگا ستارے ہیں چاند کے آگے | تمہارے مدمقابل جو آرسی ہوگی
وہ ہم ہیں تشنۂ دیدار دیکھنا حسرت | ہماری پیاس نہ کوثر سے بھی بجھی ہوگی
وہ تیر دل پہ لگا کر بہت پریشان ہیں | کہ راہ پاکے تمنا نکل گئی ہوگی

عزیز

عبدالقادر ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

بے نقاب انکا سرِ بزم نمایاں ہونا | صورتِ آئینہ ہر شخص کا حیراں ہونا
یاس و حسرت میں شبِ ہجر وہ مرنا میرا | اسکا بالیں پہ وہ انگشت بدنداں ہونا

عزیز اللہ

عزیز اللہ ـــــــ نظام کالج کے طالب علم تھے زمانۂ طالب علمی میں نظم خوب کہتے تھے معلوم نہیں اب بھی کہتے ہیں یا نہیں،

انسان

ایک ہستی ہے جہاں میں جسکا انساں نام ہے | زندگی اسکی ازل سے موردِ آلام ہے
دامنِ ہستی میں خوابیدہ فنا کا راز ہے | موت کے مضراب سے پیدا بقا کا راز ہے

Marfat.com

قطرۂ بے مایہ کے مانند ہی جو دہر میں
ڈوبکر موتی جو بنتا ہے عدم کی بحر میں

ایک ہی ہی اسکی گویا انتہا اور ابتدا
یہ خدا سے نکلا تہا اور پہر خدا میں جا ملا

حیف یہ اپنی حقیقت سے نہیں آگاہ ہی
اسلئے یہ معرفت کی راہ سے گمراہ ہے

عشرتی

غلام خواجہ خاں ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں۔

یاد نے اسکی بپا کی ہے قیامت دلمیں
پیار آنکھوں میں ہی جسکی نہ محبت دلمیں

آپ سے کیا میں کسی سے ہی نہیں کہہ سکتا
آپ دلمیں ہیں کہ ہی کوئی مصیبت دلمیں

عشق

محمد حبیب اللہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور دفتر معتمدی صرفخاص مبارک میں ملازم تہے شعر ہی اچھے کہتے تہے۔

فغان بے اثر فریاد بے تاثیر رکھتے ہیں
عجب حسرت تمہاری عاشق دلگیر رکہتے ہیں

ارادہ ہے ملا کر دیکھ لیں حور دں سے جنت میں
کسیکی ہم بہی اپنی پاس اک تصویر رکہتے ہیں

فقط اک تر چہی چتون ہی جو سکو مار رکہتی ہے
بتان نازنیں کب خنجر و شمشیر رکہتے ہیں

بڑی دولت ہے ایدل خاکساری ہی زمانے میں
جو یہ رکہتے ہیں اپنی پاس وہ اکسیر رکہتے ہیں

عظمت اللہ خاں

نعمت اللہ خاں صاحب دہلوی کے فرزند تہے، ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا۔ حیدرآباد آکر ابتداً ہیڈ ماسٹر ہوئے ا

Marfat.com

پھر مددگار ناظم تعلیمات و کمشنر امتحانات سرکار عالی مقرر ہوئے، نہایت شریف نیک دل، پُرخلوص، وسیع النظر شاعر اور ادیب تھے، مضامین نہایت بڑے اچھے لکھتے تھے، ذکاہیہ مضامین آپ کے بڑے اعلیٰ درجہ کے ہوتے تھے، عروض و قافیہ پر بھی عبور تھا، آپ اردو میں ہندی کے بحور استعمال کرنے کے محرک تھے چنانچہ آپ نے ایسی ہی نظمیں کہیں، حیدرآباد کو وطن بنا لیا تھا، دق سے علیل ہو کر اردگیا ورم گئے اور دق جیسے موذی مرض سے شفا پاکر یکایک سکتۂ قلب میں مبتلا ہو کر عین جوانی میں ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ میں انتقال کیا،

"میرے حسن کے لئے کیوں مرے"

بھلے کی تھی نہ برے کی تھی مجھے کچھ جہاں کی خبر نہ تھی
تمہیں عیش ہی کا ہو دھیان تھا تمہیں میری چاہ اگر نہ تھی
"میرے حسن کیلئے کیوں مری نہیں لیتے تھے تمہیں یوں مری"

بہت اپنی چاہ جتا جتا میرے دل کو موہ کے لے لیا
میرے واسطے یہ مشبہت تھی تمہیں زندگی تھی یہ کھیل تھا
میرے حسن کے لئے کیوں مری

مری چاہ بھی بڑی قیمتی میں غریب تھی یہ امیر تھی
تم امیر تھے یہ نہ چاہ ہی میں امیر تھی یہ نصیب تھی
میرے حسن کے لئے کیوں مری

Marfat.com

نہ تھا اس جہان میں آسرا میرا جان تھی یہ جہان تھا
میرے سکھ تمہیں، تمہیں چین تھے تمہیں چاہ ہی یہ گمان تھا
میرے حسن کے لئے کیوں مرے

عظیم

لطیف احمد ——— سادات علویہ سے ہیں آبائی وطن یو پی ہے مگر حیدر آباد میں ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے تعلیم و تربیت یہیں پائی ۱۹۲۶ء سے شعر کہنے لگے یاور علی اعظم کے شاگرد ہیں ڈرامہ نویسی کا شوق بہت ہے ۱۹۳۰ء سے فلمی دنیا میں کھوئے ہوئے ہیں فلم سازی پر تنقیدی اور فنی مضامین لکھ رہے ہیں اس فن کا گہرا مطالعہ کیا ہے ایک مستقل تصنیف بھی فلمیات پر قلم کر چکے ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں، استاد جلیل سے تلمذ ہے، راقم کے شفیق اور کرمفرما ہیں۔

ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی یہ کیوں آ رہی ہے — گھٹا کالی کالی یہ کیوں چھا رہی ہے
چمکتی ہے بجلی یہ آمد ہے کس کی — یہ پی پی کی کیسی صدا آ رہی ہے
اری چپ بھی رہ کالی کوئل خدا را — تری کوک اندر دل کو تڑپا رہی ہے
اپنا شیرازۂ خاطر جو پریشاں ہو جائے — بے خودی اور بڑھے لطف کا ساماں ہو جائے

عفو

سید شاہ ابراہیم ——— حیدر آباد کے قدیم بزرگ تھے، معتمدی تعمیرات ملازمت سے تعلق تھا علم دوست اور شاعر بھی تھے، شعر کم کہتے تھے مگر بہت اچھے

Marfat.com

کہتے تھے، مولوی احمد عارف مدیر روزنامہ صبح دکن آپ کے نواسے ہیں۔ ۸ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ کو آپ نے انتقال کیا۔

غنی ہے ذات خداوند قادر و مختار ہیں اس کے ہم کہ محتاج کافر و دیندار
وہ اسکا فضل ہی ہم پر کہ جو نہیں جس کی ہیں اس کے ہم پہ وہ احسان نہیں ہے جن کا شمار
اسی نے بخشا جہان میں بقدر استعداد بشر کو علم و شرف اور زمیں کو برگ و بار
بقا سخن کو اثر نغمہ کو جدول کو تار گہر کو آب تو شاعر کو طبع گوہر بار

تعلی

علی احمد — استاد جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کے صاحبزادے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

ناز کیا کیا ناوک اندازی پہ ہوتا ہوا نہیں اسکا کشتہ اسکو گھائل بسمل دیکھ کر
اس نے اپنے حسن کا اپنی ادا کا ناز کو کر لیا اندازہ میری حالت دل دیکھ کر

رندوں کا ذکر کیا ہے جب آجاتی ہے بہار زاہد کی توبہ کیا کیا تو ہے ڈوبے شراب میں
کیا دور تھا وہ ہے فراغت کا جو دنوں منہ دیکھتا تھا ہو کے جام شراب میں

عالم

سید شمس الدین محمد — حضرت ... کے ... ہیں طبیعت موزوں پائی ہے شعر بھی خوب کہتے ہیں سلسلہ نظم و نثر خوب جانتے ہیں غزل بھی اچھی کہتے ہیں۔ ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم پائی دفتر دیوانی و مال

Marfat.com

سرکارِ عالی میں ملازم ہیں،

کیوں آنکھ پھری تیری بتِ چشمِ غزالا! کیوں تو نے دلِ علم کو پہلو سے نکا

کیوں خاطرِ نازک میں اسے پہلے جگہ دی کیوں سینۂ پرکینہ میں اس درد کو

کیوں اپنا بنا کر گلِ رخسار کا بلبل کیوں اپنے چمن سے اسے بیطرح

کیوں دستِ حنائی سے تسلی مجھے دی تھی کیوں تو نے مرے خون میں ہاتوں کو

علیم

صاحبزادے میر علیم الدین خان —— نواب منور الدولہ مرحوم کے اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

دستِ قاتل میں چمکتی ہوئی تلوار ہی ہے عاشقِ زار دہر جان سے بیزار ہی ۔

منع کرتے نہیں ہم شوق سے دیکھو موسیٰ یہ تو بتلاؤ مگر طاقتِ دیدار ہی ۔

وعدۂ وصل کے بعد آئی ہنسی یوں تم کو کیا یہ مطلب ہے کہ اقرار ہی انکار ہی ۔

علیم

علیم الدین —— حیدرآباد کے قدیم خاندان سے، جوان صالح اور نفس حاجی پائگاہ سر وقار الامرا میں تحصیلدار ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

جرأت خطا کی بڑھ گئی پہلی خطا کے بعد گویا پھر آرزو ہے سزا کی سزا کے

ہے یہ دعا کہ موت ہی آجائے دل میں پھر کوئی مدعا نہو اس مدعا کے

کسکی مجال ہے کہ یہ کرے اِن سے عرض کون پھر کس پہ ظلم ڈھاؤ گے اہلِ وفا کے

Marfat.com

غمی جو آہ بہنے لگے اشک چشم تر پانی کا رنگ جم گیا آخر ہوا کے بعد

عندلیب

الوہاب —— حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے کہنہ مشق شاعر ، مگر اب کم کہتے ہیں ، محکمہ امورات مذہبی سے ملازمتی تعلق ہے ایک ماہوار رسالہ ایہی مدت سے نکال رہے ہیں ،

ہوا مصروف جب حمد خدائے پاک میں ہوگئی پیدا جلا آئینہ ادراک میں
ے ذرے ہوئے درخشندہ مشت خاک میں چار چاند ا سینے لگاے گنبد افلاک میں

مرتبہ وقت رقم اعلیٰ سے اعلیٰ ہوگیا
خامہ معجز رقم کا بول بالا ہوگیا

اللہ فیض ہے کیا حمد کی تحریر کا بہر تحسین کھل گیا منہ غنچۂ تصویر کا
چوب خشک میں پیدا ہوا تقریر کا اور اب کیا اس سے بڑھکر ہو اثر تاثیر کا

بدلے خاموشی کے پیدا رنگ گویائی ہوا
دو زبانوں سے قلم مداح یکتائی ہوا

عیش

محمد عرف شرف الدین —— حیدرآباد کے رہنے والے اور زیرک شاگرد تھے ، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی تھی کہنہ مشق اور بڑے اچھے شاعر تھے تذکرہ ہذا کے دوران میں ۳ ارخورداد ۱۳۵۶ف کو انتقال کیا ،

Marfat.com

آنکھ میں ہی ترا جلوہ تیری صورت دلمیں | لب پہ ہے نام ترا تری محبت دل میں
دفن دل ہی میں ہوا لاشۂ ارمان دلی | ایک چھوٹی سی بنا رکھی ہے تربت دل میں
درد ہے رنج ہے الجھن ہے الم ہے غم ہے | جمع ہے سارے زمانے کی مصیبت دلمیں
او ستمگر تری الفت کا ہو گیا اندازہ | درد ہی ہے تو پیدا اندازۂ الفت دل میں

غیبی

سید غوث الدین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور عدالت ضلع گنجوٹی علاقہ پائیگاہ کے ناظم ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

اپنا ایمان ہے دین اپنا ہے داور اپنا | فکر کس بات کی ہو شافع محشر اپنا
گر غلامی شہ والا کو ہو منظور اپنی | ہو سکندر سے فزوں طالع برتر اپنا

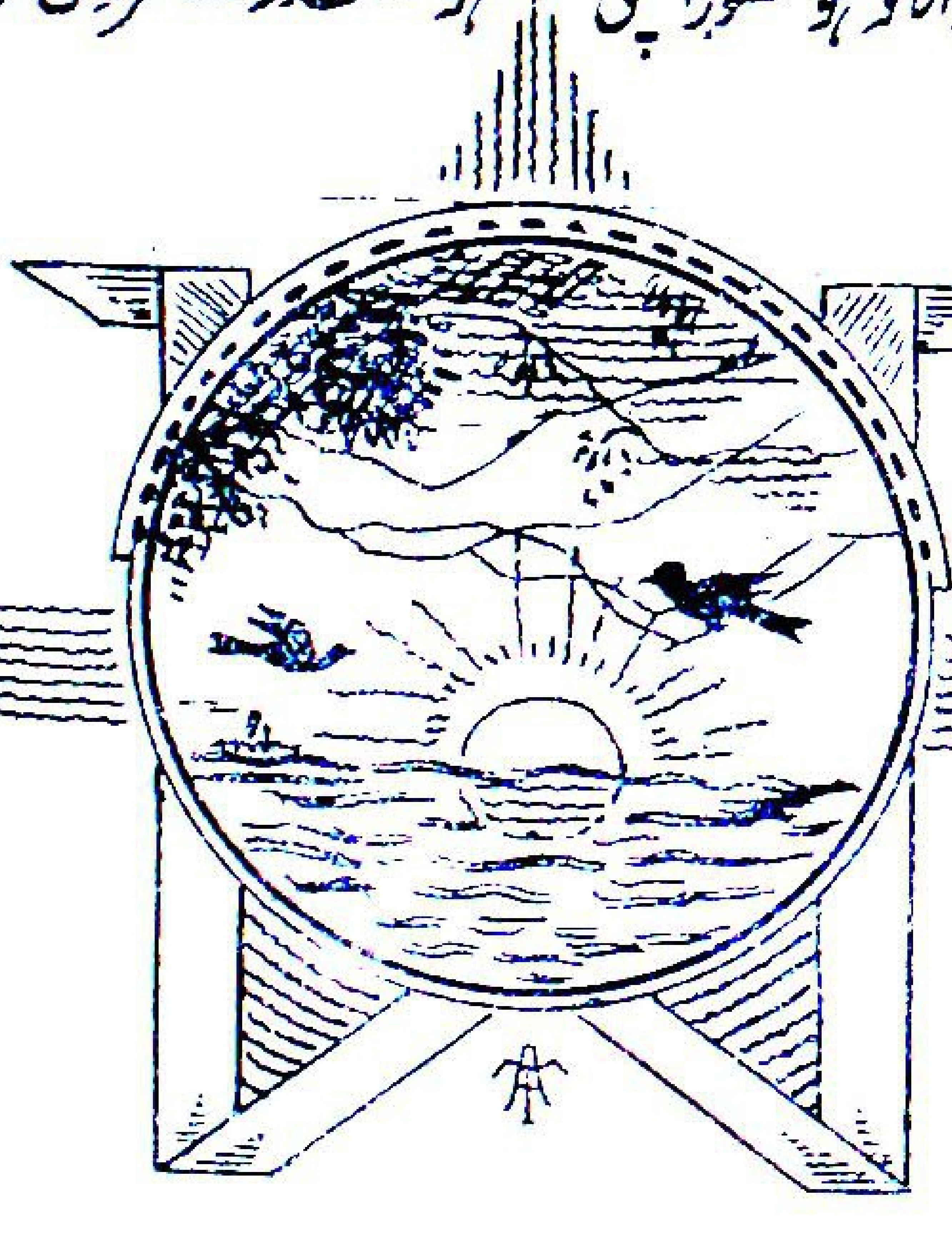

Marfat.com

غ

غازی

صاحبزادہ نواب غازی الدینخاں بہادر ——— نواب ہمایوں جاہ بہادر
کے پوتے اور خاندان شاہی سے ہیں۔ بی، اے، نہایت اعزاز کے ساتھ کامیاب
کیا ہے شعر خوب کہتے ہیں،

سامنے جاتے ہی انکے ہوا حسن کو غضب　　حوصلہ عہد طلب ہو گیا گویائی کا

غربت

محمد میر خاں ——— حیدرآباد کے شرفا سے اور نظام کالج کے فارغ التحصیل
ہیں آجکل غالباً مددگار اکزامنر آف اکاؤنٹس شاخ تعمیرات ہیں، نظم اور غزل
خوب کہتے ہیں مدت تک نظام کالج میگزین کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں،

"نظام کالج"

اے کالج بے مثل اے معیار تعلیم و کمال　　اے شمع تہذیب و صفائے مصلح حسن و خیال
زادہ کہ پر اخلاص ہے اور زندہ دل تیری فضا　　ای دہ کہ پنہاں ہے ترے ہر ذرہ میں اک قہقہا

Marfat.com

بر ہے یہ تیری نذر ہی اور ہے خدا سے یہ دعا / دنیا میں جبتک تو رہے اور فیض تعلیمی ترا
جبتک تری بزمِ حسین اک پارۂ جنت رہے / اسوقت تک یہ پھول تیری ہار کی زینت رہے

غفار

عبدالغفار ـــــ مدراس کے باشندے اور بڑے با مذاق شاعر تھے تجارت کرتے تھے مدراسی زبان میں بڑے دلچسپ شعر کہتے تھے، حیدرآباد کو وطن بنالیا تھا تقریباً دس سال ہوئے کہ یہیں انتقال کیا،

بادام لے بھیجیں کتے صندوق میں بہا کو / سینے میں ہمیں رکھتیں ہنکیوں کو لگا کر
نکو چھیڑ ری ہمنا اے بادِ صبا تو / اول بیچ بیٹھیں ہمیں دلکو جبلا کر
قاصد کو ہمیر ہا بھیجیں سیکل پو بٹھا کو / ادمیوں کو نچاتا ئے انین بندراں بنا کو
مرنے لگیں جوانوں تو ردرد کو میں بولیا / ہائے ہائے تمیں کاں جائیں اجی ہمنا ہمنسا کو
اٹھو آئینگے تو ہم بیر کو دل دیچ ڈالیں گے / تلوار کو رہتیں ہمیں گھس کو گھسا کو
ماندہ پڑ کو مرنے بیٹھوں جاں کنتو جانا نمیں ہر / پیو کو بولو آ دکنا اٹکیا سو دم ہنکیوں میں ہے

غفور

عبدالغفور ـــــ حیدرآباد کے رہنے والے نظامت بندوبست میں ملازم ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

مدتوں سے ہے کسی چاند کی صورت دلمیں / گھر بنائیگی نہ کیوں اسکی محبت دل میں
اب کوئی شوق مرے دلمیں سماتا ہی نہیں / بھر گیا اسطرح کچھ عشقِ رسالت دل میں

Marfat.com

روضۂ پاک پہ اب جا کے فدا ہو جاؤں | روز اٹھتا ہے یہ طوفانِ محبت دل میں
سالہا سال کا بیمار ہوں لیکن پھر بھی | اڑ کے جانے کی مدینہ کو ہے ہمت دل میں

غمگین

سید عبد الصمد ——— جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی اور بڑے اچھے شاعر ہیں، نظم خوب کہتے ہیں۔

مخمور چاند تارے

نوارِ حسن سے سب دریا بہا رہے ہوں | بادل کی چادروں پر موتی بچھا رہے ہوں
آہِ شکستہ پا سے
بیتاب دل کے ذرے کہتے ہیں چپکے چپکے
اے حاصلِ محبت
پیدا مری رگوں میں طوفان ہزار کرنا | رازِ وفا خدارا مت آشکار کرنا
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے
صحرا کی نکہتوں میں کرتے ہیں گدگدی جب | آتی ہے طائروں کو بے ساختہ ہنسی جب
روح فسردگی سے
کہتے ہیں زخم پنہاں تو بھی ذرا ہو خنداں
ہلکا سا اک تبسم
پر دوں پہ چشمِ غم کے کرتا ہے یوں ادائیں | جیسے برستے بادل میں چاند کی شعاعیں

Marfat.com

غنی

محمد ابراہیم ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں چھبیس ستائیس سال کا سن ہے۔ سررشتہ سرکار عالی میں ملازم ہیں عاشق سے تلمذ ہے شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

حرم سے شیخ جو اٹھا تو ہاتھ خالی تھے — میں میکدہ سے لیے ساغر شراب اٹھا

مفلسی میں بھی ہے غنی کا یہ رنگ — رات دن ہیں شراب کی باتیں

نازل ہوں غنی روز نہ کیوں تازہ بلائیں — معلوم ہیں ہم شیفتۂ زلف رسا ہیں

زاہد خشک اور مے نوشی — مردہ دل سے یہ کام ہوتا ہے؟

غیور

سید عابد علی ——— حیدرآباد کے شرفا سے اور طبیب یونانی ہیں آجکل کسی شفاخانہ کے مہتمم ہیں شعر خوب کہتے ہیں نہایت کہنہ مشق اور پرگو شاعر ہیں غزل، قطعہ، مرثیہ، سلام سبھی کہتے ہیں اور ہر چیز اچھی ہوتی ہے۔

ہے جتنا حسن ابھی اتنا غرور باقی ہے — وہ نشہ تو نہیں لیکن سرور باقی ہے

یقین ہو گیا اب میری ہی نجات کا وقت — کہ ایک حور بس اب ایک حور باقی ہے

ہو کر زباں دراز وہ غنچہ دہن ہوا — میں تلخ کام ہو کے بھی شیریں سخن ہوا

زخمی کیا کلیجہ کو اس نے تو ناز تھا — اور میں جو چیخ اٹھا تو دیوانہ پن ہوا

ہائے بے سجدہ بن نہیں پڑتی — کیا خدا نے تمہاری صورت میں

Marfat.com

ف

فاتح

محمود فاتح —— حیدرآباد کے باشندے جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل اور ورنگل انٹر کالج کے مددگار ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

آئی ہے ارضِ دکن پر وہ بہارِ بے خزاں — شاخ پر پتھر کی ہے روئیدگی کا آشیاں
علم کی دیوی کا ہے استھان فرخندہ نشاں — وِدّیا کا تیرتھ سکول ساگر ہو [illegible] رواں

جس سے ہیروں کی چمک کے تاج بھی محتاج ہیں
اس زمیں پر شاہدِ معنی کے ہمراج ہیں

فاروق

فاروق علی —— حیدرآباد کے باشندے اور ایک کارخانہ دار الصنعت کے مالک ہیں صنعتی دماغ پایا ہے مگر شاعرانہ لطافت بھی موجود ہے۔

چشمِ مخمور ہے مستانہ ادا جوشِ شباب — ہے بہت پوشیدہ کوئی عالم تری زیبائی کا
مختصر قصہ ہے یہ زینت و زیبائی کا — تیری زیبائی سے رتبہ بڑھا زیبائی کا

Marfat.com

فاضل

سید قطب الدین محمود علی ——— حیدرآباد کے مشہور امیر (جو بعد کو فقیر ہو گئے تھے) نواب سید غیاث الدین علیخاں کے فرزند اور عالم و فاضل بزرگ پائیگاہ سر خورشید جاہ کے معتمد تھے پندرہ ایک سال ہوئے کہ انتقال کیا، ڈاکٹر میر سیادت علیخاں، ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی، بی۔سی۔ایل۔ ناظم عدالت ضلع محبوب نگر اور ڈاکٹر میر ولی الدین ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی، بیرسٹر ایٹ لا پروفیسر جامعہ عثمانیہ اور حضرت میر قادر علی شاہ آپ ہی کے فرزند ہیں، عربی، فارسی، اردو میں بڑے اچھے شعر کہتے تھے۔

محبت تیری زلفوں سے بت بے پیر کہتے ہیں
جنون عشق کی ہم یاد زنجیر کہتے ہیں

زباں ہی بند ہو جاتی ہے انکے سامنے اپنی
اگرچہ ہم بہت کچھ دعوی تقریر کہتے ہیں

انکی زلفوں سے بپا حشر کا طوفاں دیکھا
جسے دیکھا اسے سودا سے پریشاں دیکھا

عرش سے فرش تک ایسی نہیں ہرگز کوئی شے
موجزن جسمیں نہ کچھ جلوہ جاناں دیکھا

فاضل

حسام الدین ——— حیدرآباد کے مشہور عالم و فاضل اور مشائخ جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر منوسپلٹی کے وارڈ کمشنر ہیں اور شاعر ہیں نعت خوب کہتے ہیں۔

کملی والے اسے خالی نہ پھرانا ہرگز
تیرے دروازے پہ رحمت کا طلبگار آیا

مظہر رحمت غفار جناب صدیق رضہ
جانشین شہ ابرار جناب صدیق رضہ

Marfat.com

بادشاہ بحر و بر حضرت عمرؓ — سید جن و بشر حضرت عمرؓ
نورِ حق مطلع انوار ہیں عثمانِ غنیؓ — مظہر احمد مختار ہیں عثمانِ غنیؓ
ہیں جانشیں مصطفیٰ حضرت علیؑ مشکلکشا — سرتاج و فخر اولیا حضرت علی مشکلکشاؑ

فاضل

میر محمد حسین خاں —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

فکر تحصیل رضائے دوست کے قابل نہیں — جسکو دل کہتے ہیں اہل دل وہ میرا دل نہیں
دردِ دل سننے کے تم ہو کہنے کے ہم قابل نہیں — جاؤ اب وہ تم نہیں وہ ہم نہیں وہ دل نہیں
مانگ دیکھی ہو الگ فرقت کی دیکھی ہو الگ — وہ کھڑی ہیں سامنے اور میرے دلمیں دل نہیں
چشم و ابرو، رُو و مو دندان و لب کا ذکر کیا — تیرا شیدا انکی ہست و بود کا قایل نہیں

فاضل

محمد فاضل —— حیدرآباد کے رہنے والے اور صدر محاسبی سرکار عالی میں ملازم ہیں، ”گلدستہ جشن عثمانی“ کے نام سے ایک ”جوبلی نامہ“ نہایت محنت اور کوشش سے شائع کیا ہے، شعر بھی کہتے ہیں،

جنکا عاشق ہو خدا انکی ہو الفت دلمیں — اپنے محبوب خدا کی ہے محبت دلمیں
کیوں نہ جاں بخش ہو تیرِ مردہ دلونکو ہردم — یا علی کہتے ہی آجاتی ہو طاقت دلمیں
وصل جاناں نہوا وقت وصال آپہونچا — رہ گئی آہ مرے دل ہی کی حسرت دلمیں

Marfat.com

فانی

نواب احمد نواز جنگ بہادر ——— حضرت علوی کے شاگرد اور مرید تھے۔ شعر بھی خوب کہتے تھے۔ دس پندرہ سال ہوئے کہ انتقال کیا۔

جینا تو محبت میں ہے دشوار ہی لیکن — مرنا بھی کچھ اس راہ میں آسان نہیں ہے
کیوں تم پہ فدا ہوتے جو ناداں نہ ہوتے — سچ کہتے ہو کچھ ایسا کوئی ناداں نہیں ہے

فانی

شوکت علیخاں ——— ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوئے، بریلی کالج سے بی۔ اے کیا اور ۱۹۰۱ء میں علیگڈھ سے ایل ایل بی کامیاب کیا۔ لکھنؤ بریلی وغیرہ میں مدتوں وکالت کی چند سال سے حیدرآباد میں ہیں اور تعلیمات میں ملازم ہیں، شعر خوب کہتے ہیں آجکل آپ کا شمار اساتذہ میں ہوتا ہے، نہایت خلیق، ملنسار کم گو اور قابل شاعر ہیں۔

نہ آؤ سامنے لیکن تصور میں تو آؤ گے — یہ آنکھوں کا ہے پردہ دل سے پردہ ہو نہیں سکتا
مرے شوق نے سکھایا اسے شیوۂ تغافل — نہ مجھے نیاز ہوتا نہ وہ بے نیاز ہوتا
نگاہِ دلنوازی کی وہی جانسوزیاں ہائے — رہِ محبت میں تجھے لوٹا شکیب و صبر و قرار مـ
مختصر قصۂ غم یہ ہے کہ دل رکھتا ہوں — رازِ کونین خلاصہ ہے اس افسانے کا
مجھکو مرے نصیب نے روزِ ازل نہ کیا دیا — دولتِ دو جہاں نہ دی اک دلِ مبتلا دیا
کسیکی یادِ مژگاں دلمیں جب نشتر چبھوتی ہے — خلش ہوتی ہے لیکن کسقدر پر لطف ہوتی ہے

Marfat.com

وہ تم کہ تم نے جفا کی تو کچھ برا نہ کیا
وہ میں کہ ذکر کے قابل نہیں وفا میری

تمہیں کہو تمہیں اپنا سمجھ کے کیا پایا
مگر یہی کہ جو اپنے تھے سب پرائے ہوئے

دیا اک جان کے دشمن کو دل اپنا دلیرانہ
یہ ہے اپنی کہانی قصہ کوتہ زندگی بھر کی

کیوں اہل حشر ہے کوئی نقاد سوز دل
لایا ہوں دل کے داغ نمایاں کئے ہوئے

فخرالدین —— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں، مدرسہ مفید الانام میں مدرس ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

بجلیاں گرتی ہیں چل جاتے ہیں خنجر دل پہ
یاد جب آتا ہے ظالم تیری انگڑائی کا

محمد عبدالغفور —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں سررشتہ تعلیمات میں ملازم ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

حجاب دیدۂ منکر نہ اب ہوگی پشیمانی
فروغ قلب حق آگاہ ہے یہ عہد عثمانی

گدا بھی گدا، زلہ ربا ہیں در دولت والے
[illegible] شاہوں کی پیشانی

نہیں کھلتی کسی کے رخ پہ کسریٰ ہو کہ قیصر ہو
اسی دربار سے وابستہ ہے شان جہانبانی

جہان کی برکتیں سب نعمتیں حاصل ہیں عالم کو
سروں پہ سایہ گستر ہے [illegible]

الٰہ العالمین اس کو ہمیشہ شاد و خرم رکھ
رہے ذات اس کی عمر و دولت میں فراوانی

Marfat.com

فدائی

ھدایت محی الدینخاں ـــــــ ناظم دیوانی بلدہ تھے، حضرت معروف علی شاہ فدا کے فرزند ہیں، شعر بہی خوب کہتے ہیں،

آج عالم میں دو عالم کا وہ سردار آیا
جس پہ قربان ہے خدائی وہ طرحدار آیا

زاہدو شکر کرو سید ابرار آیا
مے کشو رقص کرو ساقیٔ خمار آیا

عاصیو مژدہ کہ ہم سب کا خریدار آیا
شافع روز جزا احمد مختار آیا

فرحت

رائے بالا پرشاد ـــــــ حیدرآباد کے تعلیم یافتہ کائستھ گھرانے سے ہیں، جناب مہدی سے تلمذ ہے شعر اچھے کہتے ہیں،

ہرایک پردے میں جسکا ظہور ہوتا ہے
خیال اسکا کہیں دور دور ہوتا ہے

جو دیکھ لیتا ہوں ساقی کی آنکھ متوالی
خمار آنکھوں کو دل کو سرور ہوتا ہے

تم اپنے ہاتھ سے غیروں کو جام دیتے ہو
ہمارا شیشۂ دل چور چور ہوتا ہے

فرحت

مرزا فرحت اللہ بیگ ـــــــ دہلوی الاصل بزرگ ہیں غالب کے خاندان سے اور مرزا راقم کے قریبی عزیز ہیں۔ صوبہ میدک کے سشن جج ہیں، نظم اور نثر دونوں پر یکساں عبور ہے، نثری مضامین کے تین مجموعے اور نظمونکا ایک مجموعہ طبع ہوچکا ہے۔ خوب شعر کہتے ہیں، دکن کو وطن بنا لیا ہے،

Marfat.com

...ہاں کا غم سمٹ کر آدمی کا دل بنا
دل بنا کیا یوں کہو اک عقدۂ مشکل بنا

حُسن ازل سے کل جہاں معمور ہے
پہلے اپنے آپکو تو عشق کے قابل بنا

...جائیں گے یہ اپنی جان پر تُو یاد رکھ
جان نثاروں کو نہ اپنے اسقدر پر دل بنا

...دل سے نہ جو بار امانت اُٹھ سکا
میں اسے ناحق اُٹھا کر ظالم و جاہل بنا

فرحت

...مال خاں ــــــ یو۔پی کے رہنے والے ہیں مدت سے حیدرآباد میں ...مۂ آبکاری کے انسپکٹر ہیں، نظم اچھی کہتے ہیں ایک نظم "فیشن پرست بہنوں ...خطاب" کے چند شعر یہ ہیں،

...ن کی دیوی ہو ہو حُسن کی شہرت بھی
بی۔اے کی سند بھی ہو حُسنِ لیاقت بھی

...یلئے اچھا بنگلہ بھی ہو جنگل میں
ہو سیر کو موٹر بھی اور خرچ کو دولت بھی

...پ کی پروا ہو نہ پاس ہو شوہر کا
خود آنکھ چراتے ہوں سب اہل قرابت بھی

...ے کا تصور تک اک بار نہ ہو دل پر
اس نام کے آتے ہی تغئیر ہو حالت بھی

...ہ فقط ایسی خوش باشوں کو ای فرحت
فیشن میں نکھرنا بھی فیشن کی قیادت بھی

فرخ

...ب فرخندہ یار جنگ بہادر ــــــ حیدرآباد کے قدیم امیر گھرانے سے ...شعر بھی خوب کہتے ہیں،

...ہے تیغ ادا ابروئے خمدار نہیں
ایک تلوار سی تلوار ہے تلوار نہیں

Marfat.com

سادگی یہ ہے کہ سر سینکڑوں کے اڑتے ہیں — تیر ترکش میں نہیں میان میں تلوار نہیں
روز فرقت ہے شب غم ہے غم الفت ہے — کوئی مونس نہیں ہمدم نہیں غمخوار نہیں

فروغ

عبدالولی فاروقی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

نہ میرا بخت بدچمکا نہ بگڑی غیر کی قسمت — فلک نے سینکڑوں نقشے بنائے ہی بگاڑ د
تم نہ الٹو نقاب چہرے سے — دل الٹ جائیگا زمانے کا
تنکے اڑ اڑ کے دے رہے ہیں مجھے — کچھ پتہ میرے آشیانے کا
اے بے نیاز جس کو جو چاہا بنا دیا — دینے پہ تو جو آئے تو تیرے ہزار ہا

فروغ

سید محمد علی ——— رامپور کے باشندے اور مدت سے حیدرآباد میں کسی مد
کے مدرس ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

کیا قیامت ہے کہ دل جینے سے بیزار بھی ہے — اور کبھی مائل لطف نگہ یار بھی ہے
دل مرا آنکھ تیری دونوں میں الفت ہی ہم — کہ جہاں چشم مسیحا میں بیمار بھی ہے
یہی دل ہی جو ہے سرمایۂ عالم کا مآل — صاحب راز بھی ہے کاشف اسرار بھی

فضا

قاضی محمد غوث ——— گھن پور کے قاضی زادے ہیں، سرور آ ذ
کے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع کیا ہے، کوآپریٹیو کے انسپکٹر ہیں۔ شعر بھی خو

Marfat.com

کہتے ہیں،

آہ! یہ برسات پھر یہ سبزہ زار
رت نئی موسم نیا، تازہ بہار

پیلے پیلے پھول پتے سبز سبز
رنگ ریوں میں عروساں بہار

کالی کالی ہیں گھٹائیں چرخ پر
سرزمین باغ میں لطف خیار

دیکھ کر سبزے کی کیفیت فضا
چھا گیا ہے اپنی آنکھوں میں خمار

فضل

محمد عبد المقتدر —— حیدرآباد کے قدیم مشائخ گھرانے کے عالم و فاضل بزرگ ہیں، جامعہ عثمانیہ کے پروفیسر تھے اب وظیفہ لے لیا ہے، شعر بھی خوب کہتے ہیں، خصوصاً نعت،

دیدار یار اٹھ پھر اپنا کام ہے
نعت حبیب پاک ہمارا کلام ہے

دیر و حرم میں کیا ہے کہو شیخ و برہمن
اپنے ہی دل میں دیر ہی بیت الحرام ہے

آراستہ ہے خلد جہنم ہے آج سرد
آتا ہے کون آج یہ کیا انتظام ہے

کسکی امید میں ہیں کھڑے سب گناہگار
عرش بریں کے پاس یہ کسکا مقام ہے

فقیہ

نعیم فقیر احمد —— حیدرآباد کے رہنے والے مدرسہ نظامیہ کے فارغ التحصیل ہیں نظامت نظم جمعیت سرکار عالی میں ملازم اور شعر بھی خوب کہتے ہیں، استاد ظہیر کے شاگرد ہیں استاد نے آپ کو "طوطی ظہیر" خطاب دیا تھا منقبت بھی کہتے ہیں،

Marfat.com

کروں ہی عرض تمنا تو لِسے خاک کروں | ذرا سی بات پہ رہتے ہیں خشمگیں برسوں
پیوستہ انکی تن سے بقا ہی بقا سے ہم | لپٹی ہوئی قدم سے حنا ہی حنا سے ہم
کیوں درد میں ہو فکر ہمیں دفع درد کی | مانوس جب دوا سے شفا ہی شفا سے ہم
ہی عجب حال جنوں میں تیرے سودائی کا | جاہ کا خوف نہ خطرہ اسے رسوائی کا

فوق

نواب میر دوسؔت علی خاں ——— نواب مکرم الدولہ بہادر کے برادر زادے اور نواب میر حسین علی خاں فائق کے فرزند ہیں، صاحبزادے اور مدرسۂ عالیہ کے طالب العلم رہ چکے ہیں، ۱۳۱۳ف میں سرکار عالی میں کار آموز مقرر کئے گئے ۱۳۱۴ف میں جہاندار النساء بیگم صاحبہ محل نواب سروقار الامراء کی جاگیرات کے مددگار مقرر ہوئے، ۱۳۲۱ف میں پولیس ٹریننگ اسکول کامیاب کیا اور حسب فرمان خسروی ابتداءً کوتوالی بلدہ میں اور پھر کوتوالی اضلاع میں کام کرتے رہے، اور پھر وظیفہ لیکر خدمت سے سبکدوش ہو گئے، طبیعت اچھی پائی ہے شعر خوب کہتے ہیں، تاریخ گوئی میں ید طولیٰ حاصل ہے، بعض مادہائے تاریخی نقل کئے جاتے ہیں،

حضرت غفران مکاں دہلی کو تشریف لیجا کر مراجعت فرما ہوئے تو کہا

"سنا دہلی سے حضور آئے ہیں" ۱۳۲۰ھ

نواب سالار جنگ بہادر کی دیوانی کی تاریخ کہی

"ناموریوسف علیخاں آج دیوان ہو گئے"
۱۳۴۳ھ

اپنی بہو بی ساس کی شادی کی تاریخ کہی

"شکر خالق آج شہزادی کا جلوہ ہو گیا"
۱۳۴۴ھ

خود اپنا تبادلہ ورنگل پر ہوا تو کہا۔

"ور علیخاں آج ورنگل چلا گئے"
۱۳۳۹

نواب عنایت جنگ کو فرزند پیدا ہوا تو کہا

"عنایت تم کو اک لڑکا ہوا رب کی عنایت ہے"
۱۳۴۶ھ

رزیڈنسی کے واپسی کی تاریخ کہی ہے۔

"ہیں خوش ہم آج شہ کو یہ رزیڈنسی مبارک ہو"
۱۳۵۲ھ

حضرت ولیعہد بہادر کمانڈر انچیف مقرر ہوئے تو کہا۔

"شہ نے اعظم کو کیا سردار فوج"
۱۳۵۳ھ

مرثیہ بھی بڑا اچھا کہتے ہیں

در فردوس بریں کو در جاناں سمجھا | کوچۂ یار کو میں روضۂ رضواں سمجھا
پھٹی صبح کی جس وقت شب وصلت میں | کسی دیوانے کا میں چاک گریباں سمجھا
آکے کعبے میں صنم نے دیا دھوکا مجھکو | ان کو میں سیدھا سلمان مسلماں سمجھا
سیر کو جاؤ گے بازار تو بک جاؤ گے | کیا کرو گے جو کوئی یوسف کنعاں سمجھا

Marfat.com

سُنتا ہوں فوق سے ہو جو وہ پڑھے ہوئے ہیں
اپنے معشوق کو حل دُر علیخاں سمجھا

فہیم

سید غلام دستگیر ——— دکن کے شرفا سے ہیں، آجکل شاید صوبہ اورنگ آباد میں بسلسلۂ ملازمت مقیم ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

جسے آپ کہتے ہیں دُنیائے فانی
مرے درد و اندوہ کی ہے کہانی

ابھی ایک جنبش سے ہوں لاکھوں بسمل
کوئی تیغ ابرو کی دیکھے روانی

قراں مشتری کا زحل سے ہوا ہے
رقیب سیہ رو ہوا یار جانی

ذرا اپنی آنکھوں سے تم دیکھ جاؤ
میری ناتوانی میری نیم جانی

فیاض

ابو الفیض ——— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں حضرت کیفی سے تلمذ تھا شعر خوب کہتے ہیں آپ کی ایک مثنوی عقد بیوگان کے متعلق بہت مقبول ہوئی۔

رشک فردوس ہے بے شبہ دیار یثرب
ہے نہیں جسکو خزاں وہ ہے بہار یثرب

یاں کی ایذا میں بھی ہے درد محبت کا مزا
پھول کیا ہونگے جو ہوں پھول سے خار یثرب

کوئی میری طرف نہیں مائل
ہائے میں سم نہیں کوئی قاتل

مجھ سے لوگوں کو کیوں یہ نفرت ہے
یہی آئیں آدمیت ہے

کچھ بھی میرا انہیں لحاظ و پاس
میرے غم کا نہیں کوئی احساس

Marfat.com

فیاض

فیاض علی ——— طب یونانی سے واقف اور نظامی سلسلہ میں بیعت
یں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہا ہے جب سے روئے منور نقاب میں | پاتا ہوں اپنی جان تمنا عذاب میں
مانہ بن گئیں تری محشر خرامیاں | اک وہم پڑ گیا ہے قیامت کے باب میں

فیضی

اشرف الدین ——— دکن کے قدیم شرفاء سے اور دھارور کے باشندے ہیں ۱۳۲۵ھ
ں پیدا ہوئے، حیدرآباد میں تعلیم و تربیت پائی، شعر گوئی کا شوق ہوا تو اخلاقی پہلو اختیار کیا
تِ اخلاق کے نام سے نظموں کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا ہے، کسی مدرسہ کے معلم ہیں،

اک دن اک چھوٹا سا لڑکا | سیر کی خاطر باغ میں پہنچا
رنگا رنگی پھول کھلے تھے | فوارے بھی چھوٹ رہے تھے
سبزے کا اک فرش بچھا تھا | لگا ٹہلنے اس پر لڑکا
ننھی سی اک حسین ہستی | اسکے آگے سے جب گزری
لڑکا لپکا تو یہ دیکھا | معمولی سا ہے اک ٹڈا
ٹڈے دیکھے تھے پہلے بھی | جنکی صورت تھی بھونڈی سی
تھی مگر اس کی شان نرالی | سر تا پا تھا شوخ سنہری
رنگین دھبے بازو پر تھے | پر دلکش اور نازک تر تھے

Marfat.com

قابل

بھروں پرشاد ــــــــ حیدر آباد کے کائستھ خاندان کے بزرگ اور ...
لکھنوی کے شاگرد تھے شعر خوب کہتے تھے سنہ وفات معلوم نہ ہوسکا،

ارے کمبخت دل او بے وفا دل — انہیں سے جا کے تو بھی مل گیا ...
حقیقت عشق کی کھلجائے ساری — جو آجائے کسی پہ آپ کا د...
میرا دل لیکے شوخی سے وہ بولا — نیا ہر روز ایسا دے خدا
سُنا ہے جب سے قابل مژدۂ وصل — مثالِ گل شگفتہ ہوگیا ...

قادر

سید قادر حسین ــــــــ حیدر آباد کے رہنے والے اور اُستاد داغ ...
شاگرد تھے ۱۳۵۱ھ میں انتقال کیا، شعر خوب کہتے تھے،

لالہ ہوا گلاب ہوا نسترن ہوا — اک ایک داغ رشک بہار ...
غیروں سے نوک جھوک ہے اپنوں سے چھیڑ چھاڑ — کب تو کسی کا ادب پیماں شکن ...

Marfat.com

رہ رہ کے دے رہا ہے محبت میں گردشیں — دشمن نصیب سے مرا چرخ کہن ہوا
گرد ملال و یاس میں لپٹی ہوئی ہے لاش — ہم بے کسوں کو ایسا میسر کفن ہوا

قاسم

سید محمد قاسم رضوی ——— مسلم یونیورسٹی کے ایل ایل۔ بی ہیں، حیدرآباد ہی میں رہتے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

حیاتِ چند روزہ لیکے تو گلشن میں آئی ہے
دکھانے کیلئے دنیا کو شاید راز ہستی کا — بتانے کیلئے میکش کو انجام اسکی مستی کا
عروسِ موسمِ گل بنکے تو مدفن میں آئی ہے
ترا ہر غنچہ تھا اک رازِ سربستہ تباہی کا
ترے ہر ہوا میں پنہاں تھی عالم کی پریشانی — لباس رنگ و بو میں بھی ترے مضمر تھی عریانی
ترا ہر پتہ اک دفتر تھا قسمت کی سیاہی کا

قاصد

محمد یحییٰ ——— حیدرآباد کے رہنے والے مولوی فاضل، منشی فاضل، اور دارالعلوم کے قدیم فارغ التحصیل ہیں۔ سرکار عالی کے منصفِ عدالت اور بڑے اچھے شاعر ہیں، ہندی اور فارسی زبان میں بھی شعر کہتے ہیں۔

پانی آئینہ بنے عکس کفِ پا سے ترے — جلوۂ رخ سے ترے آئینہ پانی ہو جائے
سادگی ہے جو لڑکپن میں جوانی میں کہاں — صدقے اس تیرے لڑکپن پہ جوانی ہو جائے

Marfat.com

اچھی تصویر سے ہوتا ہے مصوّر مشہور — تیری تصویر جو کھینچے وہی مانی ہو جائے

قاضیؔ

خواجہ حفیظ الدین قادری —— حیدرآباد کے رہنے والے اور فرسٹ لانسرز کے قاضی ہیں مفید سے تلمذ ہے شعر خوب کہتے ہیں،

جسپر ہو لطف تیرا کیا پوچھنا ہے اسکا — جس پر تیرا کرم ہو وہ کیا خراب ہوگا

ہم گئے حشر میں سوئے کوثر — ہوس ساغر و سبو نہ گئی

نہیں مٹی کا پتلا آدمی آفت کا پتلا ہے — فرشتے سے نہیں ہوتا جو کچھ ہوتا ہے انساں سے

قتیلؔ

محبوب علی —— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں، رسالہ "تاج" میں اکثر آپ کا کلام طبع ہوتا تھا،

تو آیا نظر جلوۂ رب دیکھ لیا — جو کچھ مجھے دیکھنا تھا سب دیکھ لیا

بن کر ہمہ عین اپنی آنکھوں سے آج — میں نے تجھے یا شاہِ عرب دیکھ لیا

قدرؔ

سید یحییٰ حسینی —— حیدرآباد کے سادات و مشائخین کے گھرانے سے ہیں شعر بہی خوب کہتے ہیں،

وقتِ کلام غیب کہ وہ غنچہ دہن ہوا — ہر گل سراپا گوشِ میانِ چمن ہوا

ہستی کا چاک وقتِ جنوں پیراہن ہوا — دامانِ دشتِ اہلِ دل اپنا کفن ہوا

Marfat.com

بعد فنا ہی بخت زلیخا کو دیکھئے | کہتے ہیں لوگ دامنِ یوسف کفن ہوا
کچھ راز فتنہ گر تیرے ہنسنے میں ہی ضرور | کیا بات یاد آئی ہے کیوں خندہ زن ہوا

قدرت

نواب قدرت نواز جنگ بہادر ——— نواب جہانگیر جنگ بہادر کے صاحبزادے اور دکن کے قدیم امیر گھرانے سے ہیں والا شان ہزہائینس پرنس آف برار حضرت ولیعہد بہادر دام اقبالہٗ کے ماموں ہیں، نہایت خلیق، ملنسار، رحمدل اور نفاست پسند امیر ہیں، نظامت نظم جمعیت کے عہدے اور آبائی جاگیر و منصب سے سرفراز ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں طبیعت نہایت اچھی پائی ہے،

داغ غنچہ کی ہے خونریز جوڑا سرخ ہی گل کا | ہیلے ہے چمن میں آج سامان قتل بلبل کا
داکیو اسطے چن چن کے کلیاں تو سم گل ہیں | نہ لے سر اپنے ای گلچیں تو ناحق خون بلبل کا

جان عالم تجھ پہ شیدا دیکھ کر | مجھ سے عالم کو عداوت ہو گئی

مشق ادا جو کرتے ہو آئینہ دیکھ کر | تم کو بنائے گا یہ ستمگار آئینہ

قدرت کسی کے روئے منور کو دیکھکر | حیران کھڑا ہے صورت دیوار آئینہ

اگر رے کبھی آنکھوں میں شکل غم نہ پھرے | پھر زمانہ مگر ہم سے وہ صنم نہ پھرے
دل کے عشق نے پکڑا کچھ اسطرح دامن | کہ دیر سے کبھی ہم جانب حرم نہ پھرے

قدرت

سید نور الرسول ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

Marfat.com

فاش ہو جائے نہ یہ راز محبت ظالم   میری رسوائی سے ڈر ہی تری رسوائی کا

قطب یار جنگ

قطب الدین احمد ــــــ قطب یار جنگ مرحوم، یوپی کے ایک شریف گھرانے سے علیگڈھ کے قدیم طالب العلم اور بی، اے تھے، ابتداً حیدرآباد آکر فوج میں ملازم ہوئے پھر محکمہ مال میں اول تعلقدار ہو گئے شکار کے بڑے ماہر تھے اس فن پر آپ کی ایک کتاب بھی طبع ہوئی ہے جو اردو زبان میں فن شکار پر پہلی تصنیف ہے، نہایت زندہ دل اور نیک طینت بزرگ تھے شعر بھی خوب کہتے زمانہ طالب علمی میں ایک مسدس سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کے حالات پر لکھی تھی جسے پسند فرما کر مولینا حالی نے آپ کو انعام دیا تھا یہ مثنوی طبع ہو گئی ہے جس کے شعر نقل کئے جاتے ہیں، بصارت کی خرابی کی وجہ سے آپ نے وظیفہ لے لیا تھا چار ایک سال ہوئے کہ حیدرآباد میں انتقال کیا، دکن کو وطن بنا لیا تھا، آپ کا خاندان یہیں ہے،

خدا کے لئے دور چرخ ستمگر   اسیری غم سے کر آزاد دم بھر
کہانتک کریگا جفا بے کسوں پر   کوئی ظلم کی حد بھی اے کینہ پرور
رکھے گا ہمیں زار و ناشاد تا کے
کریگا امنگوں کو برباد تا کے
بہت رو چکے اب رلائیگا کب تک   کیا تلخ عیش اب ستائیگا کب تک

Marfat.com

جفا جو تبا دل دکھائے گا کبتک ہوئے خاک یکسر جلائیگا کبتک
بدل یہ روش دلمیں خوف خدا کر
گھڑی بھر کو بند الم سے رہا کر

قمر

سید ابراہیم ———— سید زین العابدین کے فرزند ہیں بہمن ۱۳۰۷ ف میں حیدرآباد میں تولد ہوئے، فرقہ مہدویہ کے پیرزادے ہیں، جلال الدین توفیق سے تلمذ تھا، نظامت کوتوالی اضلاع میں ملازم ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں :

دیکھنے والے یہ اس نے عام جلوہ کردیا چشم مجنوں کیلئے ہر شئے کو لیلی کردیا
بھلے کو میں رہا بیہوش میخانہ میں دنیا کے ہوئیں نازل بلائیں ورنہ ہر شیار کیا کیا
پرے باندھے ہوئے ہیں حسرت انکے چاہنے والے کوئی کہتا رخ اچھا کوئی کہتا ہے خال اچھا
رفتار سے کہلائے ہوئے گل جہاں سے چلے رستے کو وہ بناتے ہوئے گلستاں چلے

قمر

سید منچو ———— حیدرآباد کے رہنے والے اور پیرزادے ہیں تھیٹریکل ڈرامے بہی خوب لکھتے ہیں کئی ایک ڈرامے اسٹیج بہی ہوچکے ہیں، شعر بہی اچھے کہتے ہیں :

محبت ہے ضیا تاریکی شب دور کرتی ہے ازل کا نور ہی سارا جہاں پرنور کرتی ہے
محبت ہے نسیم صبح دلمسرور کرتی ہے محبت ہی جہان سے رنج کو کافور کرتی ہے
پر پرواز کو اڑنے سے ہی معذور کرتی ہے غرض ہر طرح سے مختار کو مجبور کرتی ہے

Marfat.com

فضائے نور بنتی ہے زمین معمور کرتی ہے
یہی قانونِ قدرت ہے منور طور کرتی ہے

قمر

عبدالحمید خاں ــــــ ۱۰ ارذی الحجہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۲۵ء کو قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد تولد ہوئے، یہیں تعلیم و تربیت پائی، بچپن ہی سے شعر و سخن کا ذوق ہے،

تماشا دو عالم اک نمونہ ہے قیامت کا
کہیں آبادیاں دیکھیں کہیں بربادیاں دیکھیں

شعر کیا دل کی ترجمانی ہے
بس یہی راز زندگانی ہے

جدا سارے عالم سے ہوائے قمر تو
نرالی طبیعت کا انسان نکلا

قمر

کاظم حسین ــــــ حیدرآباد کے متوطن اور مدرسہ سلطان بازار کے مدرس ہیں شعر بہی خوب کہتے ہیں،

مہر و وفا ہی کرتے ہیں جور و جفا کے بعد
آئے ہیں نعش پر وہ ہماری قضا کے بعد

جدت پسند یار ملا ہے زہے نصیب
کرتا ہے مجھ پہ ظلم نیا ہر جفا کے بعد

مہندی لگی ہے ہاتھوں میں یارب ہو دل کی خیر
کس کس کا خون ہوتا ہے دیکھیں حنا کے بعد

قمر

سید قمر حسن ــــــ یو، پی کے باشندے اور علیگڈھ کے ایم۔ اے، ال ال، بی ہیں، حیدرآباد میں وکالت کرتے ہیں بڑے اچھے شاعر ہیں،

لالۂ داغدار کی صورت
ہے خزاں میں بہار کی صورت

Marfat.com

آمد یار ہے بہار کے ساتھ | نغمہ زن ہوں ہزار کی صورت
اس کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں میں | دیکھنی ہے خمار کی صورت
اُٹھ رہی ہے نقاب چہرے سے | کھنچ رہی ہے بہار کی صورت

قوی

محمد عبدالحق ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

میں جو آمادہ ہوں خود جان سے جانے کیلئے | اب وہ تیار نہیں مجھکو مٹانے کے لئے
ہم ادہر ضعف سے مجبور ادہر یار خفا | کاش یہ جان چلی جائے منانے کیلئے
دیکھ عشاق کی یہ شان الوالعزمی ہے | موت آئی ترے کوچے سے اُٹھانے کیلئے
میں وہ ہوں وضع کا پابند زمانہ میں قوی | جسنے سر پر کبھی احسان نہ زمانے کے لئے

قیس

خواجہ بدیع اللہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں مہاراجہ بہادر کے مشاعروں میں ہمیشہ شرکت کرتے ہیں، بڑے اچھے شاعر ہیں،

میں اگر چاہوں تو ہو جائیگا مشکل سہل کام | تم اگر چاہو تو سب کچھ سہل ہے مشکل نہیں
چلتے پھرتے ہیں تصور میں وہ میرے رات دن | انکے میرے درمیان پردہ کوئی حائل نہیں
آرزو حسرت تمنا یاس کا ہے جمگھٹا | یہ تو سب کچھ ہے مگر پہلو میں یہ دل نہیں
کس طرح ملتی سخن کی داد اہل بزم سے
قیس صاحب ناقصوں میں بھی تو تم کامل نہیں

Marfat.com

قیصر

سید ابو الحسن ——— ٹیکال کے مشائخ اور دکن کے شرفا سے ہیں، صدارت العالیہ (مذہبی) کے مددگار اور بڑے کہنہ مشق شاعر نہایت زندہ دل منجان مرنج بزرگ ہیں،

جو تم کو چاہے وہ رسوا ضرور ہوتا ہے
مآلِ عشق کا فوراً ظہور ہوتا ہے

نظر میں پھرتی ہے اک کوندتی ہوئی بجلی
جو بیقرار دلِ ناصبور ہوتا ہے

قصور پر بھی کسی کو معاف کرتے ہیں
کوئی شہیدِ جفا بے قصور ہوتا ہے

وہ تم ہو جو نہیں کرتے کبھی قصور معاف
وہ میں ہوں جس سے ہمیشہ قصور ہوتا ہے

قیصر

میر قیصر علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں نوحہ مرثیہ اور سلام وغیرہ خوب کہتے ہیں،

لاشِ اصغر پہ یہی کہتی تھی ماں پیٹ کے سر میرے بے شیر پسر!
تو تو دنیا سے گیا ماں کو بتا یا مضطر! میرے بے شیر پسر!
تو نہ دنیا میں جیا، ستم اعدا نے کیا
میرے بے شیر پسر
تجھکو پانی نہ دیا خون گردن پہ لیا

Marfat.com

قیصر

محمد علیخاں ——— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں بلدیہ (منوسپلٹی) کے صیغہ دار ہیں اور شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

پھر گیا جی مرا جوانی سے — موت بہتر ہے زندگانی سے
رہ نہ ثابت قدم محبت میں — دل کو کیا کام بدگمانی سے
ختم ہوتی ہیں جب جفائیں تمام — پیش آتے ہیں مہربانی سے
لاغری آفت مریض فرقت کی — تار بستر ہے ناتوانی سے

Marfat.com

ی

کاتب

محمد عبدالرحیم صدیقی ــــــ اورنگ آباد کے متوطن اور حضرت امیر مینائی کے شاگرد تھے کوتوالی اضلاع میں ملازم رہ کر وظیفۂ حسنِ خدمت لیا تھا۔ بڑے اچھے شاعر تھے خصوصاً نعت خوب کہتے تھے۔ ۲۷ رمضان ۱۳۵۴ھ کو انتقال کیا۔

دو حصے ایک نور کے آپس میں جا ملے ۔۔۔ سمجھے یہ سب خدا سے جو خیر الوریٰ ملے

عقیدت سے جھکائے سر کو چلتا ہے قلم میرا ۔۔۔ رسول اللہ کی مدحت میں اکثر دیکھتا ہوں میں

اب یاد ہی نہیں ہے جو دیکھا تھا خواب میں ۔۔۔ پیری میں کیا بتائیں کہ کیا تھا شباب میں

گویا کہ برق کوند رہی ہے سحاب میں ۔۔۔ پنہاں ہے انکا یوں رخِ روشن نقاب میں

مشکل سے جو ہاتھ آیا وہ سرمایہ ہے ۔۔۔ پیری کا جوانی پہ میری سایہ ہے

کی نذر جوانی تو اسے پایا ہے ۔۔۔ کیوں دل سے عزیز اسکو نہ رکھے **کاتب**

احمد کے جس جگہ پہ انہیں نقشِ پا ملے ۔۔۔ کل قدسیوں نے کعبۂ مقصود بنایا

Marfat.com

کاظم

نواب کاظم علیخاں بی اے ـــــــ نواب حسام الدولہ شوکت جنگ بہادر کے فرزند روشن خیال، متین، سنجیدہ امیر اور شاعر ہیں آجکل دوم تعلقدار ہیں۔

سلام

سر شاہ تن سے جدا ہو رہا ہے — یا بار امانت ادا ہو رہا ہے
چلی ہے کٹھلے سر شہِ دیں کی عزت — تماشائے آلِ عبا ہو رہا ہے
علی کو نصیری خدا کہہ رہے ہیں — خدایا یہ بندہ خدا ہو رہا ہے
رفیقانِ شہ کو ہے مرنے کی جلدی — کہ آج امتحانِ وفا ہو رہا ہے

کلیم

انیس احمد ـــــــ حضرت جلیل کے فرزند ہیں آجکل صوبہ اورنگ آباد میں دوم تعلقدار ہیں شعر اچھے کہتے ہیں۔

رنگِ حنا ہے کا نہ خونِ حنا کے بعد — ملتے رہیں گے ہاتھ وہ جور و جفا کے بعد
آنکھیں ملاکے تیز نگاہیں ہیں کس لئے — بیمارِ غم کو زہر نہ دو تم دوا کے بعد
ساقی کے رخ پہ زلف بکھر کر یہ کہہ گئی — ہو لطف میکشی کا چمن میں گھٹا کے بعد

کمال

محمد کمال الدین ـــــــ حیدرآباد کے شرفا اور قدمات تھے سرکار عالی میں تحصیلدار رہ کر وظیفہ حسن خدمت لیا پھر پائیگاہ سر آسمان جاہ میں رکن ہوگئے

Marfat.com

۱۳۵۲ھ میں انتقال کیا، سراج الدین طالب مرحوم آپ ہی کے فرزند تھے شعر بھی خوب کہتے تھے۔

ہوتے ہیں شگفتہ اور مرجھاتے ہیں ۔۔۔ شادی و غمی دونوں کام آتے ہیں
پھولوں سے ملا ہے رنج و راحت کا سبق ۔۔۔ اک رنگ پہ دہر کو نہیں پاتے ہیں

کمتر

حیدرآباد کے اچھے شعراء میں سے ہیں اکثر مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں

دیدنی کیوں نہ ہو قاتل کا سر مشق ستم ۔۔۔ جو نہ دیکھا ہو کبھی جسم کا بے جان ہونا
قتل کے بعد بھی ہے ہم کو دعا کی امید ۔۔۔ نہیں آتا مرے قاتل کو پشیماں ہونا

کیفی

سید شمس الدین حسن ——— مولوی نظام الدین مہاجر مرحوم کے فرزند تھے ۱۲۹۷ھ میں حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی، ابتداءً مسکین تھانوی اور پھر استاد داغ کے شاگرد ہوئے آخر عمر میں دارالترجمہ کے مصحح مقرر ہوئے تھے، ۱۳۳۰ھ میں اجمیر شریف گئے اور وہیں انتقال کیا حیدرآباد کے بہترین شعراء میں تھے۔ غزل بڑی اچھی کہتے تھے آپ کی غزلوں اور نظموں کے کئی ایک مجموعے شائع ہو چکے ہیں حیدرآباد میں آپ کے شاگردوں کی تعداد بڑی خاصی ہے جن میں حکیم محمود علی صفی اورنگ آبادی، عبدالطاہر طاہر، تراب علیخاں باز، فیاض، امید وغیرہ خاصے مشہور ہیں۔

Marfat.com

دیارِ الفت کے رہنے والوں کا حال کیا پوچھتے ہو ہم سے
کسی کو خانہ بدوش پایا کسی کو خانہ خراب پایا

زمانہ ناموافق دوست دشمن یار بیگانے — نہیں معلوم کیسا پھیر ہے اپنے ستاروں کا

ذرا سی بات کیلئے یہ دار و گیر کیوں — میں کیا مرے گناہ کا یا رب شمار کیا

خفا ہونا بگڑنا روٹھنا انجان ہو جانا — تری ان ساری باتوں کو ہمیشہ [illegible] پایا

کبھی چاہنے والے کی خبر لی تو نے — ابھی زلفوں کے سوا کس کو پریشاں سمجھا

یہ عجب حسن کی [illegible] کہ آنکھ اور [illegible] — [illegible] کا تقاضا کہ [illegible] ہوگا

گیا وہ وقت کہ [illegible] — اور اب [illegible] نہیں آتا

حسن کیا حسن [illegible] — [illegible] عشق جو بازار میں رسوا نہ ہوا

[illegible] — اس کا [illegible] علاقہ [illegible] ہوتا

خواہش [illegible] — [illegible] دعا [illegible]

[illegible] — [illegible] باتوں [illegible] آتی ہیں

[illegible] ہوں مری ذلت کی [illegible] کرتے ہیں — [illegible] کچھ [illegible] تو نہیں

[illegible] وحشت [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] تقدیر میں

ہزاروں بار [illegible] نکل آتے ہیں [illegible] — نکلتا ہو [illegible] کسی [illegible] قدم میں

[illegible] اگر [illegible] — [illegible]

Marfat.com

چمن کا پھول پیمانہ کا شیشہ چرخ کا تارا کوئی ٹوٹی ہوئی شے ہو ہم اپنا دل سمجھتے ہیں

دل آیا ہے ہمارا جب کسی پر ٹوٹ کر آیا طبیعت جب کسی پر آئی ہے بے اختیار آئی

جیسے کہ سونے والا ہے کوئی ہمارے ساتھ بستر پہ لوٹتے ہیں جگہ چھوڑ چھوڑ کر

مجھے منظور ہے محشر کے میلے کی جو طیاری دُر اشک ندامت ٹانکتا ہوں اپنے دامن

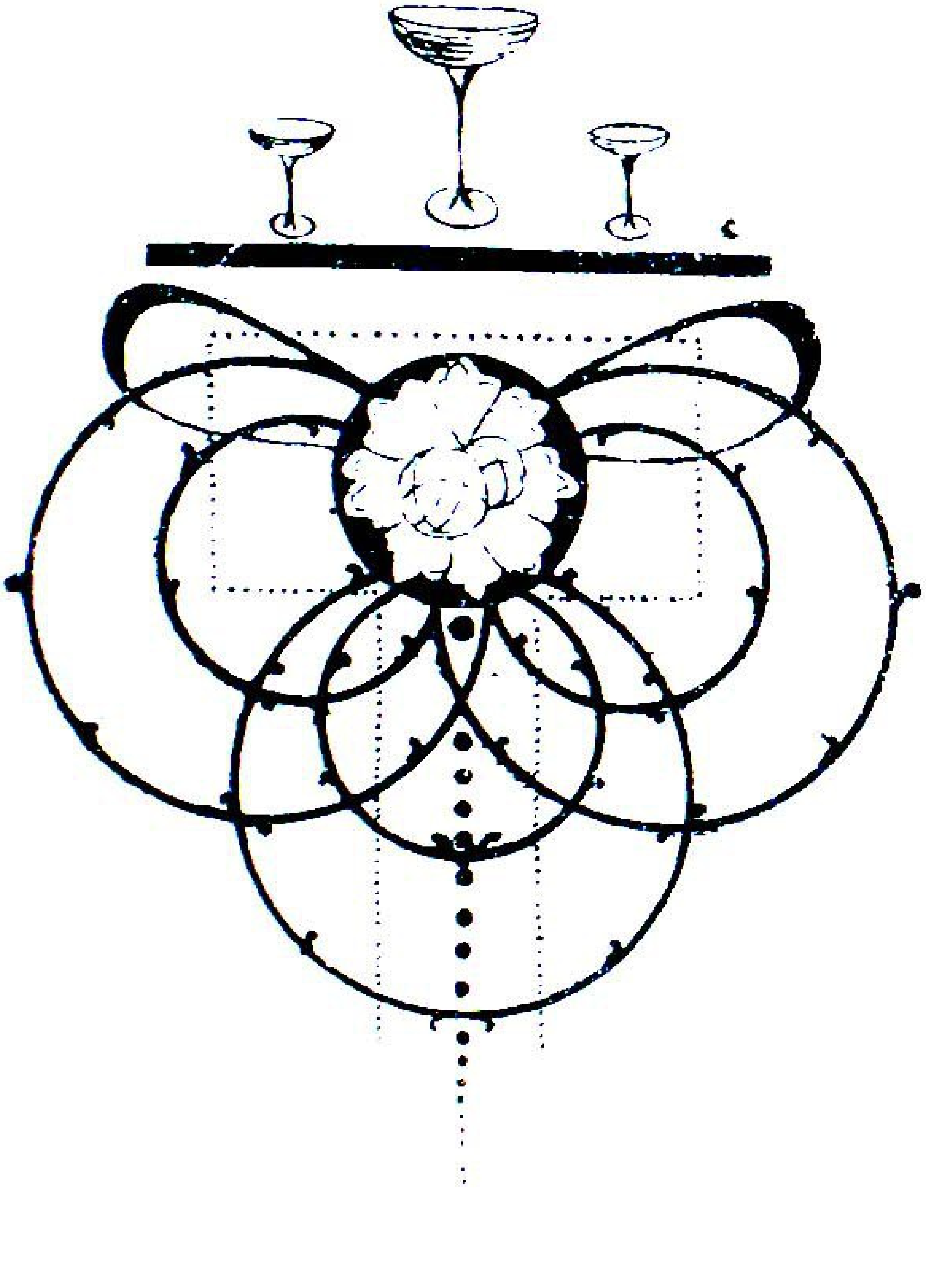

Marfat.com

گ

گل

عبدالکریم ——— حیدرآباد کے قدیم اور مشہور شاعر حضرت ظہیر کے شاگرد رشید تھے، دو تین سال ہوئے کہ انتقال کیا،

ایک نیرنگ ہے عالم مری تنہائی کا　　لطف ملتا ہے مجھے انجمن آرائی کا

گرامی

مصطفیٰ علی اکبر ——— حیدرآباد ہی میں تولد ہوئے، جامعہ عثمانیہ کے طالب علم ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

رات پھر آگئی رلانے کو　　میرا قصہ مجھے سنانے کو
چاند تارے مجھے جگائیں گے　　اور وہ ہیں کہ یاد آئیں گے
وہ نگاہوں سے مسکرائیں گے　　برق سی شئے کوئی گرائیں گے
میری جانب بغور دیکھیں گے　　پھول جیسے وہ نبز دیکھیں گے

Marfat.com

گلشن

سید محی الدین حسینی القادری ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں۔

روح مجنوں کی زیارت کیلئے آتی ہے — بن گئی حسرت لیلی کی جو تربت دلمیں
دیر کہتے ہیں جسے نام ہے کعبہ اسکا — پہلے تعمیر ہوئی اسکی عمارت دلمیں
گوشۂ تنگ کبھی خانۂ دل کو نہ سمجھ — کہ فزوں کون و مکاں سے بھی ہے وسعت دلمیں

گوہر

فیض اللہ خاں ——— حیدرآباد کے قدیم شرفا سے ہیں نظم جمعیت کے کمیدان ہیں ایک شاہنامہ دکن منظوم شائع کیا ہے جو بڑی اچھی چیز ہے تقریباً اسی سال کی عمر ہے بڑے اچھے شاعر ہیں۔

نقاب یار سے پیدا جو نور ہوتا ہے — وہی چمک کے تجلی طور ہوتا ہے
آل کار محبت بخیر ہے لیکن — ضرر تو جان کا اسمیں ضرور ہوتا ہے
جو پوچھا کچھ دل پژمردہ کی خبر تو کہا — سمجھتے ہیں جنہیں کشف القبور ہوتا ہے
فدا ہوں دیدے میں آنکھوں پہ اپنی آپ گہر — کہ اسمیں جلوہ نما اسکا نور ہوتا ہے

Marfat.com

ل

لبیب

مرزا فضل احمد لبیب ... تیموری گھرانے کے بزرگ ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ جانے کیا خواب تھا جو دیکھا ہے یہ کہ خواب تو ستے
کہ چونکتے ہی آنکھیں جو آنکھیں تو ڈال دی جست نقاب نے
نگاہ کی ادا والوں کو نہ ... ہوئی جس [illegible]
[illegible]
[illegible]
دشمن کو دشمنی ستانی تو عشق کو خراب تو نے

عشق کے ادب سے ہے یار کی رضاجوئی — اپنا مدعا مت کہہ اس کا مدعا مت پوچھ
وہ جفا کئے جائیں کام ہے وفا اپنا — جان دے اشارہ پر منہ سے خوں بہا مت پوچھ

Marfat.com

لطفی

عباس حسین ——— گلبرگہ شریف کے متوطن اور جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی کسی مدرسہ کے مدرس ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

دل لیا اسنے مرا ناز و ادا سے پہلے — مرمٹا اس بت کافر پہ قضا سے پہلے
لی خبر آپ نے جب اسکی ہوئیں بند آنکھیں — چل بسا آپ کا بیمار دوا سے پہلے
پس مردن پہ اسکے سرد قامت کا تصور ہے — مری مدفن پہ ہوگی روشنی سرو چراغاں کی

لمعہ

سید نوازش علی ——— میر کاظم علی شعلہ کے فرزند اور میر احمد علی شہید دہلوی کے پوتے تھے ۱۲۸۷ھ میں تولد ہوئے اچھے شاعر تھے آپ کے خاندان کے کُل افراد شاعر ہیں۔

انہیں اس روز سے مشق ستم ہے — نہ تھی جب ابتدا لوح و قلم کی
تیرے کوچے کو جب مسکن بنایا — زیارت کر چکے دیر و حرم کی
بھریں آہیں تو شعلے اور بھڑکی چشم سوزاں میں — بہے آنسو تو روغن پڑ گیا سرو چراغاں میں
نہ کیوں ہو خال سے حسن ملیح یار کی شورش — یہی تو کنکری رکھی ہے اس نمکداں میں

Marfat.com

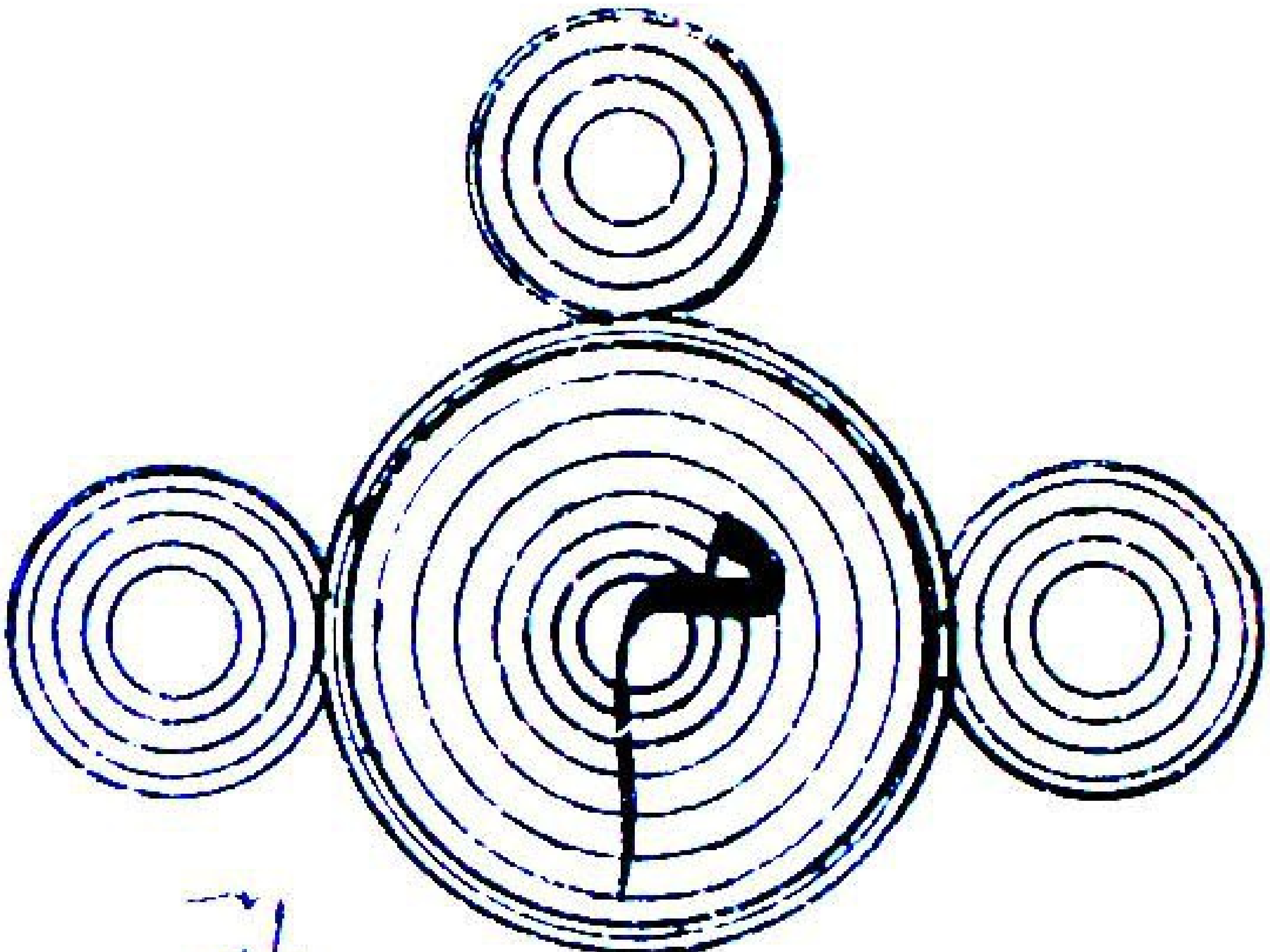

ماہر

منظور حسین قادری ——— بدایوں کے رہنے والے اور مدت سے حیدرآباد میں ہیں، ہائیکورٹ سے ملازمتی تعلق ہے، مختلف اخبارات میں کام کر چکے ہیں نظم اور نثر ابھی لکھتے ہیں

غرق مستی تھے زمین و آسماں کل رات کو — اُٹھ رہا تھا آتشِ مُے سے دھواں کل رات کو
جام ڈھلتے ہوئے ساقی کی چشم مست سے — ٹپکی پڑتی تھی شرابِ ارغواں کل رات کو
غرفۂ جنت سے حوریں جھانکتی تھیں بار بار — پڑ رہی تھیں حسن کی پرچھائیاں کل رات کو

ماہر

آقا مرزا علی رضا ——— شیراز کے رہنے والے ہیں بسلسلۂ ملازمت حیدرآباد میں ہیں آجکل کسی مدرسہ کے مددگار ہیں اردو خوب بولتے ہیں اور شعر بھی کہتے ہیں، حیدرآباد کو وطن بنا لیا ہے۔

کس سے وفا کرو گے تم اہلِ وفا کے بعد — ملتے رہو گے ہاتھ ہماری فنا کے بعد

Marfat.com

آہوں کے ساتھ اشک ٹپکتے ہیں آنکھ سے   باراں کا لطف خوب ہے ٹھنڈی ہوا کے بعد

مبشر

محمد عزیز الدین ——— حیدرآباد کے رہنے والے محکمہ صدر محاسبی

صرف خاص مبارک کے صیغہ دار اور بڑے اچھے شاعر ہیں۔

اُڑتے اڑتے جو سنا ہو کہ وہ آج آتے ہیں   آج برپا ہے عجب شورِ قیامت دل میں

دل کی بستی نہیں کم شہرِ خموشاں سے مری   دفن ہو جاتی ہے جو آتی ہے حسرت دل میں

مجہول

احمد مصطفیٰ ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں۔

یہ نالۂ جگر ہے   یا درد کا اثر ہے

لفظوں کی بندشوں میں   کیا بھید مستتر ہے

قطروں سے آنسوؤں کے   صوفی کی آنکھ تر ہے

یہ کیسی سلے ہے آخر مطرب تری نوا میں

مجید

محمد جہانگیر ——— حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں۔ حیات سخن کے نام

سے ایک ماہوار رسالہ بھی نکالتے ہیں۔ شعر بھی کہتے ہیں۔

اگر وہ التفات حسن کے قابل بنا لیتے   ہم اپنے ایک دل کے بجائے لاکھوں دل بنا لیتے

جو ملتا قلزمِ الفت میں تنکے کا سہارا بھی   تسلی کو دلِ ناکام کی ساحل بنا لیتے

Marfat.com

رشید زندگی ہے فنا آشنا مگر ہر سانس زندگی کیلئے بیقرار ہے
رنگیاں نہ پوچھئے کچھ درد عشق کی ہے جان بیقرار تو دل کو قرار ہے

محبّ

...ب حسین ـــــــ معلّم نسواں، شفیق نسواں وغیرہ کئی ایک رسائل
...لئے "میرا پہلا جرم" "امیر علی ٹھگ" کا ترجمہ کیا رقعاتِ محبّ، دیوان محبّ
...برہ چھ سات تالیف و تراجم شائع کئے، یو۔ پی کے باشندے تھے حیدر آباد
...و وطن بنا لیا تھا آپ کا پورا خاندان اب یہیں کا ہو رہا ۱۳۴۶ھ میں عمر
...بی کو پہونچ کر انتقال کیا، شعر خوب کہتے تھے۔

...تی سے پھولی ہیں گل بلبلیں غزلخواں ہیں چمن میں آج ہماشت گزریہ کیسا ہے
...ل سے کرتی ہیں باتیں بلند دیواریں مکان یار کا مدنظر یہ کس کا ہے
...ہید دستِ حنائی نہیں اگر نشب و نہ تو خون حسرت پہ شام و سحر یہ کس کا ہے

نیّر

سید نعیم الدین ـــــــ سید شمس الدین عارف کے فرزند ہیں ۱۳۲۷ھ
...یں پیدا ہوئے، شعر اچھے کہتے ہیں۔

...نیا ملی جہان ملا، مدعا ملا تم کیا ملے ہو مجھے کہ میرا خدا ملا
...عاشق کا تیرے دشت میں اتنا پتا ملا دامن کہیں ملا کہیں بندِ قبا ملا
...حسرت نصیب اپنی تمنا نکال لے مدت کے بعد آج تو وہ بے وفا ملا

Marfat.com

محبوب

محبوب راج ——— راجہ گردھاری پرشاد باقی کے فرزند اور راجہ نرسنگھ راج عالی کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۳۱۳ھ میں پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، ملک اور قوم سے بڑی ہمدردی تھی شعر و ادب کا مذاق بھی تھا افسوس ہے کہ ۱۳۵۵ھ میں ایک فرزند رائے گردھر راج بی۔ اے اور چند لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کیا شعر خوب کہتے تھے۔

قدم کیونکر اٹھیں کوچے سے تیرے — یہاں تو حسن کی دولت گڑی ہے
اپنے اعمال کی خرابی کو — ہم نے گردن جھکا کے دیکھ لیا
تھا عشق کا مرحلہ نہ آسان — سر دیکے مہم یہ ہم نے سر کی
مرض عشق میں نوبت یہ ہوئی ہے اب تو — خوف آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت اپنی
ہزار سال کی طاعت سے ہے کہیں بہتر — خلوص دل سے اگر سجدہ ایک بار کیا
قید یہ مذہب و ملت کی عبث ہے اے شیخ — حق پہ ایمان جو لائے گا مسلماں ہوگا
مجمع خوباں ہے میت پر مری — موت بھی گویا تماشا ہو گئی

محبوب

شیخ محبوب ——— سکندر آباد کے رہنے والے سخنور اور شمس کے شاگرد ہیں ۱۳۴۴ھ میں دیوان طبع ہو چکا ہے۔

کیا کہیں کچھ کہہ نہیں سکتے تری بیداد ہم — دل لگا کر تجھ سے ای ظالم ہوئے برباد ہم

Marfat.com

...بت سفاک کی جب دل میں آ جاتی ہے یاد صورت نقش کف پا ہوتے ہیں برباد ہم
...ڈھونڈتے ہیں خود کو تو ہرگز پتہ ملتا نہیں قید ہستی سے کچھ ایسے ہو گئے آزاد ہم
...و باتیں ہیں وہ منہ سے نکل جاتی ہیں صاف چاہیے اشعار کی کب ہیں کسی سے داد ہم

محسن

...سن خاں ——— نواب توفیق یار الدولہ بہادر کے فرزند تھے ثاقب
...بی سے تلمذ تھا۔

...اک صبح ازل ہی نمودار ہجراں کی ابد اندازہ ہے حد قیامِ شام غربت کا
...ہیں کس طرح میزان میں رکھوں داورِ محشر میرے ہمراہ اک دفتر ہے قسمت کی شکایت کا
وہ راحت و آرام شہ کی عاطفت میں ہے کہ گویا سر پہ ہی سایہ ہما ابر رحمت کا

محسن

...یب محسن ——— جمعیت نظام محبوب کے ممبر تھے مرغوب کہتے ہیں۔
...فصل بہار آئی تو ہوتے ہوئے صد چاک دامن نہیں دیکھا کہ گریباں نہیں دیکھا
...وجہ کیا قتل مگر ہیں وہی تیور ہم نے تو کبھی انکو پشیماں نہیں دیکھا

محسن

...ن اللہ خاں ——— حیدر آباد کے رہنے والے ہیں شعر ہی اچھے کہتے ہیں۔
بچپن نہ جوانی کا معاون نکلا غفلت میں ہوا انسان کا یہی سن نکلا
بالوں کی سیاہی میں سفیدی آئی آنکھیں نہ کھلیں رات گئی دن نکلا

Marfat.com

صد سالہ سمجھ رکھے ہیں سن کی مہلت — اک خواب ہے یا بھول یہ انکی مہلت
سودائے شباب اور بیاض پیری — ہے ایک شب اور ایک دن کی مہلت

محسن

میر محسن علی ——— حیدر آباد کے رہنے والے ہیں منشی عالم کامیاب ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں۔

گل سے ہوئے گال تو غنچہ دہن ہوا — کوئی حسین ہونے سے رشک چمن ہوا
کھویا وقار ضبط نے افشائے راز عشق کا — تو بہ ہی طفل اشک ہی کیا بد چلن ہوا
مشتر نہال قد ہوا فصل شباب میں — دن آ گئے مراد کے تازہ چمن ہوا
اسے تلاش لاش ہیں گو کھودی میری قبر — لیکن حصول کچھ بھی نہ غیر از کفن ہوا

محشر

محشر عابدی ——— عثمانیہ یونیورسٹی میں ڈیمانسٹریٹر ہیں یو۔پی کے باشندے اور نہایت خلیق نوجوان ہیں۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

تاریکئی شب کی طرح سیہ ملبوس ہیں ننگے پاؤں سے
کرتے ہیں تجھے یاد غم و آلام سے شیدائی تیرے

اور سوچتے ہیں قربانی کی جو دین کی خاطر تو نے
سیلاب کی مانند آنسو کی آنکھوں سے جھڑی لگ جاتی ہے

کر دیتے ہیں دُھندلا آنکھوں کو یاد آکے تیرے سب فسانے
اور مرثیوں کو پڑھ پڑھ کر ہو جاتے ہیں سب دیوانے
پھر پیٹ کے سینوں کو اپنے شدت سے ماتم کرتے ہیں
فوارہ خون رہتا ہے رواں حسینؑ حسنؑ سب کہتے ہیں

محمود

سید محمود —— یداللہی گھرانے کے پیرزادے ہیں مدت تک ایک ہوار رسالہ "المصدق" نکالتے رہے شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

ادا نہیں تھی وہ ایسی کہ بھول جاتا میں رہے گی یاد نظر ہائے والپسیں برسوں
کہیں نہ خون شہیداں ہی سرخ ہو دامن لباس سرخ ہی پہنا ہے نازنیں برسوں
جب کوئی رو رو کے سوتا ہے کسیکی یاد میں ہر تسکین خواب میں اسکو دکھا جاتی ہے نیند
دیدنی ہوتا ہے رنگِ نشۂ دو آتشہ جب کسیکی چشم میگوں میں سما جاتی ہے نیند

مخدوم محی الدین

دکن کے رہنے والے ہیں، یہیں تعلیم پائی ہے جامعہ عثمانیہ سے ایم اے کیا ہے ادب کا ذوق بہت ہے شعر خوب کہتے ہیں خصوصاً نظم بڑی اچھی ہوتی ہے۔

بہنے والی کھیت کی مینڈ و نپہ بل کھاتی ہوئی
نرم و شیریں قہقہوں کے پھول برساتی ہوئی
کنگنوں سے کھیلتی اوروں سے شرماتی ہوئی

Marfat.com

اجنبی کو دیکھکر خاموش مست ہو گئے جا — ہاں تلنگن گائے جا بائی تلنگن گائے جا

ارض یکسر گوش ہے خاموش ہیں سب آسماں
راگ سننے رُک گئے ہیں بادلوں سے کارواں
ہاں ترانہ چھیڑ جنگل کا میری غنچہ دہاں

اجنبی کو دیکھکر خاموش مست ہو گئے جا — ہاں تلنگن گائے جا بائی تلنگن گائے

مدن موہن

حیدرآباد کے ایک نوجوان تعلیم یافتہ شاعر ہیں نظم اور گیت خوب کہتے ہیں۔

دیس گیت

سب سے اونچا دیس ہمارا اُتّل نگر نسے پیارا ہے — اپنی تن من دھن سے بڑھکر دکھن دیس ہمارا
سندر اونچے نیچے پربت امرت جل ندیاں اسکی — ہے دہان کا کھیت سہانا اپنجان کا سہارا

راجہ اپنا شاہ عثمان اسکے ہم سے پرجا ہیں
پیارے دیس کا پیارا راجہ جگ جیون سے پیارا ہے

مرزا

مرزا حسن بیگ ــــــ دکن کے باشندے تعلقہ عالم پور کے مدرسہ
پنڈت جذب کے شاگرد ہیں شعر خوب کہتے ہیں

آج رنگ دہر ہے کچھ اسطرح بدلا ہوا — باپ سے بیٹا تو بھائی بھائی سے بچھڑا
جاہلوں کی ہی الگ دنیا خطیبوں کی الگ — مالداروں کی الگ ہے اور غریبوں کی الگ

Marfat.com

بس نفاق باہمی نے کردیا ہی نیم جاں — اب کہاں باقی ہی وہ اگلی ہی عظمت اور شاں
مشکلیں آسان کرو مل کر بہم افراد کی — زندگانی کا ہے مرزا اولین مقصد یہی

مرکز

حاجی یٰسین علیخاں عرف خدا نما شاہ حسینی القادری ——— حیدرآباد کے مشائخین میں سے ہیں ۱۳۴۴ھ میں آپ کے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع ہوا ہے۔

ہے تماشا خدا نمائی کا — ذرہ ذرہ کو غور کر دیکھا
دائرہ نقطہ ہے نقطہ دائرہ — کس کو مرکز کسکو حلقہ بولتا ہے
ڈھونڈھ ہم انکو پریشان بنے بیٹھے ہیں — وہ تو پردہ کئے انسان بنے بیٹھے ہیں
ایک کا ہم نشان رکھتے ہیں — وحدۃ کا بیان رکھتے ہیں

مزاج

نثار یار جنگ بہادر ——— یو۔پی کے رہنے والے ہیں سنہ ۱۳۱۲ھ م ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے مدت سے حیدرآباد میں ہیں بلکہ دکن کو وطن بنالیا ہے ابتداً باب حکومت کے رجسٹرار اور پھر سرکار عالی کے اول تعلقدار رہے اب صرفخاص مبارک میں اول تعلقدار ہیں۔ شعر خوب کہتے ہیں غزل اور نظم پر یکساں قدرت ہے۔

خدا کی خدائی میں کیا کیا نہیں ہے — ہمیں کو مگر چشم بینا نہیں ہے
یہاں عرض مطلب کا یارا نہیں ہے — انھیں بات سننی گوارا نہیں ہے
کبھی جو نہ نکلے وہ حسرت ہے میری — جو بر آئے میری تمنا نہیں ہے

Marfat.com

مرا درد میری دوا بن چکا ہے مجھے احتیاج مسیحا نہیں ہے

مست

نوازش علی ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف لوگوں میں سے تھے آٹھ دس سال ہوئے کہ انتقال کیا،

طفلی ہو جوانی ہو ہنگام ہے غفلت کا ہے کوکب بیداری پیری کا ہے کیا
افسوس جوانوں کو معلوم نہیں کچھ بھی لیتے ہیں مزہ جو ہم پیری میں جوانی
گرداب جوانی سے تا ساحل پیری لائی اب کنج فراغت ہی غرقاب کا کیا کھٹکا

مست

محمد عبدالغفور خاں ——— حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں تعلیم یافتہ نہیں اپنی غزل آپ بمشکل لکھ سکتے ہیں مگر خدا نے طبیعت دی ہے شعر بہت اچھے کہتے ہیں اپنے بھائی محمد حسین مخمور سے مشورہ کرتے ہیں، نواب معین الدولہ بہادر کی پائیگاہ کی عدالت سشن میں ملازم ہیں۔

اٹھوں بروز محشر ای مست قبر سے یوں بیداغ ہو کے سورج جیسے گہن سے نکلے
نہ کچھ تڑپ کا نہ کچھ درد کا خیال کیا نگاہ ملتے ہی دل لے لیا کمال کیا
نگاہ مست سے ساقی کے انقلاب ہوا شراب جام میں ڈالی کہ آفتاب ہوا
قدم راہ الفت میں رکھنا سنبھل کر ہے آفت مصیبت گرفتاریاں ہیں

Marfat.com

مسرور

میر محمد علی ——— میر جعفر حسین مقبول مرحوم مددگار ناظم دارالانشا کے فرزند ارجمند ہیں۔ حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی۔ ابتداً وکالت کی پھر بہرام جنگ بہادر کے اسٹیٹ میں منصف ہو گئے، اب مستعفی ہو کر خانہ نشین ہو گئے ہیں عالم و فاضل بزرگ اور اصغر ناجی کے شاگرد کہنہ مشق شاعر ہیں، آپ کے مرثیے بہت مقبول ہیں۔

دنیا ہیں یتیموں کو رلایا نہیں کرتے ۔۔۔ سہمے ہوئے بچوں کو ڈرایا نہیں کرتے
مہمان کو دیتے ہیں سدا راحت و آرام ۔۔۔ پانی کے عوض خون بہایا نہیں کرتے
بازار ہیں بے برقع و بے مقنع و چادر ۔۔۔ اک رات کی بیاہی کو پھرایا نہیں کرتے
زنجیر پہناتے نہیں بیمار کو تپ میں ۔۔۔ درّے تنِ لاغر پہ لگایا نہیں کرتے

مسلم

نواب میر طاہر علیخاں ——— حیدرآباد کے امیر گھرانہ سے ہیں نظام کالج میں تکمیل تعلیم کی اور پھر لندن جا کر پی، ایچ، ڈی کیا، یورپ سے واپس ہو کر نظام کالج کے پروفیسر ہوئے اور اس کے بعد پرنس آف برار والا شان نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد دکن خلد اللہ ملکہ کے پرائیویٹ سکریٹری مقرر کئے گئے، نہایت بامروّت، خلیق، شریف، ملنسار اور ادب پسند نوجوان شاعر ہیں، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں خوب شعر کہتے ہیں۔

Marfat.com

میری صبح حیات غم کی یارب شام ہو جائے
تجھے بھی انقلاب و گردشِ ایام ہو جائے

نہ خونِ بے گنہ پر ڈھانک دامن ماریوالے
کہیں ایسا نہ ہو یہ رازِ طشت از بام ہو جائے

جوانی جانیوالی ہے زمانہ مٹنے والا ہے
تغافل کیا مرے ساقی صلائے عام ہو جائے

غنیمت ہے بہت مسلم یہ اپنی کس مپرسی ہی
ہی قابل رشک کے وہ شخص جو گمنام ہو جائے

مشتاق

مشتاق احمد ـــــــ اُستاد جلیل کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں، ابھی سلسلۂ تعلیم جاری ہے۔

اندھیر سرِ شام صبا کر کے چلی ہے
گل شمع مزار شہدا کر کے چلی ہے

غیروں کو دیا جام مئے ہوش ربا کا
وہ چشمِ سیہ مجھ سے حیا کر کے چلی ہے

مشیر

محمد فخر الدین ـــــــ سنہ ۱۳۳۰ھ میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے، حکیم محمد عباس آفندی حلمی سے تلمذ ہے، ۱۳۴۳ف میں بانگ تسخیر کے نام سے ایک دیوان شائع ہوا ہے شعرا چھے کہتے ہیں۔

سُنتے ہیں آپ کا بڑا دل ہے
کر کے ہم نے سوال دیکھ لیا

جب سے میری نگاہ سے تو دور ہو گیا
رِس رِس کے زخم دل میرا ناسور ہو گیا

مخالف چمن کی ہوا ہو گئی
خفا ہم سے کیا باغباں ہو گیا

Marfat.com

مظہر

مظہرالدین احمد ـــــ حیدر آباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں

ہے توکل سے خدائی پہ تصرف اپنا ۔۔۔ لاکھ سامان ہیں اک بے سر و ساماں ہونا

نمہ ساز کے پردے میں عیاں شوخی ناز ۔۔۔ کھل گیا سارے جہان پر ترا پنہاں ہونا

معین

صاحبزادہ میر معین الدین علیخاں ـــــ نواب عظام الدولہ بہا
دم کے فرزند ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

س امید پہ انصاف حشر کی امید ۔۔۔ رنگی ہے خون میں تو قاتل نے آستیں بر یوں

سنئے بے سر و سامانی جنوں کا حال ۔۔۔ گریباں کس کا تھا تھی کسکی آستیں بر یوں

معتمد

واب گیسو دراز خاں بہادر ـــــ نواب زور آور جنگ بہادر کے نواسے
در حیدر آباد کے مشہور امیر گھرانے سے تھے نہایت خوش مزاج، منکسر
یک نفس امیر تھے شعر خوب کہتے تھے حضرت کیفی سے تلمذ تھا بارہ ایک سال
وسے گئے کہ انتقال کیا۔

جہاں جاؤں کہیں سب مجنوں مجنوں ۔۔۔ الفت غیرت لیلیٰ کی نشانی ہو جائے

و اسطرح نہ قد لال پری سے مانا ۔۔۔ تمتسب حسن کے بیچ دشمن جانی ہو جائے

ک بدلا کر وقتی تو زمانے کی طرح ۔۔۔ سرخ پوشاک کبھی ہو کبھی دہانی ہو جائے

Marfat.com

مفتوںؔ

پادشاہ محی الدین خاں ـــــــ حیدر آباد ہی میں تولد ہوئے حضرت افتخار علی شاہ وطنؔ کے فرزند ہیں۔ شعر خوب کہتے ہیں، نہایت زندہ دل یار باش شاعر ہیں،

توڑ کر دم ہو گیا ظالم ترا بیمار حیف
صورت تصویر بنکے بیٹھے ہیں غمخوار حیف

میرے جاتے ہی گئی سب میکدہ کی کیفیت
شیشہ خاموش اکطرف ہے اکطرف میخوار حیف

مفیدؔ

محمد تاج الدینخاں ـــــــ حیدر آباد کے باشندے ہیں۔ ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۲۴ھ سے وکالت کر رہے ہیں ۱۳۱۸ھ سے شعر کہتے ہیں، حضرت کیفیؔ سے تلمذ تھا، شاگردوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ عبدالحمید خیالؔ اور عبدالغفار پہلوانؔ آپ کے ممتاز شاگرد ہیں،

ہے اسکی راہ گزر میں اگرچہ میرا مکان
ادھر سے جاتا ہی لیکن ادھر نہیں آتا

دل کسی شوخ کو کیوں دیکھے پشیماں ہونا
بے سبب کیوں ہدف ناوک مژگاں ہونا

جو کسی کو دیر کی لو لگی تو کسی نے کعبہ کی راہ لی
ترے در کی جس نے گدائی کی وہ ادھر گیا نہ ادھر گیا

مقصدؔ

سید عبدالحفیظ ـــــــ سید عبدالرحیم شمسؔ کے فرزند اور سخنور مرحو

کے نواسے ہیں، مجاہدالدین مجاہد سے تلمذ ہے۔ بیس ایک سال کی عمر ہے شعر خوب کہتے ہیں۔

تم سے میری خوشی نہیں ہوتی — نہیں ہوتی کبھی نہیں ہوتی
کیوں نہ شیشے سے مُنہ لگائے ساقی — بندا ہمیں پری نہیں ہوتی
مہر کی تم سے کیا توقع ہو — تم سے بیداد بھی نہیں ہوتی
رہی جاتی ہے قتل کی حسرت — دل کی پوری خوشی نہیں ہوتی

مکند گیر

حیدرآباد کے ایک روشن خیال ہندو بزرگ ہیں شعر خوب کہتے ہیں، بیدار ہی تخلص کرتے ہیں،

کسی کو دو نہ تم زنہار گالی — دیا کرتے ہیں ناہنجار گالی
ہے مارا بھی مگر گالی بُری ہے — کہ دلکو دیتی ہے آزار گالی
اگر کھل جائیگا مُنہ گالیو نیر — زباں سے نکلے گی ہر بار گالی
یہ ہے زخمِ زباں اچھا نہ ہو گا — عزیز من ہی دل آزار گالی

ماآل

عنایت علی قریشی —— حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر خوب کہتے ہیں فلسفیانہ طبیعت پائی ہے۔ باز صاحب سے مشورہ کرتے ہیں:

نکتہ سنجی اسی کو کہتے ہیں — عشق پر درد کا رہے اپنا

دو دن کی زندگی ہے کسطرح کاٹ دی — تو اپنے منہ کو کھول نہ اپنی زباں اٹھا

میرے نالوں کا اثر اتنا تو ظاہر ہو گیا — بیوفا سر پیٹتا پردے سے باہر ہو گیا

خود ہی رہ گیر ہوں ہیں آپ ہی رہبر اپنا — اسکا گھر ڈھونڈھتا ہوں بھول گیا گھر اپنا

منیر

احمد منیر الدین ——— ٹیکمال ضلع میدک کے مشائخ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولینا انوار اللہ خاں فضیلت جنگ کے شاگرد ہیں، تحصیلداری، وکالت، منصفی کر چکے۔ اب پیری مریدی میں مصروف ہیں۔ کہنہ مشق اور پُرگو شاعر ہیں۔

فکر یہ آغاز میں انجام کی — ہرزہ کاری ہے خیال خام کی

ذرا تھم کے چل آج بادِ مخالف — مضرت رساں گرم رفتاریاں ہیں

تہِ خاک ہیں آب صافی کے چشمے — نہاں سنگ صحرا میں چنگاریاں ہیں

در پیرِ مغاں پر سر جو رکھا کھل گئے عقدے — یہی اک کارگر تدبیر تھی حل معمّا کی

منظور

منظور جنگ بہادر ——— (مرزا منظور احمد خاں) حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی، سرکار عالی کے اول تعلقدار اور صرفخاص مبارک میں ناظم مخارج و نظم جمعیت ہے۔ شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

وہ بھی دن تہا کہ تھی ہم صاحب اعزاز و وقار — نہ حکومت کا ٹھکانہ نہ تہا دولت کا شمار

Marfat.com

ہوگئی کایا پلٹ چار ہی دن میں ایسی — گانٹھ میں کوڑی نہیں تن پہ نہیں نام کو تار

اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھو — افلاس و فلاکت کا تماشا دیکھو

جو قوم جوانی میں تھی رشکِ اقوام — آج اسکی مصیبت کا بڑھاپا دیکھو

منظور

سید علی ——— ۱۳۱۴ھ میں تولد ہوئے مدرسہ نظامیہ اور دارالعلوم میں تعلیم پائی سنہ ۱۹۲۶ء میں منشی فاضل کامیاب کیا، بچپن سے شعر کہتے ہیں، محمد احمد واصل، شمسی اور المعی سے مشورہ کرتے رہے نظم بڑی اچھی کہتے ہیں۔

نا امیدی میں بھی رہ رہ کے خیال آتا ہے — اب بلایا مجھے اس شوخ نے اب یاد کیا

یہ ہنسی اور بڑھائے گی مرے دل کی تڑپ — اپنی دانست میں تم نے تو مجھے شاد کیا

ہے طرب آموز دل ذوقِ نگاہ — دیدنی مجھ کو ہر اک منظر ملا

میری مستیاں سمجھیں تیری شوخیاں جانیں — تو نے کیا لیا مجھ سے میں نے تجھ سے کیا پایا

مہر

صاحبزادے میر آفتاب علیخاں ——— حیدرآباد کے ذی علم اور خاندانی بزرگ نظام کالج کے پروفیسر استاد داغ کے قدیم شاگرد تھے، حیدرآباد کے بہترین شعرا میں شمار ہوتے تھے۔

[illegible] — [illegible]

Marfat.com

لٹنے والے دلکے بھولیں گے نہ تیری یاد کو
بستیاں اُجڑی ہوئی آباد کرتے جائینگے

چاہنے والے چھپائیں لاکھ اپنا دردِ عشق
رنگ اُڑتے جائینگے چہرے اُترتے جائینگے

حشر میں خاموش جانیسے بھلا کیا فائدہ
تم ستاتے جاؤ ہم فریاد کرتے جائینگے

موجد

محمد حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور صدر محاسبی سرکار عالی کے صیغہ دار ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

جس کو دیکھو بنا ہوا ہے غنی
شاہِ عثماں کی دُرفشانی سے

شہ کو دائم نصیب ہو راحت
عشرت و عیش و کامرانی سے

مونس

مونس احمد ——— اُستاد جلیل کے فرزند ہیں پہلے وکالت کرتے تھے اب "آئینہ ادب" کے نام سے ایک ماہوار رسالہ نکالتے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

محفلیں گرم ہوئیں اب عیش منانے کیلئے
جشنِ سمیں ہی دولت ہے زمانے کیلئے

زلف کے واسطے لیلو دلِ صد چاک میرا
بگڑی بیٹھی ہو بہت دیر سے شانے کیلئے

روز آتی ہے صبا انکا اشارا پاکر
شمع تربت میری دامن سے بجھانے کیلئے

غش جو آیا ہے عنادل کو تو دیتی ہو صبا
دامنِ گل کی ہوا ہوش میں لانے کیلئے

Marfat.com

مہدی

محمد مہدی ــــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں غزل خوب کہتے ہیں،

خاطرِ ناشاد اپنی شاد کرتا ہے کوئی
آج رہ رہ کر تجھے پھر یاد کرتا ہے کوئی

کچھ نظر سے کچھ تبسم سے گرا کر بجلیاں
دل کی دُنیا کو میری آباد کرتا ہے کوئی

کھا رہا ہے پھر فریبِ عدہ و پیمانِ شوق
اک جہان آرزو آباد کرتا ہے کوئی

کچھ خبر بھی ہے کسی کی بھولنے والے تجھے
مرتے مرتے بھی تجھی کو یاد کرتا ہے کوئی

مہدی علی صدیقی

جامعہ عثمانیہ کے طالب العلم ہیں ۱۹۳۱ء میں مجلہ عثمانیہ کے حصۂ انگریزی کے مدیر رہے، شعر خوب کہتے ہیں،

صاحبِ تخت و صاحبِ افسر
دربدر پھر رہے ہیں خاک بسر

حسنِ تدبیر ہے نہ عزمِ عمل
اور الزام سارا قسمت پر

فکرِ اصلاحِ ملک و سطوت ہیچ
بے بری بے زری و عزم سفر

کوششوں میں شہید ہو جانا
زندگی سے یہ موت ہے بہتر

مالکِ شہرتِ دوام ہوئے
قاعد مصر و غازئی انور

نام زندہ ہیں اہلِ ہمت کے
موت سے کو نہیں کسی کو مفر

خضر کی عمر تنگ نادر ہے
آبِ حیوان نثارِ اسکندر

Marfat.com

میکش

میر محمد علیخاں ——— صاحبزادے اور جامعہ عثمانیہ کے طیلسانی ہیں، نظم اور نثر دونوں اچھی لکھتے ہیں، غزل بھی خوب کہتے ہیں، طبیعت میں ایک خاص بات ہے،

میری محویت کو گرما کر ہنسے — برق سی ہونٹوں پہ لہرا کر ہنسے
ہنس کے دیکھا دیکھ کر تڑپا دیا — دیکھنے والے کو تڑپا کر ہنسے
کچھ تکلّف سے گرائی برق بھی — جب ہنسی آئی تو شرما کر ہنسے
میرے ملنے سے نہ جانے کیا ملا — آنکھ میں اشکِ خوشی لا کر ہنسے
کھل گئی ساری حقیقت جور کی — اپنی بے مہری پہ پچھتا کر ہنسے
مجھ کو جب دیکھا تو آنسو بہہ گئے — میں نے جب دیکھا تو گھبرا کر ہنسے
اک تبسم تھا مرے ہر اشک میں — جب مرے نزدیک وہ آ کر ہنسے
مسکراہٹ ہے کہ پیغامِ حیات — زندگی پائی جو وہ آ کر ہنسے
دستِ نازک میرے شانے پر رکھا — بجلیاں رگ رگ میں دوڑا کر ہنسے

Marfat.com

ن

نائب

عبدالستار ——— جامعۂ عثمانیہ کے ایم، اے، دارالترجمہ میں ملازم ہیں، شعر بھی اچھے کہتے ہیں،

اس کی وحدت میں نظر آتا ہے راز کثرت — کچھ تعجب نہیں ذرّہ کا بیاباں ہونا
وہ اگر چاہے تو دشوار نہیں ہے یہ بھی — مورِ کم مایہ کا ممکن ہے سلیماں ہونا
مر کے بھی ہم درِ جاناں پہ نہ جائینگے کبھی — وضع سے دور ہے منت کشِ درباں ہونا
مر کے جینے کی یہ تمثیل بہت اچھی ہے — تخم کا دیکھ لے تو خاک میں پنہاں ہونا

ناچیز

خواجہ محبوب علیشاہ ——— حیدرآباد کے رہنے والے مشائخ بزرگ وہ شاعر ہیں نعت اچھی کہتے ہیں،

مرحبا شوقِ زیارت ہے فزوں تر اپنا — جسّدا ہے مدینہ طیبہ مقرر اپنا
یاد فرماتے ہیں سرکار یہی باعث ہے — نظر آتا ہے بیاباں کی طرح گھر اپنا

Marfat.com

اپنی کملی میں چھپالیں گے چھپانے والے — قابلِ دید ہے آنا سرِ محشر اپنا

ناداںؔ

امراؤ مرزا ــــــــ استاد داغؔ کے برادر زادے تھے استاد داغؔ کے حیدر آباد آنے کے بعد یہ بھی آرہے اور ایسے آئے کہ یہیں کے ہوگئے، نہایت اچھے شاعر تھے لاابالی رند منش اور مرنجان مرنج تھے غزل بڑی اچھی کہتے تھے افسوس ہے کہ آپ کا پورا کلام دوسروں کے نام سے شہرت پایا، تقریباً بارہ سال ہوئے کہ حیدر آباد ہی میں انتقال کیا،

جو زہد پر تجھے زاہد غرور ہوتا ہے — ثواب کر کے بھی رحمت سے دور ہوتا ہے

کبھی اداس طبیعت کبھی اچاٹ ہی دل — یہ حال تم جو نہ آؤ ضرور ہوتا ہے

کہاں سے صبح کو آتا ہے روز ای ہوش — اڑا ہوا ترے چہرے کا نور ہوتا ہے

بتوں کو دیکھ کے ایمان سے بتا واعظ — یہ ڈیل ڈول یہ انداز حور ہوتا ہے

یہ پی پلا کے جو کرتا ہے توبہ لے ناداں — امیدوار شراب طہور ہوتا ہے

ناطقؔ

مرزا احمد بیگ ــــــــ حیدر آباد کے رہنے والے اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

عمر بھر لائیگا دکھڑا نہ زبان پر اپنا — کاش سن لے کوئی حالِ دلِ مضطر اپنا

ہے یہی عالم ہجراں تو خدا حافظ ہے — کیا عجب اور ہی کچھ حال ہوا بتر اپنا

Marfat.com

شکوہ کیسا کہ زباں پہ ہی لگی مہر سکوت
اور ہے بار امانت سے نگوں سر اپنا

ناظم

میر محمد علیخاں ——— نواب صولت جنگ عابد کے ہمشیر زادے اور حضرت ناصر کے فرزند تھے بسنہ ۱۳۰۱ھ میں پیدا ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، فارسی کلام ترکی کو اور اردو استاد داغ کو دکھانے لگے صرفِ خاص میں ملازم تھے مگر آخر عمر میں مستعفی ہو کر فقیر ہو گئے اور ۱۳۵۴ھ میں انتقال کیا، آپ کے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد ہے۔

ذرا سے دل کو دعویٰ ہے بڑا عشق و محبت کا
الٰہی یہ بھی ادنیٰ ہے کرشمہ تری قدرت کا

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ عزیزوں کی محبت کا
کہ ہوتا ہے گماں صبح وطن پر شام غربت کا

ملے کیا خاک پوری طرح سے راحت زمانہ میں
کہ لکھا تک نہیں جاتا ہے مل کر لفظ راحت کا

جبیں پہ ہے شکن ابرو پہ بل آنکھوں میں غصہ ہے
بنا ہے کیا برا نقشہ تمہاری اچھی صورت کا

ناظم

عبد المقتدر خاں ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے ہیں ہائیکورٹ کے وکیل اور نہایت زندہ دل ملنسار شاعر ہیں غزل اور نعت خوب کہتے ہیں۔

سارے نبیوں میں ہے اعلیٰ رتبہ اپنا
ساری مخلوق سے افضل ہے پیمبر اپنا

اپنے میخانہ میں ہے دست بدست جام بہ جام
سب کو سرشار بنا ساقی کوثر اپنا

Marfat.com

درِ اقدس پہ جبیں رکھ کے بصد عجز و نیاز
حال سب انکو سنا لے دلِ مضطر اپنا

دفترِ حسنِ عمل ایک ورق سادہ ہے
منہ دکھانے کا نہیں ہی سرِ محشر اپنا

ناظم

ظہور الحسن ——— سیوہارہ ضلع بجنور کے رہنے والے اور عالم و فاضل بزرگ ہیں دس بارہ سال سے حیدرآباد میں ہیں حدیث، فقہ، تاریخ وغیرہ پر کئی ایک تصانیف شائع کر چکے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔ تاریخ گوئی میں بڑا کمال ہے، لمبے لمبے قصائد ایسے کہتے ہیں جن کے مصرعوں سے کئی کئی تاریخیں نکلتی ہیں، بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں،

ہمیشہ اسکا حامی ہو خدا اسکا نگہباں ہو
فریدوں فر ہو جم شوکت ہو ثانی سلیماں ہو

ملے عمر خضر بخت سکندر دولت کسریٰ
الٰہی میر عثمان علی خاں شاد شاداں ہو

جہتک فلک پہ گردشِ خورشید و ماہ ہو
جبتک کہ سطح ارض پہ پیدا گیاہ ہو

ناظم کی یہ دعا ہے بصد حشمت و جلال
دنیا ہو یا رب اور میرا بادشاہ ہو

ناظم

پیارا لال ——— راجہ گردھاری پرشاد باقی کے نواسے اور راجہ نرسنگ راج عالی کے ہمشیر زادے تھے، ثاقب لکھنوی سے تلمذ تھا، شعر بڑے اچھے کہتے تھے۔

کئی دن سے نہیں ملتا ہے دل
نہیں معلوم کس نے لے لیا دل

Marfat.com

اگر وہ لے گئے دل کچھ نہیں غم
خدا سے مانگ لیں گے دوسرا دل

ہوئے جب غیر سے گرم سخن وہ
بھڑک اٹھا کلیجہ پھنک گیا دل

یہ سودا کس کی الفت کا ہوا ہے
لیکا جاتا ہے بے داموں مرا دل

ثانی

عبدالغفور خاں ——— حیدرآباد کے قدیم اور شریف گھرانے
بزرگ اور نواب لطف الدولہ بہادر مرحوم کی پائیگاہ کے ناظم امور مذہبی
طبیعت بڑی اچھی پائی ہے خوب شعر کہتے ہیں۔

جان سے گیا تمہیں رنج و محن ہوا
کیا خوب میری جان کا غم جانِ من ہوا

رکی ضد تو دیکھو مسلمان ہو گیا
میں اپنا دین چھوڑ کے جب برہمن ہوا

ہیں جو نہیں ہو وہ کس کام کا ہو مال
کیا ہم کو اس سے کوئی اگر سیم تن ہوا

ئی تمہاری چال چھپائے نہ چھپ سکی
رسوا زمانہ بھر میں تمہارا چلن ہوا

ثانی کوہ سوار

دکن کے رہنے والے اور بڑے اچھے ثناء ہیں مذاق بہت ستھرا ہے
خوب کہتے ہیں،

یا پھرتی ہو خزاں اب وہ گلستاں ہم ہیں
سمجھا چاہتے ہیں ہم کو وہ بیاباں ہم ہیں

تنگ جہاں مورد آلام جہاں
سچ اگر پوچھئے دنیا میں وہ انساں ہم ہیں

Marfat.com

نثار

سید علی الحسن ـــــــ مشائخ گھرانے کے بزرگ ہیں حیدرآباد کے شطاری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

جنت میں بادہ کش ہی جائینگے سب سے اول محشر میں سب سے پہلے ان کا حساب ہ
ہم دل جلوں کو کیا غم تاریکیٔ لحد کا یہ داغ دل ہمارا اک آفتاب ہ

نجم

محمد احمد صدیقی ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور خاصے شاعر ہیں،

زخم جگر پھر از سر نو تازہ ہو گئے سرسبز پھر بہار سے سارا چمن
مدت کے بعد آج وہ آئے ہیں میرے گھر ماتم کدہ غریب کا رشک چمن ہ

نجم

نجم الدین انصاری ـــــــ بی۔ اے۔ ایچ۔ سی۔ ایس، نہایت کامیاب شاعر اور صاحب ذوق ہیں۔

تمہارے ہجر میں یاں جان پر بنی رضیہ تمہاری یاد کی جو ہوک دل میں اُٹھتی
وہ کرتی ہی مجھے خود اپنے آپ سے باہر پھر ایسے وقت میں کیا خاک سوجھتا
سوائے اسکے کہ رسموں کی بیڑیاں کاٹوں چلوں میں پھاڑ کے کپڑوں کو جانب
تمہارے نام کے واں اسطرح بھروں نعرے تمام بستی وہ ویرانہ ایک کر ڈالو

Marfat.com

نجیب

اب محمد نجیب الدین خاں ـــــــ غرۂ شوال ۱۳۳۱ھ کو تولد ہوئے
ب شمس الملک ظفر جنگ کے فرزند ہیں، نہایت زندہ دل روشن خیال،
یک نفس امیر ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

ھکے ہم نے دریار بے خیالی میں گھسی ہے کعبہ کی دہلیز پہ جبیں برسوں
ھی نصیب نہ ہوگی شب وصال ایدل رہیں گے ہجر کے دن دیکھتا یونہیں برسوں

نشیں رہتا ہی ہر وقت تصور تیرا حوصلہ کیوں نہ بڑھے پھر مری تنہائی کا
ئی دیوانہ کہے یا کوئی سودائی کہے کچھ ہو اک نام تو مشہور ہے شیدائی کا

نسیم

سلطان محی الدین خاں ـــــــ نواب محمد مسیح الدینخاں بہادر مرحوم کے
رزند ہیں حیدرآباد ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی شعر بھی خوب
کہتے ہیں۔ قادر الدینخاں تمکین کے بھائی ہیں۔

مدعا ہے یہ سرِ راہ تماشائی کا کاش جلوہ نظر آئے تری رعنائی کا
وتقاضائے جنوں رحم کہ گھبراتا ہوں چھوٹ جائے کہیں دامن نہ شکیبائی کا

نشتر

عبدالجلیل ـــــــ جامعہ عثمانیہ کے بی۔ اے اور سر رشتۂ طبّہ کے ناظر
(انسپکٹر) ہیں، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں، غالب پسندوں کے لئے ایک

Marfat.com

نظم کہی ہے جو محض بے معنیٰ اور فقط شوکت الفاظ سے مملو ہے

دھوم مسرت سے آج لوٹ گئے داماں کے پھول — سہرے ہی سہرے کا تاج پہلو میں جاناں کے ہے
دیکھئے پہلو نکا رنگ عالم حیرت ہی ڈھنگ — حسن جہاں کی امنگ عارض تاباں کے ہے
اُف ری وہ روشن جبیں آنکھ جھپکتی نہیں — گر نہ پڑے نا کہیں جنبش مژگاں کے ہے
نرگس بیمار دل دیکھ کے ہے منفعل — چہرۂ خوباں کے تل دیدۂ حیراں کے ہے

نشتر

محمد شریف ــــــ حیدرآباد کے باشندے اور اچھے شاعر ہیں

مہر سے بڑھ کے نہ کیوں چمکے مقدر اپنا — جلوہ دکھلائیں رسول عربی گر اپنا
پھر تو کیا پوچھنا ہے عرصۂ محشر اپنا — مصطفیٰ اپنے ہیں اور خالق اکبر اپنا
اس کی سوتی ہوئی تقدیر جگا دیتی ہیں — جس کو دکھلاتے ہیں حضرت رخ انور اپنا
کب بلائیں گے دکن سے ہمیں طیبہ کو حضور! — کب کھلے گا نہیں معلوم مقدر اپنا

نظم

سید علی حیدر ــــــ نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی ۱۲۷۰ھ
میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے، اودھ کے ایک مشہور اور ممتاز گھرانے کے عا
فاضل بزرگ تھے، حیدرآباد کو وطن بنا لیا تھا۔ مئی ۱۹۳۳ء (محرم ۱۳۵۲ھ) میں حیدر
ہی میں انتقال کیا۔ "نظم طباطبائی" اور صورت تغزل دیوان اور ایک
شرح دیوان غالب اور بعض چھوٹی کتابیں یادگار ہیں، نہایت زندہ د

Marfat.com

لطیفہ پسند نیک طبینت بزرگ تھے، غزل اور قصیدہ بڑا اچھا کہتے تھے۔ انگریزی نظم کا ترجمہ نظم میں بھی خوب کرتے تھے، ریختی بھی خوب کہتے تھے،

جلے ہیں نجم کیا کیا جب میری خلوت سے وہ نکلے
پریشاں باندھ کر جوڑا دوپٹا اوڑھ کر الٹ

کھلے دو پھول نیلوفر کے آنکھیں اسنے جو کھولیں — ستم کیسا کیا شرما کے ہاتھوں سے جو مل ڈالا
وہ کھلیں کلیاں وہ مہکی پھولوں کی جلدی شراب — وہ ہوا آئی وہ ساقی ابر تر میں اچھا
دیکھا نشتر کوئی کاری تو زبان منت — دیکھا پھر کوئی بھاری تو وہ احسان لیا

نظم

ٹھاکر پرشاد —— حیدر آباد کے شرفا سے اور تائب لکھنوی کے شاگرد تھے شعر بڑے اچھے کہتے تھے،

کسی پہ ہو گیا جب سے فدا دل — نہیں قابو میں پھر میرے ہمارا دل
جب اسکا اور میرا مل گیا دل — عدو کا رشک سے ٹکڑے ہوا دل
رہا دل محو تماشائے حقیقت — الٰہی کر نہ تو ایسا برا دل
کبھی لیتے کبھی دیتے ہیں واپس — کھلونا بن گیا ان کو مرا دل

نظمی

میر نظام الدین علیخاں —— نواب حشمت جنگ بہادر کے پوتے اور صاحبزادوں میں سے ہیں، اردو و فارسی کی تعلیم پائی ہے بیس سال

Marfat.com

کی عمر ہے شعر بڑے اچھے کہتے ہیں،

افسوس دل لگاکے ہم اس سنگدل کیساتھ — بیٹھے بٹھائے ہوگئے بدنام چار ہیں
آپ کے عشق نے پابند کیا ہی مجھ کو — میں تو اب تک کسی آفت میں گرفتار نہ تھا
خط پہ خط میرے نام آتے ہیں — روز ان کے پیام آتے ہیں
دوست دنیا میں ہیں وہی نظمی — جو مصیبت میں کام آتے ہیں

نواز

نواز حسین ــــ ۱۳۳۲ھ میں تولد ہوئے حیدرآباد ہی میں تعلیم و تربیت پائی، شعر بڑے اچھے کہتے ہیں استاد جلیل سے مشورہ کرتے ہیں طبیعت بڑی اچھی پائی ہے، راقم الحروف کے کرم فرما اور دوست ہیں،

نواز کیسی ہے عجب بلبل ریاض وفا — یہی ہیں تذکرے لیل و نہار پھولوں میں
کوہ کا کاٹنا فرہاد کا حصہ تھا مگر — دن مصیبت کے بتاؤ کوئی کیونکر کاٹے
جتنے ہیں پھول سب کے گریباں ہیں چاک چاک — کیسا پڑا ہے ہاتھ نسیم بہار کا
جی رہا ہوں اسی تمنا میں — کبھی پوچھوگے مدعا کیا ہے
چال ان کی ہے ایسی مستانہ — جیسے پی کر کوئی شراب چلے
غیر کے گھر وہ مجھ سے شرماکر — رخ پہ ڈالے ہوئے نقاب چلے
کیا ماجرائے غم ہو بیاں انکے سامنے — سب حال جانتے ہیں مگر بولتے نہیں
خالی ظروف ہی سے صدا آتی ہے نواز — سفلوں کے آگے اہل ہنر بولتے نہیں

Marfat.com

نوازش حسین۔ نواز

Marfat.com

Marfat.com

نور

نورالحق ـــــــ حیدرآباد کے رہنے والے ہیں خوب شعر کہتے ہیں،

جوبلی آئی ہے رنگ اپنا جمانے کیلئے　　باغِ عالم میں گلِ عیش کھلانے کیلئے
تہنیت لب پہ ہی پھرتی ہی نسیمِ سحری　　خادمانِ درِ شاہی کو سنانے کیلئے
مشتری زہرہ بھی باسازِ طرب آئی ہیں　　شادیانے درِ دولت پہ بجانے کیلئے
میر عثمان علیخاں سے ہی شانِ اسلام　　قابلِ فخر یہ ہستی ہے زمانے کیلئے

نور

محمد شاہ نور خاں ـــــــ نقشبندیہ گھرانے سے اور حیدرآباد کے رہنے والے ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں،

حضورِ آصفِ سابع ہیں ہم پہ مہرباں کیا کیا　　تہِ دل سے دعا دیتا ہی ہر پیر و جواں کیا کیا
ترو تازہ تجھی سے گلشنِ اسلام ہی شاہا!　　تجھی سے فیض کے چشمے ہوئے ہیں ہر سو رواں کیا کیا
نہ بھولیں گے قیامت تک تری ذرہ نوازی کو　　ہمارے حال پر ہیں تیرے لطفِ بیکراں کیا کیا
ادا کیا مجھ سے مدحت ہو تری اے آصفِ سابع　　ترے اوصافِ عالی کو کرے کوئی بیاں کیا کیا

نور

محمد نور الدینخاں ـــــــ حیدرآباد کے قدیم خاندان کے فرد ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں،

ہمسفیرانِ چمن نے ٹھان لی پرواز کی　　اب چمن باقی رہے یا آشیاں برباد ہو

Marfat.com

خوگر رنج والم ہوں میں سراپا درد ہوں　　تو ستم سے کام لے یا بر سر بیداد ہو

نور

سید عبدالکریم ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں توفیق سے تلمذ تھا

کہہ دواے رہروانِ ملک عدم　　کس قدر دور ہو کہاں ہو تم
کس حکومت کی سرزمین ہے وہ　　نام کیا اس کا ہے جہاں ہو تم
بے ٹھکانا ہو یا ٹھکانا ہے　　ہے مکاں یا کہ بے مکاں ہو تم
یا ہو لطف آشنائے فصلِ بہار　　یا ستم دیدۂ خزاں ہو تم
کیوں خموشی پسند ہے تم کو　　ہے زبان یا کہ بے زباں ہو تم

نوری

نور اللہ محمد ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور "مدرسۂ وسطانیہ اردو" کے مدرس اور شاعر ہیں، حال ہی میں ایک کتاب "داغ" شائع کی ہے،

بلند میکدے میں ہے صدائے نا و نوش　　ہے کوئی بیخود و سرشار اور کوئی مدہوش
پلا دے وہ مے دیرینہ اے مرے ساقی　　فسردہ طبع میں پیدا ہو جس سے جوش و خروش

نہار

سید محمد علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں،

ساقیا تیری نہربانی سے　　مست ہوں جام ارغوانی سے

Marfat.com

چشم تر نے یہ فیض بخشی کی ۔۔۔ آگ دل کی بجھی ہے پانی سے

نیساںؔ

حکیم میر ثامن علی ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں۔

زہر دیدو تم اسے آج دوا سے پہلے ۔۔۔ کام بیمار کا آخر ہو شفا سے پہلے

جتنا جی چاہے ستم بعد میں تم ڈھا لینا ۔۔۔ دل تو لے لو میری جاں ناز و ادا سے پہلے

ہاتھ آئے نہ وہ اگر نکلے تمنا دل کی ۔۔۔ جستجو تجھ کو اثر کی ہے دعا سے پہلے

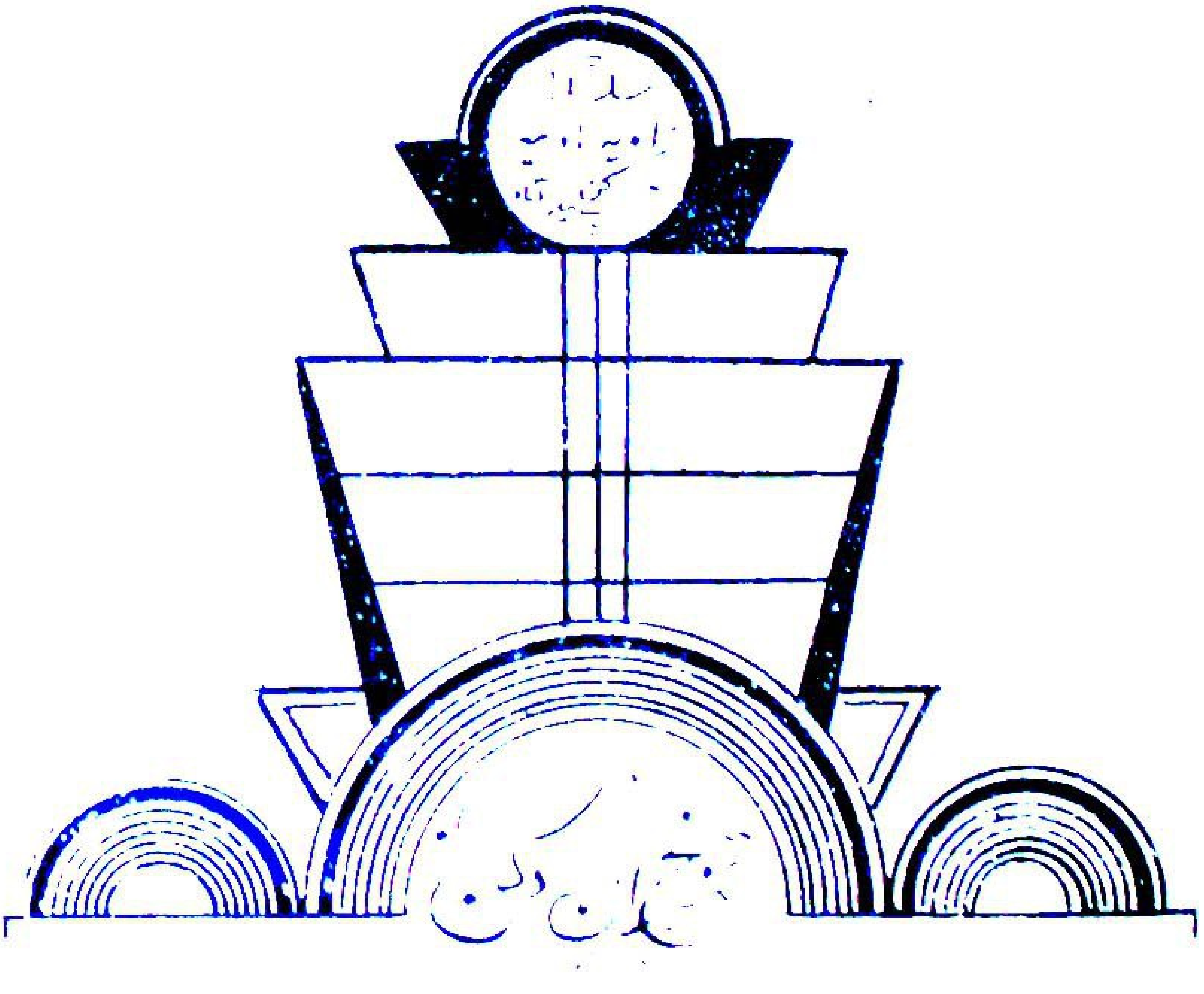

Marfat.com

و

واثق

ارشاد حسین ـــــ حیدرآباد کے اچھے شعرا میں سے ہیں اکثر مشاعروں میں پڑھتے ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

دیکھ لے آج پلا کر مجھے مے ای ساقی ۔۔۔ ذرۂ خاک کا خورشید درخشاں ہونا
مجھ کو لینا ہی پڑا خون کا دعویٰ واپس ۔۔۔ حشر تھا حشر میں قاتل کا پشیماں ہونا

وارث

عبدالوارث خاں ـــــ موروثی بخشی گیری کی خدمت سے سرفراز اور استاد داغ کے شاگرد ہیں، شعر بہت اچھے کہتے ہیں،

شعاع مہر سے رنگ اسکا ہو گیا کالا ۔۔۔ جو رخ پہ بکھری رہی زلف عنبریں برسوں
سمجھا زاہد نے ہی محراب عبادت اسکو ۔۔۔ سجدہ گہ بن گیا یہ تو تیری انگڑائی کا
کر دیا میری نگاہوں میں زمانہ تاریک ۔۔۔ منہ ہو کالا کہیں یارب شب تنہائی کا

Marfat.com

واصل

صاحبزادہ میر قادر علیخاں ــــــــــ نواب صلابت جنگ بہادر کی اولاد سے اور محکمۂ مال میں غالباً تحصیلدار ہیں شعر بھی خوب کہتے ہیں۔

اسکے مژگاں کے قریں گیسو خمدار ہی ہے ۔۔۔ پاس جلاد کے خنجر ہی ہی تلوار ہی ہے
کیسی اللہ کی رحمت ہے یہ مجھ عاصی پر ۔۔۔ یار ہے ساقی و بادہ بھی ہے گلزار ہی ہے

واصف

محمد علی ــــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور محکمۂ نظم جمعیت میں جمعدار تھے، حفیظ الدین یاس سے تلمذ تھا، ۲۱ آبان ۱۳۳۴ف کو انتقال کیا، بڑے اچھے شاعر تھے۔

زمانہ کا جب داؤں چل جائیگا ۔۔۔ غرورِ دو روزہ نکل جائیگا
یہ مہمان ہے آج کل جائیگا ۔۔۔ جوانی کا جوبن جو ڈہل جائیگا
حسینوں کا نقشہ بدل جائیگا

واصفی

سید عبد الصمد ــــــــــ حیدرآباد کے رہنے والے اور کہنہ مشق شاعر ہیں، استاد داغ کے شاگرد ہیں شعر بڑے اچھے کہتے ہیں، پچاس سال سے مشق از عمر ہے،

سر اپنا کعبہ کے در پر ہی مدتوں گھسا ۔۔۔ بتوں کے در پہ بھی گھستے رہے جبیں برسوں

Marfat.com

وہ بیقرار ہوں مجھکو کرینگے دفن جہاں
تو زلزلے میں ہیگی وہ سرزمیں برسوں

لپکے تم جسکو ملا کرتے ہو بیدردی سے
وہ نہیں غنچۂ گل، دل ہے تمنائی کا

وقت مینوشی ہمارے کام ہیں دونوں ہاتھ
دست ساقی ایک میں اور ایک میں پیمانہ تھا

واقف

داؤد علیخاں ـــــــ حیدر آباد کے شرفا اور قدما سے ہیں بڑے کہنہ مشق اور اچھے شاعر ہیں، شعر خوب کہتے ہیں،

گل شمع شبستاں کو ہوا کر کے چلی ہے
زخم دل سوزاں کو ہرا کر کے چلی ہے

چھوڑا یہ نیا باد بہاری نے شگوفہ
دامن سے گریباں کو جدا کر کے چلی ہے

سرمایۂ نازش ہو نہ کیوں یاد تمہاری
صد شکر کہ ایمان کو بنا کر کے چلی ہے

اک خنجر بیداد ہے یا باد خزاں ہے
نقش گل ریحاں کو فنا کر کے چلی ہے

وجد

سکندر علی ـــــــ حیدر آباد کے رہنے والے جامعہ عثمانیہ کے بی۔اے ہیں شعر خوب کہتے ہیں، طبیعت بڑی اچھی پائی ہے۔

مطلب میری رونے کا جو پا جائے ستم ہے
وہ شوخ جوابے میں چلی آئے ستم ہے

دنیائے محبت میں پرستار محبت
ناکردہ گناہوں کی سزا پائے ستم ہے

ہر حال میں اک آفت جاں ہے وہ ستمگر
آئے تو غضب اور نہ آئے تو ستم ہے

نگاہوں میں دل میں سمائے چلا جا
یونہی میری ہستی پہ چھائے چلا جا

Marfat.com

مانے پہ پھر بے خودی چھا رہی ہے — خودی کا ترانہ سنائے چلا جا
ہے ذوق نظر معرضِ گفتگو میں — ذرا رخ سے آنچل ہٹائے چلا جا
بھی زندگی کے ہیں کچھ سانس باقی — چراغِ سحر جھلملائے چلا جا
ی ضو سے ہے ہستیٔ وحید روشن — مرے داغِ دل جگمگائے چلا جا

وجودی

سید بادشاہ محی الدین قادری ——— حیدرآباد کے قدما اور شرفا سے
قادریہ گھرانے کے بزرگ اور شمسیہ گھرانے سے صاحب خرقہ و خلافت ہیں

اسکی ہے بقا تجھ میں فنا ہو جانا — ورنہ دشوار ہے بندے کا خدا ہو جانا
ہی تقدیر بنی قسمت کا لکھا ہو جانا — آنکھ کی طرح سے ملتے ہی جدا ہو جانا
ندگی ہے تو قیامت بھی کوئی دور نہیں — دیکھ لیں گے تیرے وعدہ کا وفا ہو جانا
ت دیوانگی جوشِ جنوں کیا کہنا — جان دینے کو سمجھتا ہوں رہا ہو جانا

وحید

سید وحید اللہ قادری ——— ۱۳۱۹ھ میں پیدا ہوئے نلگنڈہ کے
رہنے والے سررشتہ تعلیمات سرکار عالی سے ملازمتی تعلق ہے حضرت توفیق
دوم سے تلمذ تھا شعر اچھے کہتے ہیں

نکھ ساغر سے مری جاب ترانے کیوں ہو — بجلیاں ہوش پہ رندوں کے گرانے کیوں ہو
نکہ کے سینہ پہ مرے دستِ حنائی اپنا — آگ جذبات کی دنیا میں لگانے کیوں ہو

Marfat.com

تم نے جو آرزو کا میری خون کر دیا — رنگین اور شوق کا مضمون کر دیا
ملحوظ رکھ کے ذوق کو قلبِ شہید کے — اک لالہ زار میں اسے مدفون کر دیا

وحید

محمد عبد الوحید —— محمد عبد الغفور صاحب مرحوم کے فرزند شریف اور با عزت گھرانے سے ہیں حیدر آباد ہی میں پیدا ہوئے اور تعلیم و تربیت پائی فارسی اردو دونوں زبانوں میں شعر خوب کہتے ہیں، دفتر دیوانی کے منتظم ہیں فارسی میں قدسی تخلص کرتے ہیں،

عشق میں رنج و الم بہم رہے — عمر بھر ہم مبتلائے غم رہے
اور کیا یہ کشتۂ تیغِ جفا لیجائیں گے — شکوۂ جورِ بتاں پیشِ خدا لیجائیں گے
چشمِ پُرخوں آہِ سوزاں دل طپاں داغِ فراق — اور کیا دنیا سے تیرے مبتلا لیجائیں گے
عشق کا سب سے نرالا ڈھنگ ہے — آہ ہیں جوشِ جنوں کا رنگ ہے

وحید

خواجہ محمد وحید الدین خاں —— حیدر آباد کے قدیم اور شریف گھرانے سے ہیں محکمۂ آبکاری کے انسپکٹر ہیں، خوب شعر کہتے ہیں،

منتظر ہم بھی تھے اس دن کے خدا دکھلایا — شہ کی ہے سالگرہ جشن کا دربار بھی ہے
دیکھئے منزلِ مقصود کو پہونچوں کیونکر — آبلہ پا بھی ہوں اور راستہ پُرخار بھی ہے

Marfat.com

وفاؔ

رکن الدین احمد ——— نواب عزیز جنگ بہادر ولاؔ مرحوم کے صاحبزادے، اور مددگار صدر محاسب سرکار عالی ہیں، شعر بھی خوب کہتے ہیں، نہایت زندہ دل خوش خلق نیک نفس جوان العمر شاعر ہیں،

کس شان سے آئی ہے بہار ایکے دکن میں | رنگ اور ہی آتا ہے نظر آج چمن میں
یہ جوبلی کا جشن منانا ہو مبارک | جس سے ہے خوشی عید کی ہر سمت وطن میں
چشمے تیری فیاضی کے کس جا نہیں جاری | ایران میں توران میں اور شام و یمن میں
ہیں مثل مہ و خور ترے اوصاف درخشاں | تو آنکھ کا تارا ہے سلاطین زمن میں

وفا

غلام محمد انصاری ——— مولوی غلام محمود انصاری کے فرزند ہیں آپ کے اجداد شاہان عادل شاہیہ کے متوسل تھے، ابتداً آپ کے دادا حیدرآباد تشریف لائے اور محل جمعدار سندھی کے پاس نائب تحصیلدار مقرر ہوئے، آپ کے والد عالم و فاضل اور نہایت اچھے خطاط تھے جن کے سینکڑوں شاگرد تھے، آپ کی ولادت حیدرآباد میں ہوئی، اپنے والد ہی سے عربی اور فارسی کی تعلیم پائی اور تکمیل کی، بچپن ہی سے شعر و سخن اور کتابت نویسی کا شوق تھا احمد علی صاحب کاتب [illegible] اور مولوی سید احمد [illegible] خوش نویس سے [illegible] معتمدی فینانس [illegible] محکموں میں کام [illegible] کے بعد

Marfat.com

تاج پریس کے نام سے اپنا ذاتی مطبع قایم کرلیا جواب تک کامیابی سے چل رہا ہے، حیدرآباد میں فائن آرٹ پرنٹنگ اور لیتھو کی رنگین تصویروں کی ابتدا آپ ہی نے کی اور لکھائی چھپائی کا ایک ذوق پیدا کردیا' بیدر گزٹ اور عثمان گزٹ کی ادارت بھی مدت تک کی کئی ایک اسٹیج کے ڈرامے لکھے بہت کامیاب اور مقبول ہوئے آجکل ایک دکنی محاورات کا لغات مرتب کررہے ہیں' رسالہ تاج دو دفعہ جاری کیا اور بڑی محنت وعمدگی سے چلایا مگر دونوں دفعہ بھی خاصا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

ابتداً نظم کہتے تھے مگر بعد میں غزل گوئی شروع کی اور اب رباعی پر اُتر آئے ہیں رشید کے رنگ کی رباعیاں بڑی اچھی کہتے ہیں جملہ اصناف سخن پر عبور ہے فکاہیہ بھی خوب کہتے ہیں پختہ مشق طبیعت دار' زندہ دل' یار باش شاعر ہیں۔ راقم الحروف سے بھی خلوص ہے، ابتداً برتر غازی پوری سے اصلاح لیتے رہے پھر ذہین مرحوم سے مشورہ کرتے تھے اب بطور خود کہتے ہیں چند شعر اور دو ایک رباعیاں نقل کی جاتی ہیں،

نظر جب بتِ پر جفا آگیا مجھے یاد میرا خدا آگیا

دردِ دل چارہ ساز کیا جانیں مری آہوں کا راز کیا جانیں

مرتبہ کیا ہے خاکساروں کا اس کو گردن فراز کیا جانیں

ستمگر کو تو اب توفیق ایسی دے خداوندا وہ مجھ پر رحم کرنے کیلئے مجبور ہو جائے

یہی آب و ہوائے خاکِ ہندوستاں سے ظاہر — کہ جتنا ضبط کرتے جائیے تولید ہوتی ہے

برباد شباب ہو چکا ہونے دو — پیری نے مجھے لوٹ لیا رونے دو
اے ہچکیو! تھم جاؤ قضا آتی ہے — کیوں مجھ کو ستاتی ہو ذرا سونے دو

عالم تھا جوانی کا بہت بھاگے ہیں — ہم سب سے گناہوں میں بہت آگے ہیں
اب تھک گئے ہیں سنبھال ہمکو پیری — سو جائیں گے چل ارات بہت جاگے ہیں

وفا

حبیب اللہ —— حضرت ذکا مرحوم (جو غالب کے شاگرد تھے) کے نواسے اور پرجوش شاعر، کسی مدرسہ کے مدرس ہیں، غزل اور نظم دونوں خوب کہتے ہیں،

ماہرانِ فنِ تعلیمی بڑی مشکل میں ہیں — لا نہیں سکتے زبان پر راز جو کچھ دل میں ہیں
گوشۂ مغرب میں لیلیٰ علم کی ہے جلوہ گر — سوئے مشرق ہم تلاشِ پردۂ محمل میں ہیں
حالیہ تعلیم سے تبدیل فطرت ہو گئی — وہ کہاں جذبات قدرت جو دل جاہل میں ہیں
پڑھنے والوں کو شکایت نوکری ملتی نہیں — زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کس مشکل میں ہیں

وفا

صدیق الزماں —— حضرت امیر مینائی کے نواسے اور معمر و فاضل بزرگ ہیں آجکل مہتمم شعبہ سرکار عالی ہیں شعر خوب کہتے ہیں،

گل شمع لحد کو جو صبا کر کے چلی ہے — گلپوش مزار شہدا کر کے چلی ہے

Marfat.com

ہر گام پہ ساقی مئے گلگوں کی صراحی | اک سجدۂ تشکرانہ ادا کرکے چلی ہے
اللہ رے اس چشم سخن گو کے کرشمے | مطلب کو اشاروں میں ادا کرکے چلی ہے
صیاد بڑا کام کیا تیری چھری نے | بلبل کو اسیری سے رہا کرکے چلی ہے

وفا

صالح بن عمر ——— اورنگ آباد کے رہنے والے اور عرب خاندان سے تھے شعر خوب کہتے تھے پیوستہ سال عین شباب میں انتقال کیا۔

خانہ ویرانیاں میری مت پوچھ | شکر پروردگار ہے پیارے
درد دلمیں تیری محبت کا | کس قدر خوشگوار ہے پیارے
دل عشق بیقرار ہے پیارے | تجھ پہ کیا اختیار ہے پیارے
جانتا ہوں حقیقت غم ہجر | یہ میرا اعتبار ہے پیارے
ترا عشق! اور اسقدر درد ہلکا | ذرا غم کی لو کو بڑھانا پڑے گا
ڈبو دے نہ اشک ندامت جہاں کو | یہ سیلاب الٹا بہانا پڑے گا

وفا

عمر خاں ——— نواب برق الدولہ برق جنگ کے فرزند اور بڑے اچھے شاعر تھے، نظم و نثر بڑی اچھی لکھتے تھے علمی، ادبی، انہماک بہت تھا، عین جوانی میں انتقال کیا، دو تین کتابیں اور ایک دیوان یادگار ہے۔

Marfat.com

عید کے روز وہ ملتے ہیں مگر وائے نصیب — ہم ہی ملتے ہیں گلے غیر ہی آ ملتا ہے

دست بردار ہوئے چاہ سے کہکر غم دل — آپ ہی رو دیئے ہم اسکو ہی رلا کے اُٹھے

نگاہِ حق نگر کی شیخ عینک ہے مئے گلگوں — طبیعت خود بخود اللہ والی ہوتی جاتی ہے

یا پی میکدے میں آج دور جام چلتا ہے — صراحی دم بدم رندوں کی خالی ہوتی جاتی ہے

وفا

میر ولایت علی —— حیدرآباد کے شرفا سے ہیں، فریضہ حج بھی ادا کر چکے ہیں نہایت کامیاب وکیل اور اچھے شاعر ہیں،

زندگی چین سے گزرتی ہے — شہ عثماں کی حکمرانی سے

محو حیرت ہے آج سب عالم — جس کے اخلاق و دلستانی سے

شاد و خرم خدا رکھے برسوں — عمر و دولت سے زندگانی سے

مہرباں ہیں وفا پہ اہلِ جہاں — شہ کے الطاف خسروانی سے

وقار

کاظم علیخاں —— نواب صادق جنگ بہادر مرحوم کے فرزند اور بڑے اچھے شاعر ہیں،

ان بتوں پر آگیا ہے یاد تیری فرض ہے — سخت حیران ہوں کہ یا رب ایک میں کیا کیا کروں

نقشِ تسلیم کا شیوہ وفا کا ہے یہی — تم مجھے چاہو نہ چاہو میں تمہیں چاہا کروں

Marfat.com

اس درد کی ناممکن ہے دوا آ آکے ہر اک کا کہہ جانا
بیمار محبت کا اُن کے مُنہ دیکھنا اور چُپ رہ جانا
کیا حالِ وقارؔ آخر دیکھا، اے عیسئی دوراں یہ کیا تھا
چادر کو اٹھا کر منہ تکنا اور تھام کے دل کو رہ جانا

وکیلؔ

سید عبدالقادر ——— حیدرآباد کے مشہور رضوی خاندان سے وکیل ہیں ظریفانہ رنگ میں شعر خوب کہتے ہیں،

کیا خاک اب جوارشِ سقراط کام دے — پیٹنٹ کوئی چاہئیے غم کی دوا مجھے
روزے نماز کی تو پُرانی ہے ہسٹری — واعظ شراب خانے کے قصے سنا مجھے
کہتا ہوں جی ہی جی میں فلمِ انکا دیکھکر — ایسا تماشا پھر نہ دکھائے خدا مجھے
یہ انفلوئنس کا ہے اثر مانتا ہوں میں — جو پست تھا بلند نظر آگیا مجھے

وکیلؔ

عنایت حسین ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور نظامت امور مذہبی کے صیغہ دار ہیں اور شاعر بھی،

دل لگا کر میں یار جانی سے — ہاتھ دھو بیٹھا زندگانی سے
گھر مرا آج رشک جنت ہے — کسی گلرو کی مہمانی سے
ناز اُٹھائیگا پھر تمہارے کون — ہم تو جاتے ہیں دارِ فانی سے

Marfat.com

ولا

عبدالعزیز ——— شمس العلماء خان بہادر عزیز جنگ خطاب تھا، نائطہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے قلم سے ایک درجن سے زائد کتابیں نکل چکی ہیں، فارغ التحصیل اور عالم بزرگ تھے، ایک کلیات اور ایک سراپا "سراپائے نور" کے نام سے طبع ہوچکا ہے۔ دس سال ہوئے کہ انتقال کیا،

خوشنویسی کے قلمرو میں ہیں کاتب حاکم — دفترِ نقل میں تصحیف کو ضم کرتے ہیں
نقل مسودۂ تحریر میں ہے انکو کمال — نقشِ تحریف سے تزئین رقم کرتے ہیں
سنگ سازانِ مطابع پہ پڑیں گے پتھر — کہیں لفظوں کو زیادہ کہیں کم کرتے ہیں
کسرِ شان اپنی سمجھتے ہیں اضافت کو مدام — لفظ کو زیر و زبر جزم کو ضم کرتے ہیں

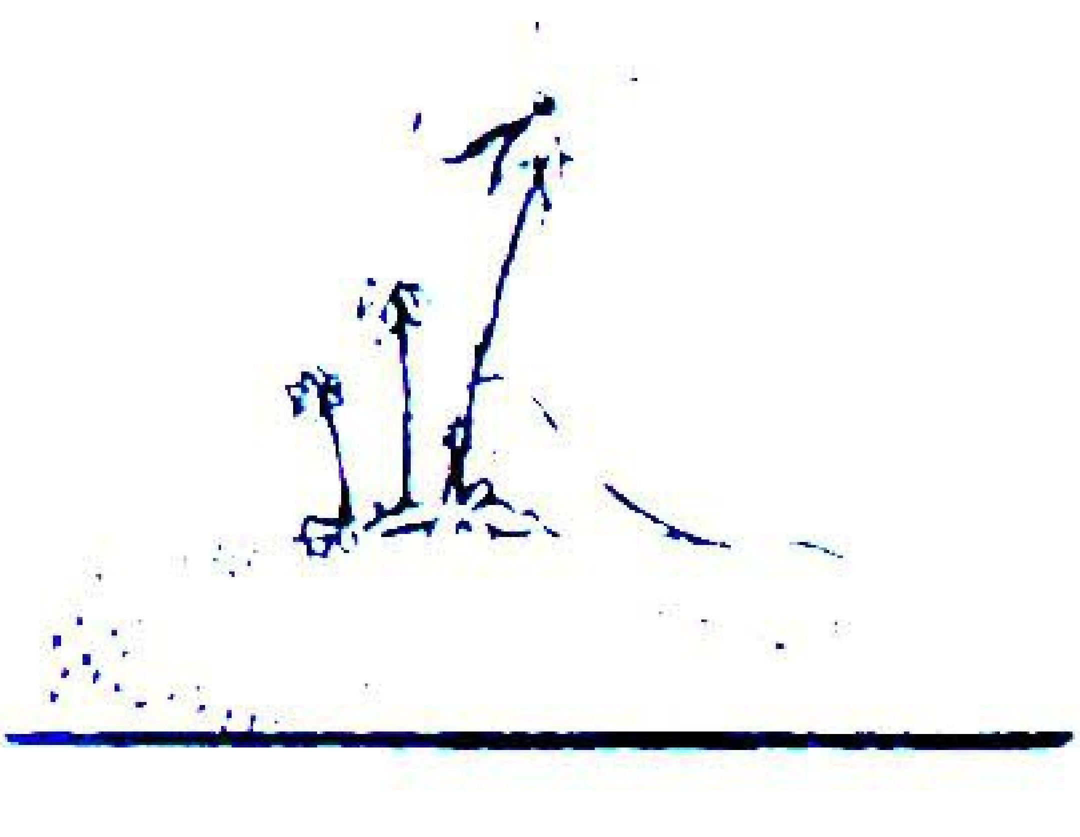

Marfat.com

ہ

ہاتف

عاشق حسین خاں ——— حیدرآباد کے رہنے والے، یونانی طبیب اور حاجی تھے، حضرت آغا داؤد ؒ سے بیعت تھی، اپنے گھر پر مطب کرتے تھے نہایت شریف اور قابل بزرگ تھے، چند سال ہوئے کہ انتقال کیا، دیوان اور کئی مجموعے طبع ہو چکے ہیں،

"مرقع پیری" کے نام سے ایک مثنوی بھی ۱۳۲۸ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ آپ کے ایک صاحبزادے حکیم خواجہ شفیع حسن خاں موجود ہیں جو شفیع تخلص کرتے ہیں،

جو تھا طفل وہ نوجواں ہو گیا — بہارِ گُل گلستاں ہو گیا
جوانی سے خوبی ہے انساں کی — جوانی نگہبان ہے جان کی
سماعت۔ بصارت جوانی سے ہی — کمالِ شجاعت جوانی سے ہے

Marfat.com

جوانی بلا ہے جوانی غضب   جوانی خوشی ہے جوانی طرب

ہاشمی

سید ہاشمی فرید آبادی ـــــــ یو۔پی کے شریف اور اہل علم گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، ابتداً حیدرآباد آکر دارالترجمہ کے رکن ہوئے اور اب مددگار معتمد عدالت وکوتوالی امور عامہ ہیں، نظمیں خوب کہتے ہیں، تاریخ دکن کے مولف اور اکثر کتابوں کے مترجم ہیں،

زندگی فطرت میں اپنی زینت جاوید ہے
ہستی خود کہنہ تر کی کوشش تجدید ہے

مستیٔ دل اس طرح کرتی ہے خارج میں ظہور
ہر قدم پر وجد ہے ہر سانس میں اک عید ہے

جو صدا سنتا ہوں بن جاتی ہے ذوق سامعہ
آنکھ پڑتی ہے جدھر سامان عیش دید ہے

ناگہاں ماہ رجب جیسے افق پر اب کھلا
ہمنشیں یہ سب طلسم لمحۂ امید ہے

ہرمز

شیخ ہرمز ـــــــ عرب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جمعیت نظام محبوب میں ملازم ہیں کہنہ مشق اور حیدرآباد کے مقبول و مشہور

Marfat.com

شاعر ہیں،

سرِ بام آ کہ خلقت کا تماشا ہو ہی جاتا ہے
بر آمد وہ جہاں ہوتے ہیں میلا ہو ہی جاتا ہے
بہارِ باغ ہے ساقی ہے اور گلرو ہے پہلو میں
نصیب اچھا ہے تو سب کام اچھا ہو ہی جاتا ہے

جاگنے سے ہوئے بیزار محلّے والے — نالہ ہائے دلِ بیمار نے سونے نہ دیا
قید خانہ میں ہوئی نیند اسیر دنگی اچاٹ — میری زنجیر کی جھنکار نے سونے نہ دیا

جب محمدؐ کو ہوئے پورے برس اکا ون
شوق خالق کو ہوا دیکھنے جمال روشن

ہوا جبریل کو یہ حکمِ خداوندِ زمن
لے کے جا جلد براق اب تو سوئے جارِ حسنؑ

اور کہنا کہ ہیں آراستہ جنت کے چمن
چلئے بھر لو گلِ مقصود سے اپنا دامن

آئے جبریل محمدؐ کا جہاں تھا مسکن
عرض کرنے لگے قدمو نپہ جھکا کر گردن
پیارے نبی تورے دیکھن کو جیا للچائے

Marfat.com

ہلال

محمد محی الدین اکبری ——— حیدرآباد کے رہنے والے اور اچھے شاعر ہیں'

ائے حنا کا رنگ نہ خونِ وفا کے بعد — سو بار اگر لگائیں حنا وہ حنا کے بعد
اظہارِ شوقِ دید یہ پردے سے یوں کہا — کچھ اور ہوگی آرزو اس مدعا کے بعد

رباعی

عادی ہوں میں اللہ خطا کوشی کا — خوگر ہوں میں احسان فراموشی کا
عصیاں کی سیاہی مرے دل سے دھوئے — ہاں واسطہ کعبہ کی سیہ پوشی کا

ہوش

سید ناظر الحسن بلگرامی ——— سادات بلگرام سے اور بہت قابل بزرگ ہیں، بلگرام میں تولد ہوئے وہیں تعلیم پائی نواب عماد الملک کی تربیت نے طبیعت کے جوہر نکھار دئے ۱۹۱۵ء میں حیدرآباد سے ایک ماہوار معیاری رسالہ ذخیرہ کے نام سے نہایت عمدگی سے نکالا جو ایک مدت تک کامیابی سے نکلتا رہا' اب معتمدی افواج سرکار عالی کے مددگار ہیں'

نہایت بامذاق' زندہ دل' مرنجان مرنج' سادہ مزاج آشنا پرست اور دوست نواز بزرگ ہیں نظم و نثر خوب لکھتے ہیں۔ آپ کی ایک کتاب "بدیہہ گوئی" اور ایک مجموعۂ مضامین "عروس ادب" طبع ہو چکا ہے

Marfat.com

شعر کم کہتے ہیں مگر خوب کہتے ہیں،

جو عاشقی میں محبت کا حق ادا نہ کرے
اسے وصال صنم ہو کبھی خدا نہ کرے

میں جانتا ہوں کہ تیغ انکی خوبصورت ہے
گلے کا ہار بناؤں اگر دغا نہ کرے

وہ قتل کرکے مجھے آج سب سے کہتے ہیں
کیا وہ کام ادا نے کہ جو قضا نہ کرے

لکھا خط میں یہ اسنے کہ جو مجھے چاہے
جفا کی قدر کرے شکوۂ جفا نہ کرے

ہزار بار ستاؤ مجھے نہیں پروا
کروں میں شکوۂ جور و جفا خدا نہ کرے

نکال پردے سے ظالم نہ دستِ رنگیں کو
کسی کا خون ترے ہاتھ کی حنا نہ کرے

وصال یار کی امید گر نہ ہو لے ہوش
تو ہجر میں کوئی مر مر کے پھر جیا نہ کرے

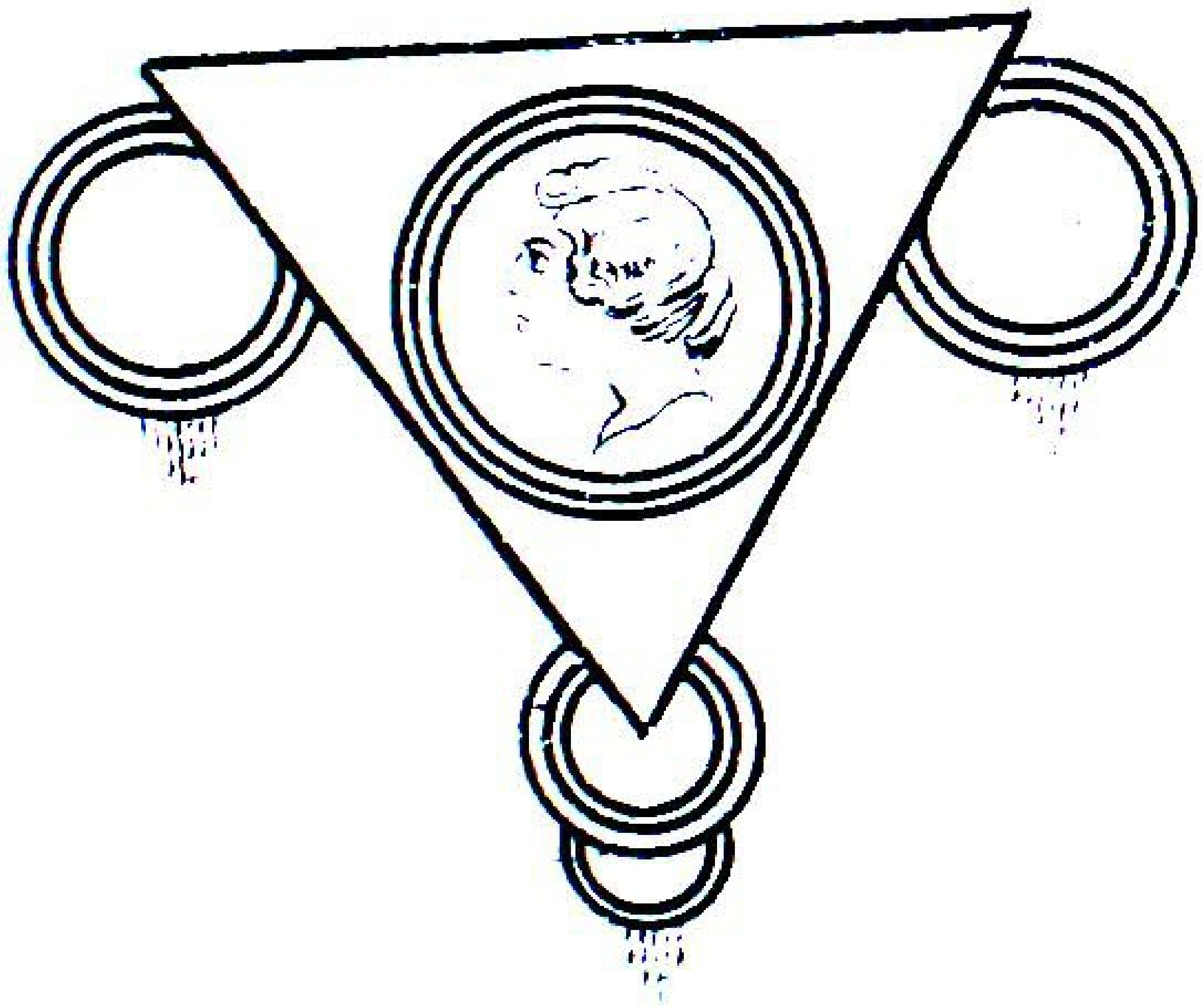

Marfat.com

ی

یزدانی

محمود علی ——— مولوی کامل، منشی فاضل کامیاب اور مدرسہ وسطانیہ بیڑ کے مدرس ہیں شعر بھی اچھے کہتے ہیں، حیدرآباد ہی کے رہنے والے ہیں۔

پانی حیات تو لبِ نوشین یار سے — کیا اور چاہیئے ہمیں آبِ بقا کے بعد

مرنے کے بعد قبر پہ آیا وہ بے وفا — آیا اثر دعا میں ہماری فنا کے بعد

دنیا میں عافیت کی ہمیں سوجھتی نہیں — بیکار ہیں کھلیں بھی جو آنکھیں فنا کے بعد

یسین

غلام یسین خاں ——— ۲ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ کو حیدرآباد میں تولد ہوئے نظم جمعیت سے جمعدار ہیں مولوی عالم اور منشی فاضل کے امتحانات کامیاب کیا ہے۔ صاحب تالیف و تصنیف ہیں شعر... اچھے کہتے ہیں

جوشِ دریا کا حباب ناتواں حال ہے [illegible] — [illegible]

Marfat.com

کس طرح سرِ نہانِ روحِ انسانی کھلے — جب شناسائی نبضِ جستجو حاصل نہیں
ہو رہا ہے ہر قدم پر دشناسِ آرزو — جادہ پیمائے طلب آسودۂ منزل نہیں
سینکڑوں ذرات نشین ہوتی ہیں پسِ کرفنا — کیا فروغِ عالمِ ہستی کا یہ حاصل نہیں

یقینؔ

سید غوث قادری —— حیدرآباد کے قدما اور شرفا سے ہیں حضر تسلی کے ہمشیرزادے اور پائیگاہ سرآسمان جاہ بہادر میں موعود الخدمت تحصیلدار ہی ہیں، مفتی فاضل کامیاب کیا ہے، حکیم بہبود علی صفی کے شاگرد ہیں، شعر اچھے کہتے ہیں،

بعد مرنے کے کھلا راز محبت میرا — بیع تعویذ سے شق ہو گئی تربت میری
ہوش آنے پر ہوا معلوم میں مقروض ہوں — جیب میں پائی نہیں ہے پاس اک پیسا نہیں
وہ کوئی اور ہونگے جو ترے ظاہر پہ مرتے تھے — مگر ہم آجتک سچی محبت کے لیئے ترسے
نہ نکلی ایک دل کی آرزو لیکن نکل آئے — چمن سے پھول آنسو آنکھ سے موتی سمندر سے

یکتاؔ

سید فریدالدین —— حیدرآباد کے ایک کہنہ مشق شاعر ہیں دس بارہ سال پہلے آپ کا کلام ملک کے رسائل میں طبع ہوتا تھا، معلوم نہیں آجکل کہاں ہیں،

اُٹھا کہسار سے کیا جھوم کے کالا بادل — برقِ خاطف کا لیئے ہاتھ میں تیغا بادل

Marfat.com

حدتِ شمس پہ کرنے لگا دھاوا بادل   کہیں چمکا کہیں گرجا کہیں برسا بادل
نہر جاری ہوئے تالاب بھی پُر آب ہوئے
کوہ بھی دشت بھی گلزار بھی شاداب ہوئے
ٹھنڈی ٹھنڈی وہ ہوا اور وہ گھنگھور گھٹا   ننھی ننھی وہ پھواریں وہ سماں بارش کا
دیکھتے ہی دلِ رندانِ ازل لوٹ گیا   یوں لگے کہنے عبث آج ہی فکرِ فردا
تند و پُر شور سیہ مست ز کہسار آمد
میکشاں مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد
کیاریوں میں گل خوشرنگ کا تختہ ہی کھلا   کہیں جوہی کہیں شبو ہے کہیں ہے بیلا
گل صد برگ کہیں اور کہیں ہے لالا   کہیں سوسن کہیں چمپا ہے کہیں ہے کیوڑا
توبہ تڑواتی ہیں نرگس کی نشیلی آنکھیں
سحر کرتی ہیں اشاروں میں رسیلی آنکھیں

یوسف

نواب یوسف علیخاں —— حیدرآباد کے جاگیردار اور اچھے شعر کہنے والے ہیں۔

لطفِ وفا ملیگا نہ اہلِ وفا کے بعد   پچتاؤ گے تم اپنی جفا پر جفا کے بعد
بیتابیاں نہ پوچھئے اس نا امید کی   ہے جس کو انتظار اثر کا دعا کے بعد
حالت مریضِ دردِ محبت کی چارہ گر   پہلے دوا کے ٹھیک تھی بگڑی دوا کے بعد

آتے لحد پہ فاتحہ پڑھتے چڑھاتے پھول یہ بھی نہ ان سے ہو سکا میری قضا

یوسف

یوسف علی —— منصب دار اور کسی تعلقہ پر سب رجسٹرار ہیں نہایت
اچھے شعر کہتے ہیں جوان عمر شاعر ہیں۔

آسانیاں ہیں منزل صبر و رضا کے بعد صبح وصال آتی ہے شام بلا کے بعد
اب وہ خود مجھ سے گلہ کرتے ہیں خاموشی کا بات جو کرتے نہ تھے شرم و حیا سے پہلے

Marfat.com